والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولئک هم الخاسرون
الحمد للہ کہ نسخۂ لاجواب دلیل متین با صواب در رد اقوال نیچریان بد سگال موسوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعظ کی کتاب

در فیض محمد وا ہوا آئے جسکا جی چاہے — طریق احمد سے پائے جسکا جی چاہے

لوای حمد کے سائے مین آئے جسکا جی چاہے — نہ آئے آتش دوزخ مین جائے جسکا جی چاہے

صحیفے انبیا کی ہیں سب وصف محمد سے — اب اس احقاق حق سے منہ چھپائے جسکا جی چاہے

ثنائے وصف احمد مین ہین اتبک تر زبان سے — فلاکت اپنے کانو نسے سن آئے جسکا جی چاہے

محمد مصطفے کی ہین بشر حضرت عیسے — جسے شک ہو وہ انسے پوچھہ آئے جسکا جی چاہے

مسیحا کی ہوئی ہمت چلادین ایک ٹہوکرسے — غلامان محمد پاس آئے جسکا جی چاہے

ایک ادنی معجزہ شق القمر ہے فخر مرسل کا — کوئی ایسا ہی عیسی سے دکھائے جسکا جی چاہے

ہون لاکھون امتی زندہ صدے قم باذنی سے — اگر باور نہو تو آزمائے جسکا جی چاہے

معاذاللہ فرزند خدا کہتے ہو عیسے کو — تو دادا کون ہے اوسکا بتائے جسکا جی چاہے

یہہ ہم للکار کرتے ہین تمسے یا دریفیا سب — یہی میدان ہی گو ہے وہ آئے جسکا جی چاہے

جیسے ہو جو مسلہ تم ہین سے دہ آئے مقابل مین — کوئی برہان قاطع ساتہہ لائے جسکا جی چاہے

ہمیں کیجسکی بہوتی ہون اوسی آئی نظر کیونکر
بہائیں ہم وفرست دعوی تثلیث ہی ہے
ہمارا دین حق ساری ادیانونکا ناسخ ہے
جسے فردوس لینا ہو وہ آئے دین احمدؐ مین

کہین اندھی نے دیکھا ہے دکھائے جسکا جی چاہے
ثبوت اس بات کا کیا ہے بتائے جسکا جی چاہے
دلائل اسکی ہم سے پوچھ جائے جسکا جی چاہے
نہین دوزخ مین اپنا گھر بنائے جسکا جی چاہے

عجب کیا یہ نہین معلوم تمکو پادری صاحب
یہ مثل مہر روشن ہے چھپائے جسکا جی چاہے

فتبارک اللہ احسن الخالقین

اب جاننا چاہیے کہ ابتدای خلقت سے جتنے انبیا علیہم السلام کہ مبعوث ہوے سب نے توحید کی نصیحت کی ہے کہ ذات باری تبارک و تعالے دوئی سے منزہ ہے اوسمین تثلیث کی گنجایش نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے مگر یہ پادری لوگ تثلیث کے مدعی ہوے ہین حالانکہ ثبوت اسکا آجتک نہین ہوا اور الا وہ لوگ یہی کہتے ہین کہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث ممکن ہے مین کہتا ہون کہ صیغہ مفرد صیغہ جمع کا نہین ہو سکتا اور صیغہ جمع صیغہ مفرد نہین بن سکتا یہہ بالکل خیال خام ہے اسکا بدانجام ہے پہر کہتے ہین کہ عیسی مسیح خدا کا بیٹا ہے مین کہتا ہون کہ بیٹا متحد ماہیت باپ کی ہوتا ہے کہ بیٹا آدمی کا آدمی اور گہوڑے کا بیٹا گہوڑا کہلاتا ہے مثلا اگر مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے تہے

تو ادنہون نے کونسی زمین اور کونسا آسمان بنایا کوئی جزیرہ لندن یا امریکا
بسایا حتی کہ بموجب عقیدۂ عیسائیان باعاقبت اندیش یہود کے ہاتھ سے
خود ہی صلیب پا گئے الطال اثبیت فرما گئے دیکھو کتاب صولۃ الضیغم علی اعداء
ابن مریم مین مصنف مرحوم تحریر فرماتے ہین - **قولہ** کہ مین نے ولیم پادری سے
تثلیث کا حال پوچھا بولے جسطرح انسان تین چیزون سے مرکب ہی ایک جسم
روح ایک خون اور باوجود تثلیث کے ایک ہی اسیطرح خدا تین ملکر ایک ہی
یعنی باپ بیٹا روح القدس تین ہین پھر تینون ملکے ایک خدا ہین مین نے
کہا کہ مرکب جزو کا محتاج ہوتا ہے اور جو محتاج ہو خدائی کے لائق نہین اور
جو مرکب ہوا وہ حادث ٹھہرا قدیم نہوا اسپر حکماے فلسفہ کا بھی اتفاق ہے
الی قولہ ہر انسان مثلاً تین چیزون سے مرکب ہی اگر اون مین سے ایک
الگ ہوجاوے تو باقی بیکار ہوجاوین گے کیونکہ اگر حیات نہو تو بدن خاک
ہے اور اگر بدن نہو تو روح سے وہ کام جو مختص بالبدن ہین نہوسکین اور
اگر روح نہو تو بدن و حیات دونون بیکار ہوجاوین گے پس اگر خدا تین
فردون سے مرکب ہوا اور بیٹے کی فرد بموجب مقولہ آپکے اوس مرکب سے
الگ ہوکر دنیا مین آوے اور آدمی بنکر بود و باش اختیار کرے اور کبوتر کے
گسٹ مین حلول کرکے اوڑتے پھرے تو باپ اور بیٹے کے فردین مختصر
بیکار ٹھہرین پس معاذاللہ معزول اور معطل ہونا خدا کا لازم آیا اور اگر حصر اوہ

کی فرد بھی ساکنان دنیا مین شمار کیجاوے تو وہان خدائی مین ایک جزو اخیر باقی رہا اور ظاہر ہے کہ جس شئے کی ترکیب بگڑ گئی وہ بیکار ہو جاتی ہے جب اوسمین بند ہوئی تو یہ شکل ▽ مثلث بنائی کہنے لگے کہ ایک سے تین کوسے ہین اور تین کا ایک مثلث ہے اسپر مینے کہا کہ یہی تکنا دائرہ مین چھوٹا بناتا ہے کیونکہ مجموع تینون کونون کا مشتمل ہے مثلث واحد کا لیکن ہر ایک اون تینون کونون سے مساوی اوسکا نہین پس دلیل تمہاری ناتمام ہے اور جب گیاروس پادری سے یہ بات کہی گئی تو بولے عام لوگون کے سمجھانے کو اسقدر کافی ہے اور خواص پر یہ بھید نہین کھلتا اسپر مین نے کہا کہ اگر اثبات دین ان دو بر پر ہے منحصر ہے تو کوئی شخص بی بی مریم کو بھی انکی شامل کرکے مربع دائرہ اس طرح کا ▭ کھینچ کر کہنے لگے کہ توحید تربیع مین ہے اور تربیع توحید مین پس دلیل تمہاری عوام فارسی خوانون کے لیے بھی کافی نہ ہوگی ہان چھوٹی چڑیا اس جال مین آجاوین تو آجاوین الخ لہذا ہم یہ کہتے ہین کہ ان پادریون کا وعظ کسی ہندو مسلمان کو سننا نچاہیے اب آگے چلون پادریونکا یہ بھی مقولہ ہے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت کسی کتاب آسمانی مین نہین ہے مین کہتا ہون کہ جیسے صاف وصریح بشارت ہمارے حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کتب سابقہ مین ہے ویسے باوصف اسکے کہ بسبب عناد یہود و نصاری نے بہت کا لعدم کر ڈالین تاہم ایسی کسی

انبیاء بنی اسرائیل مین پائی نہین جاتین لہذا پہلے توراۃ سے سنیے کتاب استثنا باب ۱۸ کے آیہ ۱۸ یعنے موسے علیہ السلام سے خدا فرماتا ہے **قولہ** کہ مین مبعوث کرونگا اونکے بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچہ مین اوس سے کہونگا وہ سب اونسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہیں وہ نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے اوسکا حساب لونگا الخ اب مقام غور ہے کہ یہ خبر کیسی ٹہیک ٹہیک ہماری جناب ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق و مصدوق ہے یعنے جب یہ الفاظ کہ اونمین سے اونکے بہائیون مین سے موجود ہین تو صاف ثابت ہوا کہ سوای بنی اسرائیل کے دوسرے بہائی یعنی بنی اسمعیل سے ہی کوئی نبی مانند حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب جہاد و صاحب شریعت جدید و ناسخ شریعت قدیم مبعوث ہوگا مراد یہ ہے کہ بنی اسمعیل سے خصوصًا اونکے لیے عمومًا کل دنیا کے واسطے تجہہ سا ایک نبی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین مبعوث کرونگا سو ظاہر ہے کہ اہل عرب سب حضرت اسمعیل ہی کی اولاد ہین جو کہ اولاد اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تہے اور پہر دیکہو اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ بہی فرمایا تہا **قولہ** کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے گہرانے برکت پاوینگے الخ فرمائیے اب اگر پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسمعیل کی اولاد امجاد سے نہ مبعوث ہوئے ہوتے

تو یہہ قول متذکرۂ بالا الغونہ ٹھہرتا جو دخل انجیل ہے ایسا یہ بھی جاننا چاہیے
کہ بعضے پادری صاحب از راہ قساوت و غباوت عقل کے نسبت جناب بی بی
ہاجرہ والدۂ ماجدۂ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے جو کہ اجداد ہمارے حضور اقدس
کے ہین یہ اعتراض بھی کیا کرتے ہین کہ بی بی صاحبہ لونڈی تھین اور انبیاء
علیہم السلام کوئی مجہول النسب نہین ہوا سو واضح رہے کہ جناب مرزا موحد صاحب نے
اپنے رسالہ موسومہ بہ فیصلۂ عدالت ہای کورٹ آسمانی کے آخر مین نہایت
عمدہ جواب حضرت ہاجرہ کی بابت دیا ہے لیکن شاید بسبب عجز از
جواب کوئی شور مچاوے اور اعتراض زبان پر لاوے تو مولوی احمد علی صاحب
واعظ محمدی ساکن دہلی نے جواب مفصل دیدیا ہے میرے سامنے خداشناسی
کے میلہ مین جو کہ مقام چاندپور قریب شاہجہانپور مین پادری نولس صاحب
نے کرایا تہا مولوی صاحب موصوف الصدر نے اوسکا وعظ بر سر منبر فرمایا تھا
جاننا چاہیے کہ حضرت ہاجرہ کی نسبت حضرت یہود و عیسائیہ کے یہ لفظ یعنی
کنیزک کا عائد کرنا اس سے مطلب یہ ہے کہ نبوت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین نقص واقع ہو تو اب یہ بات بموجب شریعت توراۃ کے
سے ثابت نہین اسلیے کہ توراۃ مین کنیزک ہونے کی کئی شرطین ہین ایک یہ
کہ زر خرید ہو جیسا کہ کتاب خروج کے باب ۲۱ سے ظاہر ہے دوسرے یہ کہ
وہ خود اپنے تئین غلامی مین دیدے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے

اونکے بہائیون نے اپنی غلامی کا اقرار کیا جیسا کہ ۴۴ باب کتاب پیدائش
سے ثابت ہے یا یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بہائیون نے شاہ مصر
کے سامنے اپنے غلامی کا اقرار کیا ہے جیسا کہ کتاب پیدائش کے ۴۷
باب سے ظاہر ہے تیسرے یہ کہ جو کفار حربی سورتا ہو اور جہاد مین اہل
اسلام کے پکڑے آوے جیسا کہ کتاب یرمیاہ کے ۳۴ باب سے
ہویدا ہے اور کتاب استثنا کے ۲۱ باب مین بہی اسکی تشریح ہے پس ان تینون
وجہون مین سے کوئی وجہ بی بی صاحبہ مین پائی نہین جاتی اب رہے شریعت
اسلامیہ سے اسکو مطابق ہونا اگلے انبیاء کے شریعت سے کچہ ضرورت نہین اور
اگر بالفرض شریعت اسلامیہ پر بہی رجوع کیجاوے تو کتب ہای قدمای اہل اسلام مین
لفظ امہ کا نسبت بی بی صاحبہ کی ازجانب بی بی سارہ زوجۂ اولی حضرت
ابراہیم علیہ السلام ثابت ہوتا ہے جسکا ترجمہ ڈیڈالنا ہوا تو یہی کنیزک ہونے پر
عائد نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ دستور عام ہے کہ جب کہین بیٹی کسی کی
کسی کے بیٹے کو منسوب ہوتی ہے تو اہل محلہ اور کل برادری مین یہ بات
مشہور ہو جاتی ہے کہ فلان شخص نے اپنی بیٹی فلان شخص کے بیٹے کو دی
تو اب اگر یہ لفظ مسلم رکھا جاوے تو تمام دنیا کا نسب مجہول ہوگیا اور شرفا زادی
بیچارے ذلیل کنیزک زادی ٹہہرے تو اب حسب تشریح متذکرہ کے دیکہنا چاہیے کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام بی بی ہاجرہ کو نہ کسی جنگ جہاد کفار سے پکڑ لائے تہے

نہ اونکے بی بی صاحبہ کے ہاتھ کسی نے بیچ ڈالا تھا اور نہ اونہون نے
بی بی سارہ سے نہ ابراہیم علیہ السلام سے اپنی کنیزک ہونے کا اقرار کیا تھا
اور ثابت ہے کہ یہی تین صورتین کنیزک ہونے کی ثابت ہین لہذا پھر اونکا
کنیزک ہونا کیا معنے اب اگر کوئی یہودی یا عیسائی سے کہے کہ شاہ مصر نے ہاجرہ کو
سارہ کی خدمت مین دیا تھا یہ سبب لونڈی ہونے کا ہوا کہتا ہون مین کہ یہہ
سبب بھی لونڈی ہونے کا نہین ہوسکتا اسلیئے کہ بادشاہ جو کسیکو کچھ بخشے اور
واسطے تعظیم وتکریم کے کسیکے کچھ آدمی اپنی طرف سے اوسکے ساتھ کردی تو وہ لوگ
جو اوسکے ساتھ آوین کیا اوس شخص کی لونڈی غلام ہو جاتے ہین یہ تو کہین کا دستور نہین اور
کتاب پیدائش باب ۱۲ کی ۱۶ آیہ مین جو ذکر ہو کہ شاہ مصر نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر احسان کیا اور اونکو بھیڑ بکری اور گاے بیل اور گدہے اور
غلام لونڈی عنایت کیی وہان بھی حضرت ہاجرہ کا نام اون لونڈیون مین نہین
پایا جاتا اب شاید کوئی کہے کہ دیکھو پیدائش کی کتاب باب ۱۶ مین مذکور ہے
کہ سارہ نے اپنی لونڈی مصری کو جسکا نام ہاجرہ تھا ابراہیم کی خدمت مین دیا
کہ اوسکی جورو ہووے اس سے بی بی ہاجرہ کا لونڈی ہونا ثابت ہوتا ہے
مین کہتا ہون کہ یہود نامسعود نے ایسا لفظ نسبت بی بی صاحبہ کے بسبب تعصب خانگی
کے لکھدیا ہے **قولہ** غلط است انچہ مدعی گوید ورنہ کوئی وجہ موجبہ مذکورہ بالا
پائی نہین جاتی اور اگر کسی صاحب کو یہ وہم گذرے کہ وہ غلام اور لونڈیان

جو شاہ مصر نے دی تہین انہین مین سے بی بی ہاجرہ بہی تہین مین کہتا ہون
کہ یہہ خیال بہی باطل ہے کیونکہ تشریح استفسای مولوی عنایت رسول صاحب
جو کہ ایک بڑے عالم عبرانی کے ہین اوس سے صاف ثابت ہے کہ بی بی ہاجرہ
سنان بن علون شاہ مصر کی بیٹی تہین اور اوسنے نہین تخلیۃً اور اپنا کفو
سمجہ کے بی بی سارہ کو دیا تہا اب اگر کوئی کہے کہ پیدایش کی کتاب کے
۱۶-باب مین ہے کہ خدا کے فرشتے نے ہاجرہ کو لونڈی کہا اور پہر باب ۲۱
کے آیہ ۱۲ مین خدا نے ابراہیم سے کہا **قولہ** کہ وہ بات جو کہ سارہ نے کہی
کہ اس لونڈی کو اور اسکی بیٹے کو نکال دے تیری نظر مین بری نہ معلوم ہو الخ
پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ ہاجرہ لونڈی تہین مین کہتا ہون کہ ان مقامات
مین یہود کی طرف سے الحاق ہے کیونکہ لونڈی ہونے کی جو تین شرطین اوپر
بیان ہوئین اونمین سے کوئی شرط حضرت ہاجرہ مین نہین ہے قطع نظر اسکے
اگر صرف لکہا ہوا ہونے پر عمل ہے تو دیکہو پیدایش کے باب ۱۵ کے ۱۳-آیہ
مین خداوند تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خبر دی ہے **قولہ** کہ تیری
اولاد مصر کے لوگون کی چار سو برس تک غلام رہین گے الخ اب ملاحظہ کیجیے کہ
مصر کے لوگون کے غلام بنی اسرائیل ہے بنے نہ بنی اسمعیل پہر دیکہو کتاب
استثنا کے باب ۱۵ اور ۲۸ کے آیہ ۵-۱ اوسمین خدای تعالی نے حضرت موسے
کی معرفت ہر فرد بشر کو امر و نہی کے طور پر فرمایا ہے **قولہ** تو اپنی بہیڑ بکری

اور کہتے اور کو لبو منین سے اوس برکت مین سے جو خداوند تیرے خدا نے تجہے بخشی ہے دل کہول کے دی اور یاد رکہہ کہ تو زمین مصر مین غلام تہا اور خداوند تیرے خدا نے تجہے چہڑایا الخ اور پہر اوسی کتاب کے باب ۲۶ آیہ ۸ مین ہے **قوله** کہ خداوند تمکو اپنے زور اور ہاتہہ سے نکال لایا غلام خانہ سے اور مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتہہ سے تمہین چہڑایا الخ اور باب ۶ آیہ ۱۲ مین ہے **قوله** تو خبردار رہ نہ ہو کہ تو خداوند کو جو تجہے مصر کے سرزمین سے جو غلام خانہ تہا نکال لایا بہول جاوے الخ اب جاے غور ہے کہ خداوند تعالی بار بار بنی اسرائیل کو مکرر سکرر اپنا احسان جتاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم زمین مصر مین غلام تہے فرعونیون کے ہم تمہین چہڑا لاے تو اب دیکہو کہ بی بی سارہ کی اولاد جو بنی اسرائیل کہلاتے ہین اونکو کیا فخر رہا بی بی ہاجرہ کی اولاد مجاو پر علاوہ اسکے دیکہو حضرت یعقوب کی چار عورتین تہین دو بیبیان اور دو لونڈیان جو کہ اون بیبیون کے ساتہہ آئی تہین بارہ بیٹے حضرت یعقوب کے انہین بیبیون اور لونڈیون سے تہے پہر دیکہو حضرت یوسف کو اونکے بہائیون نے اسمعیلیون کے ہاتہہ بیس روپیہ کی قیمت پر بیچ ڈالا تہا جیسا کہ کتاب پیدایش کے ۳۷ باب آیہ ۲۸ مین ہے **قوله** اور اون لوگون نے عزیز مصر کے ہاتہہ جاکر بیچا جیسا کہ اسی کتاب کے ۳۹ باب آیہ اول مین ہے اور سب بہائی حضرت یوسف کے غلام بنے اوسوقت مین کہ جب کال پڑا تہا اور حضرت یوسف

عزیز مصر کے قائم مقام تہے پس اس صورت مین بنی اسرائیل بنی اسمعیل کے غلام ٹھہرے تو اب ظاہر ہوا کہ یہ لوگ بڑے بے شرم ہین جو ایسے بیہودہ اعتراضات جناب اسمعیل علیہ السلام کی نسبت زبان پر لاتے ہین منہ کے کہاتے ہین مگر ہان یہ قول کسیکا انکی نسبت صحیح ہے ع چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنۂ پاکان برد + یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح انجیل متی کے باب میں فرما گئے ہین قولہ عیب مت لگا اور تم بہی عیب لگایا جاوگا انتہی دیکہو بڑے بول کا سر نیچا یعنی یہود و عیسائی جو حسد کی راہ سے حضرت ہاجرہ کی اولاد امجاد کو کنیزک زادہ سمجہ رہے تہے اسکی سزا یہ ہوئی کہ یہ لوگ بار بار بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے چنانچہ پہلی بار کوشن رشتعم کی غلامی مین ۸ برس تک جیسا کہ کتاب القضات کے باب ۳ آیہ ۸ سے ظاہر ہے دوسری بار عجلون شاہ موآب کی غلامی مین جیسا کہ اسی کتاب کے اسی باب آیہ ۱۴ مین موجود ہے تیسری بار فلسطیونکی غلامی مین آئے جیسا کہ کتاب مذکورہ کے باب ۱۰ آیہ ۷ مین ہے چوتہی بار کنعان کے ایک رئیس اور بادشاہ کے غلام بنے جیسا کہ کتاب مسبق کے باب ۴ آیہ ۲ مین درج ہے پانچوین بار مدیانیونکے غلام ہوئے جیسا کہ کتاب مذکورہ کے باب ۶ آیہ اول مین ظاہر ہے چہٹی بار پہر فلسطیون اور عمونیون کے غلام بنے ساتوین بار اور آٹہوین بار بابل والونکے نوین بار مصریونکے دسوین بار رومیون کے بس جو قوم بار بار نشیت

ابتدا سے آدم علیہ السلام سے نکتے بہت ہیں اور غلام بنتے ہوئے دنیا مین
نشو نما کرتے ایک جزیرہ ہندوستان مین پایا اور چند جزائر سمندر مین تو کیا
اس سے غلامی کا دہبہ چہوٹ گرد و سرونپر جہوٹہہ موٹہہ کا الزام عائد ہو سکتا
ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ مثل ذوم بجای جسے ذات دکہلائے پنی انتہا
اب پہر مطلب لبشارت اول سکے فقرات پر ہم آتے ہین دیکہو یہ کلمہ تجہہ سا
کیسی صاف بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے مین کہتا ہون
کہ فقرہ تجہہ سا کا کسطرح حضرت مسیح پر صادق نہین آتا کیا۔ معنے کہ مثلیت
جناب موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام مین مفقود ہے۔ بچند وجہ
موجہہ اوّل یہ کہ موسی علیہ السلام ماں باپ دونون سے پیدا ہوئے اور
حضرت مسیح فقط ماں سے دوسرے یہ کہ موسی صاحب جہاد تہے اور حضرت
مسیح صاحب جہاد نہ تہے حتے کہ بقول عیسائیان عاقبت اندیش
خود ہے صلیب پا گئے تیسرے یہ کہ انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح
تین دن رات یا چالیس دن رات شیطان کے قبضہ مین رہے اور حضرت
موسی پر شیطان کا قبضہ ثابت نہین چوتہے یہ کہ حضرت مسیح خود فرماتے
ہین کہ مین توراۃ منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا ہون تو اب
حضرت مسیح اتباع موسی ٹہہرے اور جو متبع ہوا وہ مثلیت مین داخل نہین ہو سکتا
ورنہ کل انسان مثلیت مین داخل ٹہہرینگے پانچوین یہ کہ موسی صاحب

ازواج تھے اور حضرت مسیح نے بیاہ نہین کیا اور نہ کوئی اولاد صلبی
چھوڑی فقط چند مرید چھوٹے مثل پادریون کے چھوڑی تو کیا چھٹے
یہ کہ حضرت مسیح آسمان پر باین جسم خاکی زندہ تشریف لے گئے اور اتبک
زندہ ہین اور حضرت موسی نے مثل کل بنی آدم کے دنیا سے انتقال کیا
اور دفن کفن سب پایا لہذا شلیت مسیح نہوئے ساتوین یہ کہ حضرت مسیح
حسب مقولۂ عیسائیان باین جسم خاکی قریب حشر کے آوین گے دنیا مین
اور عدالت فرماوین گے اور حضرت موسی کا تشریف لانا ثابت نہین تو
اب فرمایئے کہ اس توجیہات متذکرہ بالا سے جو کہ بالکل ٹھیک ٹھیک
جناب ختمی مآب کی شان مین ثابت و متحقق ہے ثبوت رسالت من حسن
الوجوہ ظاہر و باہر ہے پھر آگے چلو اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس
فقرہ مین پادری فنڈر صاحب جو کہ سب پادریون کے مقتدا تھے اپنی کتاب
میزان الحق باطلۂ مطلق مین دیکھیے کوئی تاویل ماروہن گھٹنا ہوئے آنکھ
بھی نہین کی ہے بجز اسکے کہ مسیح کے خبر ہے مین کہتا ہون کہ اسکا مطلب
یہ ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کو کلام خدا کا لکھا ہوا ملا ہے اور ہمارے
حضور اقدس کو چونکہ آپ امی تھے تمام قرآن شریف زبانی معرفت جبرئیل
علیہ السلام کے نازل فرمایا گیا اسواسطے کہ بے پڑھے کو لکھ کے بھیجنا مناسب
نہین ہوتا پھر یہ فقرہ کہ جو اوسکے نہ سنیگا اوس سے حساب لونگا الخ کیسا

جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت ہے کہ جس نے
اونکا کہنا نہ سنا اونکو لٹ کیا اور صاحب نے حساب لیا اور حکم جہاد
عام کا دوام کو دیا کہ ظاہر ہے دستور ہے کہ جب آدمی زبانی کہنے سے
نہین مانتا تو اوسکو ہاتھہ سے سمجھاتے ہین باقی اور سب تثلیث کتاب
استفسار و ازالۃ الاوہام مین مذکور ہین جسکا جی چاہے دیکھہ لے
زیادہ خامہ فرسائی کی کچھہ ضرورت نہین اب انجیل سے لیجیے انجیل یوحنا
باب اول آیہ ۹ اسے ۲۳ تک **قولہ** یوحنا کی گواہی یہ ہے جبکہ یہودیون
نے یروشلم سے کاہنون اور لیویون کو بہیجا کہ اوس سے پوچہین تو کون
ہے اور اوسنے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مسیح مین نہین ہون
اور اونہون نے اوس سے پوچہا پس تو الیاس ہے اور اوسنے کہا کہ مین
نہین ہون کہا تو وہ نبی ہے کہا کہ نہین پس اوس سے کہا کہ تو کون ہے
تاکہ ہم اونہین جنہون نے ہمکو بہیجا ہے جواب دین تو اپنے حق مین کیا
کہتا ہے الخ **اقول** اس پیشین گوئی کو پادری لوگ حضرت مسیح پر گہاتے
ہین جسکا مہمل اور بے ربط ہونا ظاہر ہے بہلا مین پوچہتا ہون کہ جب حضرت
یوحنا سے پوچہا گیا کہ تو مسیح ہے اونہون نے فرمایا کہ نہین پہر پوچہا کہ تو
کیا الیاس ہے اونہون نے کہا کہ نہین تیسری بار پوچہا کہ کیا تو وہ نبی ہے
اوسنے جواب دیا کہ نہین تو اب غور فرمائیے کہ یہ فقرہ کہ کیا تو وہ نبی ہے

ایسا صاف و صریح ہمارے حضور اقدس پر صادق آیا ہے یعنے ابتدا سے
خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کتب آسمانی سے جو چلی آتی تہی
اسیواسطے وہ لوگ جو واقف کار کتب آسمانی کے تہے انہون نے
پوچہا کہ کیا تو وہ نبی ہے ورنہ اس پوچہنے کی کیا ضرورت تہی دوسرے یہ
کہ حضرت مسیح اور حضرت یوحنا ہمعصر تہے وہ نبی کا کون موقع تہا دیکہو جو
عیسائی کہ منصف مزاج ہین اونہون نے اپنی تصنیفات مین بیان کیا
ہے کہ آنحضرت نے دعوی نبوت کیا یعنی ولیم میور صاحب اور سیل صاحب
و مسٹر جانبورٹ صاحب وغیرہ اکثر عیسائی نے اپنی تصنیفات مین لکہا ہے
قولہ کہ ظاہری چال چلن اونکا قبل نبوت کے نہایت عمدہ تہا اور انہون
نے دعوی نبوت پر معجزات دکہائے گو اونکو کوئی سحر یا شعبدہ بتائے
بلکہ سیل صاحب لکہتے ہین کہ قبل چار ۱۲ سال کے اندر پیش از ہجرت
سیکڑون عمدہ لوگون نے اسکی تصدیق کی اور کل عالم کا اقرار نبوت کسی نبی
کا ممکن نہین پہر دیکہو حضرت متی ۳ باب ۱۱ و ۱۲ - آیہ یعنی حضرت یوحنا فرماتے
ہین **قولہ** کہ مین تو تمہین توبہ کے لیے پانی سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو
میرے بعد آتا ہے مجہہ سے زور آور ہے مین اوسکے جوتیان
اوٹہانے کے لائق نہین ہون وہ تمہین روح القدس اور آگ سے
بپتسما دیگا اوسکا سوپ اوسکے ہاتہ مین ہے اور وہ اپنے کہلیان

کو خوب صاف کریگا اور اپنے گیہوون کو کہتی مین جمع کریگا پر بہوسی کو
اوس آگ مین جو کبہو نہین بجہتی جلاویگا الخ **اقول** اب اسے بیان پر ہم
عیسائیون سے فیصلہ چاہتے ہین پہلے تو یہ فرماوین کہ یہ فقرہ کہ مین تو پانی
سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو میرے بعد آتا ہے مجہہ سے زور آور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین ہون الخ اسکے کیا معنی ظاہر
ہے کہ حضرت یحیی اور حضرت مسیح ہمعصر تہے پہر بعد کا ضمیر کسپر راجع
ہوا دوسرے یہ کہ جو میرے بعد آتا ہے مجہہ سے زور آور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹہانیکے لائق نہین الخ یہ کیا ٹہرا اسلئے کہ حضرت
مسیح نے حضرت یحیے سے بپتسما پایا ہے تو وہ گرو یہ چیلے ہوے
تو پہر گرو چیلے کی نسبت یہ کہہ سکتا ہے کہ مین اوسکے جوتیان اوٹہانے
کے لائق نہین تمام دنیا جانتی ہے کہ پیر کو مرید پر اور گرو کو چیلے پر فوق
ہوتا ہے نہ یہ پیر مرید کے نسبت یا گرو چیلے کی نسبت یہ کہے کہ مین
اوسکی جوتیان اوٹہانے کے لائق نہین ہمنے کبہو نہین سنا کہ کسی پادری
صاحب نے اقرار کیا ہو کہ فلان ہندی جو کرسٹان ہوا ہے وہ ہم پر فوق
رکہتا ہے بلکہ ہندوستانی عیسائی کو صاحبان ولایت زا کبہو اپنے
ساتہہ کہانا نہین کہلاتے ہین الگ بٹہاتے ہین ہان یہ سنا ہے
کہ اپنے سامنے کی قاب سجدے دیتے ہین کہ یہ نواب صاحب کو دو انہین

و لائق ہم ہے پہر یہ کہتے ہین کہ مسیح مین شان الوہیت تہی اس سبب سے
حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ اوسکی جوتیان اوٹہانیکے لائق نہین ہون
مین کہتا ہون یہی ہندو بہی کہتے ہین کہ رام چندر و کنہیا مین شان
الوہیت تہی پہر یادری لوگ کیون آپکو حق پر اور اونکو باطل پر بتلاتے ہین
سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی بیل نہ کودا کودے کون یہ تماشا دیکہے
کون بہائیو جائے غور ہے کہ ہمارے حضرت شافع امم یعنی رسول اکرم صلعم
نے کوئی جعل فقیر سے یا ریاست کا چالیس برس کے عرصہ مین نہ پہیلایا
تہا اور بعد دعوی نبوت باقرار سیل صاحب ۱۲ برس کے عرصہ مین اسلام
کی تلوار میان سے نہ نکلی تہی حالانکہ قبل از ہجرت کوئی گہر مدینہ مین مسلمان سے
خالی نہ تہا اور بعد ازان مین کہتا ہون انتقام بہی شروع ہوا تو عجیب بے سر و سامانی
تہی جنگ بدر مین تین سو آدمی اور دو گہوڑے اور تیرہ تلوارین تہین اور
ہمیشہ حضرت کے لشکر کا یہی حال رہا ہے نہ فوج کے رسالے و پلٹنین تہین
نہ توپخانہ میل باتری اور نہ سیل نہ گولہ نہ رو پیہ پیسا نایاب بلکہ سراسر کم نہ قواعد
و پریڈ کا ڈہنگ بر وقت غلبہ اشتہا بر شکم بستہ سنگ نہ لشکر کی چہاؤنی نہ
فرودگاہ نہ پڑاؤ نہ ڈاکٹر ہمراہ جوشی گہاؤ نہ نالہ تہا جس سے اساس ابیت
کا ہو سچاؤ نہ کچہری کا کوئی مکان نہ ناظر نہ منشی نہ کوئی روبکار نویس نہ کمیٹی تجویز
اکمٹ رعایا کے نہ کاغذ اسٹام نہ کوئی ولیعہد نہ قائم مقام نہ محصول جنگی نہ سکرات

حاشیہ: امر متنازع فیہ ... (illegible margin note)

تہا تہیایہ نہ کسی طرح کی تجارت نہ دین لین کا لیکہا نہ خیمہ نہ چہولداری نہ کوئی خیرخواہ
ہندسی جو کرے یاری نہ حرب ضرب کی گہات نہ قاعدہ چاندماری فقط اشتمال
حال فضل ایزدباری مسجد جائے وعظ وابلاغ رسالت تہی ایک حجرہ اپنا
مکان تہا پہر یہ انتظام اور فتوحات متواترہ جسکی نظیر دنیا مین نہین بموجب
تحریر ریڈ صاحب کے بہلا بے تائید خدا کہان ممکن تہے یہ ساوگی اور یہ
آزادی اور پہر یہ آبادی دیکہو بیشک سلطنت موسوی سے بہی کہین زیادہ
فروغ تہا جو درونغ مصحف کو ہرگز نہین ہو سکتا مگر افسوس بعضی آنکہین ایسی تی
ہین جو نور آفتاب کو ہرگز نہین دیکہتین جیسے جانورون مین چمگادر
کی آنکہہ اور آدمیون مین پادری لوگ اگر ایسے لوگ خدا کی خدائی کا بہی نہ اقرار
کرین تو ثبوت مشکل ہے اب ایک بات یہ بہی سُننیکے قابل ہے کہ بعضے
پادری صاحب یہ بہی فرماتے ہین کہ ہماری نجات کفارہ مسیح پر منحصر ہے
اور مسلمانون کے لیے کوئی کفارہ معقول نہین ہے مین کہتا ہون کہ پہلے
ثبوت کفارہ تو کر لیا ہوتا تب ایسا فرماتے تو بجا تہا لہذا سُننیکے بات ہے
کہ آپکے معتقدا پادری فنڈر صاحب کا کتاب میزان الحق باطلہ مطلق و
مفتاح الاسرار مین یہ بیان ہے **قولہ** خلاصہ تقریر پادری صاحب کا یہ ہے
کہ اگر کوئی نجات دہندہ نہ ہو تو ہمیشہ آدمی پر عذاب الٰہی رہے اور ہمیشہ
انسان ہلاکت ابدی مین رہے پس ضرور ہوا کہ کوئی انسان کی گناہون کا

کفارہ ہو اور وہ کفارہ اس قسم کا ہو کہ خدای تعالیٰ اوسے قبول کرلے
اور ایسا کفارہ واجب ہے کہ قسم آدم زاد سے نہو اسلیے کہ انسان
گنہگار ہے اور گنہگار گنہگار کو بخشوا نہین سکتا پس اللہ تعالیٰ
نے اپنے بیٹے کو واسطے کفارۂ گنہگاروں کے بھیجا اور وہ مخلوق کے پاس
آیا اور مجسم ہوا اور اوسنے سبکے گناہ اپنی جان پر اوٹھائے اور بدون
مین شمار ہوکر سبکے گناہونکی سزا آپ پائی اور سولی پر چڑہا اور مارا گیا
اور جہنم مین اوتارا گیا اور تمام مخلوق کو گناہون سے پاک و صاف کیا
اور تین دن کی بعد زندہ ہوکر آسمان پر چلا گیا اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا
الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ یہ تقریر سراسر خبط ہے نرے ربط ہے اسلیے
کہ اگر یہ تجویز صحیح ہو تو لازم آتا ہے مسیح ابن اللہ نہ ٹھہرین بلکہ مجرمین ابن اللہ
قرار دیے جاوین اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کو مجرمون کی خاطر زیادہ ہوئی کہ اونکے
بدلے معصوم کو ملعون کرکے جہنم مین بھیجا اور مجرمون کو نجات دیا پس
ظاہر ہے کہ جسکی خاطر زیادہ ہو چاہیے کہ وہ ابن اللہ ٹھہرے دوسرے
یہ کہ حضرت مسیح من حیث الجسم کفارہ ہوئی یا من حیث الروح سو من حیث
الروح تو کفارہ ہونا ممکن نہیں ہے اور من حیث الروح وہ حسب تشخیص عیسائیان
اللہ ہین اور الوہیت مقدور عبد کے نیچے ہین کہ کوئی اونسے پکڑ سکے
اور صلیب دے سکے کیونکہ روح غیر محسوس چیز ہے تو اب ثابت ہوا

کہ من حیث الجسم کفارہ ہوے اور من حیث الجسم حسب تشخیص پادریصاحب
دو قسم آدم زاد سے ٹھہرتے ہین لیس دونون شقون مین کفارہ ثابت
نہوا تیسرے یہ کہ اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ جمیع احکام مثل
قصاص و تعزیرات قانونی باطل ہین اسلیے کہ جو جرم سنگین سے سنگین
تر صادر ہوگا اوسکی بہی سزا مسیح اوٹھا چکے اب مجرم کو سزا دینی بڑی بےانصافی
ہے حالانکہ مسیحی سزا پاتے اور دیتے ہین اور اگر یہ عذر مسیحی پیش کرین
کہ کفارہ سے عذاب اُخروی ساقط ہوا نہ دنیاوی تو اوسکا جواب یہ ہے
کہ یہ تشخیص آپ لوگون کی محض بیجا ہے اسلیے کہ جب خداے عادل ایک
جرم کو جرم نہ جانے اور سزا نہ دے اور حکام سزا دین سبحان اللہ یہہ
وہی مثل ہوئی کہ متخاصمین راضی شوند قاضی راضی نمیشود چوتہے یہ کہ کفارہ
باطل ہے اسلیے کہ فعل نبی کا امت کو واجب ہے نہ مباح لیس جو کچھ کہ نبی
کرے وہ امت کو بہی کرنا چاہیے بعد اس تمہید کے کہتا ہون کہ کفارہ
باطل ہے اور اگر علماء مسیحی کفارہ صحیح جانتے ہین تو ضرور ہوا کہ ایک
ایک بار سب مسیحی اقتدا از المسیح جہنم کی سیر کر آدین اور جہنمی کے لفظ بد نجانین
بلکہ جو کوئی انکو اس لفظ سے یاد کرے یا پکارے اوسکی نہایت مشکور
ہون کہ مسیح کے منصب مین شریک کیا واہ واہ صاحب کیا اچھا کفارہ
ہے کہ جس جہت سے بہشت کفارہ بچانا ضرور تہا وہان کے راہ دکہادین

اور اپنی جان مفت مین گنواوین اب سننا چاہیے کہ لکھنؤ مقام امین آباد
مین ایک پادری صاحب ہندی نژاد جنکا لقب فلیپ صاحب قرار پایا ہے
مین نے دیکھا کہ وعظ فرما رہے ہین اور خلقت بہت زیادہ سان گرد و پیش
جمع ہے اور بہت ایک قابلیت کے ساتھ یہی مضمون بطالت مشحون
کفارہ کا سمجھا رہے ہین قضا کار بقول شخصے شیطان کے کان بہرے
کہین بندہ بہی وہان وارد ہوا پہلے مین نے اونکی خوش بیانی اور لسانی
کی نہایت تعریف کی جب سلسلہ کلام قیا بین خوب مستحکم ہوگیا تب مینے
کہا کہ کفارہ مسیح کہین کتاب سے پایا نہین جاتا فقط پادری فنڈر صاحب کا
شل بیان عماد الدین بیدین ایک عندیہ یا ذہنی تشخیص ہے اسپر اونقہقہہ
مارا اور فرمانے لگے کہ آپ وکیل ہین ایسا نہ فرمائیے ہمارے علماء دیندار
سعادت شعار ایسے نہ تہے کہ اپنے ذہن سے کوئی تشخیص گڑہ لیتے
برابر کل کتب آسمانی اور صحائف انبیاء ماقبل مین کفارہ مسیح کی خبر ہے
مین نے جواب دیا کہ قبلہ کل کتب جنکو آپ آسمانی کہتے ہین اور انکے
ترجمے اور اصل عبرانی میرے کتب خانہ مین موجود ہین اور مینے اسقدر
مزاولت کی ہے بقول شخصے کہ ہر آیہ کے تلے میرا جہونپڑا لگا ہوا ہے
والا کفارہ مسیح کا مضمون میری نگاہ سے نہین گذرا فرمایا کہ نہین اشعیا
نبی کی کتاب مین وہ امام سے فرماتے ہین **قولہ** کہ ایک برہ کی قربانی سے

نجات ممکن ہے الخ سو وہ بڑہ سچ ہے کہ پاک باز تہا مین نے کہا
کہ یہہ تشخیص آپکی حسب بیان آپکے مسیح پر صادق نہین آتی اسلیے کہ عام
بات ہے یعنی قربانی کی یہ معنی ہین کہ مسلمان مینڈہا یا دنبہ یا گاو یا شتر وغیرہ
لاوے اور اوسکو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ساتھ نام خدا سے بزرگ و برتر
کے ذبح کرے اور گوشت اوسکا للہ تقسیم کر دے تب قربانی ٹھہریگی
اور آپ لوگونکا یہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود مردود
نے ایک ٹکٹی لکڑی پر لٹکا کے دونوں ہاتہ پہیلا کر دو پیر ٹہونک کے چہوڑ دیا
کہ بہت عرصہ مین بہزار تکلیف وہ جان بحق ہوے تو فرمایئے یہ کفارہ و قربانی
نہ ٹھہری بلکہ ایک قسم کا جہٹکا ٹہرا جیسا کہ اہل اسلام مین مشہور ہے کہ جو جانور
ہنود وغیرہ اسپنے طور پر گردن مارتے ہین تو وہ جہٹکا کہلاتا ہے اسپر قربانی سبلگے
کہ پہر یہ اشعیا نبی کا اشارہ کدہر ہے مین نے کہا کہ عقلا ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف البتہ یہ اشارہ پایا جاتا ہی
کہ اونکو اشقیا نے ہمت نے اسی حیثیت سے جیسا کہ مین نے بیان کیا عائد
ہوسکتا ہے اور بعض مقام اگلے صحائف انبیاء بنی اسرائیل ہین ذکر شہادت
اور معرکہ کربلا کا اشارہ بہی ہے اگر آپ فرمادینگے تو ہین دکہلادونگا غرضکہ
خاموش ہوسکے روپوش ہوگئے اب ایک بات اور اس کفارہ کی بحث مین
مین بیان کرتا ہون جو کہ پادری ویر لصاحب واقع لودیانہ کو لکھا ہے

وہو ہذا۔ دیکھو کتاب امثال کے باب ۲۱۔ آیہ ۱۰ مین ہے **قولہ** کہ شریر
لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار راستبازونکے عوض فدیہ ہونگے
الخ اور نامہ اول یوحنا کے باب ۲۔ آیہ ۲ مین ہے **قولہ** اور وہ ہمارے
گناہون کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہون کا نہین بلکہ تمام دنیا کے
گناہون کا الخ **اقول** یہان پر مین سخت حیران ہون کہ امثال والی آیہ سے
تو معلوم ہوتا ہے کہ بدلوگ نیک لوگون کا کفارہ ہوا کرتے ہین جس سے
کفارہ مسیح باطل ہوتا ہے کیونکہ مسیح نبی معصوم اور کمال نکوکار تھے بھلا ہم
بدکار بندونکے لیے کیون کفارہ ہونے لگے لیکن جب دوسرے آیہ نامہ
یوحنا والی سے مسیح کا تمام دنیا کے واسطے بالعموم گناہ کے کفارہ ہونا
ثابت ہوتا ہے یہان امثال والی آیہ پر اگر نظر کرین تو معاذ اللہ نقل کفر
کفر نباشد حضرت مسیح کا سب دنیا کے بدکارون سے بدکار ہونا ثابت
ہوتا ہے وجہ اس تناقض کی بیان فرمادیجیے پھر مین پوچھتا ہون کہ یہ
جو بعضے پادری صاحب دعوی کرتے ہین کہ مسلمانون کے واسطے کوئی کفارہ
معقول نہین ہے یہ سراسر لغو معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ہم کتاب امثال
کی آیہ کو دیکھتے ہین اور پھر تمام دنیا کے رجسٹر مردم شماری کو غور کرتے
ہین تو ہر سال بت پرستون اور عیسائی اور یہودی وغیرہ کے گنتی جو کہ
منکر رسالت جناب ختمی مآب کے ہین مسلمانون سے زیادہ پاتے ہین جس سے

ہر فرد مسلمان کے واسطے متعدد کفارے پائے جاتے ہین علاوہ برین
آیہ نامہ اول یوحنا والی کے مطابق جب مسیح تمام جہان کے واسطے
کفارہ ہو گئے ہین تو بہلا سمجہو تو سہی کہ ہم مسلمانون کے واسطے جو کہ
اللہ تعالے کی توحید پر ایمان رکہتے ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی
نبوت اور اونکی والدہ ماجدہ بی بی مریم کی صادقہ اور صدیقہ ہونے اور
نیز ایمان یہود کی تہمت زنا سے بری و پاک دامن ہونیکا اعتقاد مضبوط
رکہتے ہین کیونکر کفارہ نہ ہوے ہونگے بلکہ اگر کوئی منصفی کرے تو حیات
ابدی کی مستحق فقط مسلمان ہی ہو سکتے ہین تو اب یہ دعوی پادریصاحبان
حال و استقبال کا کیسا رد ہو گیا اور یہہ مسلمانون کے عوض مین کفارہ
ہونا کفار کا از روی تحقیق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلم ہے صحیح مسلم
مین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ لاوینگے کچہ لوگ مسلمان
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اونسے معاف کریگا
اور اون گناہونکو یہود و نصاری پر رکہہ دیگا الخ دیکہو یہی بات آئیہ امثال الی
سے پائی جاتی ہے اور اس حدیث کے شارح نے لکہدیا ہے کہ اس حدیث
مین وہ لوگ مسلمان مراد ہین جنکو یہود و نصاری سے سخت تکلیفات
پہونچی اور اونہون نے صبر کیا تو اب اس صورت مین یہود و نصاری سے

تکلیف پاتیوالے بظاہر یہ واعظین و نصاری ہین کیونکہ اس وقت کے یہود و نصاری اور مشرکین لوگ جب دین اسلام کی نسبت زبان درازی یا زار و غیرہ کرتے ہین اور یہ واعظین لوگ اونکا دندان شکن جواب دیتے ہین اور اپنا وطن چھوڑکے غیر ملکون مین جاتے ہین اور صعوبات سفر اوٹھاتے ہین لہذا مستحق اس کفارہ کے یہی لوگ ہوئے یا جو لوگ کہ ان واعظین کی تائید کرتے ہین زبان سے اور زر سے وہ بھی مستحق اس کفارہ کے ٹھہرینگے پہر دوسری حدیث مشکات شریف مین بروایت مسلم مروی ہے جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیگا پھر فرماویگا کہ تیری دوزخ سے مخلصی کا یہ بدلہ ہے الخ یعنی تیری عوض مین یہ یہودی و نصرانی دوزخ مین جاویگا اس حدیث کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیث کا تھا کہ جن لوگون نے اہل کتاب کے خطرون اور رسوائیون کے برداشت کی پس اونکو یہ جزا ہوگی سو یہ وہی لوگ ہین جو نصاری مین بدل مشغول ہین اور وہ لوگ بھی جو ان لوگون کی امداد کرتے ہین زبان سے یا زر سے لہذا مسلمانون کو ثابت قدم رہنا چاہیے امر و نہی کے بیان کرنے مین کچھ کسر نکرین اسلیے کہ خداوند تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کنتم خیر امۃ تا آخر ترجمہ یعنی ہو تم بہترین امت سے چن لیے گئے ہو لوگون مین سے تو کہ حکم کرو

بھلائی کا اور منع کرو برائی سے اور تم ایمان لائے ہو ساتھ اللہ کی اور اگر
ایمان لاتے اہل کتاب البتہ بہتر ہوتا واسطے اونکے بعضے اون مین
مومن ہین اور اکثر اونکے فاسق ہر گز نہ ضرر پہونچاوین گے تمکو مگر تھوڑے
ایذا اور اگر لڑائی کرین تمسے پیٹھ پہیر جاوین گے الخ اس آیہ مین خاصتون
یعنی کافرون کے مفسرین نے بتایا ہے اور بعض ایماندار سو وہ ہین جو کہ مسلمان
ہو گئے یا آیندہ ہونے والے ہین پس مسلمانون کو چاہیے کہ یہ منصب جو کہ
خدا وند تعالے کی طرف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عطا ہوا ہے
ہاتہ سے جانے نہ دین اور طریق امر بالمعروف کا جیسا کہ اللہ صاحب نے
اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کیا ہے اوسی طور سے
کیا کرین جیسا کہ سورۂ نمل مین ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ
الحسنۃ ترجمہ یعنی بلاؤ طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتہ حکمت کے
اور نصیحت نیک کے الخ اور اگر مخالفین لوگ کچہ قیل وقال کرین یعنے
دین اسلام پر اعتراض کرین تو پہر خدای تعالے ساتہ ہے یہی فرماتا ہی
وجادلہم بالتی ہی احسن الخ ترجمہ اور جہگڑا کرو اونسے ساتہ اوس چیز کے
کہ بہتر ہے یعنی مباحثہ کرو ساتہ یہود و نصاری کے تو ساتہ دلائل عقلی و
نقلی کے مباحثہ اور مناظرہ کرو نہ یہ کہ صرف دنگا و فساد ہو یا فحش زبانی
کی باتین ہون اسلیئے کہ اس سے کچہ دین اسلام کی حقیقت نہین ثابت ہوتی

بلکہ موجب بدنامی کا ہے اور باعث مخالفت خدا اور رسول کا ہے دوسری جگہ
فرماتا ہے لا تجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن ترجمہ اور مت جھگڑا کرو اہل
کتاب سے مگر وہ کہ بہتر ہو یعنی سہولیت سے گفتگو کرو اور اونکی ایذا رسانی
سے خوف کرکے یا صرف براہ خیرخواہی دین اسلام سے منہ موڑنا یا اوسکی
اعلان سے سستی کرنا بڑی قباحت کی بات ہے دیکھو سورہ عنکبوت
کے شروع مین صاف صاف ارشاد ہوتا ہے الم احسب الناس تا آخر
ترجمہ کیا گمان کیا ہے لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جاوینگے اتنی ہی
پر کہ منہ سے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاوین الخ اور
آزمایش خدا کی طرف سے طرح طرح کی ہے جیسا کہ فرماتے ہین ولنبلونکم
بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات تا آخر ترجمہ
یعنی البتہ ہم آزماوینگے تمکو کچھ بھوک اور خوف سے اور نقصان مال و
جان سے اور پہل سے یعنی نفع دینا سے اور خوشخبری دی اے محمد اون لوگون
کو کہ جب پہونچے مصیبت یا سختی کہتے ہین کہ ہم اللہ کے ہین اور اوسیکی طرف
پہر جانا ہے الخ ایسا ہی بابت مصیبت پر صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا
موجب خوشنودی الٰہی کا ہے اور اگر خوف یا اذیت کے باعث
سکوت اختیار کرے تو یہ بہی نہیں بنتا دیکھو اللہ تعالے خود جناب رسالتپناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صاف صاف اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک تا آخر ترجمہ یعنی اسے رسول ہمارے پہونچادے جو کچہہ کہ نازل ہوا طرف تیرے پروردگار تیرے کی طرف سے پس اگر نہ کہا تو نے لوگونکو یا نہ پہونچایا تو نے احکام اوسکا یعنی اپنے رب کا اور اللہ بچاویگا تجکو لوگون سے الخ تو اب جب آنحضرت کو سکوت کرنا درست نہ تہا تو امت کے لوگون کو کب درست ہوگا اور پہر دیکہو اسکے مطابق حدیث بہی موجود ہے الساکت عن الحق شیطانا اخرس الخ ترجمہ یعنی حق بات سے چپ رہنے والا شیطان گونگا ہے اسیطرح دوسری حدیث بہی موجود ہے جسکا ترجمہ ہم لکہے دیتے ہین الحدیث یعنی جب ظاہر ہووے فتنہ اور ساکت رہے عالم لیس لعنت ہے اوسپر اللہ کی الخ لہذا اب مسلمان بہائیونکی خدمت مین عرض ہے کہ اسوقت آخر مین یہ فتنہ ظاہر ہوا کہ بازارون مین وعظ ابطال رسالت و قرآن قوی البرہان کا پادری صاحبون اور کالے کرستانون کی ذات سے جابجا ظاہر و شروع ہوگیا اور معاذ اللہ تفسیر قرآن نیچری صاحبونکی ذات قریب الممات کی بدولت ذہنی خلاف مذہب جمہور و قواعد صرف و نحو کے طبع ہوکر مشتہر ہونے لگین تو اب آپ لوگونکو بہی سکوت مناسب نہین قدمے درمے سخنے کوشش کرنا چاہیے اور ان لوگون کی لغویات ہرگز نہ سننا چاہیے یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ دین کی دو ہی چیزین ہین اعتقاد صحیحہ اور عملیات صالحہ سوان لوادر کل جبیسی ہون ہین مفقود ہین

اور پہر دعوی یہ ہے کہ ہم دین عیسوی پہیلاتے ہین اور نیچری نرے
نیچری فرماتے ہین کہ ہم ٹہیٹ اسلام دین نیچریہ بتاتے ہین تو اب ان
لوگون سے کوئی پوچہے کہ صاحب اعتقاد ایکا تو ایک خدا کا تین خدا ٹہہرا
اور نیچریہ کے اعتقاد کے بموجب تو اس عالم کا کوئی صانع ہی نہین قرار پاتا
اور پادری صاحبون کے نزدیک اعمال صالحات کے کچہ ضرورت ہے
نہ رہی جتنے کہ جتنے گناہ سرزد ہونگے وہ عیاذاً باللہ حضرت مسیح کے
ماتہے تہوپے جائینگے پہر وہ ترقی دین کیا چیز ہے کہ جسکے پہیلانے
کے لیے یہ دہوم دہام ہو رہی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے **بیت**
منتر تو سناتہا یہ منتر نہ سناتہا اس زلف کے کاٹیکا منتر نہ سناتہا
دیکہو کین صاحب مورخ لکہتا ہے **قولہ** کہ حضرت محمد صاحب حسن مین
ممتاز تہے اس نعمت ظاہری کی کوئی شخص تحقیر نہین کرسکتا الا وہ لوگ جنہین
خدا نے اس سے محروم رکہا ہے حضرت کا حسن ایسا تہا کہ جب آپ گہر مین یا
باہر وعظ فرماتے تہے تو قبل اسکے کہ زبان مبارک سے کچہ فرماوین سامعین
انکی صورت ہی دیکہہ کے عاشق ہو جاتے تہے اور تمام محفل مین غلغلہ
تعریف کا بلند ہوتا تہا اور لوگ کہتے تہے کہ سبحان اللہ کیا رعب سطوت
ہے رسوم روزمرہ مین حضرت اپنے ہم وطنون سے خلق اور تہذیب
سے پیش آتے تہے اور امرا اور اہل مقدرت سے بڑی تعظیم و تکریم سے

ہم کلام ہوتے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی تھا کہ غریب ترین باشندگان مکہ سے نہایت خلق اور مروت فرماتے پھر تذکرہ حضرت عیسے مصنفہ رئین صاحب باب ۵ مین لکھا ہے **قولہ** کہ حضرت موسی اور حضرت محمدؐ صاحب فقط اصحاب علم نہ تھے بلکہ صاحب عمل بھی تھے اور ان دونون پیغمبرون نے اپنے ہموطن اور معاشرین کو عمل کی تاکید کی ہے الخ پھر جانڈ یونپورٹ صاحب لکھتے ہین **قولہ** کہ اسکا انفصال مشکل ہے کہ حضرت پر کس قسم کی بیخودی طاری ہوتی تھی لیکن یہ امر یقینی ہے کہ بوقت نزول وحی حضرت پر فکر کا غلبہ ہوتا تھا اور یہ قول بعضے عیسائیان تعصب مزاج کا کہ حضرت کو صرع کی بیماری تھی یعنی مرگی کے دورے آتے تھے یونانیون نے نفسانیت سے ایجاد کیا ہے ان لوگون نے آپکو ایک نئے مذہب کا بانی سمجھ کے ازراہ عداوت اور اوس حالت بیخودی کو آپکے اخلاق مین ایک نقص اور عیب قرار دیا تھا جو کہ عیسائیان راست باز کے نزدیک قابل زجر اور توبیخ کے تھا الخ غرضکہ ایسے ہی چیمبرس اور راڈویل اور اسپرنگر اور انربیل ولیم میور صاحب وغیرہ مورخین عیسائیون کی شہادت ہے پھر دیکھو دیباچہ قرآن شریف مصنفہ پادری جے ایم راڈویل صاحب صفحہ ۲۲ مطبوعہ ۱۸۶۱ء مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ دلیلون سے ثابت ہے کہ محمدؐ کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتی تھی کہ اپنے ملک کے لوگون کو جہالت اور بت پرستی کی ذلت سے چھڑا دینے

اور یہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش اونکے یہ تہی کہ سب سے بڑا امر حق یعنی توحید الٰہی
کا جو اونکے روح پر غالب و رجہ مستولی ہورہا تہا اشتہار کرین اور محمد کی
سیرت ایک عجیب نمونہ تہی ایسی قوت دیانت جو ایسی شخص مین ہوتی ہی جسکو
خدا اور قیامت پر اعتقاد کامل ہوتا ہے اسمین جو کچہ نتیجہ نکالے جاوین پہر اونکی
ذات کریم اور سیرت صداقت مشحون سے ہمیشہ اونکو اون لوگون مین تصور
کرنا چاہیے جنکو اخلاق اور ایمان اپنے ابناء جنس کے تمام حیات دنیوی
پر ایسا اختیار حاصل ہے الخ پہر مسٹر جانڈ مینورٹ صاحب نے کہا کہلی اقرار کیا ہے
قولہ کہ مجہے اسمین شک نہین ہے کہ اوس شے سے جسکی آنے کی خبر اپنے
پہایئون مین سے موسے نے بنی اسرائیل کو دی ہے اور فارقلیط جسکی
خبر عیسے مسیح نے انجیل یوحنا مین دی ہے محمد صاحب مراد ہین الخ اور مسٹر کاڈ
فری ہگنس نے اپنی کتاب ابالوجی قرآن سم وی محمد مین جسکا ترجمہ اور دو جناب
مولوی محمد مذہب نیچریہ سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی نے کروایا ہے
اور بنام نہاد حمایت الاسلام چہپوایا ہے اس تحقیق شرح و بسط سے بیان
کیا ہے کہ ایسا بیان مین نے کسی مسلمان کے کتاب مین نہین دیکہا
فقط **اقول** اب ایک بات یہ بہی قابل یاد رکہنے کے ہے کہ بعضی بادریان
یہ بہی کہہ ڈالتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی پیشین
کوئی نہین ہوئے مین کہتا ہون کہ جیسی پیشین گوئیان ٹہیک ٹہیک اور

ورست ودسلم ہارے جناب خاتم رسالت علیہ الصلوۃ والسلام سے ظاہر ہوئین
اور ظہور مین آئین ویسی کسی انبیا بنی اسرائیل سے نہین ہوئین منجملہ غیر محصور
فرماوین حدیث کے اوستادون نے روایتین کی ہین ازانجملہ ایک یہ صحیح حدیث
ہے **قولہ** کہ آنحضرت نے فتح مکہ و بیت المقدس ومین و عراق کے صحابہ
کو خبر دی تہی کہ میرے صحابی خزائن شاہ فارس اور شاہ فرنگ کے آپسمین
تقسیم کرین گے اور ایرانیون کی لڑکیان اونکی خادمہ ہوجاوینگی سو یہ
سب صحابہ کی زندگی مین واقع ہوگیا کہ خلافت مین خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کے بی بی شہربانو دختر یزدجرد جناب امام حسین علیہ السلام کے نکاح
مین آئین اور ماہ شہربانو حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کے تصرف مین الخ پہر
دوسری حدیث **قولہ** یعنے آپ نے خبر دی تہی کہ فارس اسلام کے ہاتہ
ایک ٹکر یا دو ٹکر لیکر نیست و نابود ہوجائیگا پہر قیامت تک پارسی تخت
فارس پر نہ بیٹہے گا اور فرنگیونکا راج بدتون تک رہنا ہے فرنگی خشکی تری دو
ن یعنی دریائے حکومت بہی خوب کرینگے اور جب دنیا آخر ہونے لگیگی تو بڑا
روح کرین گے الخ **اقول** سو ظاہر ہے کہ فرنگیونکا راج قائم ہے برخلاف
پارسیون کے کہ اونکا راج پردہ زمین پر کہین ایک موضع بہی نہین ہے اور انکا
بیا آخر قریب ہی دیکہو فرنگیونکا راج بڑہتا جاتا ہے پہر مسلم علاوہ مستورد
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے **قولہ** کہ مین نے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متصل سنا ہے کہ قیامت نہین آویگی مگر یہ
کہ فرنگی سب آدمیون سے زیادہ ہولین گے پہر مسلم نے بسند ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے **قولہ** کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زما
یعنے اونکے پہر آنیکے وقت مین قسطنطنیہ فرنگیون کے قبضہ مین ہوگا پہر
ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ** کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ زمین کے گوشے خدا نے مجھے دکھائے اور مینے زمین کے
پورب پچہان کی طرف دیکہا اور میری امت کا راج رفتہ رفتہ پہونچ رہیگا جو گوشے
مجکو خدا نے دکہائے **اقول** اب دیکھو یہ پیشین گوئی کیسی پوری ہوئی
اور اس فرق باریک پر غور کرکے ایمان لاؤ کہ حضرت نے جو فرمایا تہا کہ مینے
پورب اور پچہان کی گوشے دیکہے پس اوسکے موافق مذہب اسلام پورب
پچہان تک جیسا پہیل گیا ویسا جنوبًا اور شمالًا نہین پہیلا یعنے ہندوستان
سے دریاے ملنجا تک پہر یہی ایک پیشین گوئی ہے **قولہ** یعنے حضرت
نے فرمایا تہا کہ پچہم والے مسلمان ہمیشہ غالب رہین گے جب تک خدا کا
حکم اونکے پاس پہونچے مطلب یہ کہ قیامت آجاوے اور مراد پچہم والون
سے شام اور بیت المقدس کے مسلمان ہین کیونکہ شام حجاز سے پچہم
کو واقع ہے اور ابی امامہ کی روایت مین لفظ اہل شام صاف موجود
ہے آب جای غور ہے کہ یہ پیشین گوئی کیسی ٹہیک پوری ہوئی سلطا

صلاح الدین کے وقت مین جب تمام یورپ نے متفق ہو کر مسلمانون کو
شام سے نکالنا چاہا تو انجام یہ ہوا کہ بلبیسنایان مین چالیس لاکہہ فرنگیونکی
قبرین بنانا پڑین اور ہمارے حضور صادق و مصدوق کے فرمانے کے
بموجب اہل شام ہی غالب رہے جیسا کہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے اپنی تصنیف
لب التواریخ مین لکہا ہی اور اپنے ان لڑائیون کا نام کروسیڈ یا جہاد مقدس
نام رکہا ہے الخ پہر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ الحدیث** ان ہلاک امتی
علی یدی اغلمہ من القریش میری امت یعنی اصحابون کی تباہی قریش کے
چند لونڈون کے ہاتہ سے ہوگی مراد حضور کی یزید اور مروان کے
بیٹون سے ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا پہر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ الحدیث**
کیف بک اذا لبست سواری کسرا ترجمہ یعنی اے سراقہ تیرا کیا حال ہوگا جب
شاہ ایران کے کہڑوے تجہے پہنا دئے جائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
بعد وفات خلیفہ صاحب اول کے خلیفہ صاحب دوم کی خلافت مین ملک
ایران فتح ہوا اور کسرا پرویز شاہ ایران کے کہڑوے غنیمت مین آئے اور
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے سراقہ کو پہنائے اور فرمایا کہ شکر
خدا کا جسنے یہ کہڑوے شاہ ایران کے ہاتہ سے اوتروائے اور سراقہ کو
پہنوائے غرضکہ اسی طرح سے اور بہت سی پیشین گوئیان ہین کوئی کہان تک
لکہے بس کہ حضرت مسیح کی پیشین گوئی دیکہو حضرت متی کی انجیل باب ۲۶ آیتین

مسیح کا قول **قولہ** کہ ان میں سے جو یہاں کہڑے ہین بعضے ہین جو موت کا مزہ جب تک کہ ابن آدم کو اپنے بادشاہت مین آتے نہ دیکھ لین نہ چکہیں گے انتہا پادری صاحبون سے پوچھنا چاہیے کہ اون میں سے کون باقی ہے اور حضرت مسیح ابہی تک تشریف نہین لائے ہمارے امام آخرالزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انتظار مین بیٹھے ہین ہان اگر کوئی پادری صاحب یا ہندی کرسچن مثل میان عمادالدین حنفے دین یا مولوی صفدر علی صاحب پادریان حال کے نائب یا جیسے کہ سید احمد خان صاحب جج بنارس کے کہ انہون نے کچہ حواری بہی جمع کیے ہین یہ فرماوین کہ یہ ان لوگون کی طرف اشارہ ہے تو پہر مردہ جلانا پڑیگا ایک روٹی سے سیکڑون آدمیونکو کہلانا پڑیگا و خرت انجیر کو بد دعا دیکر کہانا پڑیگا اب مسیح ہونا مانا جائیگا تہو کون تو سانا جائیگا **اقول** بہائیو یہ بات خوب شرح و بسط سے ثابت ہے کہ یہود و نصاریٰ کے علما نے جب بشارات واضحہ ہمارے عالیجناب کی کتب عہد عتیق و جدید مین پائی ہین تب وہ اسلام لائے ہین ورنہ قبل اجرا ے حکم جہاد بلا جبر و اکراہ کیون وہ لوگ ایمان لاتے اپنا خانمان چہوڑتے عزیز و اقارب سے منہ موڑتے سیکڑون طرح کی قیدین شریعت اسلامیہ کی سہتے کہلے بندون مثل عیسائیان ایام الوحت کے کیون نہ رہتے دیکہو پہلی صدی مین یہود کے علما جیسے عبداللہ ابن سلام اور دو ابن شعبہ و بنیامین اور مخیریق و کعب احبار وغیرہ اور

نصاریٰ کے علما جیسے بحیرا راہب اور روہ جرجیس بہی کہلاتا ہے اور نسطور
حبشی اور ضغاطرہ یعنے وہ روم کا بشپ جو دحیہ کلبی پیغمبر صاحب کے
ایلچی کے ہاتہ پر مسلمان ہوا تب اوسکو رومیوں نے مار ڈالا اور جارود
اور نجاشی ابی سمبا یعنے حبش کا بادشاہ اور وہ جسکے سب قسیس اور
رہبان یعنی پادری صاحبان اور سناک لوگ جو حضرت جعفر ابن ابیطالب
رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہ مدینہ منورہ مین آکر مسلمان ہوگیا پہر دیکہو
آپکی صحبت نبوت اور عموماً رسالت کا ہرکلیس یعنی قیصر روم اور مقوقس بادشاہ
مصر قبطی عیسائی اور ابن صوریا اور حی بن خطب علماء یہود وغیرہ نے اقرار
کیا ہے اگرچہ حسد اور شقاوت ازلی اونکو مانع رہے اور مسلمان نہین ہو
پہر بعضے پادری خصوصاً کالے کرسٹان یہ ہانک بہی بازارون مین
ہانکتے ہین **قولہ** کہ دین اسلام بزور شمشیر دنیا مین پہیلا ہے الخ
اقول اس تقریر کا مطلب مین آج تک نہین سمجہا اگر یہ مطلب ہے کہ جو دین
بلا شمشیر زنی پہیلے وہ حق ہے تو بالکل مغالطہ ہے اسواسطے کہ اگر یہ بات
حق ہو تو چاہیے کہ اگلون کے بت پرستیان اور اسی طرح انگلستان کی
بت پرستی اور اہل ہنود کا مذہب اور لاہی گروکے تقلید اور بودہ کا مذہب
اور اہل چین کا طریقہ اور لوتر الیمانی کی پیروا اور درہیوالا ہندوستان
کے کرسٹان اور سید احمد خانصاحب جج بنارس کی حواری جو کہ سررشتہ

نیچر اب اشٹ کہ تثلیث اسلام بتاتے ہین اور گردن مروڑی مرغی کہاتے ہین
یہ سب مذہب برحق ٹہہرین حالانکہ یہ بات بالاتفاق باطل ہے کیونکہ ان
دینون کے واسطے کبہو شمشیر زنی نہین ہوئی بس اب ہمکو یہ بات ثابت
کرنا چاہیے کہ قرآن اور صاحب قرآن نے بابت تبدیل مذہب کے کبہو
جبر نہین کیا دیکہو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا خط جو کہ اسلام کے
بڑے سخت مجاہد مشہور ہین ہکذا —

قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران
سپہ سالاران فارس کو لکہا جاتا ہے سلام علے من اتبع الہدیٰ اما بعد
تمکو مسلمان ہونیکی دعوت کرتے ہین پہر اگر تم اسلام سے انکار کروگے
تو صرف جزیہ دیا کرو اور اسلام کے سامنے حقیر ہو پہر اگر اس سے بہی انکار
کروگے تو میرے پاس ایک ایسا لشکر ہے جو خدا کی راہ مین جان دینے کو
ایسا پسند کرتا ہے جیسا پارسی شراب کو پسند کرتے ہین والسلام علے
من اتبع الہدیٰ فقط پہر دوسرا عہدنامہ جناب خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کا بعینہ درج کتاب ہوتا ہے **قولہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان ہے
جو خدا کے بندے امیر المومنین عمر رضی نے اہل بیت المقدس کو دی ہے اونکی جانونکو امان اونکے
گرجاؤنکو امان اونکی صلیبونکو اور سقیم و صحیح کو امان تمام عیسائی مذہب کو
امان عہد یہ ہے کہ اونکے گرجون مین مسلمان نہ بسین گے نہ اونکے گرجے

ڈہائے جائینگے اور نہ گرجونکے عمارت کچہہ کم کی جاسے گی نہ اونکی صلیبین کم کیجائینگی نہ کچہہ اونکا مال لیا جائیگا دین عیسوی چہوڑنے کے واسطے اونپر کچہہ جبر نہ مقرر کیا جائیگا اونمین سے کسی عیسائی کا کچہہ ضرر نہ ہوگا بیت المقدس مین کوئی یہودی نہ بسیگا بیت المقدس والونپر اتنا ہی لازم ہوگا کہ وہ جزیہ دیا کرین جیسا کہ مدائن والے جزیہ دیتے ہین اور بیت المقدس والونپر واجب ہوگا کہ وہ اہل فرنگ اور چورونکو بیت المقدس سے نکالدینگے پہر جو فرنگی بیت المقدس مین سے نکلے تو اوسکی جان اور مال امن مین ہے جبتک کہ اپنے امن مین پہونچ جاوے اور جو فرنگی کہ بیت المقدس مین قیام کرے وہ بہی امن مین ہے لیکن اوسکو جزیہ دینا ہوگا جیسا کہ بیت المقدس کے عیسائی دینگے اور بیت المقدس کے جس عیسائی کی خوشی ہو کہ وہ اپنے مال سمیت اہل فرنگ کے ساتہ چلا جاوے تو اجازت ہے اونکی خانقاہون اور گرجون سے کچہہ اسلام تعرض نکریگا اونکی جان اور اونکے گرجے اور اونکی صلیبین سب امن مین ہین جبتک کہ وہ چاہین امن مین پہونچ جائین اور جو کوئی کہ بیت المقدس مین سواے اہل فرنگ اور اہل بیت المقدس کے بستا ہے وہ بہی اگر بسا رہنا چاہے تو اوسکو بہی بیت المقدس کے عیسائیون کی طرح جزیہ دینا ہوگا اور جو چاہے اپنی زمین اور گہر ․․․ پہیر ․․․ سب ملکیت اوسکی اوسکو بدستور

ملے گی اور یہ شرط ہے کہ جب تک عیسائیون کے کھیت نہ کٹ لین اور
غلہ کی مالش نہ کرلیوین اونسے جزیہ نہ لیا جاوے گا جو اس عہدنامہ مین
لکھا گیا خدا کا عہد ہے اور خدا کے رسول کا ذمہ اور خدا کا ذمہ اور خلفا
کا ذمہ اور جملہ مسلمانون کا ذمہ جبکہ اہل بیت المقدس جزیہ دیا کرین فقط

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
خالد بن ولید عمرو ابن العاص عبداللہ ابن عوف معاویہ ابن سفیان

اقول اب پادری صاحبون سے پوچھنا چاہیے کہ یہ عہدنامہ اسلام کو جابر
بتلاتا ہے یا عدالت رحیمی کے اوصاف سناتا ہے صاحبو جاے غور
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اہل اسلام مین بہت سخت تھے کفار پر اور
اونکے جہادون مین شام کا جہاد سب سے بڑا جہاد تھا اور جب بیت المقدس
کو لشکر اسلام نے محاصرہ کیا تو خلیفہ صاحب کو بنفس نفیس جانا پڑا پھر جب
آپ بیت المقدس پر قابض ہوگئے اور عیسائیون نے جزیہ دینا قبول کرلیا
تو نہ کسی فرد بشر کو مارا نہ زبردستی مسلمان کیا اور ایسے بہتر اور نرم شرطین
لکھدین جسکا خود مورخین عیسائی احسان مانتے ہین چنانچہ ٹامس نیوٹن صاحب
نے اپنی تاریخ مین اوسکا ذکر لکھا ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے کتاب
اظہار الحق مصنفہ مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب جو کہ زبان عربی مین
تالیف ہوکر مطبع مصر سے جناب نجف علی خان صاحب ڈپٹی واقع راہی بریلی کے

کتب خانہ مین موجود ہے اور ڈپٹی صاحب نے اردو مین ترجمہ اوسکا
کرایا ہے اوسکے پانچوین باب مین جوکہ سراسر حقیت قرآن اور رسالت پیغمبر
آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے مین ہے اوسکے صفحہ ۱۰۱
تک اگر کوئی ملاخطہ کرے اور ہٹ دہرمی پر نہ اڑے تو بالکل اوسے یقین
کامل ہوجاوے گا آب ایک بات اور یاد رکہنے کے قابل ہے کہ ڈپٹی
سعیدالدین صاحب مرحوم ساکن لبوان ملک اودہ جبکہ حج بیت اللہ سے واپس
آئے اور مجہہ سے لکہنو مین ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے **قولہ** کہ کل انبیا
علیہم السلام کے معجزات اونکی حیات تک باقی رہے ہین اور پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اسوقت تک موجود ہین ازانجملہ ایک یہ ہے
الی قولہ کہ مین بعد فراغ حج بیت اللہ کے متوجہ طرف زیارات مقامات
متبرکہ کے ہوا تو پہلے جبل ثور پر بمشقت شاقہ کہ تین کوس کی چڑہائی ہے
چڑہا اور غار ثور پر پہونچا تو استعجاب سے کہڑا تہا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا
اسلیے کہ چوڑائی اوسکے تخمینا ۱۲- انگشت کی ہوگی اور طول کا ڈیڑہ بالشت
کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان مسلم ایمان حاجی جوکہ مجہہ سے بہی دو چند سہ چند
لحیم وشحیم تہا آیا اور کپڑے اوتار کے زمین پر لیٹا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہہ کے اوسکے اندر اوتر گیا یہ دیکہہ کے مین بہی اوسکے اندر در آیا اور دو
رکعت نماز نفل ادا کی باقی پہر چند شخص مسلمان جوکہ آئے تہے ایک دوسری

بعد اسکے اندر در آئے فتبارک اللہ احسن الخالقین الخ اب جائے غور ہے کہ جنکے معجزات اس وقت نا ہیئت مجموعی موجود ہون اوسکی نبوت کا انکار یہ کیا خدا کی مار ہے مین پوچھتا ہون کہ وہ پتھر ہے کچہ معاذ اللہ ربڑ کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہو سکے کہ بڑہتا یا گھٹتا ہو گا نہ انسان کا بدن آہن ہے اور نہ وہ پتھر مقناطیس ہے جو کہ اپنے مین کہینچ لیتا ہو نہ ہر ایک انسان مین مادہ کراماتی ہے کہ کرامات کے زور سے اندر اوتر جاتا ہے نہ کوئی ساحر فرعونی ہے کہ رسیون کو سانپ بناتا ہو نہ بقول سید احمد خانصاحب جج بنارس تہمیران یورپ مین سے کوئی اون لوگون مین تہا جو گمان کیا جاوے فقط اب ایک بات یہ بہی سننے کے قابل ہے کہ پادری فنڈر صاحب اجو کہ سب پادریون کے پیشوا تہے اونہون نے اپنی تصنیف کتاب میزان الحق باطلہ مطلق مین کچہ روح کے تقاضون کا حال لکہا ہے اور اکثر پادری لوگ بازارون مین بڑ بڑا کرتے ہین کہ خدا کی کتاب وہ ہے جو تقاضائے روح کو مفید ہو سو پادری صاحب کے بیان مین ایک تو صریح یہ نقص ہے کہ اسکی کوئی دلیل نہین لکہی صرف پادری صاحب کا عندیہ ہے اور ایسا عندیہ ہر مذہب والا اپنی مرضی کا موافق ٹہرا سکتا ہے مثلا سید احمد خانصاحب اور اونکے حواری مخبر بات شریعت اسلام مین کیا کچہ ایجادین نکالتے ہین بیٹہ پالتے ہین وقت کو ٹالتے ہین آگے نہین دیکہتے ہین پیچہا

ہین سمجھاتے ہین جیسے کہ ہنود کہتے ہین کہ جانورکو اپنی حظ نفس اور
کھانے کیواسطے ذبح کرنا خلاف تقاضاے روح کے سمجھتے ہین اور
عقل کے نزدیک نہایت نامستحسن اور بےرحمی تصور کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ خدا کی طرف سے ہرگز اسکی اجازت نہین اور چونکہ توراۃ و
انجیل مین اور قرآن مین اسکی اجازت ہے لہذا یہ تینون کتابین روح
کے تقاضا کو رفع نہین کرسکتین پس بانین وجہ انمین سے معاذ اللہ
کوئی خدا کا کلام نہین ہے الخ آپ فرمائیے کہ بلا دلیل کامل کسی بات
کو اپنے عندیہ کے موافق تقاضاے روح کا ٹھہرالینا مذہب کے مقدمے
مین کچھ بکار آمد نہین معلوم ہوتا اسی طرح عیسائیون مین علماء پروٹسٹنٹ
اور رومن کیتھلک جن باتون کو بزعم خود تقاضای روح کا ٹھہراتے ہین
اور قرآن قوی البرہان ہین اوسکی نفی بتلاتے ہین اوس سے قرآن کو کچھ
نقصان نہین عائد ہوسکتا دوسرا نقص پادری صاحب کے بیان میزان الحق
والے مین یہ ہے کہ بعض بعض جگہ اونہون نے ایسی بات لکھی ہے کہ جس سے
کل مطلب خبط ہوتا ہے لہذا اب ہم بطور اصول کے یہان بیان کرتے ہین کہ
تقاضای روح کے رفع کرنے والی باتین دو قسم کی معلوم ہوتی ہین ایک تو
اعتقاد کامل دوسرے اعمال صالحہ اور قرآن ان دونون قسمون پر بوجہ احسن اور
اکمل مشتمل ہے پس اب مین دعوی کرتا ہون کہ قرآن شریف تقاضای روح کے

بخوبی رفع کرسکتا ہے لہذا اسی راہ سے خدا کا کلام ٹھہرا لیس اب مین اسکی
تصدیق اپنے دعوے کی قرآن شریف کی ایک فہرست سے لکہے دیتا ہون
منصفین خود غور کرلین گے کہ آیا روح کے تقاضے کو ایسی ہی باتیں
رفع کرتی ہین یا کوئی اور جاننا چاہیے کہ قرآن اول سے آخر تک ان
۲۷ باتون سے بہرا پڑا ہے اوسمین لمبی چوڑی کوئی آیت نہین ہے
کہ جسمین ان ۲۷ باتاین سے کوئی بات موجود نہو پہلی بات قرآن مین خدا
کی صفات کاملہ کا بیان ہے اور اوسکا واحد اور قدیم اور آزلی اور
ابدی اور قادر اور عالم اور سمیع اور بصیر اور متکلم اور حکیم اور خبیر اور
آسمان و زمین کا خالق ہونا اور رحیم اور رحمٰن اور صبور اور عادل اور
قدوس اور محی یعنی جلانیوالا اور ممیت یعنی مارنیوالا وغیرہ ذلک دوسرے قرآن مین
پاک اور منزہ ہونا ذات باری کا بیان ہے مثلاً حادث ہونیسے عاجز ہونیسے
جاہل ہونیسے ظالم ہونیسے وغیرہ ذلک تیسری قرآن مین توحید خالص کی دعوت
ہے شرک سے مطلق منع کرتا ہے اور تثلیث سے بہی جو یقیناً شرک
کی ایک شاخ ہے چوتہے قرآن مین پیغمبرون کا تذکرہ ہے اور اونکو
ساتہ نیکی کے یاد کیا ہے نہ معاذ اللہ تہمت زنا سے پانچویں پیغمبرونکو
پرستش بتون اور کفر وغیرہ سے پاک دامن بنایا ہے چھٹے قرآن
مین پیغمبرون پر ایمان لانیوالون کی مدح ہے ساتوین قرآن مین پیغمبرونا

منکرون کی مذمت ہے آٹھوین قرآن مین عموماً سب پیغمبرون پر ایمان لانیوالے اور خصوصاً حضرت مسیح پر ایمان لانیکی تاکید ہے نوین قرآن مین وعدہ ہے کہ ایمان لانے والے منکرون پر غلبہ پائینگے دسوین قرآن مین قیامت کی حقیقت اور قیامت کی جزاے اعمال کا بیان ہے گیارہوین قرآن مین بہشت اور دوزخ کا مذکور ہے بارہوین قرآن مین دنیا کی مذمت اور اوسکی ناپایداری کا ذکر ہے تیرہوین قرآن مین عقبی کی مدح اور اوسکے پایداری کا مذکور ہے چودہوین قرآن مین چیزون کی حرام حلال ہونے کا بیان ہے پندرہوین قرآن مین تدبیر احکام منزل کا بیان ہے سولہوین قرآن مین سیاست مدنی کی احکام کا بیان ہے سترہوین قرآن اللہ کے اور اللہ والون کے محبت پر ابہارتا ہے اٹھارہوین قرآن مین ایسی چیزون کا بیان ہے جو خدا تک پہونچانیکا ذریعہ ہے اونیسوین قرآن عبادت بدنی اور مالی مین نیت خالص خدا کے واسطے رکھنی کی ہدایت کرتا ہے بیسوین قرآن فاجر اور فاسق لوگونکے صحبت اور ہمنشینی سے منع کرتا ہے اکیسوین ریا وسمع یعنے دکھلانے اور سنانے کے واسطے کوئی عبادت اور کام کرنے سے قرآن منع کرتا ہے بائیسوین تہذیب اخلاق کی قرآن مجملاً و مفصلاً تاکید کرتا ہے تئیسوین قرآن اخلاق ذمیمہ پر بالاجمال تہدید کرتا ہے چوبیسوین اخلاق حسنہ مثلاً حلم و تواضع و کرم و سخاوت و شجاعت و عفت وغیرہ

کی قرآن منع کرتا ہے چھبیسوین اخلاق قبیحہ مثلاً غصہ غضب وکبر وبخل نام
وظلم وغیرہ کی قرآن مذمت کرتا ہے چھبیسوین قرآن تقوای دلی اور پرہیز
کے واسطے وعظ اور نصیحت سناتا ہے ستائیسوین قرآن یاد خدا اور عبادت
خدا کی رغبت دلاتا ہے فقط اور کچھ شک نہین کہ یہی باتین عقلاً اور نقلاً بہتر او
محمود ہوتی ہان یہ البتہ سچ ہے کہ وہ عجیب مضمون بیبل والے قرآن مین نہین
ہین کہ معاذ اللہ فلانے پیغمبر نے اپنے بیٹیون کے ساتھ زنا کیا یا فلانے
پیغمبر نے اور باکی جورو کے ساتھ زنا کیا یا جیسے ہوشیع پیغمبر کو خدا نے
حکم کیا قوله کہ جا اور ایک عورت زناکے لڑکے اپنے لیئے لے اور او سنے
جاکر ایک عورت مسماۃ جمر کو لیا اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی پہر دیکہو ایسا
کلوپیدیا جلد ۲۶ صفحہ ۵ مین لکہا ہے قوله کہ اسلام کا وہ حصہ بہی جس سے اوسکے
بانی کے ذہانت کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ مین ممنوع
ہے یعنے قرآن کی نصائح کسی دو ایک سورتون مین مجتمع نہین ہین بلکہ
اسلام کی عالی شان عمارت مین سلسلۃ الذہب کے مانند مخلوط ہے اور کم
ہے جہوٹہ اور غرور اور کینہ کشی تہمت سخریہ عداوت فضول خرچی طمع حرص
خیانت اور نفاق وغیرہ کی سخت ملامت کی گئی ہے الخ اب بعضی یا در یہ
یہ اعتراض بہی کربیٹہتے ہین قوله کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنی متبنی بیٹی کی جورو سے نکاح کرلیا اقول مین کہتا ہون کہ ان نا واقف

جواب اول اعتراض کے عیسائیون کے تعدد نکاح پر

اندیشون سے کوئی یہ پوچھے کہ تم لوگ کچھ سوچنے سمجھنے بھی ہو یا فقط اعتراض
ہی کرنا جانتے ہو الغیاث جب یہ اعتراض تو جیسا تم لوگونپر منقلب ہوتا ہے
ویسا کسی مذہب پر نہین عائد ہوتا دیکھو انجیل مین اکثر جا مسیح فرماتے ہین
کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس جاتا ہون اور یہ بھی ظاہر ہے
کہ بیبل کے محاورہ مین خدا کو مجازاً باپ بولا ہے تو اب اس صورت
مین تمام بنی آدم خدا کے بیٹے ہوئے تو بی بی مریم علیہا السلام بھی خدا
کی منہ بولی بیٹی ہوئین تو اب خیال فرمائیے کہ از روی انجیل کے یہ بھی
ثابت ہے کہ بی بی مریم علیہا السلام پہلے یوسف نجار کے نکاح مین تھین
اور پھر یہ بھی اوسی انجیل سے عیان ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئین
جو کہ منجملہ اقنوم ثلاثہ ذات باری سے بحسب اصول عیسائیون کے ہے
تو اب معاذ اللہ خدا سے حسب عقیدہ عیسائیان متبنی بیٹی باوصف اسکے
کہ پسر متبنی یوسف نجار نے طلاق بھی نہ دیا تھا حاملہ ہوئین تو پھر پیغمبر آخر الزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حضرت زید پسر متبنی نے بی بی زینب کو طلاق دیدیا
تھا کچھ کسی نے اونپر جبر تو نکیا تھا نکاح کر لیا کیا بیجا کیا پھر سبحان اللہ یہ عاقبت اندیش ناحق کی
شیخی مارتے ہین بقول اہل ہند اپنا ٹینٹ نہین دیکھتے ہین پرائی پھلی نہارتے ہین کسی نے
سچ کہا ہے رباعی عیسی کو مرتبت پر نصاری کو فخر ہے بیجا ہے مسیح
زینب وہ آسمان ہوئے پر ماہ ہاشمی سے ترقی کرینگے کیا رونق فضا

عرش معلی کہان ہوے اب مین اصل حال سناتا ہون وہ یہ ہے
اقول بی بی زینب زوجہ زید متبنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی
کی بیٹی تہین اور صورت یہ ہوئی کہ جب وہ سن تمیز کو پہونچین تو ضرورت شادی کی آ
کی پڑی اور اوسوقت تک مسلمانون کی قلت تھی اور بسبب برخاش ظاہر ہونے
دین اسلام کی اہل برادری مین ازحد نفاق تہا اسوجہ سے نکاح بی بی صاحبہ
کا حضرت زید جو کہ لے پالک اور متبنی تہے اونکے ساتہہ پڑہا دیا گیا پس جبکہ
اسلام پھیلا اور آبروئی ہاشم کی بڑہی تو بیبیان آنحضرت کی بسبب اسکے
کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین نسبت بی بی زینب کے کلمات نامناسب
کہنے لگین کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو اور بی بی صاحبہ نے یہ شکایات
حضور اقدس سے بیان کی تو حضور کو گونہ ملال ہوا مگر چونکہ بحکم خدا یہ امر کرچکے
تہے کچہ نہ فرماتے تہے اور بی بی صاحبہ موصوفہ بہی ہر وقت حضرت زید
سے ہنگامہ و برخاش کرتی تہین لہذا انہون نے مجبور ہوکر انکو طلاق
دیدیا پس اللہ جلشانہ نے بگواہی فرشتگان مقربین جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح بندہوا دیا کہ کدورت خاطر طرفین رفع ہوجائے
پس اسکی طرف قرآن مجید مین اشارہ ہے کہ جو کچہ تو پوشیدہ رکہتا تہا چاہئے
تجہکو ظاہر کردیا جسپر بیدینون نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت بی بی زینب
پر عاشق ہوگئے اور معاذ اللہ حضرت نے زید سے طلاق دلواکر آپ نکاح کرلیا

اقول صاحبو مقام انصاف ہے کہ اتنی بہی ناگواری خاطر اپنے حبیب کے اللہ تعالے کو گوارا نہ ہوئے اوس مقلب القلوب نے زید کے دل کو بہن کے طلاق دلوا دیا اور جناب اقدس سے نکاح پڑہوا دیا کہ ظاہر ہے بہلا کوئی ان عقل کے پیادون سے یوپچہے کہ جبکہ بی بی صاحبہ حضرت کی پہوپہی کی بیٹی تہین اور پہر تربیت حضور مین ہجرت کر آئی تہین تو پہلے ہی آپنے اوسنے نکاح کیون نہ کر لیا جس چیز پر کہ آدمی عاشق ہوتا ہے پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرون کو دیدیتا ہے الصاحب اگر تعشق حضور کو اون سے تہا تو کون مانع تہا کہ آپ اوسنے اول ہی نکاح نہ کر لیتے کسی نے سچ کہا ہے بیت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر + بلکہ اللہ تعالے کے کام اور حکمتین پوشیدہ ہوتے ہین دیکہو اس نکاح کے کر دینے مین یہ حکمت تہی کہ ہنگام جہالت مین اون جہلا نے یہہ دستور مقرر کر رکہا تہا کہ پسر متبنے کو منصب موافق پسر صلبی کے حاصل تہا لہذا مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اسبات کے کہ یہ بات ظاہر ہوجاوے کہ پسر متبنے پسر صلبی کی لیاقت نہین رکہتا ہے اسیواسطے پہلے اس امر کو اپنے پیغمبر کے ساتہہ ظاہر کرا دیا کہ آگے کو شریعت اسلامیہ مین کوئی ہرج واقع نہو ورنہ مسلمان بہی مثل یہود و نصارا کے شتر بے مہار ہوجاتے دیکہو کتاب اخبار باب ۲۱ - آیہ ۷ **قولہ** اوس نڈہی کو

جو فاحشہ یا لی حرمت ہے جورو نہ کرین اور نہ اوس رنڈی کو جسے اوسکے
خصم نے طلاق دیدیا ہو الخ اور آیہ ۲ باب پہلی کتاب ہوسیع کا یہ ہے
قولہ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے
اپنے لیے لے کیونکہ یہ زمین خداوند سے پھر کے بڑی زناکرتی ہے
الخ پھر آیہ اول باب ۳ - اوسی کتاب کا یہ ہے **قولہ** خداوند نے مجھے
فرمایا کہ پھر جا اور ایک عورت سے جو زوج کی پیاری زوجہ ہے زناکرتی
ہے محبت کر الخ دیکھو یہان خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ
عورت کو معہ حرامی بچون کے اپنے لیے سلے اور کسی دوسرے کے
پیاری اور چھنال جورو سے دل لگا اب غور کی جا ہے کہ پادری گولیا
اس شریعت بیل کو کچھ بھی منافی قدوسیت خدا نہین سمجھتے اور اسلام
کی صحیح اور درست روایتون کو منافی قدوسیت گردانتے ہین پھر اور دیکھیے
باب ۲۰ - آیہ ۱۴ کتاب خروج مین ہے **قولہ** تو خون مت کر تو زنا مت کر
الخ یہان زنا حرام فرماتے ہین اور باب ۱۴ کتاب زکریا مین فرماتے
ہین **قولہ** اور مین ساری قومون کو یروشلم پر لڑائی کے لیے بٹورونگا
اور شہر چھینا جائیگا اور گھر لوٹے جائینگے الخ اور جملہ اخیر ترجمہ
فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ع یون ہے **قولہ** و بازنان بزور خواہند خسپید الخ
یہان خود ایسے لوگون کو جو بنی اسرائیل کی جورؤون کے ساتھ

زبردستی زنا کرین جبر دینے ہین غرضکہ اسی طرح تمام بیبل خرخرفات سے بھری پڑی ہے اوسپر یہ لوگ غور نہین کرتے فقط اپنی بات پر مصر ہین کہ ہم انجیل کے منادی کرنے کو امریکہ یا لنڈن سے آئے ہین کوئی پوچھے کہ یہ منادی کیسی ری صاحب یہ تو بڑی فضیحتی ہو رہی ہے اگر آپ لوگ گھر ہے بیٹھے رہتے تو بہتر تھا آس آپ کی منادی نے تو خانہ بربادی کر دی اسی سبحان اللہ کیا مبارک منادی ہے اگلون نے سچ کہا ہی بلیت دشمن انا کو بھائی جانیے + یا ر نادان کا نہ کہنا مانئے میرے سامنے ایک شخص نے ہمارے اوستاد سے پوچھا کہ قبلہ کیا وجہ ہے کہ حضرات عیسائیہ نے ختنہ کو ترک کیا ہے باوصف اسکے کہ بیبل رائج الوقت میں ختنہ کی تاکید ہے اور اہل اسلام مین بھی اس امر کی پابندی ہے کہ ختنہ بلاشک سنت موکدۂ انبیاء بنی اسرائیل ہے اسکا نسخ کسی وقت مین نہین ہوا حتی کہ حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا بلکہ انکے یعنی عیسائیون کے مقتدا پولوس بھی مختون تھے مگر اب پادری لوگ موافق رسم ہنود کے ختنہ سے منکر ہین اسکی کیا وجہ ہے انھون نے ہر چند کہ وہ بھی ہندو ہین مگر انصاف پسند ہین اور خاندان عالی سے ہین فرمایا **قولہ** کہ فقط حفاظت عقیدۂ تثلیث کیواسطے عیسائیون نے اسکا ترک اختیار کیا ہے کہ وہان ختنہ ہونے سے پورے تین رہے جاتے ہین

اسپر سائل صاحب بہت معقول ہوئے اور فرمایا کہ مین کسی پادری یا میان
عماد الدین صاحب پانی پتی لاانتہی سے اسکا استفسار کرونگا اب ایک
بات اور قابل سننے کے سنے عرض کرتا ہون کہ آج تک جتنی کتابین میان
عماد الدین صاحب نے تصنیف کی ہین اور میرے پاس معرفت نہین پادری
صاحبون کے آئے ہین سبکا جواب باصواب تحریر ہوکے رجسٹری
کراکے اونکی خدمت سراپا ذمت مین جا چکا جسکی ایک کتاب ضخیم ہوگئی
ہے جو کہ بنام تردید الابطال بجواب عیسائیان حال و استقبال ہو چکی
ہے انشاء اللہ تعالے عنقریب طبع ہوکر تقسیم ہونیوالی ہے چنانچہ
کتاب مسمی بہ ہدایت المسلمین جو کہ بجواب کتاب اعجاز عیسوی مصنفہ
مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ میان عماد الدین نے لکھکے طبع کرایا ہے
اوسکے جواب مین بندے نے نامہ تنبیہ الملحدین لکھکر روانہ کیا ہے
اوسکی نقل بھی بعینہ درج کتاب ہذا باقی اور چند نامہ بجواب مرتدین و مشرکین
وقت کے آخر کتاب مین ضرورتاً درج کردیے ہین کہ واعظین محمدی کو عند العجز
کام آوین ہان ایک کتاب اور دریں ولا الاسمی بنام خطوط بنام جوانان ہندوستان
مصنفہ پادری مری مچل صاحب ال ال ڈی پادری و صاحب میرے پاس
بطلب جواب آئے اوسکے دیکھنے سے نہایت استعجاب ہوا اور صاف
ثابت ہوگیا کہ پادری صاحبون کو عقل کا ہیضہ ہوگیا ہے نقد ایمان

لیسنہ باطنی سے کہو گیا ہے ابلیس پر تلبیس نے انکے سر اسے شیطے رو گیا ہی
مادہ علمی و عقلی بالکل انکے دماغ سے دہو گیا ہے بہت کچھ انہون نے
اس کتاب مین خامہ فرسائی کی ہے از انجملہ ایک آدہ بات کا جواب اس
کتاب و عظ مین بہی درج کرنا مناسب معلوم ہوا وہو ہذا **قولہ** پادری صاحب
فرماتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معراج ایک اور بہت
مشہور واقعہ ہے قرآن مین اسکا یون بیان ہے الی **قولہ** سبحان الذی
اسری بعبدہ ترجمہ یعنی پاک ہے وہ اللہ جو لیگیا اپنے بندے کو رات
ہی رات مین ادب الی مسجد سے پرلی مسجد تک الخ مفسرین بیان کرتے
ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سات آسمانون سے گذر کے
عین حضور مین خدا کے پہونچائے گئے اور اوسی رات کو پہر مکہ مین
تشریف لائے مگر اس کل بیان کے لفظ قرآن مین پائی نہین جاتی
اور محمد صاحب کے پیرودن کو وہی خیالات سے منسوب کرنا چاہیے جس طرح جیسے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود بیان کیا ہی معراج مین کوئی
بات یا معجزہ پایا نہین جاتا ہم اکثر کہتے ہین کہ ہمنے نیند مین یہ کہیا یا دہ
دیکہا اپنے خوابون مین فلانے جگہہ پہونچائے گئے قواعد ترجمہ کی رو سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باتین ایسی ہی معنی رکہتی ہین یہ اکثر
علما کی رائے ہے کہ حضرت حفصہ محمد صاحب کی بی بی نے صاف صاف

کہا کہ شب معراج مین اپنے بستر سے آنحضرت کسی وقت باہر نہین
گئے ایسے مضمون پر حفصہ کی گواہی لائق اعتبار ہے ممکن ہے کہ اب
ایک طرح کے اندیشہ دل مین پڑے ہون اور یون ہی جانتے تھے کہ
معراج رویا کے طور یا حقیقی ہوئی یا شاید بارادۂ غیر فریبی انہون نے
بیان کیا ہو کہ یہ معراج حقیقی ہوئی اور ایسے امرون مین اس طرح کی
غلطیان اکثر واقع ہوتی ہین پھر مخفی نرہے کہ معراج کی حقیقت پر سوای
بیان حضرت کے اور کوئی گواہ پایا نہین جاتا ایسے مضمون کے باب
مین ہم ایک ہی گواہ پر کیونکر اعتبار کر سکتے ہین خاص کر کے جب وہ
گواہی دیتا ہے الخ جواب مین کہتا ہون اپنے مخاطب صاحب سے
کہ نشہ کی ترنگ مین آپ لوگون کو کچھ بکنا نچاہیے چہ جا کہ اعتراض لکھنا
بھلا پہلے تو آپ ہی فرمایا ہے کہ حضرت حفصہ کی گواہی کہ تمام رات
حضرت بستر سے جدا نہین ہوئے یہ لائق اعتبار ٹھہرے اور پھر
اسکے بعد آپ ہی فرماتے ہو کہ فقط جناب رسالت کی گواہی بابت معراج
کے کہ ایک ہی گواہ ٹھہرتے ہین قابل اعتبار نہین فرمائیے کہ یہ کیا
انصاف ہے کہ ایک مقام پر تو ایک عورت کی گواہی حسب تفہیم آپکے
قابل اعتبار ہو اور دوسرے مقام پر اوسی مقدمہ مین مرد پیغمبر کی گواہی
لائق اعتبار کے نہو کسی نے سچ کہا ہے **بیت** بو ہنر مسند نشین اہل ہنر

دردر خراب عقل انسان سے خدا کا کارخانہ دور رہے + دوسرے یہ کہ حضرت بی بی حفصہ کا بیان صحیح ہے اس لیے کہ تفسیرون مین لکہا ہے کہ جسوقت حضور اقدس معراج سے تشریف لائے تو بستر گرم تہا اور زنجیر حجرہ کی جنبش مین تہی لہذا اس سرعت سیر مین اگر حضرت حفصہ کو نہ اطلاع ہوئی تو کیا بعید ہے مشہور ہے کہ کسی ہندی نے اعتراض کیا تہا **قولہ** رب سنکے ورہے نہ دوارہے نبی سکے کہہ تہا اون جواب پایا جیسے چھچ اوچ سے نکس جات ہے پار چنانچہ ابہی چند عرصہ نہوا ہوگا کہ ایک ملحد نے مجہسے مقام بنارس مین کہ وہان بازار الحاد کا بہت گرم ہے سوال کیا کہ آپ وکیل ہین ہادی سبل ہین مجہکو کسی دلیل عقلی سے معقول کیجئے تو مین معقول ہوتا ہون مین نے کہا کہ جین مناسب کہنے لگا **قولہ** کہ آپکے عقائد مین یہ بات داخل ہے کہ آسمان اول دنیا سے پانچ سو برس کی راہ ہے اور اسیقدر دبیز بہی ہے غرضکہ اسی طرح ساتون طبقہ آسمان کا باہم مفاصلہ واقع ہے اور معراج کے باب مین اہل اسلام مین یہ بات ثابت ہے کہ اس مفاصلہ متذکرہ کو جناب رسالت نے جب طے کیا اور واپس آئے تو بستر گرم تہا اور زنجیر حجرہ کی جنبش مین تہی یہ بات کسی طرح ہمارے قیاس مین نہین آتی مین نے کہا کہ قیاس مین نہ آنا تو دوسری بات ہے اللہ جل شانہ کی کل حکمتین اور کاریگریان تم کیا ہو بڑے بڑے

حکیم یونانی و فیثاغورس گذر گئے اونکے قیاس مین کب این و رابع کل مرحلہ
فیثاغورس کا بھی نہ پڑے ہونگے ابھی تو مدرسہ علیگڈہ کی نیو بھی نہین
پڑی لو اب اس صورت مین ابھی کوئی آپسے استفسار کرے کہ آپ
بڑے ذیعلم و عقیل ہین عقل سلیم کے بیش خود نہیں ہین سرغنہ لشکر
اصحاب مخیل ہین تو یہ فرمایئے کہ آپ کے اور ہمارے فقط چہرہ مین جس
راہین اللہ تعالے نے بنائی ہین اور دسونکا حادسہ جداگانہ ہے مثلا
منہ مین آدمی کے زبان ایک مضغہ ہے مگر جب اوسپر کوئی چیز رکھو معا
روح جان جاتی ہو کہ شیرین ہے یا تلخ اور ہاتہ مین لیے رہو یا تمام اندام
مین ملو کچہ اطلاع ذائقہ نہ ہوگا اب بتلائیے کہ اسمین آپ کی رای یا قیاس
کیا شرح کرسکتا ہے یا ناک کا سوراخ اور کان کا ایک ہی موضع بلکہ بہت
قریب قریب واقع ہین والا ناک کے سوراخ سے جو کام نکلتا ہے
وہ کان کے سوراخ سے نہین نکلتا اسکا کیا سبب ہے و علی ہذا
یہی حال سب منفذ کا ہے تو جب اوس حکیم مطلق نے ایسی ایسی کاریگریان
ہر ایک ادمی بروح مین ایجاد کیے ہین تو پھر اوسکی کل حکمتین و رکاریگریان
کب قیاس مین آسکتی ہین لہذا قیاس کو توطاق پر چھوڑیے اور توہمات
شیطانی جھوٹے کہانے سے منہ موڑیے اور شب معراج کی
حقیقت ہمسے گوش ہوش سے سنیے دیکھو حکما فلاسفہ کا اسپر

اتفاق ہے کہ جتنا کام دنیا مین ہوتا ہے سب آسمان اور سبع سیارہ
سے متعلق ہے چنانچہ وہ کہتے ہین کہ اگر مہتاب نہ برآمد ہووے تو کسی
پہل مین شیرینی نہ آوے اور اگر آفتاب برآمد ہو تو کوئی پہل اشجار مین کبہو پختگی نہ قبول کرے
سب خام رہین باقی سیارگان کے بہی ایسے ہی کچہہ تاثیر رکہتے ہین تو اب
اسصورت مین جبکہ شب معراج آئی تو حکم حاکم مطلق صادر ہوا کہ آج ایک
مہمان عزیز ہمارے یہان آتا ہے میکائیل بجائے ارزاق رکہہ دے اور
اسرافیل صور پہونکنے سے باز رہے عزرائیل سے کہو کہ قبض ارواح
سے باز رہے آسمان دوری سے معطل ہو جبرئیل امین بہشت مین جاوین
اور ایک براق بہی ساتھ ہمراہ لاوین اور جانب مکہ کے جاوین اور وہان سے
ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہمارے پاس
لاوین اور دستور ہے کہ جب شاہنشاہ کے حضور مین کوئی اوسکا ماتحت
بادشاہ حاضر ہوتا ہے تو کل عملگان اور ملازم اوس آنیوالے کے
آمد آمد اور سامان جلوس مین سب کاروبار چہوڑ کے متوجہ ہو جاتے
ہین کہ دیکہیے فیمابین ان پادشاہان جلیل القدر کے کیا مشورہ ہے
پس یہی شکل اوسوقت بہی تہی کہ کل کاروبار کائنات کو سکوت تہا دائرہ فلکی
قیام پذیر ہو گیا تہا تو پہر فرمائیے کہ ایسے وقت مین تبادل پانا تاثیرات فلکی
کا کہان ممکن تہا کہ کوئی بیدار ہوتا یا زنجیر کے جنبش موقوف ہوتے

اور بتر کی گڑی غرض ہو جاتی مثلاً آپ کی جیب مین گھڑی ہے تجھی
نہ ت بچیے مین اوسکے پرزے ساکت کیے دیتا ہون یقین ہے کہ
دس ہزار برس تک جس منٹ پر کر اسوقت سوئی موجود ہے اوس سے
آگے نہ بڑھیگی نہ گھٹیگی یہ کہکے مین نے کہا کہ یہ تو دلیل عقلی بدیہی
اپنے ثبوت دعوے کی پیش کی اب آپ کسی دلیل عقلی یا نقلی سے
انکار دبیش کیجیے یا فقط توہمات شیطانی پر کاربندی ہے غرضکہ
خاموش ہوے روپوش ہوے آجتک آتے ہین اب پھر ہم ابنے
مخاطب اول سے رجوع لاتے ہین تیسری دلیل سناتے ہین اقول
تیسرے یہ کہ موجب آپکے تشخیص کے ثبوت معراج مین دو گواہ قرار پاتے
ہین ایک جانیوالا مخبر صادق اور دوسرا بلانیوالا احاکم حاذق جل شانہ جسنے
بیان کیا اسریٰ بعبدہ اور اگر بتوسط جبرئیل علیہ السلام بھی زمرۂ گواہان
مین محسوب سمجھے جاوین تو پھر تین گواہ عادل ٹھہرتے تو ہماری تو ڈگری
ہوئی اور آپکو دمس ہوگئی بس بروقت اجرای ڈگری بسبب بضاعتی بھیم
جیلخانہ ہوا لقولہ تعالے شانہ ہذہ جہنم التے کنتم توعدون اصحاب انجیل
کو تو دیکھیے کہ حضرت مسیح کے بعد صلیب کے پھر زندہ ہونے مین لوقا ای
یحیا اور مرقس نے کچھ کا کچھ بیان کیا ہے تو پھر وہ بقول آپکے کب قابل
اعتبار ٹھہرا اور اصحاب آپنے خوب خطوط کی بنیاد ڈالی کہ دین عیسوی کی

بنا ہی بگاڑ ہی کیا خوب خیالات آبا و سے جمتے ہین بقول شخصے کیا خوب
پہیلی آپ بوجھتے ہین بھلا اب بھی تو کہو عالم رویا مین مثل سید محمد لطیف صاحب
ڈپٹی کلکٹر امرتسر اور شاگرد رشید سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس حاجی اللندنی
آسمان پر جا کے حضرت مسیح علیہ السلام سے ملاقات کر آئیے شبہہ
اقدس کا پتا بتائیے جیسے ہمارے حضور اقدس نے بعد مراجعت معراج
کے مسجد اقصے کا بالکل نقشہ بنایا ہے تب تو اہل مکہ نے صدقت یا رسول اللہ
فرمایا ہے الغرض اب مین ناظرین کتاب ہذا سے ایک بات یہ بھی عرض کرتا ہون
کہ یہ جو پادری صاحبان بازارون مین وعظ فرماتے ہین کہ ہم دین عیسوی کو
پھیلانے آئے ہین مین کہتا ہون کہ انسے کوئی پوچھے کہ وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے دین کی تو دو ہی چیز ہین اعتقادیات اور عملیات
سو اعتقادیات حضرات عیسائیہ کا تو یہ حال ہے کہ ایک خدا کے تین خدا
ٹھہرائے گئے اور اپنے پیغمبرون پر زنا کی تہمت اور جھوٹھ بولنا اور چوری
اور ڈکیتی کا گمان صحیح اور درست قرار دیا گیا ہے اور عیسی علیہ السلام کو
معاذ اللہ باطن کی راہ سے ملعون اور جہنمی ہونا بتایا ہے اور یہ تینون
باتین عقل سلیم و قلب مستقیم کی رو سے جسپر مدار عقل اور تکلیف شرعی کا
ہے قطعاً باطل اور یقیناً ضلالت ہین بر این تقدیر اگر عملیات کچھ ہوتے
بھی تو کس کام کے وای بر حالیکہ عملیات بھی کچھ نہون یعنے سب پر ظاہر ہے

لا ایسے عملیات جو محض درستی شیوہ عبودیت اور تزکیہ نفس کے
لیے ہوا کرتے ہین مثلاً ذکر الٰہی وغیرہ عبادت بدنیہ خداوندی اور
مخالفت نفس امارہ بعقیدات حلت و حرمت بعض مکاسب و ماکل
و مشارب و ملابس سوائمین سے کوئی امر دین عیسوی مین پادری
صاحبون نے باقی نہین رکہا بلکہ اوسکو محض نرے بیوقوفی جانتے ہین
رہی اخلاق او ر اعمال جو حسن تمدن اور انتظام معاش کے بکار آمد
ہون سو ادنکی محمدیت و رذالت و حسن و قبح جملہ ملل و نحل مین یہان
تک کہ ملاحدہ و زنادقہ کے نزدیک بہی مسلم الثبوت ہین پس وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے کہ جسکے پہیلانے کے لیے یہ دہوم دہام ہو رہی
ہین کہ ہزارون پادری اسکی روٹی کہاتے ہین اور اکثر اہل ہند سے
بہی جو کہ زر دوست اور دنیا پسند ہین پادری ہوتے جاتے ہین لاکہون روپیہ کا صرف ہے
اور ہو رہا ہے ہر ایک قریہ اور شہر مین ہم دیکہتے ہین کہ ایک نہ ایک
معہ ایک ولایتی پادری کے کہڑا رو رہا ہے ہان اگر یہ کہیے کہ بیدین
ہونے کا نام دین عیسوی ہے تو اسکو اہل دانش جہل مرکب کہتے
ہین الخراب ایک بات اور واعظین دین اسلام کو یاد رکہنے کی ہے یعنی
اکثر ملحدین حال کا یہ قول بہی ہے کہ معاذ اللہ یہ کیونکر ثابت ہوا کہ
اس عالم کا کوئی صانع بہی ہے مین کہتا ہون کہ اول تو اسکا جواب

یہ ہے کہ تمہارا باپ کون ہے لہذا گواہوں سے باپ کا اثبات
آدمی کر سکتا ہے اور اگر والدین یا دوسرے اشخاص واقف کار صحت
نسبت اوسکے مولود کے نہ تسلیم کیجاوے تو بڑی خرابی ہے
تو اب اس صورت مین ہم ایک جمہور کی گواہی پیش کر سکتے ہین دیکھو کل
مذاہب کا اسپر اتفاق ہے کہ خدا برحق ہے کیا معنے کہ جب تک کوئی
فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے فعل ظہور مین نہین آسکتا مثلاً قلم دوات
کاغذ ہم سب موجود کردین مگر جب تک کہ کوئی کاتب نہو ایک حرف کاغذ
پر برآمد نہوگا یہ بات بدیہی ہے چنانچہ بنارس مین اسکا بڑا چرچا ہے
ایک ملحد صاحب بمیر ونیچر نے سنیچر سے مجھسے ملاقات ہوئی فرمانے لگے
کہ ہم لوگونکا فلاسفہ کے اعتقاد پر عمل ہے مین نے کہا کہ فلسفہ کے
تو یہ قول ہین کہ پہلی عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل
ثالث اسیطرح سے انہون نے عقول عشرہ تک تقسیم منہی کیا ہے اسی سے
کل کائنات کا پتہ دیا ہے لہذا ہم یہ کہتے ہین کہ جسکو انہون نے عقل
اول قرار دیا ہے اوسیکو ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے جیسے
اٹا پر چون بیان اسپر فرمانے لگے کہ نہین اونکی رائے ہے کہ اس ہیئت
موجودہ زمین و آسمان مین ایک مادہ شخصی ہے کہ اوس سے ہر شئے کا
نمو و عدم ہوتا رہتا ہے مین نے کہا کہ صاحب مادہ شخصی از خود کسی شئے

نہیں بن آسکتا آخرا وس مادہ کا کوئی بانی ٹہرے گا اور یہ تو ہمارا بہی
اقرار ہے کہ اللہ جل شانہ ایک حکیم مطلق ہے اوس نے اپنی حکمت
بالغہ سے اس کائنات کو بنا دیا ہے جب تک کہ اوسکو منظور ہے یہ دور
یون ہی چلا ئیگا کہنے لگے کہ یہ نہیں ہم یہ کہتے ہین کہ یہ جو ہر ملت و
مذہب مین تفریق ہر کہ یہ چیز حرام ہے اور یہ حلال ہے اس سے
خدا کو کیا کام ہمارے شے جو کہ پیدا ہے جسے جی چاہے کہائے اور جو
چاہے نہ کہائے مین نے کہا کہ اگر یہی عقیدہ آپکا مار کہا یا ہے تو بہی
ضرور پوچہیگا کہ آپ جو بہی تہو سبکے ساتہ اب ایک ہی طرح سے پیش
آتی ہونگی اسپر تو خاموش ہوئے اور ٹہنڈی ٹہنڈی تشریف لیگئے پہر دیکہو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
سے کچہ اوسوقت کے ملحدون نے جمع ہو کر سوال کیا تہا کہ ذات باریتعالے
کے ثبوت کی کیا دلیل ہے آپنے فرمایا کہ کل صبح کو مین اسکا جواب
دونگا اور صبح کو آپ اونکے پاس نہ گئے قریب شام اونکی محفل مین آپ
تشریف لائے انہون نے پہلے تو یہ اعتراض کیا کہ آپ امام وقت ہین
آپنے خلاف وعدہ کے کیون کیا صبح کا وعدہ تہا آپ اسوقت کہ قریب
شام ہے تشریف لائے پہلے اسکا جواب دیجیے آپنے فرمایا کہ مین
ایک ضرورت کے واسطے صبح دریا پر گیا تہا اور نیت یہ تہی کہ جلد کر کے
تمہارے پاس پہونچ جاؤنگا وہان ایک عجیب تماشا پیش آیا کہ اوسمین

مین محو ہو گیا لہذا اختلاف وعدد کے یہ وجہہ ہوئی انہون نے فرمایا کہ وہ تماشا کیا تھا کہ جسمین آپ محو ہو گئے ہمسے تو فرمایئے آپنے فرمایا کہ مین نے ایک عرصہ تک دیکھا کہ ایک کشتی پانی پر از خود بلا ملاح اور کھینچنے والے کے دریا مین موجود ہے اور مسافرون کو کنارہ پر آ کر اس پار سے اوسپار اور اوسپار سے اسپار لیجاتی ہے اون ملحدون نے ٹرا قہقہا مارا اور کہا کہ یا امام یہ بات کب قیاس مین آتی ہے کہ بغیر از ملاح کے کشتی اسپار سے اوسپار جاوے اور آوے آپنے فرمایا کہ یہی تو مین بھی حیران ہون کہ تم لوگون کے قیاس مین یہ بات کیونکر جم گئی ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ دنیا کا کہ جسمین اٹھارہ ہزار خلقت مختلف الماہیت ایک جنس سے دوسری جنس کو تعلق نہین یہ بغیر کسی صانع یا پرورش کرنیوالے ازلی و ابدی کیونکر اجتک دائم و قائم ہے غرضکہ سب خاموش ہو گئے لہذا ہماری کل کتاب مین جسقدر کہ درانیولا بصفات و تقریرات ملحدانہ عیسایان ماضی و حال و استقبال کے اعتراضات تہے سبکے جوابات ہو گئے ہین انشاء اللہ تعالے اگر حیات مستعار باقی ہے تو طبع ہو کر مشتہر کیے جاوینگے اسقدر وعظین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سر دست لکہی گئی کہ اذا اسے موقع سنا یا کرین فتبارک اللہ احسن الخالقین آمین یا رب العالمین

نتیجہ کتاب ہذا مین یہ باتین اور بہی بڑہائی گیئن اواہ ہو لوسے عماد الدین صاحب پانی پتی لاامتی جوکہ عیسائی ہوے ہین اونہون نے چند کتابین بعبارت توہینی ہمارے جناب اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن قوی البرہان کی نسبت محض بے قاعدہ تحریر کرکے طبع کرا کے مشتہر کیا ہے اونکے جوابات جوکچہ کہ ہمنے دیکہے ہین ازانجملہ دو کتاب کا جواب اسمین بہی داخل کرنا مناسب معلوم ہوا لہذا داخل کیا وہو ہذا

نامہ اول

ہو المستعان

نامہ تنبیہ الملحدین

بجواب کتاب ہدایت المسلمین

مولوی صاحب مظہر الطاف کرم ہٹ دہرم سیان عماد الدین زاد لطفہ بعد ما وجب کے مطلب یہ ہے کہ کتاب بطالت مآب مسمی بہدایت المسلمین و در اصل مضل الضالین جو کہ بجواب اعجاز عیسوی کے آپنے تصنیف کی ہے جگت ہنسائی کی ہے نیاز مند کو بامعرفت ناصحا دستیاب ہوئی چشم پر آب

ہوئی ہمت اتر دیدہ ہم رکاب ہوئی تائید از جناب رسالت مآب ہوئی کل
تجویز آپکی خراب ہوئی **دفعہ اول خلاصہ دیباچہ قولہ** یعنے کمترین
عماد الدین سکے ناظرین کی خدمت مین عرض یہ ہو کہ بارہ سو برس سے
اہل اسلام نے کتب مقدسہ کی نسبت تحریف لفظی معاری کا دعوی کرنا شروع
کیا ہی اور سبب اسکا یہ ہوا ہے کہ تعلیم محمدی جو کہ بر خلاف ان کتب کے
ہے اور نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو کہ کسی طرح سے
ثابت نہین ہوتی مگر جو کتب مقدسہ چھوٹی ہو جاوے تو رسالت نبی آخر الزمان
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم متحقق ہو اور اگلو علما محمدی نے اس مقدمہ مین
دھم نہین مارا مگر اب متاخرین اور اس زمانے کے مولویون نے اس ملک
مین ثبوت تحریف کے لیے طرح طرح کی باتین لکھی ہین اور سبب اسکا
یہ ہوا ہے کہ جب پادری فنڈر صاحب نے ۱۸۵۴ عیسوی مین شہر
آگرہ مین ڈاکٹر وزیر خان جو اسوقت ملک عرب مین ہین اور مولوی رحمت اللہ
کیرانی والی جو اب ملک ترکی یا روم مین ہین ایک کتاب اعجاز عیسوی بڑی
کوشش سے لکھی ہے تو بھی پادری فنڈر صاحب اور اونکی کتاب میزان الحق
پر فتحیاب ہوئے اور مولویصاحب نے اس کتاب مین منکرون اور ملحدون
کی کتابون کے حوالے دیئے ہین اور بہت جھوٹی سندین پیش کی ہین
اور بددین انگریزون کی مدد لیکر یہ کتاب اعجاز عیسوی لکھی ہے خصوصاً

رومن کا تہلکہ پڑا ہوا اور بعض جا محض جہوٹہہ حوالہ دیا ہے کہ فلانی کتاب مین یہ لکہا ہے حالانکہ وہان ہرگز نہین لکہا اور جو اس قسم کی کئی برس کی اونکی محبت مین تہا اور یہ کتاب اکثر لوگون کے یہان ہے کہ چہپا چہپا پڑہتے ہین اور لوگونکو گمراہ کرتے ہین لہذا مین نے اسکا جواب لکہنا مناسب جانا ناظرین سے التماس یہ ہے کہ اس کتاب کے پڑہنے کے وقت کتاب اعجاز عیسوی کو دیکہتے جاوین تاکہ انصاف کے واسطے مفید ہو اور اسمین ۹ باب اور ۴۶ فصلین ہین خداوند مسیح کے نام سے آمین الخ

جواب مشفق من آپنے کمال کیا جہوٹہہ کا انبار لگا دیا گفتار لغو کا حق بنادیا بالقول شخصے ہاتہہ پاؤن بہول گئے جو کچہہ کہ کالج آگرہ مین پڑہا تہا وہ بہی بہول گئے آگا دیکہتے ہو نہ پیچہا دیکہتے ہو جو کچہہ ذہن ناحق پژوہ مین آتا ہے لکہہ کے بیٹہتے ہو لہذا ہم گفتگو کو طول نہین دیتے ہین انکے ۹ باب اور ۴۶ فصل کو ۱۲ دفعہ مین ختم کیے دیتے ہین - بہلا جبکہ آپ خود مقر ہین کہ ہنگام مباحثہ پادری فنڈر صاحب بمقام آگرہ مین بحث مولویصاحب اور وزیرخانصاحب مرحوم مغفور مین موجود تہے حلن مین مزید کے مستحق نہین ہوے سے تہے جو آپ نے جواب نہ دیا خوف مین آنکے دم دبا گئے تب پیچہے یاد کیا دین عیسوی کو برباد کیا آپنے سُنا نہین اہل فارس کا قول ہے مشتیکہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد دوسرے

یہہ کہ عرصہ ایکسال سے زیادہ کا گذرتا ہے کہ ہمنے آپکی کتاب تحقیق الایمان
ضعیف البنیان اور مباحثہ اتفاقی کا جواب معہ ثبوت رسالت پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس شدومد سے آپکو لکھا اور آپنے تا حال جواب
نہ دیا بھلا فرمایئے موجود کے ہوتے مفقود سے اعتراض کرنا کتنی
بڑی نادانی ہے سراسر ذلت اوٹھانی ہے ہم کہ اتمام میں بحث رسالت
پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ڈنکا بجا رہے ہیں ہمکو جواب
نہیں دیتے ہو مولوی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب
مرحوم بقول تمہارے ملک عرب یا ترکستان میں ہیں اونکی کتاب شہادت
انتساب پر اعتراض بیہودہ لاتے ہو منہ کی کھاتے ہو معقولیت دنیا و عقبی
سے نہیں شرماتے ہو اتنا بھی نہیں جانتے ہو کہ العلم حجاب اکبر کی دہوم
سے یہ وہ پیشین گوئی ہے کہ جسکا شہرہ از شام تا روم ہے

قولہ دوسری فصل صفحہ ۲۲ میں آپنے باشارہ اللہ کچھ الہام کی بشنا
ہین گفتگو طول وطویل کچھ ذہنی کچھ وہمی و خیالی لاابالی بادہ معقولیت سے
خالی جسکو مقدمہ میں کچھ تعلق نہیں بیان کیا ہے یعنے خلاصہ اوسکا یہ ہے
الی قولہ معجزہ اوس کام کو کہتے ہیں جو خلاف عادت قدرت الہی سے
سرزد ہوا اور وقوع میں آوے پس اگر معجزہ ہر زمانہ میں واقع ہوا کرتا
یا کبھی کبھی سال کے بعد منتشر ہوتا رہتا جیسے دمدار ستارہ کبھی کبھی

نکلتا ہے تو وہ خلاف عادت نہ ہوتا بس ضرور ہے کہ معجزہ ہر زمانہ مین نہ ہوا کرے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ایک دفعہ ہو کر بالکل بھی نہ ہو جاوے لہذا موسے کے وقت مین یہ خرق عادت ظہور مین آئے اوسکے بعد بھی دوسرے نبیون کے ہاتھ سے کبھی کبھی اوسکا وقوع ہوا آخر مین یہ قدرت بڑی زور شور سے نمایان ہوئی پھر بند ہوگئی تاکہ معلوم ہو کہ وہ قادر مطلق پہلے اپنے بندون کے ہاتھ سے اس قدرت کو بار بار دکھاتا رہا آخر کو مجسم ہو کر خود بدرجہ کمال اس قدرت کو آدمیون مین چند روز رہ کر دکھلا گیا اور یہ کہہ گیا کہ اب مین اس طاقت کو بند کرتا ہون چنانچہ یوحنا کی انجیل ۹ باب آیہ ہ سے ۷ تک یہ ہوا قولہ ضرور ہے کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے کامون کو جبتک دن ہے کرون رات آتی ہے جب کوئی کام نہین کرسکتا جبتک مین دنیا مین ہون دنیا کا نور ہون الخ جواب یہان تو آپنے بالکل رسالت ہمارے سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثابت کر دیا یعنے جب آپ خود ہی فرماتے ہین کہ خدا خود ہی مجسم ہوا اور اس قدرت کو یعنے معجزات کو بذات خود کرتا رہا پھر اس طاقت کو بند کر لیا اور پھر آپ ہی انجیل یوحنا سے نشاندہی کرتے ہو کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے کامون کو جبتک دن ہے کرون الخ سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی

کردر و مگو حافظ نہین ہوتا بہلا ہم پوچہتے ہین بقول آپکے کہ حضرت مسیح
خود فرماتے ہین اور خدا تہے پہر انہون نے یہ کیون کہا کہ جسنے مجہے
بہیجا ہین اوسکے کامونکو جب تک کہ دن ہی کرون ہان یہ البتہ ہوسکتا
ہے جیسا کہ انکے متقدمین کی تجویز ہے کہ پہلے خدا نے اپنے بندے
یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے بندون کے بہیجے یعنے
ایک لاکہہ اسّی ہزار پیغمبر کم و بیش جیسا کہ مشہور ہے آئے جب اوسپر بہی
کسی نے کہنا نہ مانا تب اللہ تعالے نے معاذ اللہ مجبور ہوکر اپنے ایک
اکلوتے بیٹے مسیح علیہ السلام کو بہیجا چنانچہ وہ دنیا مین آیا اور بقول پادری
فنڈر صاحب مجسم ہوا اور اوسنے سب کے گناہ اپنی جان پر اوٹھائے
اور اوسنے اپنے پیروون کے یا اپنے باپ کے بندون کے کفارہ
ہوا اور آسمان پر چلا گیا تو پہر اور پیغمبر یا رسل بہیجنے کے خدا کو کون ضرورت
تہی سو ہمین مجکو یہ عذر ہے کہ اگر بالفرض یہ قول مسلم رکہا جاوے تو
معلوم ہوتا ہے اور قرینہ بہی مقتضی ہے کہ جب اللہ تعالے نے بذریعہ
پیغمبران علیہم السلام اپنے بندون کو ہدایت کیا اور وہ انحراف
کرتے رہے تب اوسپر اللہ نے اپنے اکلوتے بیٹے یعنے مسیح علیہ السلام
کو بہیجا پہر جب اوسنسے بہی انحراف کیا بلکہ بقول پادریون کے کہ یہودی
پہانسی دینے سے بہی نہ چوکے تب اوسنے اپنے بیٹے کو بلا لیا

کہ ظاہر ہے یعنے حضرت زندہ آسمان پر تشریف لے گئے اور چھ سو برس تک دنیا حسب قول حضرت مسیح کے بنے نور رہے یعنے پیغمبر دنیا کا چراغ ہے اور اس عرصہ مین کوئی پیغمبر نہ آیا اور حقیقت مین جب ایسا پیغمبر جلیل القدر نور البصر چلا جاوے تو پہر اور پیغمبر کے آنے کی دنیا مین کون ضرورت تہی لہذا ہمارا جواب یہ ہے کہ فی الواقع ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کہ حضرت مسیح کے بعد مبعوث ہوئے تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا خود محمد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنکے آیا جیسا کہ حدیث شریف مین بہی آیا ہے کہ جب حضور اقدس باہر سے تشریف لاتے تہے تو بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا آپکا کمر مبارک سے کہولتی تہین یون ہے کہینچ لیتی تہین اور خدا نکل آتا تہا اور پہر دیکہو انجیل متی کے باب ۲۱- آیہ ۴۴) قول مسیح یعنی حضرت فرماتے ہین قولہ کہ اسلیے مین تمہین کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیجاویگی اور ایک قوم کو جو اوسکے پہل لاوے دیجاوے گی اور جو اوس پتہر پر گریگا چور چور ہو جاویگا پر جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالیگا انتہا ظاہر ہے کہ جسنے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقابلہ کیا وہ چور چور ہوگیا اور جسپر آپ یا آپکے صحابہ رضوان اللہ چڑھ گئے اوسی

ہیں تو اگر آپکو شبہ ہو تو تاریخ صولت فاروقی دیکھئے اب
مقام یہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور حدیثیں جو معجزات کی قلمبند ہیں اونکو
آپ مانتے نہیں ہیں اور یہیں یہ دلیل نکالتے ہو کہ حدیثیں دو سو
برس کے بعد آنحضرت کے قلمبند ہوئے ہیں اسوجہ سے وہ
معتبر نہیں ہیں مگر آپنے مباحثہ اتفاقی میں بمقابلہ حافظ ولی اللہ صاحب
کے کہا ہے قول کہ یہ انجیل مسیح پر نازل ہوئی آپکا فرض ہے ہمارا
تو ایمان ہے کہ جیسی نازل ہوئی انہیں نے قلمبند کیا ہے الخ مگر ہم اسکو
بھی دلیل نہیں پاتے ہیں فقط وہ معجزہ جسکا ثبوت آج دوسرے مذہب
سے ہوسکتا ہے پیش کرتے ہیں اقول اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ
الْقَمَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ترجمہ یعنی پاس آگئی
وہ ساعت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو ٹال دیں اور
کہیں یہ جادو ہے قدیم ف حج کے دنوں میں آدھی رات کو کافر
جمع تھے حضرت اونکو سمجھا رہے تھے اونہوں نے مانگی کچھ
نشانی حضرت نے فرمایا دیکھو چاند کو چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک اوس نے
مشرق کو ایک مغرب کو جتنک سبنے خوب دیکھ لیا پھر مل گیا یہ نشانی ہے
قیامت کی کہ آگے سب کچھ یونہی پھٹنے والا ہے از موضح قرآن الخ

اب دیکھیے اس معجزۂ باہرہ مین جب سب تاویلون سے آپ لوگ ہارے
ہین تو یہ توجیہ نکالی ہے کہ یعنے آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان ضعیف
البرہان مین اس معجزہ کو بیان کر کے کچہ تفسیر مدارک و بیضاوی کا حوالہ دیکر
لکہا ہے یعنے تفسیرون مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ قیامت مین
چاند شق ہوگا اور ہٹ دہرمی یہی ہے کہ دوسری آیہ نہین لکھی ہے
یہ اوڑان گھائی میان عزازیل کی ہے کہ وہ جسکو بہکاتے ہین آدہی بات
بتاتے ہین مطلب کے فقرے کو کہا جاتے ہین اب دیکھیے آپکے
استاد ہوے ہین بر سر فساد ہوے ہین کیا بگاڑ سکتے ہین جہک
مارتے ہین جیتتے ہین نہ ہارتے ہین دیکھو مولوی عبد القادر صاحب
رحمہ اللہ ترجمہ فائدہ میلے بین لکہتے ہین قولہ کہ حج کے دنون مین
کافر جمع تہے اونہون نے معجزہ طلب کیا تب چاند دو ٹکڑے ہوگیا
لہذا یہ نشانی ہے قیامت کی کہ اوسدن بہی چاند دو ٹکڑے ہوجائیگا
اور سوا اسکے بعض کے لفظ مفسرون کی دلیل کرتی ہے اسبات کی
کہ بعض کفار عرب نے کہا کہ چاند دو ٹکڑے نہیں ہوا انہون نے ہماری
آنکھون پر سحر کیا ہے پس اس سے یہ بات نہین پیدا ہے کہ قیامت میں
چاند شق ہوگا کیونکہ دوسری آیہ کہتی ہے کہ دیکہا اور کہا کہ یہ جادو ہے چنانچہ
اسکا ثبوت ہم اپنی کتاب تردید الابطال مین بہت شرح و بسط سے دیکہ چکے ہین

اور شق ہونا ثابت کردیا ہے اور سوانح الحرمین مین لکہا ہے **قولہ** کہ
شہر دہار جو کہ متصل دریای چنبل صوبہ مالوہ مین ہے اب اوسکو شاید دہارا
نگر کہتے ہین وہان کا راجا اپنے محل کی چہت پر بیٹہا تہا ایک بارگی
اوسنے دیکہا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پہر ملگیا اوسنے اپنے مہان کو
پنڈتون سے جو دریافت کیا تو سبہون نے اپنے کتابین دیکہ کے
کہا کہ ہماری کتابون مین لکہا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے
اونکے ہاتہہ پر چاند دو ٹکڑے ہو جاویگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی
اپنا حضور اقدس مین بہیجا جسکا نام بابا رتن تہا کہ قبر اوسکی ضلع مرادآباد
موضع شیرپور مین کنارہ دریای گنگ کے موجود ہے اور اوس ایلچی
کے واپس آنے پر وہ راجہ بہی ایمان لایا اور آپنے اوسکا نام عبد اللہ
رکہا اور قبر اوس راجہ کی شہر دہار کے باہر ابتک زیارتگاہ ہے اور
تواریخون مین لکہا ہے کہ جب یہ ایلچی گیا تو اوسکی زبان ہندی تہی اوسسے حضور نے
اوسکی زبان مین فرمایا کہ چیم کُسل لینے اچہے تو ہو اور راقم دو برس تک
اس بات کی تلاش مین رہا اور بڑے بڑے پنڈتون سے پوچہتا رہا
کہ وہ کون سی کتاب ہی کہ جسمین یہ خبر تحریر ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا
ہونگے اور اونکے ہاتہہ پر معجزہ شق القمر کا ظاہر ہوگا آخر کو نامسے کے
متہا مین ایک پنڈت نوواردسے ملاقات ہوئی اوسنے بیان کیا

کہ وہ کتاب بھگوتری پران ہے اوسمین بیشک یہ خبر تحریر ہے اور شہر
بنارس مین بڑے بڑے پنڈتون کے یہان مل سکتی ہے لہذا آپکو
اگر ہمارے قول کا اعتبار نہ ہو تو تکلیف کیجیے دو دن کی نہ لیجیے یہان
سے چلے آئیے ہم آپکے ساتھ ہون اور چل کر وہ کتاب بنارس مین بعونہ
تعالی دکھلا دین طمغاے فتحیابی اپنی سرکار ابد قرار سے پاوین تعلین
سجاوین دوستون کو خوش کرین دشمنون کو جلاوین اور مولانا رفیع الدین
صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر مین اوس راجہ کا نام راجہ بہوج لکہا ہے
اور تاریخ فضلی سے نقل کیا ہے اور آپ تو علم فارسی اور عربی کے عالم کہلائے
ہوا اپنے وقت کے معلم الملکوت ہو بقول اہل اودہ انصاری کے بہوت
ہو گیا آپنے یہ کتابین نہ دیکہی ہونگی مگر کیا کرو ختم اللہ علی قلوبھم سے
مجبور ہو بقول حضرت سعدی موشک کور ہو بغض و حسد احمدی سے
مامور ہو کوچہ راستی سے دور ہو دیکہو توریت مین لکہا ہے کہ حضرت
یوشع علیہ السلام کے لیئے آفتاب ٹہر گیا اور اس قصہ کو بہی کسی اہل
تواریخ نے نہین لکہا حالانکہ یہ معاملہ دل کا تہا تو اب کیا حسب تشخیص
آپکے توریت بہی جہوٹی ٹہری جو کہ بموجب اقرار علماء مسیحی کے طبقہ
اول بیل ہے پس اب انجیل مروجہ کو غور کیا چاہیے دروغ گو را تا بہ
خانہ بلکہ تا بہ پنجابہ ہو پہنچا دو راست گوئی کا ذائقہ او چہا سیئے بدسگالان

محمدی کو شرما ئے وہ یہ ہے باب ۲ انجیل متی کی آیہ ۱۶ **قولہ** جب ہیرودس
نے دیکھا کہ مجوسیون نے مجھے دہوکا دیا تو نہایت غصہ ہوا اور لوگون کو
بہیجکر بیت اللحم اور اوسکے ساری سرحدون کے سب لڑکے جو کہ دو برس
کے اور اوس سے چہوٹے ہی اوسوقت کے موافق جو اوسنے مجوسیون
سے سنا تہا قتل کروا ئے الخ اب دیکہو یہ قتل اطفال سنہ کتاہ کسی تاریخ
یہود و مجوس عبرانی و یونانی و ہندی و انگریزی و پرتگیزی سے کہین ثابت
نہین ہوتا یوسیفس نے جو کہ بڑا جو یائی بدنامی ہیرودس کا ہے اس قتل کا
حال نہین لکہا اور نہ زبان زد خاص و عام ہے بڑے تعجب کا مقام ہے
اور نہ کسی اور علماء یہود نے جو کہ بڑے مورخ گذرے ہین اپنی تواریخون
مین لکہا ہے یہ امر تو ایک بڑا ظلم صریح تہا اور بہت بڑا سبب بدنامی ہیرود
کا تہا اور پہر کسطرح سے اسکے اظہار مین کچہ الزام اونکے مذہب پر بہی
عاید ہو سکتا تہا بس اگر واقع ہو تو ضرور ہے لکہتے اب فرمایئے کیا
انجیل بہی الحاقی ہے اس مقام سے رہست و دروغ کی بیباقی ہے
مگر اسوقت کے بعضے پادری لوگ جو چند کتاب اردو پڑہ کے نیم ملا خطرہ
ایمان ہوئے ہین طمع دنیا پر عیسائی بعضے مسلمان ہوئے ہین ایک
تقریر نہی رسالت شق القمر مین کرتے ہین اپنی قبر کو نار سقر سے بہرتے ہین
بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر دہرتے ہین وان زلزلۃ الساعۃ شئی عظیم

سے نہین ڈرتے ہین حق کو باطل کرنے پر مرتے ہین یہ آخر پر کرتے
ہین **قولہ** کراس کے تو لفظی معنے یہ ہوتے ہین کہ پاس آلگی وہ ساعت
اور پھٹ گیا چاند بس اس سے یہ کہان ثابت ہے کہ محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کو شق کیا **جواب** سبحان اللہ کیا
اچھی سمجھ ہے بقول شاعر **ع** ابتک نہ ہوئی مغز سخن سے آگاہ *
لاحول ولاقوۃ الا باللہ * الصاحب جب کفار قریش نے یہ معجزہ طلب کیا
جسکی تصریح اوپر سے چلی آتی ہے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے تامل کیا پس اوسی حال مین یہ آیہ نازل ہوئی یعنے اللہ تعالی
اشارہ فرماتا ہے کہ تو کیون تامل کرتا ہے اے حبیب ہمارے ہمنے
وہ ساعت قریب کردی اور پھٹ گیا چاند اب غور فرمایئے کہ کیسا اعلی مرتبہ
ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درگاہ باری مین پایا گیا
کہ بلا درخواست حضور اقدس یہ حکم نازل فرمایا اور کر دکھایا اب اس مقام پر
ایک نکتہ باریک یہ ہے کہ کل امر مرہون باوقاتہا جو مشہور ہے یعنے کل امور
شدنی ہوتے ہین اپنے وقت پر سو اس نظیر سے وہ بات بالکل ثابت
ہوگئی کہ وہ ساعت جو مشیت الہی مین تھی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا
وہ قریب کردی پس اقتربت الساعۃ جو فرمایا تو اس سے یہی بات
پیدا ہے ورنہ فرماتا کہ شق ان اللہ شق القمر لہذا آپکو بھی چاہیے کہ

اسی طرح ہمکو بھی معقول بات کہیے گفتگو کو طول نہ دیجیے مضمون فضول نہ کیجیے
مشغول ہیں دین اسلام ہمالی مقام مثل والے کی بگڑی نہیں ہے جو گرتی
پڑتی چلی جاتی ہو اسکے باطل کرنے میں معقولیت مدعی کی آتی ہے عقول عشرہ
حکماء فلسفہ کے چکر کہاتی ہے دفعہ ۳ اب تیسری فصل جو کہ الہام
کی صورتوں اور فائدوں کے بیان میں آپنے لکھی ہے اوسے ہم
فضول جانکے کہ محض سبز باغ دکھایا ہے یا دریان حال کو بیوقوف
بنایا ہے جہوٹے کا دستور ہے کہ پہلے حاصل مطلب کے لیے کچھہ
روغن قاز سا سامع پر چھڑک کے مطلب بیان کرتا ہے اور پھر ہمارے
مطلب سے تعلق بھی نہیں رکھتا الیں اوسے قلم انداز مطلق کرکے طرف
فصل چہارم ہم شبدیز قلم سعادت رقم کو مثل برق ساطع کے کوندا تے ہیں
آپکی تشخیص باطلہ کو روندتے ہیں اس فصل چہارم میں آپکا خلاصہ بیان یہ
قولہ کہ عیسائی لوگ جو کتابیں لے رہے ہیں اونکے مصنف بھی الہامی
شخص تھے کیونکہ شرطیں الہام کی جو فصل دوم میں ہیں اون کتابوں کے
مضمونوں میں پائے جاتے ہیں سوا اسکے یہ بات ہے کہ ان
عیسائیوں کی کتابیں اون یہودیوں کی کتابوں کو اچھی طرح پورا کامل کرتے
ہیں کہ او بھی ایک معجزہ سمجھدار آدمی کے لیے ظاہر ہوتا ہے اور وہ مضامین
جو کتب یہود میں انتظار کسی آنیوالی کی دکھلاتے ہیں ان کتب ہمارے سے

کمال درجہ مطابقت رکھتے ہین کہ مثل مغز اور پوست دکھلاتے ہین اگرچہ
اس مقام پر بہت سے دلائل ہمارے پاس موجود ہین پر یہان اسجگہ
طوالت منظور نہین ہے اسلیے صاف صاف اپنا مطلب کہتے ہین
کہ یہ سارا مجموعہ بیبل کا کلام الہی ہے اچھی دلیلون سے اسکا ثبوت
ہوچکا پر ایک فرقہ محمدی جو تہوڑے دنون سے دنیا مین ہے
وہ بہی الہام کے قائل ہین مگر اس فرقہ کو ہم جہوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوسکا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین الہام کی شرطین
جو کہ فصل دوم مین ہین اپنے اندر نہین رکھتے تہے اور اونکی کتاب
بہی خدا کی اگلی کتابون سے کچہ میل نہین کہاتی اگرچہ وہ لوگ بہی کتب
مقدسہ کو کلام الہی جانتے ہین پر وہ ان کتابون کو محض جہوٹا اور محرف
بناتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ یہ کتابین ضرور آسمان سے نازل
ہوئین مگر یہودیون اور عیسائیون نے ان کتابون مین کہین کہین لفظ
بدل ڈالے اور جان بوجہہ کے اوس کلام کو صحیح نہ رہنے دیا مگر یہ
اونکا دعوی ہی دعوی ہے اسکا ثبوت اُنہون نے آج تک نہین دیا
سب سے بڑی کتاب اونکے پاس اس باب مین اعجاز عیسوی ہے جو خدا
کی پاک الہامی کتابون پر دہوکے بازی سے عیب لگاتے ہین اسلیے
اب ہم خدا سے مدد مانگ کے اوسکے جواب پر توجہ کرتے ہین

اسکے بعد اپنی لنتیان چہاٹ کے ایک مسودہ اہلہ فریبی کا کاتبہ کے
باب دوسرا اعجاز عیسوی کے جواب مین شروع کیا ہے قولہ یعنی اعجاز عیسوی
کے دیباچہ مین اوسکا مصنف کہتا ہے کہ اگر پادری صاحب صرف
کتب مقدسہ کے ترجمہ تقسیم کرنے پر اکتفا کرتے تو مسلمانون کو اونسے
کچہ تعرض نہ تہا لیکن وہ تو اصول ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر و تقریر مین اعتراضات
بیہودہ لاتے ہین اور اونکی زبان و قلم پر جو آے بنا ہے اعتراضات
محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت گذرتی ہین اور اونکے
چند مسائل مین تحریف کا بڑا مسئلہ ہے اور حق یہ ہے کہ باقی اونکے
سب مسائل فروعی ہین اسلیے مناسب معلوم ہوا کہ اس باب مین ایک
رسالہ مستقلہ لکہا جاوے سو یہ کتاب اعجاز عیسوی لکہی گئی اسپر آپنے
یہ جواب دیا ہے قولہ مین کہتا ہون کہ جو اعتراض ہم لوگ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی نسبت بیان کرتے ہین وہ سب سچا ہین کیونکہ سب بیانات
قرآن و حدیث سے لکہے ہین اپنے دل سے تراش کر نہین لکہے جیسے
آپنے ہماری نسبت تراش کے لکہی ہین الخ اور اسکے سوا ہمر اور ہی آپنے
لغویات ایک بات زمین کی ایک آسمان کی بیان کیا ہے جیسا کہ جہوٹے کا
دستور ہے کہ پہلے کچہ سر پاے ملا کہتا ہے مگر ہمکو طول فضولی سے
کچہ غرض کا نہین نہ اہلہ فریبی اپنا منشا ہے یہ منصب حاکم ازل نے میان

عزازیل اور اونکے پیروون کو دیا ہے اب ہر ایک بات کا جواب باالتوا
ہم آپکو دیتے ہین **جواب اول فصل چہارم کے بیان مین اقول**
آپکی معتمد اونکا قول یہہ چلا آتا ہے کہ جو روح القدس کہ مسیح پر نازل ہوا
تہا وہی بعینہ حواریون مین بہی حلول کرکے بولتا تہا حقدہٗ باطنی کہولتاتہ
بہلا اب ہم پوچہتے ہین کہ روح القدس کی مرتبہ شکل جو مسیحیون نے اپنے
تخیلہ مین درج کی ہے اوسے کوئی عاقل تسلیم نہین کرسکتا یعنی کبوتر کی
صورت اور پہر معاذاللہ روح القدس کا حافظہ کچہ یادریساجون سے معلوم
سے بہی روی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی زبان سے کچہ اور حضرت متی
کی زبان سے کچہ اور پولوس مقدس مین جب حلول فرماوے تو اور ہی
کچہ سناوے یعنی ختنہ کو ممنوع کرے باوصف اسکے کہ جناب مسیح
بہی ختنہ ہوا ہے اور پولوس صاحب بہی مختون تہے اسیطرح ایک حواری
مین حلول کرکے ایک چیز کو حلال کرے اور دوسرے حواری مین یعنی
پطرس مین جاکر کل حشرات الارض کو ہری ترکاری بناوے کبہو مسیح
کی زبان سے نسخ توریت کی ممانعت کرے اور کبہو پہر اونہین کی زبان
سے نسخ توریت کہہ سناوے یہ امر بہی کچہ اختلال حواس سی کمتر نہ گنا
جاویگا اور پہر پادری فرنچ صاحب یہ فرماتے ہین **قولہ** کہ کتاب الہامی پر
ضرور نہین ہے کہ تمامہ بالہام لکہی جاوے بلکہ جو باتین متعلق نجات اس ہیر

اور منین الہام کی حاجت نہین مثلاً جو امر کہ سماعت بالبصر پر منحصر ہے اوسمین الہام ضرور نہین الخ اور پادری فنڈر صاحب کی یہ تشخیص ہے **قولہ** کہ ضرور ہے کہ کتاب الہامی موافق ہو انصاف و شریعت دلی سی جیسیکہ اللہ نے آدمی کے دل مین منقش کیا ہے اور جمیع امور کیا مشاہدات اور اولیات و مبصرات سب الہام سے لکھی جاوین الخ **اقول** اب فرمایے کہ یہان پر کونسا قول مسلم رکھا جاوے اگر پادری فرنچ صاحب کا قول مسلم سمجھین تو کتب مقدسہ کی تکذیب لازم آتی ہے اور جو پادری فنڈر صاحب کا قول واجب التسلیم ہو تو شریعت ہر قوم و ملت بلکہ ہر متنفس کے مختلف ہی بسبب قوت ویے وضعف قلب کے بس موافقت کتاب کی محال ہوئی شریعت دلی سی غور فرما کہ مشرکین ہنود کا انصاف و شریعت دلی مقتضی ہے کہ گائی نہ کہا یئن اور کوئی جی نہ ماریں اور بھیونکا انصاف و شریعت دلے مقتضی ہے کہ بہیڑ بکری جیوہائی گہونس سور کتا کوا چیل گدہا اور فیل سب نوش جان فرماوین گو بعض جانور بمقتضا ہے حکمت نہ کہاوین ورنہ سب جانور اونکی شریعت مین مثل ہری ترکاری کے ہین **جواب** دوسری بات کا یعنی آپنے یہ جو فرمایا کہ اگرچہ محمدی بہی الہام کے قایل ہین اور مذہب محمدی ہی جو تہوڑے دلون سے ہے اسکو ہم جہوٹا مذہب اور جہوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ اوس مذہب کا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ والہ وسلم بین بشر طین الہام

کی موافقت تشخیص باطلہ آپکے یہ ہین اور اونکے کتاب یعنی کلام اقدس بہی
کلام الہٰی نہین ہے اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ آپکو کیسے یہ کلام ہوا یا درین
بین نام ہوا سبحان اللہ میڈکی کو بہی لوز کلام ہوا بہلا ہم استغفار کرتے
ہین اور اگر کچہ معقولیت کہتے ہو تو شمار کرتے ہین کہ عزازیل لعین جو کہ
معلم الملکوت ہے جواب پاتا ہے اور بہر شیطنت سے باز نہین آتا ہی
کسی نے یہ لطیفہ کہا ہے آپکے ملاحظہ کو تحریر کرتا ہون نامہ بذا کو دو معنی
سے بہرتا ہون وہو ہذا **قولہ** شیطان یہ کہتا ہے بار بکتے بہرنا ہو کرس
ناکس کے ذائقہ کو چکتے بہرنا + آدم کو تو سجدہ نہ کیا نخوت سے اور
بوتے سے ڈرے آگے شرمگاہ رکہتے بہرنا + اب کہیے اگر کوئی اعتراض کرے
کہ شیطان تو آجتک خدا کی خدائی کا منکر ہے کبہو وحدانیت کا اقرار
نہین کیا تو کیا معاذ اللہ خدا ہی کا وجود نہ ٹہرا لہذا اس گفتگوی لچر سے
کیا حاصل جو اپنی اوقات ضایع کرین اسے کوئی ذی فہم قبول نہ کریگا
مزلمہ بیہودہ گوئی آپکے ذمہ دہریگا مثلاً کسی امر کے نسبت یہ کہنا کہ ہم نہیں
مانتے یہ دعوی بلا دلیل ہے فرمایئے اسکی کیا سبیل ہے اور یہ جو نسبت
مولوی صاحب کے آپ فرماتے ہین کہ انہون نے جہوٹی نشاندہی
کی ہے یا بقول بعضے بددین انگریزون سے مدد لیا ہے تو اب معلوم ہوا
کہ قدما کے علمائے مسیحیہ بددین تہے بہلا فرمایئے حسب اقرار

آپ لیے قدیم لوگ بددین ٹھہرے تو آپ کس منہ اور کس دلیل سے عالم
بیدار ہوسکے اسواسطے کہ جب اصول ہے قارت غول ہوا تو فروع بہی
ناقص ٹہر یگا اور یہ جو آپ فرماتے ہین کہ ہم قرآن سے تردید مذہب
اسلام کرتے ہین تو اس مقدمہ مین تو ہمکو یقین ہے کہ پہلے خطون مین بہت
کچہ مقول کر چکے ہین مگر خیر اب ہم آپکو بطور امر کلی کے یہ بات جتاتے ہین
کہ جب کفار قریش نے نسبت اسی قرآن کے زمانہ آنحضرت مین دعوے
ابطال کا کیا تو خود اللہ جلشانہ نے اوسکے اسی قرآن مین یہ حکم نازل فرمایا
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنے لاؤ تم مانند اسکے کوئی سورت لیس اب
اگر آپکو دعوی ابطال قرآن کا ہے تو ایک قصہ سورہ ہی بنا کے پیش
کرو ایکو باد زبان حال کا خیر اندیش کرو آپنے تو پہلی ہی اپنی تصنیف مین
لکہا ہے قولہ کہ مین بیس برس تک کالج آگرہ مین عربی و فارسی پڑہا کیا
تو اب وہ عربی کون سے دن کام آویگی انتہی یہ کہ فصاحت جہنکو دکہاوگی
حضرت من یہ وہی مثل ہوئی بلکہ آپکی نسبت اصل ہوئی کہ تمام عمر دلی مین
رہے مگر بہاڑ جہونکتے رہے ادہر اودہر بوسے نکلتے اور جو مسیلمہ کذاب کے
چند آیہ گڑہی ہوئی آپنے لکہی ہین اون سبکا جواب ہم نامہ اول مسمی بہ چراغ ہدایت
مین لکہہ چکے ہین کہ یہ لچر و پوچ عبارت کسی طرح ایسی فصیح و بلیغ و ابلغ کلام
کے مقابل نہین ہوسکتی اسواسطے کہ ایسا ہذلیات قرآن مین معاذ اللہ

خدا نے لعین نہین فرمایا ہے اور مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب کو یقین ہے کہ لعین جھوٹا حوالہ دیا ہوگا کیونکہ اوسوقت مین تو وزیر خانصاحب مرحوم نے بہت کچھ خرچ کر کے کتب مسیحیہ کو حاصل کیا تھا اور بالفرض اگر انہون نے جھوٹے حوالے دیئے بھی تو تھے تو جو کتب کہ ہمارے پاس موجود ہین اونکے حوالے آپکو لکھنے چاہیئے تو اونکا بھی جواب دیا تو اب فرمایئے کہ بھلا ہم کس طرح سے جانین کہ محمد وزیر خانصاحب نے جھوٹے حوالے دیئے ہونگے **دفعہ ۱۴** فصل سوم صفحہ ۴۲ جو کہ اعجاز عیسوی کے مقدمہ فصل اول کے جواب مین ہے **قولہ** آپ فرماتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب نے کتب عہد عتیق کے نام بیان کر اختلاف بتلایا ہے اور اس مطلب پر انہون نے ہمارے علما کی زبان سے چند قول درست اور چند نادرست اور کچھ اپنے ذہن سے تراش کے بلا سند پیش کیے ہین لہذا اون سب تقریرونکا جواب یہ ہے کہ بعض کتابین جنکی نسبت وقت تصنیف اور نام مصنف علمار متاخرین کا خلاف ہے ہمارے لیے کچھ نقصان نہین کرتا یعنی یہ ہزار بارس کی کتابین پرانی ہین جیسے محمدی مذہب مین صحیح بخاری و ابن ماجہ و مسلم وغیرہ اہل اسلام ان کتابون کو مانتے ہین اور اختلاف رکھتے ہین مثلاً جن کتابون کو سنی قبول کرتے ہین شیعہ قبول نہین کرتے اور خارجی یا اور فرقے

اہل اسلام مین ایسی ہی ہین پس ہمارے یہ کتابین حدیث کی ہین جنہے مولوی صاحب سے یہ نہین کہا کہ انکو مانو بلکہ ہم بہی اونمین اختلاف جانو اور اونکو کلام الٰہی نہ مانو کیونکہ اگلون نے بہی بالاتفاق تسلیم نہین کیا ہے الخ جواب مشفق من اپنے آپ دیدہ و دانستہ جہوٹہہ بولنے لگے اپنا عیب آپ کہولنے لگے ہر چند کہ ہمارے پاس کتاب اعجاز عیسوی نہین ہے تو بہی ہم نشاندہی کرتے ہین کہ مولوی صاحب نے حدیث کی کتاب کی طرف اختلاف کبہو نہ بتلایا ہوگا کہ اہل اسلام مین جہوٹہہ بولنا بڑا گناہ ہے البتہ صاحب یہ کہا ہوگا کہ کتاب القضات اور اخبار الایام اور کتاب الغوث کو جو کسی طرف منسوب نہین کرتے اور کتب ہمارے یہان داخل رکہتے ہین اور حواریون کے نام سے جو بہت کتابین مشہور ہین انہین کسواسطے منسوب الیہ کی تالیف اعتقاد نہین کرتے جیسے انجیل دوم یوحنا اور انجیل قدس معنون بانجیل مصریان اور انجیل دوم متی معنون بانجیل طفولیت وغیرہ ہین اسکا جواب آپکو دینا چاہیے اور اگر پرانا ہونا کتاب کا دلیل صحت ہو تو پہر اگر یہی کتب کسی نے اوسوقت مین لکہہ کر کسی کتب خانہ مین ڈال رکہی ہون تو کیا فی زماننا مسیحیون کے نزدیک صحیح ہو جاوینگے دیکہو دستور ہے کہ کم علم لوگ کتاب تالیف کرکے اعتبار بڑہانے کے واسطے جلیل القدر عالم کا نام لکہہ دیتے ہین اور پہر سوا اسکے اگر کسی نے کوئی کتاب بلحاظ انہ

للہ کے حضرت مسیح کے نام سے ڈال رکھے ہوں تو وہ بھی در نیولا السبب
استداد ایام صحیح ہو جاوین دوسرے یہ کہ ہمنے قطع نظر کی جاوے اور سے
تو بھی صرف زبان کے کہنے سے خصم کو اعتبار نہین ہوتا اگر آپ
النسخ مروجہ حال مین جو جو کتاب جس جسکی طرف منسوب ہین اونکی نسبت
اپنے ہی علماء متقدمین کے اقوال سے بتا دستے تو اتنا بہتانہ ہوتا ذرا
مقابلہ تو کیجیے علماء مسیحیہ کے کتب عہد عتیق کتب عہد جدید سے کسقدر
فرق رکھتے ہین پھر ہم کس المرح کہہ سکتے ہین کہ کتب عہدین جب بہ آیات
صحیح ہین اور یہود کے غلط بالکل مقدمہ تو بالعکس معلوم ہوتا ہے اور فرق
اسلامیہ شیعہ اور سنی بلکہ کل فرق محمدیہ مین قرآن کے باب مین کچھ
فرق نہین ہے کہ کوئی کہتا ہو کہ قرآن کا فلان پارہ یا فلان آیہ غلط ہی
اور فلان صحیح اس وجہ سے متذکرہ بالا سے آپکے کل کتب کی صحت متصور
نہین دیکھو تاریخ ٹیلر صاحب کی تینتالیسوین باب کو ۳ - اور ۴ فصل
اور تاریخ کلیسا ولیم میور صاحب کی دفعہ ۲۰۱ اور ہارن صاحب کی تفسیر
اس جعل کی مفسر ہے **قولہ** کہ مورخین اور مفسرین ہیل اس امر کے قائل
ہین کہ اسلاف مسیحیون نے واسطے ترقی دین عیسوی کے بہت جعلسازیان
کی ہین اور بہت کتابین جعلی بنائی ہین الخ اور دیکھو کتاب نیاز نامہ
میو قرفی کا جامہ مصنفہ مولوی صفدر علی صاحب انسپکٹر مدارس جبلپوری

عقل سے دوری جو کہ نئی ہانک ہانکتے ہین البطال اسلام مین خاک
چھانتے نکلتے ہین مگر مصداق حدیث شریف کہ کل شئی یرجع الی
اصلہ جب آگئے ہین تو ایک دلیل ہمکو بتا گئے ہین قولہ صفحہ ۱۰ الکذا
اسیٹ ہار الصاحب ترجمہ لاطینی کے حق مین جو کہ ہمارا ایمان مقابل ان پوپ کا ہے
یہ لکھتے ہین الی قولہ کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین ہے کہ
اسمین الحاق بھی ہوا ہے الخ اور پھر آپ بھی ماشاء اللہ اور چشم بد دور شیطان کے
کان بھری اپنی کتاب تحقیق الایمان وسوسہ شیطان علیہ اللعن مین تحریر فرماتے ہین ہمکو
جتاتے ہین قولہ ۵ تمام مین تحریف بطور ہوکات کے ہے الخ اب کہیے کہ یہ بھی ہماری لیے نقصان نہین ہے
تو پھر بقول شخصی آپکی کتب مقدسہ بی بی تمیز النسا دار کو وضو سے بھی زیادہ مستحکم ہوئین بقولہ این وضو ناقت
شکستن از ہیچ چیزی چون وضوی محکم بی بی تمیز اور یہ جو آپ فرماتے ہین قولہ کہ ہمنے
یہ نہین کہا مولوی صاحب سے کہ آپکو مانو بلکہ تم بھی اختلاف جانو الخ اقول
یہ البتہ ہماری طرف سے آپکو شاباش بلکہ خوش باش کا کلام نکلتا ہے اور ایسے
ہی چاہیے کیون نہ ہو مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند + مگر اتنا
ہم البتہ پوچھتے ہین کہ جب پادری صاحب کے ملاحظہ مین آپ یہ کتاب
لے گئے ہونگے تو اونکو کیا روغن قاز مل کر سمجھایا ہوگا انعام پایا ہوگا مناسب
ہے کہ ذرا اونکو بھی بتائیے دودہ مالیدہ کھلائیے ہتھیلی پر سرسون جمائیے
عاقبت تو گئی دنیا تو بنائیے بقول مشہور میان عزازیل کے چونا لگائیے

مشفق من ان کنایون کو ہمارے سمجہ جاییے کچہ تو جواب تحریر فرمایکر
خدا سے ڈریے اہل ہند کو پیش سرکار انگلشیہ بدنام نکریئے وفتح
اعجاز عیسوی کے مقدمۂ دوم کے جواب مین اور فصل ۴ - اعجاز عیسوی
کے مقدمہ فصل سوم کے جواب مین اور باب سوم فصل اعجاز عیسویکے
مقصد اول کے جواب مین غرض کہ اسیطرح آپنے چند فصلون مین گفتگو
عجیب قطع کی ہے جواب ان فصلون مین غور کرنے سے
ہمکو ثابت ہوا کہ خدا نخواستہ آپکے دشمنون کو مالیخولیا ہوگیا ہے
اسواسطیکہ فہرست کتب اور اثبات تحریف جو آپنے بہرصورت کتب مقدسہ
مین پایا ہے تو گہبرا کے یہی عذر مجہول فضول پیش کیا ہے کہ یہ
سب کتابین گو کہ اب حواریون کے نام سے مشہور مین مگر الہامی
نہین ہین فقط روزمرہ کی بات چیت ہے جیسیکہ محمدیون مین حدیث
کی کتابین ہین اقول بہلا مین پوچہتا ہون کہ ہم فرد آپنے کتاب سوالات
السوال مطبوعہ ۱۸۴۳ عیسوی مین جو کہ اب واقع لندن ہے بذیل سوال
دوم لکہتے ہین قوله کہ کتابین مجموعہ ورس ۲۳ باب دوم متی لیست نابود
ہوگئین اسلیئے کہ جو کتابین انبیا کے اب موجود ہین کسی مین عیسی علیہ السلام
نام ہی نہین کہلاتا ہے الخ اب فرمایئے انجیل متی موجود ہے اور اوسمین
یہ خبر ہے کہ ناصرہ ایک گانون تہا اوسمین مسیح پیدا ہوا اور رہتا تہا اور

جسٹن کے قول کے تصدیق اس باب مین مولوی صفدر علی صاحب تحریر اپنی کتاب نیاز نامہ مین کرتے ہین اور پہر باب ہم پولوس مقدس کا خط جو کرنتینیون کو لکہا گیا ہے وہ درج کتاب ہے اور بقول آپکے کہ کتابین یا خط الہام سے نہ تہی خانگی مقدمہ مین تہی بلا الہام لکہی گئی تہی وہ ہمارے علماء نے داخل کتب مقدسہ نہین کین تو پہر یہہ خط تو داخل ہے آیہ ۱۶ قولہ اور جب یہہ خط تم مین پڑہا گیا تو ایسا کرو کہ لادوقیہ کے کلیسا مین بہی پڑہا جاوے اور لادوقیو نکا خط تم بہی پڑہو الخ اب فرمایئے یہ خط کیون نکالا گیا یہ مگر جہہ تحریفی کیون پالا گیا جہوٹ نسے اتنا بہی نہ سنبہالا گیا بس معلوم ہوا کہ یہ خط بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مملو تہا شاید اسی لحاظ سے آپنی اپنی کتاب تحقیق الایمان مین پچاس مقام کے تحریف ہونے کا بلا وجہ سہو کاتب کے اقرار کیا ہے الزام کم فہمی کا پادریان حال و استقبال کو دیا ہے اور سوائے تحریف کے اب ہم الحاق واقعی ثابت کرتے ہین قابلیت کا دم نہین بہرتے ہین مگر بالفعل وہ لوگ ہین کہ جہان دو چار دن مدرسہ سرکاری مین پڑہے آگے کو بڑہے دو چار مسئلہ ذہن باطلہ سے گڑہے بس جو ہو رکے قاضی ہونے پر مرتے ہین اب دیکہو پانسا متی ہکذا - اور اوسنے اپنے ۱۲ شاگردون کو پاس بلا کے انہین ناپاک روحون پر ختیار بخشا تاکہ اونکو نکالین اور ہر طرح کی بیماری اور دکہہ درد دور کرین اور اون

۱۲ رسولون کے یہ نام ہین پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور
اوسکا بھائی اندریاس زبدیکا بیٹا یعقوب اور اوسکا بھائی یوحنا فیلپوس
اور برطلما اور توما اور متی خراج گیر اور حلفا کا بیٹا یعقوب جو تدی کہلاتا
ہے شمعون کنعانی اور یہودا اسکریوطی جسنے مسیح کو پکڑوادیا الجواب غور
کیا چاہیے بڑے تعجب کا ماجرا ہے کہ جب بارہ حواریون کے نام معہ شرح
نام ثابت و تحقیق ہوگئے تو پہر لوقا و مرقس کی انجیل الحاقی ٹہرین یا نہین
اب اگر آپ یہ عذر پیش کرین کہ حضرت متی کی تحقیقات غلط ہے کیا
وجہ کہ انہون نے مثلا تدی کو لوقا اور برطلما کو یا تہویا کو مرقس نہین بتایا
تو یہ خرابی واقع ہوتی ہے کہ لوگ یہ کہین گے کہ جب اسدرجہ
جوابکی تحقیقات غلط ہوئی تو اور ونکی یعنی پادری صاحبون کی تحقیقات
جو فی زماننا از روے تاریخ مشہور ہین زیادہ سے زیادہ کب صحیح ٹہرین گے بلکہ غلط
ہوجاوینگے اور جو سہو کاتب قرار دین گے تو مطبع لندن ولیم
واٹس صاحب جو کہ سنہ ۱۸۷۰ء میں کہ یہ انجیل یہی ہے جسکی کہ ہم نقل ادہی
کر رہے ہین بالکل غلط ٹہریگا اور کل پادریان لندن و امریکہ پر الزام
دروغگوئی کا آئیگا اب آپ جو اپنی کتاب تحقیق الایمان منہدم الادیان
مین لکھتے ہین قولہ اگر یہود تحریف کرتے تو عیسائی شور مچاتے اور
اگر عیسائی کرتے تو یہودی چلاتے لہذا آپ سے پوچھا جاتا ہے

از قرابین لفظی کے سوا اتفاق واقعی اور تحدی بھی ثابت ہوگیا بلکہ وجوار تو
وجود ہی کا عدم ہوگیا فریقین مین سے کسی نے چون نہ کیا عقل ظاہر
ہین پادریان حال کے ہوش گئے تقدیر الٰہی تخم اسلام کا مزرعہ ہستی مین
بو گئے مثل سگ زرد برادر شغال کے یہان کہنے کو تیج ہو گئے وغیرہ
تین فصلون کی تشخیص مین اسکا خلاصہ مطلب آپنے یہ رکھا ہے قولہ یعنی
موٹے موٹے مولویون نے اسلام کی ایسی کتابین تصنیف کر کے لوگون کو
الہامی کتابون سے باز رکھا ہے خدا کا شکر ہے کہ ہم اس پہندے سے
نیچے چھوٹ گئے الخ جواب سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی کہ وہ دیوانہ بخندد
و دیوانہ بر دامن ما صاحب مسلمان شکر گذار اپنے پروردگار کے ہین کہ اللہ
نے ایسے بیدین صحیفے الیقین کو ہم مین سے نکالا ورنہ کیا ساتھ ہم
لاکھون کو اپنے ساتھ جہنم مین لیجاتا کیسی بلا مین ڈالتا کیا افعال بد نکالتا
بقول شخصے ایک مچھلی تمام تالاب کو گندہ کرتی ہے دیکھو فرانسیسی غلاظت کیسا
دماغ پراگندہ کرتی ہے مشفق من آپنے سنا نہیں طمع دنیا اور شامت
اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ آدمی کو شامت اعمال
سے بچاوے خدا نکرے کہ علت مشائخ کی نجیر آدمی کے ذہن مین آوے
آپنے سنا نہیں منہ کا پاپ انکا ہم لگاتی ہے یہ وہ بیماری ہے کہ بعد
موت کے باقی ہے ہماری تحریر کو کہیے کیسی ہے کہ کی سنائی ہے

اور اگر آپ کی رائے مین یہ بات ہو کہ ہم اور ہمارے بھائی جو عالم
شیطانی جھوٹی کہانی سے بالا ال مجہول النسب والخیال مین عیسائی ہوگئے
اسلیے از روی حساب کے عیسائی بڑہے اور مسلمان گھٹ گئے
سو یہ بھی خیال خام ہے اسکا بد انجام ہے کیا معنے کہ ابھی تاریخ ۱۲
فروری سنہ حال عیسوی کو ہمنے اخبار انگریزی واقع مطبع الہ آباد مہتمم
بابو بارہ شے بوس مین دیکہا وہ لکہتا ہے بحوالہ اخبار مدراس قولہ کہ چار
انگریز ولایت نژاد جلیل القدر نے فی الحال کسی مولوی اہل اسلام کے بیان
پاکر بعد معقولیت تمام ترد ین محمدی اختیار کیا ہے اب بیت اللہ کے
حج کا ارادہ ہے الخ مہربان من اسصورت مین بھی ہم تصور کیجیے کہ بالا رام
کہ دو ادنے سگئے اور چار اعلے آئے پس کثیر کو قلیل پر غلبہ ہے اور
اعلے بہر صورت ادنے پر فوق رکھتا ہے اور اگر مولوی صفدر علی صاحب
کو بھی آپ اپنے مین شمار کیجیے تو بھی ایک حصہ ہم بڑہے رہے بقول نعمتخان
عالی کہ آپ نقارہ از پشت نواختہ مراجعت بدائرہ گاہ نمودند اور ہم لنصفا وکر
اڑے رہے کہڑے رہے بمصداق بیت دل جلی فقیر ہین ہم دو داہ
کے دعوی ہے اپنے سرسے اور لگی ہوئی ۱۲ صفحہ ۷ باب چہارم فصل
اول اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل دوم کے جواب مین قولہ یعنی آپ
فرماتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان نے

یہ بات بیان کی ہے چنانچہ خلاصہ اوسکا یہ نکالا ہے کہ پانچ کتاب موسی
کے جواب عیسائی اور یہودی لیئے ہوئے ہین حضرت موسی کی تصنیف
معلوم نہین ہوتین اور اسپر ۱۲ اسند ین اپنین مجموعہ توریت سے مولوی صاحب
نے پیش کی ہین انکو مشروحاً بیان کرکے اب یہ جواب دیتے
ہوا لی قولہ کہ مولویصاحب نے اسقدر دردسری ناحق کی اگر یوسیفس
مورخ کے تواریخ یا کسی اور عیسائی کی تواریخ و تفسیر وغیرہ مین اس امر
کی تحقیقات کر لیتے کہ یہ کتابین کسنے لکہین تو یہ دردسری اوٹہانی
نہ پڑتے مگر چونکہ مولویصاحب جاہلون کو دہوکا دینا چاہتے ہین اسلیئے
یہ دردسری اوٹہائی اور پہر اسکے بعد جو دل مین آیا خوب سا یا الاجواب
اونکی باتو نکا اور سب دلیلو نکا یہ ہے کہ سب کتابین عہد عتیق کی جو جاری
ہین حضرت عزیر نے جو کہ کاہن حضرت ہارون کی اولاد سے تہا اور
کاہن پنی سے چہوٹا عہدہ نہین بلکہ بڑا عہدہ ہے اوسنے اونکی ترمیم
کی تو پہر اب جو فقرات مولویصاحب بکڑتے ہین منجملہ ۱۲ فقرات متذکرۂ
بالا سے وہ سب اوس ترمیم کنندہ کی ہین الی قولہ پہر اسپر آپنے ہار نصاحب
وغیرہ و دیگر علماء یہود کے بہی سندین پیش کی ہین کہ وہ صاحب الہام
تہا اور مسلمان بہی عزیر کی بزرگی کے قائل ہین اور واقف ہین اور قرآن
مین ہے وقالت الیہود عزیر ابن اللہ بس یہ وہی عزیر ہی جسکو قرآن

خدا کا بیٹا تبلاتا ہے اور ترمیم کنندہ ہے اوسنے انہین یہ فقرے ملانے ہین الخ الجواب ہکو اب یہ بات ثابت ہوئی کہ شاید آپکو عقل کا ہیضہ ہوگیا ہے یا مشیر آگیا آپکے دماغ سے مادۂ حافظہ کو د ہوگیا ہے عقل ظاہر ہین کو کہو گیا ہے آپکے سرہانے بیٹہہ کے روگیا ہے جیسے میان رشک کی شان مین یہ شعر موزون کیا ہے شعر ہجر مین حاجت بولاؤ نہین + رشک بیٹہا ہے بن بلاؤ نہین + دیکہو ابہی فصل ما قبل مین جو ہر کتب کی بابت مولویصاحب نے بیان کیا تہا اوسپر آپ سو سو تقریر کہہ گئے ہو کہ یہ سب کتابین الہامی نہ تہین حدیث کی کتابین تہین اب اس مقام پر اولٹی سناتے ہو کہ مولویصاحب نے کسی تواریخ یہودیا عیسائی کی تفسیر سے کیون سند نہ لے جو اتنے در دسر کئے اور دوسرا یہ کہ یہ کتابین منفرق تہین عزیر کاہن نے انہین ترمیم کیا یہ کیا واہیات باتین ہین اپنی کتاب مین بہرتی کیا ہے بہلا کہانت سے اور پیغمبری سے کیا نسبت پیغمبر ونجام سلاان خدا لقب ہے اور کاہن جادوگرون کو کہتے ہین لقولہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک آپتو دیدہ و دانستہ جہوٹہہ بولنے لگے اپنے عیب آپ کہولنے لگے اور اوسپر طرہ یہ کہ قرآن مین عزیر کو نسا کا بیٹا تبلاتا ہے ایصاحب یہ تو ایک طفل نا بالغ بہی جانتا ہے یعنے قرآن یہ کہتا ہے کہ یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہین کچہ قرآن عزیر

یہ نہین آیا ہے کہ عزیر خدا کا بیٹا تھا یہ آپکے عربی دانی ہی کچہ اٹکل بچو
معلوم ہوتی ہے اور اگر یہی عقیدہ آپکا مار کرنا بایست ہے تو ہم آپ کو
ایک بات ایسی بتادین لیتی آپ لوگون کو یہی فہمایش کیجیے کہ دیکھو
قرآن مین اور سب آسمانی کتابون مین شیطان کا نام بکر رسکر درج
ہے اوسکی پیروی کرو تو یقین ہے کہ پادری لوگ آپکے تلقین سے اور
بہی خوش ہونگے طمعا ای خیر خواہی دین سے گے اور خیر خواہون مین
نام لکہہ لین گے اور پہر ہوا اسکے جب خدا کی کتابین حسب تجویز باطلہ
آپکے کاہنون کی ترمیم کے محتاج ہوئین تو کیا مثلین اور مقدمے
کہمر تونگے ٹہرے کہ تجویز ثانی اور تجویز ثالث اوسمین لازم آتی ہے خدا ایسی
گمراہی سے بچاوے ایسے کے پاس نجاوے لبس اہی جواب کو
فصل سوم اور چہارم پر لگا لیجیے گا مکرر بیان کرنا اور نامہ سیاہ نا کچہہ
ضرور نہین البلہ فہمی اینا دست تو نہین خدا نخواستہ ہمارے دماغ مین
کچہہ فتور نہین اب فصل دوم جو اعجاز عیسوی کے مقصد دوم کے جواب
مین آپنے تحریر کی ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین آمین آپکا یہ بیان
ہے قولہ یعنی مولویصاحب عہد عتیق کی کتابون کو یونانی اور لاطینی
سے مقابلہ کرکے علما کے اوس اختلاف سے مقابلہ لکہ کے
جو انہون نے اکتیس جگہہ پر اختلاف اپنے گمان مین

نکال لا ڈالے ہین جنکا نام انہون نے اس شواہد رکہا ہے شاہد اول یعنے پادری صاحب کہتے ہین قولہ کہ ہمارے یہان کتاب استر ۱۰ باب کے آیہ ۳ پر ختم ہوئی ہے اور یونانی اور لاطینی مین ۱۰ باب کے آیہ ۴ اور چہہ باب اور بہی زائد ہین جنکو یونانی اور رومی واجب تسلیم مانتے ہین اسپر اب جواب دیتے ہو قولہ کہ بے شک ایسا حال ہے پر اس سے کیا لازم آتا ہے کون سی تحریف یہان سے ثابت ہوتی ہے کلام الٰہی جو عبرانی مین ہے اوسکا ترجمہ لاطینی مین کیا گیا کتاب استر کے ان چہہ باب جو انہون نے لکہہ رکہی ہین وہ سب احادیث اور تواریخ ہے بطور تتمہ مترجمون نے لکہہ دیتے تہی بعض لوگون نے اونکو کتاب مین شامل کر لیا اور یہ مترجمونکا دستور ہے کہ اومین بعض بعض فوائد یا حواشی یا کوئی قصہ متعلق حدیث وغیرہ سے لکہہ دیا کرتے ہین عبدالقادر کے ترجمہ کی طرف دیکہو کہ کیسا لکہا ہے جسکا ذکر قرآن مین نہین ہے اگر وہ ترجمہ حائل تین نہ ہوتے تو ابتک وہ قواعد عمیز مین ملجاتے اون یونانیون اور رومیون سے پوچہو کہ تمنے یہ چہہ باب کہان سے ٹہرائے اصل عبرانی مین ہین دیکہو وہ خود ہی کہینگے کہ روایات جمع کرکے مترجم نے لکہی ہین یہ واہیات اعتراض ہے اسکو فرق نہین کہتے ہین الخ جواب کہتا ہون مین کہ اول تو اس آیہ

بیان سے یہ بات تحقیق ہے کہ اصل کتب عہد عتیق کی زبان عبرانی مین ہین
اور یہہ ترجمے جو کہ اب ہندوستان مین آپکے پادری صاحبان پیش
کرتے ہین یہ سب یونانی یا لاطینی سے کیے گئے ہین فقط الفاظ عبرانی
کہ کتاب عبرانی سے ترجمہ ہوے اعتبار بڑہانے کے واسطے لکہا گیا
ہے تو یہہ سب جہوٹے ٹہرین شاباش نمک حلالی اسیکا نام ہے اور
کیون نہو ہمیشہ آپ اور آپکے آبا و اجداد سب اہل اسلام ہی رہے ہین اور
آپ نمک اسلام کا ہی پاتے رہے چند عرصے سے اب آپ اگر عیسائی
ظاہر مین ہوگئے تو کہا تک اثر نطفہ و نمک نہووے دوسرے یہہ قول آپ کا
کہ بہت باتین حدیث اور تواریخ سے لیکر اسمین بہرتی کی ہین جیسے خوگیر کی
بہرتی چارجامہ مین ہوتی ہے یہ لکہکر آپ عیب چہپانے کے واسطے
اور خیر خواہی کی راہ سے کہ ایسا نہو کہ کہین پادری صاحب سمجہ جائین کہ یہ
آمنت لائین مولوی عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ کہ مترجم قرآن قومی الزبان
ہین جنسے آپ جہکے ہو کہ دیکہو انہون نے تراجم قرآن مین کیا کچہ حاشیہ
کیا ہے یا معنی مین افراط و تفریط کی ہے یہہ گویا آپنے فقط ابلہ فریبی
کے واسطے لکہ دی ہے خیر اب ہم زیادہ تلاش نہین کرتے پردہ
اسکا فاش نہین کرتے ہان اگر آپ سے اسقدر کا جواب پائین گے
تو باقی شواہدات مین کلام کرین گے آپکو سلام کرین گے ورنہ اہل اسلام کو

اتنا ہی کافی ہے وافی ہے دیکھو دیگ مین ایک ہی چاول ٹٹوﻻ کرتے ہین
عقیدہ پختہ ونام کا کموﻻ لتے ہین اور جو لوگ کہ فہمیدہ ہین جیدہ ہین جانتے
ہین کنایات ونکات پسندیدہ ہین آپکی کتاب دیکہتے ہی سمجہ جائینگے
وہ آپنے کفر کے پردہ مین آکر خوب کام کیا جو دشمنان دین احمدی کو بنانا
کیا فروغ اسلام کا انجام کیا اور حقیقت مین جو ایسا عالم دانا ہجانا اور
نجانا تو کیونکر ان باتون کا پتا تا نامعقولیت یہود ونصاری کی کہات سکہاتا
بقول حضرت سعدی علیہ الرحمہ سے تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیب وہنرش
نہفتہ باشد + اب ہم خدا کا نام لیتے ہین آپکی فصل سوم جو کہ اعجاز عیسوی
کی مقصد سوم کے فصل چہارم کے جواب مین ہے قدم دہرتے ہین قولہ
اب کہتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب نے عیسائیون کے تین عقیدہ
پر اعتراض کیا ہے اور کہین کہین کے قول کچہ درست کچہ نادرست کچہ تحریف
کرکے کچہ معنی نہ سمجہ کے بیان کیے ہین مگر یہہ تحصیل حاصل ہے اور چونکہ
یہہ بحث بحث سے خارج ہے اسلیے ہم ہر ہر قول پر توجہ نہین کرتے
کیونکہ ان تینون عقیدونکو بالتحت ہم قبول کرتے ہین اور آپ ایسے ہی کہتے
ہین کہ قبول فرمایئے پہلا عقیدہ کہ سب تحریر نبیون کے الہام سے
تہین مولوی صاحب اس بات پر اعتراض کرتے ہین کہ یہہ عقیدہ عیسائیون
نے کیون رکہا ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ ہمارا یہہ عقیدہ بہت

سچا اور درست ہے کیونکہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
بہی آپکو بہی گمان ہے جو کچھہ انہون نے الہام یا وحی سے پایا وہ قرآن
مین ہے اور جو کچہ انہون نے اپنی تحریر اور رای سے کہا وہ سب حدیث
ہے اگر یہ کہو کہ نبی بدون الہام کچہ بولتا ہے نہین تو چاہیے کہ سب
حدیث بہی قرآن مین داخل کرو یہ محض بیہودہ بات ہے یہہ عقیدہ ہمارا تشریح
کا محتاج نہین الجواب سبحان اللہ مولانا [illegible] نے سچ کہا ہے [illegible]
قران الکسی در عربی نہ خواند ۔ مگر آن زبان کا بہ ہم نہ ماند + الیصاحب کتاب
میزان الحق باطلہ مطلق قول یادرہے فنڈر صاحب دیکھو آنکہین مینکو [illegible]
مین آو تیلی کے بیل نہ بنجاؤ گہر سے گھنٹون تلک ہلاؤ ہتیلی پر سرسون
نہ جماؤ فنڈر صاحب کے قول پر مولوی صاحب فرماتے ہین انہون نے
لکہا ہے قولہ جمیع امور کیا مشاہدات اور مبصرات کیا اولیات سب الہام سے
لکہے جاوین تو اب حسب تشخیص آپکے ایک الو ہمارا کہین نہین گیا آپ بغو یا
اونٹ بناؤ تمہین اختیار ہے [illegible] دوسرا عقیدہ یعنی مولوی صاحب
کہتے ہین کہ عیسائی لوگ نبیون اور رسولون اور حواریون کی معصومیت [illegible]
کے بہی قائل نہین [illegible] کہتے ہین کہ پیغمبرون سے بہی گناہ ہوجاتے
[illegible] جواب [illegible] کہ یہہ بات درست اور قابل
[illegible] تسلیم ہے اگر اسکو نہین مانتے تو ثابت کرو کہ انبیا کس دلیل سے معصوم [illegible]

ہوئے کلام الٰہی یعنے بیبل تمہارے پاس موجود ہے اوس سے
ثابت کرو کہ انبیا معصوم ہوئے ہین عصومیت انبیا پر کوئی دلیل مسلمانونکے
پاس نہین ہے قرآن مین مطلق اسکا ذکر نہین ہان شرح مواقف مین مولویون
نے اپنی عقلی دلیلون سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے مگر ہم اونکی عقلی دلیلونکو
نہین مانتے اور ایمان نہین لاتے غرضکہ اسیطرح اور بہت واہیات مالیخولیا
آپنے بجاے الہ جواب ہم کہتے ہین کہ اسمین آپنے بڑی غلطی کی
ہے جو سنیگا آپکو معقول کریگا اول تو یہ کہ مفقود ہے جواب مانگنا
یہ محض واہیات ہے بیہودہ بات ہے خرافات ہے دوسرے
یہ کہ ہم آمادہ ہین یوکیل ہن آپکی کتاب کا رد کس شد و مد سے لکھا
اور آپکو رجسٹری کرا کے روانہ کیا اگر آپنے اوسکا جواب دیا تھا منہ کو
سیا تھا تو یہی بات پوچھتے جب ہم جواب نہ دیتے تب ہی اور پھر رجوع
کرتے اپنے لغویات کتاب مین بھرتی نکرتی دیر کی اوڑاتے منہ کی کہاتے
لہذا اب ہم سے سنئے تقریر فضولی سے غرضا معین نہ دینے بیبل کی
نسبت تو ہمارا یہ جواب ہے کہ وہ سراسر خراب ہے اوسمین تو معاذ اللہ
یہود و مردودنے انبیا کی نسبت زنا ثابت کی ہے ناحق کی روسیاہی
لی ہے اور پھر عیسائیونکو بھی اپنا پیرو کیا ہے بقول اہل ہند یہ سب
وہ چپائی دونون نے مل خاک اوڑائے مگر قرآن قوی البرہان مسلم البیان

وحبب الاذعان مہدی اہل ایمان قاطع برہان شیطان علیہ اللعن ہمزہ برحنو
پر نور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے البتہ ہم معصومیت کل انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ثابت کر سکتے ہین وہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ ارشاد
فرماتا ہے کہ زکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصالحین پس اس سے
صاف ہویدا ہے معصومیت انبیا پیدا کہ جہان کہین قرآن مین ذکر مرسلین
آیا ہے اللہ صاحب نے وہان اونکو بہ تعریف یاد فرمایا ہے تو انبیا ہمہ
صورت معصوم ٹھہرے کسی نبی کو مثل توارت وانجیل برائی سے نہین یاد کیا بلکہ
جب زمانہ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیا اور یہود نے
تحریف کر کے انبیا پر تہمت زنا وغیرہ توارات مین ملایا ہے اسی پر اللہ
جلشانہ نے نسبت اپنے حبیب کے سورۂ انا فتحنا مین حکم قطعی کھلا کھلی
نازل فرمایا ہے لِیَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا یعنی خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ اللہ تعالے
نے تیرے اگلے پچھلے گنا معاف کیے اور تمام کیے اوپر تیری
نعمت اور دکھلائی راہ سیدہی اب مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ فایدہ
مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ یہہ بات اللہ نے کسی بندے کی شان مین نہین
فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اگرچہ بہت بندے ہین اسمین نظر کرنا
ہے الخ اور یہہ جو مسلم نے روایت کی ہے الحدیث کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل مین غین یعنی کچہ کدورت آجاتی ہے تو اوس
دن بہر مین سو بار اللہ تعالی سے مین بخشش مانگتا ہون الخ و وجہ بات ہے
کہ غین لغت مین ابر کو کہتے ہین ایک ابر سا آپکے دل پر کبہو ہو جاتا تہا بعض علما
نے اس امر کی تفسیر یون کی ہے کہ آپکا دل مثل آئینہ کے تہا پس امت کے
گناہونکا عکس جب اوسمین پڑتا تو آپ استغفار کرتے اور فی الحقیقت
یہہ استغفار امت کے لیے تہا اور بعض نے یون کہا ہے کہ ہر ساعت درجات
بڑہتے رہتے تہے کما قال اللہ تعالی وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی
پس کبہو آپ پہلی حالت کو ادنے سمجہ لیتے تہے بعد اسکے جب اوس مرتبہ
سے بڑہ جاتے تو اوسکے خلاف معلوم ہوتا اوسوقت اپنی پہلی حالت
پر ندامت کرتے اور اوس سے استغفار کرتے اور بعض کہتے ہین کہ چونکہ
آپکا دل آئینہ تہا جب کوئی شخص خاص آپکے مقابلہ پر ہو جاتا تو کچہ اوسکی کدورت
آپ کے دل پر منعکس ہوتے تب آپ استغفار فرماتے چنانچہ تائید کرتی ہے
اسکی وہ حدیث کہ آپنے فرمایا تہا کہ مقتدیون کی حالات سے مجہے نماز میں
تلتباس ہو جاتا ہے اب فرمائیے کہ یہ صفت معصومیت پر دلالت کرتی ہے یا مثل
توراة و انجیل خدا پر زنا ثابت کرتی ہے دیکہو انجیل مین یوسف نجار کو شوہر
بی بی مریم کا قرار دیا ہے الحاق کیا ہے اور پہر حاملہ ہونا اونکا روح القدس
سے بیان کیا ہے اور بقول ہولوپ ترستاسد ملہ اللہ خدا پر بہی زنا ثابت

ایا ہے اور سوا اسکے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اہل بیت کی شان میں تو آیۂ تطہیر موجود ہے جلیل انبیا و مرسلین میں
ایسی نمود ہے مباہلہ میں اپنے اولاد امجاد حسینکے یعنی اہل بیت مستحق آیۂ تطہیر
اونکی معصومیت میں کیا شک ہے پھر دیکھو قال اللہ تعالی واللہ یعصمک
من الناس تا آخر ترجمہ یعنی فرمایا اللہ جلشانہ نے کہ خدا نگاہ رکھیگا تجکو
لوگوں سے حدیث میں آیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیہ تو باہر تشریف
لائے حضور اقدس خیمہ سے اور ارشاد کیا صحابہ سے جو کہ پاسبانی پر تھے
ہٹ جاؤ اے لوگو حراست میری میرا پروردگار کرتا ہے اور روایت کی گئی
ہے کہ ایک سفر میں آنحضرت نے نیچے ایک درخت کے لوگوں سے
جدا ہو کر استراحت فرمایا تھا کہ آیا ایک اعرابی کافر اور کھینچی تلوار اپنی اور کہا کون
ہے کہ باز رکھے تجھے مجھسے آپنے فرمایا کہ اللہ بس کانپا اعرابی اور گر پڑی
شمشیر اوسکے ہاتھ سے اور مارا سر اپنا اوسنے اوسی شمشیر سے تا روان
ہوا دماغ اوسکا بس نازل ہوئی یہہ آیت فقط تو اب انہیں وجوہات باہرہ
ہمارے علما معصومیت ثابت کرتے ہیں اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ شرح مواقف
میں مولویوں نے اپنی دلیل عقلی سے یہہ مسئلہ ثابت کیا ہے اسکو ہم
نہیں مانتے میں پوچھتا ہوں کہ آپ جو دلائل لا طائل خلاف عقل و نقل پیش
کر رہے ہیں فرما آخرت سے اپنا نامۂ اعمال بھر رہے ہو تو کیا معاذ اللہ

اسکو ادہام صہیب التار الا ہی سمجہی ہو اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ ہم نہین مانتے
تو آپ یا کون ہین جو نہین مانتے دیکہو شیطان اور بت پیدین اخوان الشیاطین
خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ بہی ہہی یہ محض واہیات خیال ہے
سکا بوال ہے ہان یہ ایسی بات ہے کہ کسی بیہودہ نے کہا کہ مین نے
رات کو خواب مین دیکہا کہ تمام دنیا میرے فالنے پر ہے سامعین نے
پوچہا کہ تم کہان سے تہے کہا یارو ان کا جو بڑا جدا تہا تین اعقیدہ قولہ لیکن
آپ فرماتے ہین کہ مولوی صاحب کہتے ہین کہ عیسائی لوگ اون لوگون کی
نسبت جو کہ روح القدس سے مستفیض ہین اور کرامات و معجزات بہی دکہاتے
کرتے ہین یون کہتے ہین کہ وہ بے ایمان بہی ہو سکتے ہین اسکے
جواب مین آپ یون ریر کرتے ہین یا گرنر کرتے ہین قولہ کہ بعضے فریبی آدمی
آپ کو فریب سے بزرگ بنانے کے واسطے کراماتین اور جہوٹے معجزے
دکہلاتے ہین وہ حقیقت مین روح القدس کی طرف سے نہین ہوتے
ہین اونکے شرارت کسی نکسی وقت ظاہر ہوجاتی ہے اسبات کا امکان
عقلاً او نقلاً ثابت ہے الجواب خیال کیجیے راہ پر آئیے بات مین اب
بہیر بتائیے خدا سے شرمائیے دیکہو مولوی صاحب یہہ کہتے ہین کہ
کسکو روح القدس سے مستفیض جانتے ہو تو آپ غیر مستفیض کا ذکر
کرتے ان یہہ بہی شش ہوئی بہیت اچہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا + الخ اب فصل چہارم جو تینون فصلون کی
تلخیص ہین سو وہ قابل رجوع ہم نہین پاتے کہ اوسکے جواب باتفصیل
ہو چکے لہذا اب باب ششم فصل اول جو کہ اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل
چہارم کے جواب مین رجوع لاتے ہین حق بولتے ہین آپکی ابلہ فریبی کو
میزان خرد مین تولتے ہین عقدہ سربستہ کھولتے ہین **دفعہ** اس فصل
مین آپنے یہ بیان کیا ہے **قولہ** کہ مولوی صاحب نے توراۃ شریف سے
۱۴ آیات نکال کے پیش کیے ہین اور دعوی کیا ہے کہ ان آیات کا
مضمون ظاہرا غلط معلوم ہوتا ہے اور یہی تحریف کی دلیل ہے اسپر آپ
یون بول چلے ہین الی **قولہ** یعنی مین کہتا ہون کہ مولویصاحب نے
ان آیات کے سمجھنے مین بڑا دہوکا کھایا ہے یا دوسرون کو غلطی مین
ڈالنا منظور ہے ناظرین ان آیات کو اور انکے مطالب کو غور کرین وہ ۱۴
آیات یہ ہین پیدایش کے ۴۶ باب آیہ ۴ مین ہے **قولہ** کہ خدا نے
وعدہ کیا یعقوب سے کہ مین تجھے مصر سے پھر لاؤنگا پھر پیدایش ۴۹ باب
آیہ ۳۳ مین ہے **قولہ** کہ یعقوب مصر مین مرگیا پس بگمان مولوی صاحب
یہ روایت توراۃ کے غلط ٹھیرے مین کہتا ہون کہ پہلے آیہ کا مطلب
مولویصاحب نہین سمجھے کیونکہ وہان یعقوب سے بنی یعقوب مراد ہے اور
بالفرض اگر مولوی صاحب کا مطلب مان بھی لین تو بھی خدا کا وعدہ جو یعقو

سے تہا وہ پورا ہوا ہر گز یہ روایت غلط نہین ہے بلکہ برحق اور سچی تورات
ہے پیدایش ۰ ۵ باب آیہ ۱۳ مین ہے قولہ کہ اوسکے بیٹے اوسکو
لائے اور کنعان کے کہیت مکفیلہ کے مغارہ مین دفن کیا اور پہر اولاد
یعقوب کے معہ مصر ہی مصر کو پہرے دیکہو جیسا خدا نے فرمایا تہا ویسا ہی
ہوا اور اگر مولوی صاحب کی یہ مراد ہے کہ زندہ گیا تہا مردہ آیا تو جواب
یہ ہے کہ خدا نے یہہ کب کہا تہا کہ مین تجہے زندہ لاؤنگا کیونکہ جب یعقوب
مصر کو گیا تہا بُڈہا مرد تہا پس خدا نے اوسکے اطمینان کے واسطے
یہہ فرمایا تہا یعنے تو اپنے باپ دادے مین دفن ہوگا اور بیل کا یہہ عام
محاورہ ہے کہ یعقوب سے اولاد یعقوب مراد ہے اور اسرائیل سے
بنی اسرائیل الخ جواب ہمارے نزدیک اِس مقام پر مولوی صاحب کا
بیان نہایت درست اور صحیح ہے اور تمہاری تشخیص محض لچر و پوچ ہو اشکا
معاذ اللہ خدای تعالے نے ایسے صریح البیان بات کو مبہم کیون فرمایا
اگر اسکو یون فرمادیتا کہ حالت پیری مین جو تو جاتا ہے وطن سے تو تو تم
نہ کہا ہم تجہکو تیرے آبا و اجداد سے پہر ملائین گے یہین دفن کرائین گے
پہر لائین گے تیری اولاد کو یہین بسائین گے تو فرمایئے اسمین کیا نقص
تہا دوسرے یہ کہ خدا فرماتا ہے کہ تجہے مین پہر لاؤنگا تو تجہہ سے مراد
لاشہ نہین ہوسکتا یہ تو کہین کا محاورہ نہین نہ روزمرہ کا بول چال ہے

اب اگر آپ شاید یہ فرماوین تو ثابت جتاوین کہ قرآن شریف مین بہی ایسے
معمے ہین مثلا حروف مقطعات ہین کہ اونکے معنی علمارِ اسلام چند طرح
کو لیتے ہین سو یہہ محض غلط ہے علمار اسلام یہہ کہتے ہین کہ انکے معنے
خدا ہی جانتا ہے یا اوسکا رسول آپکی طرح تاویل لاطائل جسکو مطلب سے
کچھ علاقہ نہین کبہو نہین فرماتے یہ تجویز آپکی سراسر غلط ہے پہر کہتے ہو
یہ مولوی صاحب نے لکہا ہے کہ گنتی کی کتاب ۳۱ باب آیہ مین ہے
قولہ سب مدیانی قتل ہوگئے تھے پہر قاضیون کے باب ۶ آیہ ۱ و ۲ سے
معلوم ہوتا ہے کہ سات برس مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب رکہا
لیکن یہ طاقت مدیانیون نے کہان سے پائی وہ تو قتل ہوچکی تہی پس
یہہ آیہ غلط ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ کہ پہلے آیہ مین لفظ مدیانی
سے وہ سب مراد ہین جو بر سر مقابلہ تہے یا وہ سب جو اون سنگین حکم کے
جاری رہنے تک نظر آئے جیسے کہ قیاس چاہتا ہے نہ یہ کہ ہر ہر مدیانی مرد قتل ہوا
تہا کبہو وقوع مین نہین آیا چنانچہ قرآن کا بہی یہی محاورہ ہے اور سب جانکی
عادت ہے کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر
سے ہوتی ہے جیسے سورہ حج مین رکوع ثانی مین ہے
منہا۔ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ یعنے پوری کرین
اپنی منتین اور طواف کرین اس قدیم گہر کا دیکہو یہہ مقام عام خص منہ البعض ہے

یعنے کل نذرون کے ادا کرنیکا اور سب لوگون کو طوف کرنیکا حکم ہوا ہے
حالانکہ بری نذرین پورا کرنی منع ہین اور بدون طاقت کے حج کرنا فرض
نہین پس اسیطرح یہ آیہ شریفہ کہ سب مدیانی قتل ہوے عام مخصوص البعض
ہے جیسے کوئی کہے کہ سنہ ۵۷ء مین دہلی مین سب انگریز اور عیسائی
قتل ہوے اور باغیون کے ہاتہہ سے مارے گئے تو اس سے
یہہ مراد نہین ہے کہ تمام روی زمین پر کوئی نہ رہا بلکہ مراد یہہ ہے کہ اونکو
ہاتہہ جو آیا مارا گیا اسکے سوا جب مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب کیا
تہا تو یہہ ماجرا اور یہہ قتل سے ۱۹۷ برس کے بعد وقوع مین آیا تہا اور
چونکہ اونکے چہوٹے بچے اور بچیان اور کچہ بقیہ اوس قتل کی باقی تہی اور
مدت بہت گذری تہی اسلیے کہ وہ مدیانی پہر طاقت ور ہو گئے تہے اسکے
سوا یہہ ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل کو مدیانیونکا قہر اً مغلوب کیا تہا
پس قادر مطلق تہورونکو بہتون پر غالب کر سکتا ہے پس یہ آیہ صحیح اور اعتراض
غلط الخ جواب مشفق من سوال از آسمان آمد جواب از ریسمان اسکو کہتے
ہین بہلا ہم پوچہتے ہین کہ مولوی صاحب نے تو قتل ہو چکنے پر اعتراض کیا ہے
اور آپ اپنے جواب ناصواب مین لفظ سب سے مراد وہ لیتے ہین جو برسر مقابلہ
تہے یا وہ سب جو اوس سنگین حکم کے جاری رہنے تک نظر آ سکے
جیسے کرنا پس چاہتا ہے نہ یہہ کہ ہر ہر مدیانی قتل ہوا فرمائیے ہو مین پوچہتا ہون

ذرا سننا کیسا آیہ تو لیتی ہے ہو چلے اور آپ قیاس پیش کرتے ہین بہلا
یکا قیاس کیا خدا کے حکم پر یہی متقدم ہوا اور پہر او بہر طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو
تو قرآن کو پیش کرتے ہو اور تمام جہان کو سمیٹتے ہو جو کچہ کہ باقی رہا ہے اب
تم اوسے مٹاتے ہو کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر
سے ہوتی ہے یعنی سورہ حج کی ۴ رکوع مین پوری کرین اپنے منتین اور
طواف کرین اس قدیم گہر کا۔ الم پہر نادیکی قتل کی نظیر لائے ہو سبحان اللہ
قرآن مترجم مولوی عبد القادر صاحب رحمہ اللہ کا دیکہا ہوا ہو پہلے دو آیہ پڑہکر
ملاحظہ کرو وسواس شیطانی پر لات مارو ہر جگہ نہ ہارو کل مقام پر قابلیت لغو
نہ بگہارو یعنے اللہ تعالے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم کرتا ہے اور
پکار دے لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پاؤن چلتے
اور سوار ہو کر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے راہون دور سے ف ۵
ایک پہاڑ پر کہڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ لوگو تم پر خدا نے
حج فرض کیا ہے حج کو آؤ باپ کی پشت مین لبیک کہا جنکی قسمت مین حج
تہا ایک بار یا دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے ہزارون خلق پیادہ آتے
ہین لیکن فرض جب ہے کہ سواری میسر ہو اور اگر بلکہ نزدیک ہو اور شخص
کو چلنے کی عادت ہو تو امام مالک کے نزدیک فرض ہے اگر اسپر فرض ہوگا
کہ حکم خدا مین اور پکار دینے لوگون مین حج کے واسطے ضمیر جمع کی ہے جنکی

وا مدمین پانون چلتے اور پیادہ و سوار سے مراد ہے یہ صیغہ جمع کا
ظاہر ہے جیسا کہ فائدہ پانچ مین بیان ہوا اور بری مدرین یہ لفظ بالبیت
العتیق کے فائدہ ۲ مین ملاحظہ فرمایئے مولانا فرماتے ہین قولہ
لذمتین اپنے مراد منکے واسطے جو آتی ہو تو وہ ادا کرین اصل منت اللہ کی
ہے اور کسی کی نہین الخ اب کہیے کون جیتا کون ہارا کسنے بریز بریز
پکارا غرضکہ اسیطرح اور سب اعتراض آپکی نسبت مولوی صاحب واہی تباہی
لفظ لاتے ہین بس اب ہم بعونہ تعالٰی آگے بڑہتے ہین اس فصل کا ہم ماحصل
کو قلم انداز کرتے ہین دفعہ فصل دوم اعجاز عیسوی کے مقصد دوم فصل
چہارم کے جواب مین آپ مین ایکا بیان بطور نیز بان یہ ہے قولہ کہ یہ
فصل مقصد دوم کے آخری فصل ہے اور اب مصنف اعجاز عیسوی عہد
عتیق کی نسبت جو کچہ لکھنا تہا لکہ چکا اسلئے اس آخری فصل مین بڑے
ہاتہ پاؤن ہلا یا نہ مارے یہ فصل آپ ہی سے کچہ بہی ثابت نہ کر سکے آپ ہی
ہاتہ پاؤن مار کے ٹہنڈے ہوگئے دو باتون کا بیان مولوی صاحب
نے اس فصل مین کیا ہے اول کتب عہد عتیق سے بہت فساد بتلاتے
ہین دوسرے باقرار خود ملحدون اور بے ایمانون کی کتابون سے
نکال کر اور کچہ ذہن سے تراش کے (۷۰) اعتراض جناب باری تعالٰی
کی ذات پاک پر کیے ہین پہلا فساد کتاب دوم اخبار الایام کے باب

آیہ ۲ مین ہے **قولہ** کہ اخزیاہ ۴۲ برسکی عمر مین بادشاہ ہوا پھر اوسی کتاب
کے باب ۲۱ آیہ ۲۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ اخزیاہ کا باپ یہورام ۳۲
برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھہ برس اوسنے سلطنت کی تو کل عمر
اوسکی ۴۰ برس کی ہوئی اسلیے بیٹا باپ سے دو برس بڑا ٹھہرا اسپر آپ
جواب دیتے ہو **قولہ** کہ اس مقام پر ضرور سہو کاتب ہے ہار لفا صاحب کا
قول درست ہے کہ عبری لوگ ابجد کے حرفون مین اعداد کو لکھا کرتے ہین
پس میم بجاے کاف کے سہو کاتب ہی معلوم نہین کہ ایسے مقامون سے
مولوی صاحب کا مطلب کیا ہے تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کی
ہرگز نہین ہو سکتی کیونکہ ضرور سہو ہے نہ تحریف اور اس قسم کی سہو ہر کتاب
مین عقلاً و نقلاً جائز ہین چنانچہ فصل ۷ باب ۸ مین ایسے مقام قرآن مین
بھی مین دکھلا دونگا اور اگر اسکو تحریف کہین تو تحریف عمدی کسی فائدے
کے لیے اگر کہین ہو تو ہوتی ہے اس سے کیا فائدہ ہے محمد صاحب
کی کوئی بشارت اس سے فوت نہین ہوتی نہ مسیح کی کوئی فضیلت بڑھتی ہے
یہود کے کچہ نقد ہاتھہ آتا ہے بہرکیف یہہ شبہہ بحث سے خارج الجواب
مہربان من یہ جواب آپکا شترگربہ ہے بقول شخصے نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط
وسوسہ شیطان کا اسواسطے کہ جب آپنے خود تسلیم کر لیا کہ یہہ سہو کاتب ہے
پھر اسمین تاویل لاطائل فضول ہے کیا معنے کہ باوصف موجود ہونے

نکلس وا طیکانوس اور تدکرا نزیمی اور قدلس اکسندرنیوس کی یہ کتابین علماء یہود کی قدیم مین فقط سہو کا قیاس نہ رفع ہوا تو پہر اور اختلافات کیونکر رفع ہو سکتے ہین آپ کہان تک کوشش کرینگے یارو صاحب کا حیلہ اعداد جو آپ پیش کرتے ہین یہ گمانی بات سے مزخرفات ہے بقول مشہور داستانی تیل کی کہلی ہے بری ہے یا بہلی ہے دستور ہے جب آدمی سب طرف سے ہارتا ہے تو کچہ نکچہ ہاتہ پانون مارتا ہے ہان یہ جو آپنے فرمایا کہ اس سے کچہ بشارت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین فوت ہوتی ہے نہ حضرت مسیح کی فضیلت کہوتی ہے نہ کچہ نقد یہود کے ہاتہ آتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اسیطرح یہود نے بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حذف کر کے ایمان کو کہو یا ہے کتاب اللہ کو تحریف بطالت مین ڈبوبا ہے اور فضیلت حضرت مسیح بہی اسیطرح چہپاتے ہین جہوٹی کہانی بناتے ہین کہتے ہین کہ مسیح موعود ابہی پیدا نہین ہوا وہ مسیح کا ذکر جہان کہین کتب عہد عتیق مین پاتے ہین الدجال مسیح فرماتے ہین مگر نہین معلوم کہ مسیحی کیونکر یہود کو اپنا حمایتی جانتے ہین کسی کی نہین مانتے ہین اہل اسلام جو کہ مومن بہ مسیح علیہ السلام ہین انہین کی نہین مانتے ہین الیصاحب ذرا ہوش مین آئیے اعلی کر دہو کے اسفل نکہا ئیے کچہ تو خدا سے شرمائیے قرآن جو کہ صداقت رسالت مسیح علیہ السلام سے مملو ہے اسکو تو نہین

مانتے ہوا نہے گواہ کو آپ جھوٹا جانتے ہو دیکھو مولویصاحب تو ہم ۱۶ فساد
تبلاتے ہین مگر ہم ایک ایسا فساد تبلاتے ہین کہ آپکا اصول ہے غارت غول
ہواجاتا ہے جو سنتا ہے وہ شرماتا ہے ہکذا کتاب اشعیا نبی ۴۳
باب کے آیہ ۴ قولہ ازبسکہ تو میرا پیارا ہے اور میری نگاہ مین عزیز اور
گران مایہ ہے اسلیے مین تیری بدلے لوگ اور تیری جان کے عوض مین
گروہ مین دونگا الخ اور پہر اوسی کتاب کے اوسی باب کے آیہ ۱۱ قولہ مین ہی
خداہون میرے سوا کوئی بچانیوالا نہین مین نے بیان کیا اور مین نے بچالیا
الخ اور پہر اوسی کتاب ۴۹ باب کے آیہ ۲۶ قولہ اور مین تیرے ظالمون کو
انہین کے گوشت کھلاؤنگا وہ میٹھی مے کے مانند اپنا لہو پیکے
بیخود ہوجاوینگے اور سارے بشر دیکھینگے کہ مین تیرا خدا بچانیوالا
مین یعقوب کا قدیر تیرا چھڑانیوالا ہون الخ اب فرمایئے کہ اسمین کونسی آیہ
کو سچ اور کونسے کو جھوٹھہ جانین یا جھوٹھہ اور سچ کو ایکہی مین سانین یا آپکی
تجویز کو لچر و پوچ جانین لہذا اب ہم بشدید قلم صداقت رقم کی باگ اوٹھاتے
ہین آپکے آٹھہ باب فصل چار پر جاتے ہین دیکھیئےگا کیسی دہجیان اوڑاتی
ہین خدا نے ہمکو اپنے حبیب پر شیدا کیا ہے معلوم ہوتا ہی کہ ہمکو اسی
وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اب ایک بات اور سن لیجئے جو کہ آپنے
اسی فصل کے صفحہ ۷ امین بجواب ۱۴ فساد مجوزہ مولوی صاحب کے لکھا ہے

اور ساویسیر قرآن شریف کی نظیر لائے ہو اسطرحپر کہ واسطے دہوکا دینے جاہلون
کے کہین کا فقرہ اوڑ لاکے کہین جاپایا ہے یا دریصاحب کو نہ سمجہایا ہے
تاکہ وہ جانین کہ معاذ اللہ ایسی غلطی قرآن مین بہی ہے **قولہ** یعنے آپ
فرماتے ہین منہ ایش ہتزازیلی بتلاتے ہین الی **قولہ** کہ مولویصاحب نے
جو دو آیہ لکہے صموئیل کی کتاب اور تاریخ کی کتاب سے لکہا ہے
قولہ کہ اس کتاب کے ناظر کو خدا اور شیطان مین فرق کرنا مشکل ہوا الخ اسکے
جواب مین آپ ہاتہہ پانون مارکے بقول خود جب ٹہنڈے ہوے
تو قرآن پر کے جہکے ہو کہ ایسا خیال قرآن پر درست آتا ہے الخ **اقول** واہ
سبحان اللہ کیا خوب آپکا خیال ہے ایصاحب ابہی دنیا علم تفسیر
قرآنی سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے جب فقط مدرسہ سرکار کے
پڑہے ہوے رہجائینگے تب البتہ آپکے ایسے جہوٹے وسوسے
اور حوالے کام آوینگے میان ابلیس تلبیس کے من بہاونیگے
مزٹیا ہلا دینگے اب سنیے آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن کے
ساتوین پارہ کے آخر مین لکہا ہے کذلک زینا لکل امۃ عملہم ترجمہ
یعنی ہرگروہ کی نظر مین ہمنے اونکے کام اچہے بنا دیے ہین لہذا ہر ایک
شخص اپنے اچہے برے کامونکو بہتر جانتا ہے پہر اوسی پارہ کے ۱۱
رکوع مین ہے وزین لہم الشیطان ما کانوا یعملون ترجمہ اور شیطان نے

اونکے کام اونکو اچھی دکھلائے ہین اسپر آپ طعن کرتے ہین قولہ لیس اسکا حاصل آیہ اول ہین خدا اور حاذ اللہ آیہ دوم ہین شیطان معلوم ہوتا ہی جواب دیکھو شروع رکوع آیہ اول کا ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ یعنے تم لوگ برا نکہو جنکو وہ پکارتے ہین اللہ کے سوا کہ وہ برا کہینگے اللہ کو بے ادبی سے بن سمجھے اسیطرح ہمنے بہلی دکھائے ہین ہر فرقہ کو اسکے کام الخ مراد یہ کہ ہر فرقہ باطلہ بھی اپنے افعال بد مآل کو مثل آپکے بہتر جانتا ہے اب فرمایئے کہ اس سے یہ بات کہان نکلی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہمنے اچھے بنا رکھے ہین اور ہر ایک جو اپنے برے کام کرتا ہے وہ بہتر جانتا ہے کہ خدا نے ایسا ہی کر رکھا ہے اور دوسری آیہ رکوع ایضا بھی آپکی رای ناقص بلکہ انقص سے غلطی فاش کہائی ہے شامت اعمال آپکی آگے آئی ہے دیکہو شروع رکوع سے جسکا ترجمہ ہم کیے دیتے ہین یعنے اللہ جل شانہ فرماتا ہے اپنے مخاطب سے کہ ہمنے بہیجے تھے رسول بہت اگلی امتون پر تجہسے پہلے پہر اونکو پکڑا سختی مین یعنی اون امتون کو بسبب عدم بجا آوری حکم رسولون کے تاکہ متنبہ ہوکر اطاعت کرین حکم خدا کے اور پہونچا اونپر عذاب ہمارا تو گڑگڑاے لیکن سخت ہوگئے دل اونکے الخ اب فرماتا ہے اور بہلے دکہائے شیطان نے اونکو جو کام کرتے تہے اور آپ ترجمہ بنا بین فرماتے ہین قولہ اور شیطان نے اونکو اونکے کام

اپنے دہلائے ہین یہ دروغ آپ کا فاش پکڑا گیا ہمارے قلم کی انی میان
عزازیل کے دماغ میلاغ مین پار ہوگئی جھوٹے لپاڑئے کے سر پر جوتیونکی
مار ہوگئی ہماری صداقت کی پکار ہوگئی بس اگر دون کی نہ کہیجیے تو ہمارے
آپکے جیت ہار ہوگئی کتاب آپکو صفحہ صداقت سے وہ ہوگئی والدہ عزازیل
آپکی سرہانے روگئے اب اسکے بعد آپنے فساد ۹ مین عجب گانٹھہ
دی ہے یعنی آپ فرماتے ہین قولہ کہ مولویصاحب نے فساد ساتہہ کو
یون بیان کیا ہے کہ کتاب دانیال کی باب آیہ ۱۴ مین ہے قولہ کہا وسنے
کہا کہ دو ہزار تین سو شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جاوے اور
آیہ ۱۹ کے آخر مین ہے قولہ کہ آخر کے وقت معین مین یہ ہوگا الخ لبس
خواب کے دن سے ۷ برس ۴ مہینے ۲۰ دن کے بعد وہ آمد آنا چاہیے
تہا مگر ابتک نہین آیا اسلیے یہہ پیشین گوئی غلط ہوئی پہر کہتے ہوالی قولہ
کہ اسکے بعد مولوی صاحب نے بہت سی بیفائدہ تقریرین کین ہین اور لکہنو
کے کسی مجتہد اور پادری یوسف ڈیف صاحب کی کچہ گفتگو بے محل
اولٹی سلٹی بیان کرکے کہا کہ مین کہتا ہون کہ مجتہد صاحب کا بیان حق
بجانب تہا پس ان واہیات باتون سے ہمین کیا علاقہ ہم تو اعجاز عیسوی
کو اس نظر سے دیکھتے ہین کہ کہین چلکر مولویصاحب کتب مقدسہ مین
تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کے ثابت کرین پر وہ تو اس امر کو

دبا گئے اور ملحدانہ تقریرین کر رہے ہین اسپر یہ جواب بہی آپنے دیا ہے قولہ
کہ پاترک کی تفسیر مین لکہا ہے کہ انٹوکس کے مارے جانیکے بعد یہ پیشین گوئی
پوری ہوئی اور ہر ایک پیشین گوئی دو طرح پر ہوتی ہے یعنی ایک دفعہ پوری ہو چکی
دوسری دفعہ پوری ہونیوالی ہے اور یہ مضمون نہایت دقیق ہے جسکو کلام الٰہی
سے مناسبت ہے وہی اسبات کو خوب سمجہیگا الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب
کا جواب اور تشخیص اس مقام پر کیا بیجا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ پاترک صاحب
کی تفسیر مین لکہا ہے اوسے ہم حسب قول آپکے جیسا کہ آپنے اپنی کتاب
تحقیق الایمان مین لکہا ہے کہ حدیث کا کچہ اعتبار نہین پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دو سو برس کے بعد لوگون نے بنائے ہین لہذا ہمارا
بہی یہی قول ہے آپکی نسبت اگر انجیل یا توراۃ سے کوئی دلیل دکہا دیجئے
تو البتہ سماعت ہو گی دیکہو پہلا خط ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مرحوم و مغفور کا جو کہ
انہون نے آپکے علما و قدما کی نظیر پادری فنڈر صاحب کو لکہا تہا اور پادری صاحب
نے اپنے دوسرے خط مین اپنے قدما کی نسبت کیا لکہا ہے اور اونکی بے اعتباری
ثابت کی ہے **قولہ** اولا تعجب کرتا ہون کہ ٹامس پائن اور ڈاکٹر اسٹراس صاحب
لوگون کی کتاب آپکو پسند ہین یہ تو مسیحی نہین بلکہ جملہ منکرین مسیحی سے ہین نہ نبی
کو مانتے ہین نہ وحی کے قائل ہین اور نہ موسی و عیسی کو برحق جانتے ہین اور
معجزہ سے بہی انکار ہے وہ تو وحدت الوجود اور دہریہ کی قسم سے ہین الخ

اب فرمایئے جب کہ قد ما کا یہ حال ہے تو اب آپکو لطیر الانا متقدمین
اپنے سے کب مجال ہے بس مناسب ہے کہ تم مسلم کو فاش نہ کیجئے
اپنا پردہ آپ فاش نہ کیجئے مگر مضمون میں جو رد کرنا آپکو منظور ہے تھا مولوی
نے جو تقریر مجتہد صاحب لکھنؤ کے بیان کی تھی وہ آپکو ہو بہو بیان کرنا چاہیے تھا
اوسکو واہیات کہنا مین واہیات ہے ہم کیا کرین اعجاز عیسوی ہمنے
بہت تلاش کی کہین دستیاب نہوئی ورنہ آپکی اوڑان کہانی کا پردہ کہول
دیتے جو کچھ باقی رہتا ہے وہ بہی بول دیتے آپکی ابلہ فریبی اس سے
بہی بڑہ کر کہول دیتی انشاء اللہ اگر زندگی بخیر ہے تو پادری ڈولف صاحب
کی گفتگو جو کہ مجتہد صاحب لکہنو سے ہوئی تہی کسی سے دریافت کرکے
مابعد لکہی جائیگی مگر سر دست اتنا ہماری تحقیقات مین آیا ہے ایک بزرگ
جو اس جلسہ مین شریک تہے بہت نزدیک تہے وہ فرماتے ہین آپ کو
شرماتے ہین **قولہ** کہتے ہین کہ اوائل سلطنت نصیر الدین حیدر بادشاہ لکہنؤ کے
پادری یوسف ڈولف صاحب کہ بہت بڑے عربی دان تہے لکہنؤ مین آکے
اور صاحب کلان بہادر کی کوٹہی مین فروکش ہوئے اور بذریعہ پرچہ پیام بڑی
صاحب بادشاہ کو اس بات کی درخواست کرائی کہ آپکے علماء فریقین سے
ہمارے پادری صاحب گفتگو کرنا چاہتے ہین لہذا اگر آپکے سامنے ہو تو عین
مناسب ہے اسپر بادشاہ نے منظور فرماکر آٹہہ علما حنفی مذہب فرنگی محل

ہے اور دو بہائی مجتہد العصر لکھنؤ مذہب امامیہ کے مقام تخت گاہ مین مجتمع
کرکے صاحب بہادر کو اطلاع دیا اور طلب کیا تب صاحب کلان بامعہ پادریصاحب
مسبوق الذکر و قریب ہفتاد تن صاحبان دیگر لاہدنا اسکے ہم جلسہ ہوے
مقام معہود مین پہلے پادریصاحب نے کچھ مسائل ایسی مین علماء موصوفین
سے گفتگو کی مابعد گفتگو بازہوا قیل و قال مذہبی آغاز ہوا پادریصاحب
نے کہا کہ یہہ خبر قرآن شریف کے کہا عیسے بیٹے مریم نے کہ اے
بنی اسرائیل مین بشارت دیتا ہون ایک بنی کی یاتی من بعدی اسمہ احمد سو لفظ
یاتی کو قاعدۂ عربی سے اُنہون نے صیغۂ مستقبل قرار دیکر یہ کہا کہ تم لوگ
جو کہتے ہو کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے وہ نہین ہین اب
جو آویگا اُسکی یہہ خبر ہے یعنی کنایہ سمین یہہ کیا اپنی ظرافت سے جیسے کہ
یہود کہتے ہین کہ مسیح دجال ہوگا جو کہ آنیوالا ہے اس قرینہ کو اُنہون نے
یہان مجایا اسپر مولوی ظہور اللہ صاحب مرحوم عالم حنفی مذہب نے اونہین جواب
دیا از روی قاعدۂ نحو کے مگر وہ قیل و قال کرتے رہے تب مجتہد صاحب لکھنؤ
نے فرمایا کہ دیکھو لفظ من بعدی دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ خدا فرماتا ہے
کہ ہمنے خبر دی تہی عیسے کو اوسنے کہا ای بنی اسرائیل میرے بعد ایک بنی آویگا
اوسکا نام ہویگا احمد تو اس صورت مین اونکی نسبت صیغہ مستقبل قرار پایا
ہے بس اسپر پادریصاحب بند ہوگئے سکتے کے ڈہنگ ہوگئے دوسرے

وان کا وعدہ کرکے گئے تھے آجتک آتے ہین اور اوسی شب کو لکہنو سے
روانہ ہوگئے پھر مقابلہ پر نہ آئے آپ لحاظ فرمایئے کہ مولویصاحب نے
شاید اسیر فرمایا ہوگا کہ مجتہد لکہنو حق بجانب تھے اسکو آپ اولٹی سلٹی تقریر
قرار دیتے ہین مشفق من مضمون مین چوری کرنا مغالطہ دینا مناظرہ سے
بعید ہے اگرچہ ہم انام ہین ہین مگر خبر ہندوستان کی رکھتے ہین ابہی ہمنی
مولوی صفدر علی صاحب انسپکٹر مدارس ضلع جبلپور کو اونکی کتاب نیاز نامہ
بیوقوفی کا جامہ کا جواب لکہا تہا اونہون نے ہمکو لکہا کہ تم گستاخی کرتے ہو
سزا پاؤگے پچہتاؤگے تب ہمنے اونکی گستاخی اونہین کی کتاب سے باہم
کرکے اونکو نامہ ثالث لکہا کہ آپ اپنے گستاخی کی خبر نہین رکھتے ہو اور ہمکو گستاخ
کہتے ہو سنا جاتا ہے کہ آپ جبلپور مین انجیل لیکر منہومان تالاب پر منادی
کرنے گئے تہے ہندون نے للکار لیا نکال دیا وہان آپنے گستاخی بلکہ بیبا کی
کی سزا کچہ نہ دیا خیر خواہی کو پیش نہ کیا خوف مین آگئے دم دبک گئے اور ہم کو
وکیل ہین ہادی سبیل ہین ہین دہمکاتے ہو خدا سے نہین شرماتے
ہو اسیر ابہی تک جواب نہین آیا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ یہہ مضمون نہایت
دقیق ہے جنکو کلام الٰہی سے مناسبت ہے وہی اس بات کو خوب سمجہینگے
اقول کیا خوب اپنے منہ آپ معقول ہوتے ہو اگلے جو کچہ کر گئے ہین اوسی
کہی ذبہ تے ہو نزول تورات کو آجتک کئی ہزار برس کا عرصہ ہوا اور ابہی

بقول آپکے کوئی متقدمین و متاخرین مین سے مطلب واقعی نہ سمجھا تو
پھر فرمائیے کہ آپ پر تو روح القدس بھی نہین آئی آپ کیونکر سمجھے اور پھر
کس بھروسہ پر ابطال اسلام پر خم ٹھونکتے ہو گستاخی معاف بلشت پر پیچھے
سے کے پونکتے ہو اب ہم خدا کا نام لیکر آگے بڑھتے ہین آپکے اس بیان پر
کہ مولوی رحمت اللہ اور ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مرحوم نے ۷۰ اعتراض
خدائے تعالے کی ذات پاک پر کیے ہین اوپر جا اڑتے ہین دفعہ ۱۰
آپ کہتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مرحوم
لکھتے ہین پہلی مخالفت زبور ۱۰۳ - آیہ ۸ مین ہے قولہ خداوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غصہ کرنے مین دھیما اور شدت سے رحیم الخ اور اول کتاب
صموئیل کے باب ۶ آیہ ۱۹ مین ہے قولہ اوسنے ۵۰ ہزار ۷۰ - آدمی اون مین سے
مار ڈالے الخ اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ کہ رحیم اور مہربان کے معنی یہ
نہین ہین کہ مطلق مجرمون کو کبھو سزا نہ دے کیونکہ منصف اور عادل بھی ہے،
اور یہہ جو کہا کہ ذراسی خطا پر مار ڈالا سو یہہ چھوٹی خطا نہ تھی بلکہ بڑا جرم تھا
کہ اونہون نے خدای تعالی کی نسبت بے ادبی کی تھی اوسکا صندوق
کھولکر دیکھنا چاہا جسکے دیکھنے کی اور کھولنے کی اونکو اجازت یا حکم نہ تھا
وہ بہانا تک شریر ہو گئے تھے کہ خاص خدا کے صندوق مین ہاتھ ڈالنا شروع
کیا آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے یہ اعتراض قرآن پر نہین پڑتا بلکہ قرآن کی

اچھی طرح واقع ہوتا ہے الرحمن الرحیم یعنے خدا نہایت
مہربان پھر اوسکی طرف آپکے زعم مین بیرو دہ فروشی اور کافر کے
بچے اور عورتین نلماً پکڑنا اونکا مال لوٹنا خون بہاتا اور نہایت بیرحمی
کے حکم لکہے ہین الخ جواب معلوم ہوتا ہے کہ اب آپنے بالکل
مہوٹہہ بولنے پر کمر باندہی ہے دیکہو ہمارے پاس ترجمہ فارسی نسخہ
تورات فاضل غان ہمدانی او رچہاپہ لندن ولیم واٹس صاحب کا موجود
اوسمین آیہ ۱۹ قولہ و مردمان بیت الشمس را از ورا کہ بصندوق خداوند
بگریستند و از قوم پنجاہ ہزار و ہفتاد لغز زد و قوم ماتم گرفتند زان رو کہ خدا
خلق را بصدمہ عظیم زدہ بود الخ اب فرمایئے کہ صندوق کہول کر دیکہنا اور
ہاتہہ ڈالنا کہان ثابت ہے اوسوقت مین تو آپ رحم مادر مین بہی نہ آئے
تہے صحبت عزازیلی کے لطف نہ اوٹہائے تہے پہر مولوی صاحب
کی نسبت کہتے ہو کہ آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے مین پوچہتا ہون
کہ سر امر لطف اور رحم ہی غضب نسبت اون لوگون کے اتنی خطا پر اتنے
آدمی سخت عذاب سے مارے اسپر مولوی صاحب نے کیا بیجا کہا کہ جبکہ اون پر
اتنا مہربان تہا تو ایسی خطائے خفیف پر درگذر کرنا لازم تہا آپ یہ کیا پکارتے
ہین مثل مشہور ہے کہ گگڑ یکے چور کو لاٹہی سے نہین مارتے ہین اور
قرآن شریف مین جو رحمن و رحیم فرمایا تو دیکہو تمہاری توریت سے ثابت ہے

کہ اگلی امتون مین ذراسی گناہ پر کیا کیا سخت عذاب ہوا کرتا تھا اور یہان
اس امت مرحومہ پر کتنا بڑا رحم ہے کہ کیسا ہی گناہگار ہو اور توبہ کرے
اور پھر مرتکب اوس گناہ کا نہ ہو تو توبہ قبول ہو جاتی ہے اور پھر اوسپر
یہ احسان فرمایا کہ قوم کفار کے جہاد مین قتل کرنا اور مال لے لینا روا کر دیا
اور لڑکے بالے کہ بچہ شیاطین ہین فروخت کر لینا بعوض اپنی جانبازیکی
جائز کیا کیا بیجا ٹھہرا ابھی حاکم دنیا کے سامنے جو کوئی خیر خواہی کرو تو انعام
ملتا ہے خدا کہ حاکم قوی ہے اوسنے اپنا انعام بھی سب سے بڑھ کے
قرار دیا تو اب اسپر اعتراض لانا کیسا ملحدانہ ہے یا نہین خیال کیجیے تورات
مین لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام نے جہاد مین بنی اسرائیل کی عورتین اور
لڑکے جو کہ بارہ برس تک کے تھے قتل کروائے اور بعد اونکے یوشع
علیہ السلام نے ہزارونکو قتل عام کا حکم دیا ہے تو اب یہ اعتراض آپکے
تورات اور اون مرسلین مقبولین کے شان مین نہ منقلب ہوا بس آپ
کافر و ملحد ونکے ایمان ٹھہرے یا نہین مولویصاحب کہ نظیراً تمھارے
عقیدے بناتے ہین اونکو کافر و ملحد بتاتے ہو خدا سے بھی نہین ڈرتے
ہو یہہ وہی مثل ہوئی کہ کسی معلم نے اپنے شاگردون سے کہا کہ دہیلکے
پاتہ فعل شنیع بڑا سخت گناہ ہے قضا کار کہین ایکدن معلم صاحب
نسود رفع حاجت کو باہر تشریف لے گئے تھے وہان شیطان نے

جو ور غلانا تو ایک گدہی کہین کسی چشمہ مین پانی پی رہی تہی اوس سے
خود بدولت افعال بد کے مرتکب ہو رہے تہے وہی طالب علم وہان پہونچا
اور ذات شریف کو اس حالت نالائقہ مین دیکہ کے پوچہا کہ یا حضرت یہ کیا
بے حرمتی ہے آپنے تو منع کیا تہا اور اب خود بعینہ اوسی امر مین مبتلا ہو
امیر مشار الیہ نہایت غضبناک ہو کر فرمانے لگے مثل آپکے قابلیت
جتانے لگے قولہ کہ دیکہو اسکے دونون پاؤن پانی مین ہین لہذا کچہ
غسل کی بہی ضرورت نہین ہے بایں وجہ کدورت نہین ہے تو اب
یہ مثل آپکے نسبت اصل ہوگئی قابلیت آپکی کہو گئی اور توراۃ مروجہ حال
بہی صفحہ صداقت سے دہو گئی مناسب ہے کہ اب اور کسی کتاب پر
ایمان لائیے بودہا یا تو ترالیانی کے پیرو ہو جائیے مثن چاب سے ہرنے
ہاتہہ اوٹہائیے ہان اگر آپ یہ فرماوین کہ وہ قتل جو انبیاء ما قبل نے کیا ہے
وہ بطور غضب الٰہی اوس خلقت پر ہوا ہے تو ہمارا جواب یہ ہے اقول
کہ خیر آپکا گمان درست اور صحیح تو اب یاد رکہو کہ جب انبیا علیہم السلام آئے
اور شریرون نے اونکا حکم نہ مانا اور تکذیب و نے اذیان کین اور مسیح
علیہ السلام کو صلیب کا ارادہ کیا تو حسب تجویز آپکے اسی وجہ سے اونپر
قتل کا حکم ہوا اور خدا کا غصہ جلال مین آیا اور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اب تم قتل کفار نابکار بلا دریغ عام جائز رکہو اور ہمیشہ

کے لیئے اپنے امتیون کو حکم دیجاوے کہ اس کام نیک انجام کو اپنے بیچ مین جاری رکھیں اور سزاوار بھی کہ کفار بدکردار کو جلاوطن کیا کرین اور بشرط مقابلہ قتل کیا کرین ورنہ جزیہ لیلیا کرین اب اسکے بعد آپنے بہت سی باتین نالائق مولویصاحب کی نسبت بیان کرکے صفحہ ۱۹ مین یون جہک مارنے لگے ہو قولہ کہ لفظ کنوارے جسین عبری لفظ کا ترجمہ ہے وہ لفظ علمہ ہے اوسکے کنوارے کے معنی نہین ہین بلکہ عورت کے ہین مگر یہہ مولویصاحب نے جہوٹہہ بولا ہے جنہون نے اس لفظ کی تحقیقات کی ہے عبرانی لغت سے وہان ضرور علمہ کے معنی کنوارے کے ہین علاوہ اسکے عیسے علیہ السلام کی پیدایش سے دوسو برس پہلے توراۃ کا ترجمہ ۷۲ عالمون نے یونانی زبان مین کیا تہا جسکا نام سٹواجنٹ ہے اسوقت بہی ادن عالمون نے اس لفظ علمہ کے معنی کنوارے کے لکہے ہین عیسائیون نے یہہ معنی نہین گڑہ لیے ہین ان مقامون سے ظاہر ہے کہ مولویصاحب کا ارادہ خلقت کو گمراہ کرنیکا ہے تحقیقات سے غرض نہین ہے اور یہی سبب ہے کہ اونکی کتاب تمام جہان مین مردود ہے اور بی بی مریم علیہا السلام پر معاذ اللہ عیب لگایا ہے ناحق کی روسیاہی لیا ہے اگر ہم اونکی سب تقریرونکا قرار واقعی جواب دین اور محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہپے ہوے عیب کہولین جو مولوی عبد الباری نے کتاب معلومات مین جو کہ عالمگیر بادشاہ کیوقت

انہے ادبی سے بیان لیا ہے الخ **جواب** بہلا ہم
جہتہ ہو آپ جو فرماتے ہین کہ علمہ کے معنی مین مولویصاحب نے
جہوٹہہ بولا ہے کیونکہ ہمنے تحقیقات کی ہے لغت عبرانی سے اسکو
معنی کنوارے کے نہین تو آپ فرمائیے کہ ابہی دفعہ اقبل مین بجواب
مولویصاحب کہہ چکے ہو کہ یونانی ولاطینی ترجمونکا کیا اعتبار اور یہان
پہر ستوا جنٹ پیش کرتی ہو جو کہ زبان یونانی مین حسب بیان آپکے ترجمہ
ہوئے ہیہ دہوکا دینا ٹہرا کہ جیسے آدمی خود ہی نہ مانے اوسکو پہر اپنے
مفید مطلب کے لیے گواہ گردانے الیصاحب ہوش مین آئیے
علمہ کے دہوکے مفل نکہائیے دوسرے یہ کہ آپ فرماتے ہین
قولہ کہ ہمنے لغت عبرانی مین دیکہا ہے اسکے معنے کنوارے کے نہین
اسکا اعتبار کون کریگا جبکہ آپ ہر دفعہ متذکرہ ہمارے مین موافق اپنی
رای خام بدانجام کے جہوٹے ہوے تو اب اہل انس آپ کو کیونکر سچا
جانین گے آپکی تجویز خرافات کو مانین گے آپنے سنا نہین کہ ایک
جہوٹے سے کسی نے پوچہا تہا کہ تمکو جہوٹہہ بولنے مین کیا ملا اوسنے
کہا کہ اب جو مین سچ بہی کہتا ہون لوگ نہین مانتے ہین مجہکو جہوٹا لبار ٹہرا
جانتے ہین اب دیکہو آنکہین سینکو جبری دانی سیکہو اوسکی سمجہ غلیلہ
نہ بینکو **قولہ** تلمود موسی ربی عینو علیہ الماشنا لو مرلیغے حدیث جناب موسی

علیہ السلام کی کتاب عین الیعقوب میں علمہ بمعنی حصیر لیعنی پردہ نشین و جوان و بالغہ آپ فرمائیے اگر کسی اور کتاب لغت میں عام عورت کے معنے بھی ہوں کیا عجب ہے مولوی صاحب نے کسی اور لغت عبرانی سے یہ معنی دریافت کیے ہونگے اور یہہ جو آپ فرماتے ہیں قولہ کہ مولوی عبدالباری نے جو کہ عالمگیر کے زمانہ میں تہا اوسنے معاذ اللہ جناب رسالت کی نسبت بے ادبی کی ہے سو صاحب یہ ہم آپکو پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ ایسے پہلے بھی بہت لوگ مرتد ہو گئے ہیں یہ بات کچھ آپ ہی نے نئی نہیں کی لہذا ایسے لوگوں کی نظیر لانا کچھ عقلمندی نہیں ہے نیک اندر بدم کہیں ہے اور اگر یہ کہتے ہو کہ تمہارے علماء دین حق الیقین جو ہماری سنت الزانا کتب آسمانی جہوٹی کہانی سے نظیر لاتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ آپ لوگ اونکو اور اونکے راویوں کو سچا جانتے ہو کسیکی نہیں مانتے ہو اسواسطے ہمارے علماء باوقار اونکو دلیل پکڑتے ہیں اور ہر مقام پر حضرت بی بی زینب کا ذکر جو الزاما آپنی اپنی کتاب ابطال تاب میں اکثر تحریر کیا ہے مطلب دنیا و آخرت لیا ہے اس لغویات سے کیا حاصل الصاحب اسکو تو ہر خاص و عام جانتے ہیں کہ یہہ بات کسیطرح قبیح نہیں اسواسطےکہ بی بی زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تہیں اگر حضور اقدس کی رای میں معاذ اللہ اونکی جانب تعشق ہوتا تو

پہلے ہی نکاح نہ کر لیتے متبنی سے کا ہیکو بیاہ دیتے جو کوئی شخص ایک
چیز پسند کرتا ہے وہ پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرے
کو دیدیتا ہے لہذا وجہ اس نکاح کی یہ ہوئی ہے کہ حسب اسلام پہلا
اور آبرو بنی ہاشم کی طرح ہی اور بیبیان حضرت کی نسبت بی بی زینب کے
بوجہ تقاضائے عقل کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین شاید کچھ طعن حقارت
آمیز کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو کرنے لگین اور بی بی صاحب
بھی زید سے نا اتفاقی فرمانے لگین تب حضور اقدس کو یہ بات گونہ ناگوار
ہوئی مگر چونکہ حسب الحکم الٰہی یہ امر کر چکے تھے کچھ نہ فرماتے تھے پس
اللہ جلشانہ کو اپنی ناگواری طبیعت اپنے حبیب کے گوارا نہوئی اس
مقلب القلوب نے زید کے قلب کو پھیر دیا طلاق دلوا دیا اور بارگاہ
ملائکہ مقربین عرش معلی پر نکاح بی بی صاحبہ کا اپنے حبیب سے باندھ
دیا چنانچہ اسکے جانب قرآن شریف مین اشارہ فرمایا ہے کہ جو تو
پوشیدہ رکھتا تھا ہمنے تجھپر ظاہر کر دیا جسپر شاید بیدینون نے یہ اعتراض کیا
ہے کہ حضرت معاذ اللہ عاشق ہو گئے اور نکاح کر لیا اب اگر عقل ہوگی
تو جان لوگے ہماری بات کو مان لوگے کہ ہم آپ کو مقدمات گذشتہ
کا لب لباب بتاتے ہین گو آپ نہین شرماتے ہین ہر مقام پر منہ کی
کھاتے ہین غرضکہ اسکے سوا اور جو کچھ کہ آپنے بکا ہے محض واہیات ہے،

جبکہ نوبت یہی تک پہنچی تو انجیل مروجہ تو اوسکا طبقۂ ادنی سے ہے وہ کہان
سلامت رہے اب اسکے بعد آئی فصل چہارم قرار دیکے اوسمین
ان تینون فصلون گذشتہ کے مانند کچھ واہیات بے ربط بودہ سا لکہا ہے
جیسا کہ اہلہ فریبونکا دستور ہے لہذا سب باتونکا جواب منصف دیندار
کو ہمارے اتنی ہی بیان مین کافی ہے اب باب ہفتم فصل اول جو کہ آنحضرت
معاذ اللہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رد کے باب مین قائم کی
ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین آپ کی قابلیت کو ٹٹولتے ہین ہر چند کہ
آپ بڑہ بڑہ کے بولتے ہین اپنی قلعی آپ کہولتے ہین یعنی خلاصہ
مطلب اس باب فصل اول کا یہ ہے قولہ کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا حال تواریخون اور قرآن شریف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ملک عرب مین شہر مکہ کی اندر ایک مندر یعنے بت خانہ تہا جسکا نام کعبہ ہے
اکثر محدثین محمدی سے صدہا قسم کی شرافتین جہوٹی حدیثین پیدا کرکے
اوسکی بنائی ہین مگر ظاہر ہے کہ وہ ضرور بتخانہ تہا محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی باپ دادے وہان کے پوجاری تہے ہر سال جو ہان
میلہ لگا کرتا تہا جسکو اب حج کہتے ہین اور اسگلے زمانہ مین اس میلہ کو
موسم کہا کرتے تہے بکرے بینڈہے اونٹ گائے بیل وہان جہڑا
کرتے تہے اور اہل عرب شراب پی کر شعر و اشعار پڑہتے تہے تمام

بت پرست عورت مرد وہان سین تو اسکے درشن کرتے اور گرد پہرتے
تہے جسکو پرکرما یا طواف کہتے ہین قدیم سے یہ رسم تہی جب محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے اور جوان ہوے کمائی کی نسبت
مین دور سفر کیا آخر کو بی بی خدیجہ کہ ایک بڑی مالدار عورت اور خوبصورت
تہین اون سے تقدیر کی یاوری سے نکاح ہوگیا چونکہ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کئی جگہہ عیسائیون کی گفتگو سنی تہی اور بت پرستی کی ہجو
اونپر ظاہر ہوگئے تہے کیونکہ یہ بت پرستی ایسا امر نہین اگر انسان تہوڑا
غور کرے تو معلوم ہوجاتا ہے اور جہاندیدہ آدمی اس سے جلد متنفر
ہوسکتا ہے جیسے ہندوستان مین دیکھو اہل اسلام کی آنے
سے کسقدر بت پرستی کم ہوگئی پس محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک قسم کی فقیری صوفیہ کی طور کے اختیار کی جیسے عابد لوگ
خلوت نشین صحرا نشین ہوتے ہین چنانچہ غار حرا مین جو مکہ کے پاس ہے
جاکر بیٹہنے لگے غرضکہ اسطرحکا مالیخولیا ہوگیا تب کے اپنے تحریر فرمایا ہے
الی قولہ کہ پہلے بیت المقدس یعنی یہود کے کعبہ کے طرف سجدہ کیا
کہ گرویدگی یہود ہو جب دیکہا کہ یہودی کسیطرح راہ پر نہین آتے تب پہر
مکہ کی طرف سجدہ کا حکم دیا اور مدینے کے لوگون کو متفق کرکے مکہ پر
چڑہ گئے اور مار پیٹ کی وہان کے لوگونکو مسلمان بنالیا اور لوٹ مار

کے لالچ اور حور وقصور کی طمع دیکر اہل عرب جو شہوت پرست ہین اور خوف جان
دکہلا کر مسلمان کر لیا بلکہ ہم بہی اوہنین مین سے تہے خدا نے بڑا فضل کیا
کہ اپنے پاک طریقہ اور نجات کی راہ مین لایا یہانتک محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حال سنا یا انشاء اللہ تعالے اگر خدا نے فرصت دی تو محمدی تواریخ
جبد الکہف کے مفصل کیفیت سناؤنگا جو پردہ مین ہے الخ جواب یہان
تو آپ بالکل ہار گئے جہک مار گئے اسواسطیکہ یہ بات کل پر جمتی ہے
کہان سے کہان جا تہمتی ہے دیکہو کتاب اول سلاطین کے
فصل ۷ - آیہ ۹ **قولہ** ترجمۂ فارسیہ او بر وی صفحہ ہا کہ میان بستہا بود ند شیران
وگاوان وکروبیان مصور بودند وہمچنین بر روی بستہا تصویر ہا از بالا بود و در
زیر گاوان وشیران صنعتہای زیادہ آویزان بودند الخ پہر پہلا باب اخبار
کی کتاب کا آیہ ۵ **قولہ** پس گوسالہ را در حضور خداوند ذبح نمایند و کاہنان از
پسران ہارون خون را آورده وبند ودر ند بحے کہ در برابر جا در جماعت ست از گرد اگرد
بپاشند الخ **اقول** بہلا اب ہم آپ سے استفسار کرتے ہین دیدہ ودانستہ شرمسار
کرتے ہین کہ وہان کعبہ کو تو کفار عرب نے بتون سے ملو کیا تہا اور یہان
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوہی بتون کی نجاست
سے پاک کرکے سرشتۂ باطلہ کو توڑا سرشتۂ آبائی کا کچہ پاس نکیا بقول آپکی
حلدم گردیدگی یہود ونصاری کا ہر اس نکیا اور وہان معاذ اللہ حضرت سلیمان

کے نسبت بیت المقدس میں خود ان اس تمہونکا ایجاد ہے تو کیا
آپکے نزدیک کعبہ بھی نے بنا وہے اور مذہب یہود و نصاری بھی
از قسم احداث ہے واہ واہ صاحب کیا ایسے عیسائی ہوئی ہو جو انکو بھی
بورتے ہو کیا خوب فقرے جوڑتے ہو نمک حرامی کو نمک حلالی جانتے
ہو ہمارے کعبے کو نہیں مانتے ہو لاحول ولا انکا کہاتے ہو اور نہیں کی
بکہا نتے ہو اور پہر یہ بھی اعتراض ہے **قولہ** کہ کعبہ کی شرافت میں محدثین
نے جہوٹی حدیثیں بنائی ہیں الخ **اقول** اب وجہ شرافت کعبہ ہمسے سن
لیجئے گفتگو بیہودہ نہ کیجئے پہلے تو دیکہو اللہ تعالی قرآن شریف میں
فرماتا ہے شرافت کعبہ بتاتا ہے مبارکا و من دخلہ کان آمنا
ترجمہ یعنے جو اسمیں داخل ہوا و سنے امن پائی دیکہو ایسا حکم توراۃ
مین یا انجیل میں نسبت بیت المقدس کے کہیں آیا ہے اللہ جلشانہ
نے کسی گہر کی نسبت ایسا حکم عام فرمایا ہے اور سبب اسپر سجدہ ہونیکا
یہہ ہوا ہے کہ جب اللہ تعالے نے اس دین محمدی کو کامل فرمایا اور
ہمیشہ کے لیے قرار دیا تو لازم بلکہ الزم ہوا کہ کعبہ بھی ہمکو ایسا دیا جاو
کہ کامل و اکمل ہو تا کہ آیندہ کو کوئی فریق اعتراض نکرے کہ یہہ دین تو کامل
ہتا او سکو کعبہ کامل کیوں نہ ملا تو کعبہ کامل مکہ معظمہ ہے اسواسطے کہ جب
حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے اور اولاد کثیر

ہوئی تو انہون نے بارگاہ باری مین سوال کیا کہ ہملو اور ہماری تمامی اولاد روی زمین کو ایک عبادتگاہ ملے کہ اوسکی طرف ہم سجدہ خداوندی بجالاوین اور عبادت کرین تب حسب الحکم باری ایک کعبہ عقیق سرخ و سپید کا جسکا نام بیت المعمور تھا باغ جنت سے جبرئیل امین لائے اور بیچوں بیچ ناف زمین پر جہان کہ اب مکہ معظمہ موجود ہے نصب کیا اور حکم آدم علیہ السلام ہوا کہ اب تم اور تمہارے تمامی اولاد روی زمین کی اسکی طرف سجدہ خداوندی بجالاوین چنانچہ تا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام تلک یہے دستور جاری رہا جبکہ قوم نوح علیہ السلام پر اللہ تعالے کو طوفان بھیجنا منظور ہوا کہ اوس طوفان مین کوئی مقام زمین مین جائے امن نہ رہ سکتا تھا تب ملائکہ کو حکم ہوا کہ اوس خانہ مکرم کو اوٹھا لاوین چنانچہ فرشتے حسب الحکم باری اوس خانہ مقدس کو آسمان پر اوٹھا لے گئے اور اب آسمان ہفتم پر موجود ہے کہ فرشتے اوسکا طواف کرتے ہین مگر ایک پتھر اوسمین کا جسکو کہ سنگ اسود کہتے ہین اور اب خانہ کعبہ مین موجود ہے کہ حاجی لوگ اوسکو بوسہ بروقت طواف دیتے ہین اور صورت یہ ہوئی کہ کوہ صفا و مروہ مین اون پتھر کو ایک پتھر کی پیٹ مین چھوڑ دیا تھا لہذا جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم بنانے کعبہ کا ہوا اور آپ حسب تجویز جبرئیل امین دیوار خانہ کعبہ بناتے تھے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کوہ صفا سے پتھر لاتے تھے پس جبکہ

حضرت اسمعیل نے اوس پتھر کو کہ جسمین وہ پتھر تھا اوٹھانیکا ارادہ کیا
تب وہ پتھر بحکم خدا گویا ہوا اور کہا کہ یا حضرت مجکو ہاتھ نہ لگائیے کہ مجھ
مین امانت خدا ہے کہ مین بے حکم خدا اوسے دے نہین سکتا
پس یہہ حال سنکر حضرت اسمعیل نے یہ کمال حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے عرض کیا اسپر حضرت نے بارگاہ باری مین درخواست کی کہ یہہ
امانت ہمکو مرحمت ہو تو ہم اس پتھر کو اس خانہ مکرم مین لگاوین تب
حسب الحکم حاکم مطلق اوس پتھر کو حکم پہونچا کہ وہ امانت حوالے کردی
تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس سنگ خوشرنگ کو گوشۂ خانۂ
مکرم مین لگادیا اور دستور یہہ مقرر کیا کہ بروقت طواف کے لوگ اسکو
بوسہ دیا کرین چنانچہ وہی دستور ابراہیمی آجتک جاری ہے اور ایام
جہالت مین بھی یہی دستور جاری رہا ہے تو اب یہہ ملعون آپکا حضرت
ابراہیم علیہ السلام کہ بانی کعبہ ہین ادب بھی پرتا ہے باوصف اسکے
کہ یہود و نصارے اپنی ہمکین اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام فخریہ بتاتے
ہین مگر آپ اللہ کے فضل سے انہین بھی اپنی تجویز مین بانی بتخانہ
ٹھہراتے ہین اور پھر سیکڑون روپیہ بچارے عیسائیون کے کھاتے
ہین اگر خبر نہین اس سے کیا کام جو جیسا کرتا ہے ویسا پاتا ہے
بدی کا انجام آخر کو منہ پر آتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اگر زمانہ فرصت دیگا

توخاص تواریخ جدی محمدی للہ کے مفصل کیفیت سناونگا جو پردہ مین ہے الخ **اقول** یہہ بات بہی دونون طرف جمتی ہے کہان سے کہان جا ٹہتی ہے مثلاً اگر خدا نے ہمین فرصت دی تو ہم بہی جو کچہ باقی ہے کہہ سنائینگے بلکہ کر دکہائینگے اطمینان رکہیے مصرعہ

ہر کسے را بہر کارے ساختند + کیا معلوم شاید اللہ جلشانہ نے ہمین اسی کام کے لیے بنایا ہو دیکہو مسیلمہ کذاب نے جو دعوی نبوت کیا تہا آخر کو مارا گیا سر اوس خود سر کا مثل خیار ترا و تارا گیا باقی شبہات آپکے مجنونانہ بڑ ہے ایسے شبہات مدعی ہر انبیا کی نسبت بیان کر سکتا ہے مثلا یہود جو کہ منکر رسالت حضرت مسیح علیہ السلام ہین کیا کچہ بیہودہ بکتے ہین آپکا منہ تکتے ہین **قولہ** یعنے معاذاللہ بی بی مریم علیہا السلام بتول نہ تہین جوان بالغہ تہین یوسف نجار سے نکاح ہوا تہا ہان اگر پانچ سات برس کے لڑکے یعنی باکرہ دوشیزہ سے حضرت مسیح پیدا ہوے ہوتے تو البتہ قریب قیاس تہا کہ روح اللہ ہین پہر آگے چلو مرید خیو لیسے تہمت بدلگاتے ہین اور اوس نبی معصوم کی عصمت مین شبہ لگاتے ہین الی **قولہ** کہتے ہین کہ مریدنیان ساتہہ ساتہہ پہرتی تہین نکاح کی کیا حاجت تہی بقول اہل ہند کام چلے یون تو بیاہ کرے کیون رہی معجزات اونکے نسبت یون کہتے ہین **قولہ** سوا ے چند جہوٹے اور جنتر بیمار د

کے اور کسی نے گواہی نہین دی ہماری کتاب مین اونکے معجزات
کا ذکر ہے نہین مثل موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام سے جلسہ
عام مین پیش مخالفین وحکام کبہو معجزہ ظاہر نہین ہوا اگر مردہ جلا
بہی ہوگا تو پہلے سے کسی مرید یا شاگرد کو قبر کہنہ مین ٹہایا ہوگا پہر
قم باذن اللہ کہکے اوٹہایا ہوگا مثل بازیگران ہند کچہ شعبدہ ساز کہا
ہوگا اب لو موسے علیہ السلام کے منکریوں کہتے ہین **قولہ** کہ وہ بڑے
جادوگر تہے پہاڑ مین چشمہ آب بند کیا ہوا تہا اوسے لاٹہی مار کے
پانی بہادیا یارون کو ہتیلی پر مثل آپکے سرسون جماکر دکہادیا دریاے
نیل مین بزور سحر سیکڑون کو ڈوبادیا یا دریا مین پایاب گہاٹ پہلے
سے دیکہہ رکہا تہا اوسی طرف فرعون سے بہاگ کر پار اوتر گئے
مثل حضرت ابراہیم آگ کو ٹہنڈا کیون نہکیا الخ اور حضرت
ابراہیم کے منکریون بہونکتے ہین کہ آگ خود بخود بجہہ گئی تہی اوسوقت
ہوا نہتی یا ہیزم تر تہین وہی لکڑیان آگ کی سبز تہین علی ہذا آپکی نسبت
بہی لوگونکو گمان ہے **قولہ** کہ مولوی عماد الدین صاحب نہ تیل دیکہنے
نہ تیل کی دہار دیکہتے ہین خوب غفلت مین سوگئے ہین تہے نہ جاگے
گہڑے ہوگئے ہین العاقل تکفیہ الاشارہ سمجہہ جائیگا ہمکو معاف فرمائے
ایسی بیہودہ تحریر نہ فرمائیگا مستغنی ہین این عجب رنگ ست کلوخ اندا

یادا ہش سنگ سست آبلی کو شش شخص بیکار ہے دیکھو اُنکو نکالا اس شعر
پربدار ہے شعر پہر عزازیل اگر چرخ برین پر چڑہجاسے ﴿ دین اسلام ہو کم
دین نصاری بڑ ہجاسے ﴿ حضرت من جب مقام کے بزرگیان اسوقت
آشکار ہین اوسکو آپ کہانتک مٹا ئینگے دیکھو ابہی چند عرصہ کا ذکر ہے
کہ منشی سعید الدین صاحب ساکن قصبہ بسوان ملا اودہ جو کہ ڈپٹی کلکٹر یکے
عہدے پر مامور تہے جب بیت اللہ کے حج سے واپس آئے تو مجہ
لکہنو مین ملے مین نے کچہ حال کعبۃ اللہ کا پوچہا فرمانے لگے قولہ مین
بعد فراغ حج کعبہ بعض مقامات متبرکہ کی زیارت کو متوجہ ہوا تو پہلے جبل ثور
پر کہ تین کوس کی چڑہائی ہے چڑہا اور غار ثور پر پہونچا تو استعجاب سے کہڑا
تہا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا کہ چوڑائی اوسکی ۱۲ انگشت کی اور لنبائی ڈیڑہ
بالشت کی ہوگی کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان حاجی مسلم ایمان کہ مجہ سے بہی
دو چند سہ چند جسیم شحیم تہا آیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اوسکی اندر اوتر گیا
پس یہہ دیکہہ کے مین بہی اوسیطرح سے اوسکے اندر در آیا اور دو رکعت
نماز ادا کی بالبعد پہر چند شخص اور آسکے گئے اور اوسقدر سما گئے فتبارک اللہ
احسن الخالقین الخ اقول اب ناظرین دیکہین اور غور فرماوین کہ اسلئے
مقام کی نسبت یہہ خرافات بیانات مدعی سراسر دہوکا ہے کہ میں نہین
پوچہتا ہون کہ وہ پتہر سے کچہ ربڑ کا ورسیجہ نہین ہے جو گمان ہوسکے

کہ لکہنا یا پڑہنا ہوگا اور جسم انسانی آہن ہے نہ وہ پتہر مقناطیس ہے
جو انکو مین کہینچ لیتا ہے اور غالباً یہان جہان مین کوئی ساحر فرعونی ہو
جو رسیون کو سانپ بنادے نہ بقول سید احمد خان صاحب مجتہد نیچر
مراسر سنیچر اون حاضرین مین سے کوئی پیغمبران یورپ مین سے
تہا جو معجزہ کے زور سے در آیا اوسکے اندر جاکے ٹن جاب یا مارنی
کہنا آیا لہذا ایسے معجزات باہرہ سے انکار میان عماد الدین ہے کا کام
ہے کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہرا اصل نہ چہوڑے نسل کو کم اصل
اصل ہوئے لاکہہ برس تب کرے سو کاگا ہنس ہوئے اور یہ فقرات
اسکے قولہ کہ ہم ہی اونہین مین تہے خدا نے بڑا فضل کیا جو اپنے
پاک طریقہ مین لایا الخ اسکا جواب یہہ ہے کہ خدا نے آپ پر فضل نہین
کیا بلکہ مسلمانون پر فضل کیا جو ایسے گمراہ کو اسلام سے نکالا اور یوم
جزا کو مسلمانون کے لیے کفارہ بنایا دیکہو صحیح مسلم مین ابو موسی اشعری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
الحدیث کہ لاوینگے کچہہ لوگ مسلمان اپنے گناہ پہاڑونکے برابر خدا
اون گناہون کو اون سے معاف کریگا اور اونکے گناہ یہود و نصاری پر
رکہدیگا الخ آپنے اسکے بعد اپنی دوسری دفعہ قائم کرکے یہ بیان کیا ہے
کہ محمدی مذہب اسقدر ہین پس اس بحث کو ہم فضول جانتے ہین ہہین آپ

اور قدیم سے ہمارے علماء دین سے عیسائیوں سے رد و قدح اصول
مین ہوتی ہے فروع سے کیا کام اب جب آپ اپنے اصول کی
صحت اور ہمارے اصول کی غلطی ثابت کر دینگے تب فروع
کی گفتگو ہو سکتی ہے مین ہنگام طفولیت مین مولوی صاحب
سے سبق پڑھ رہا تھا کہ کبھی گھر سے ایک لونڈی آئی اور اوسنے مولوی صاحب
سے پوچھا کہ ہماری بی بی نے بی بی کا کونڈا کیا ہے سو دہی نہین ملتا
کہیے تو دودہ اور شکر سے کہاوین مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے
کتاب مین کونڈا ہی نہین درست ہی چاہو دہی سے کہاو یا دودہ سے
کہاو یا یون ہی پہانک جاو فقط دفعہ الم فصل سوم جو کہ آپنے قرآن کے
نزول مین بیان کی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے قولہ یعنی آپ چھپکتے ہین
یا ہمکتے ہین کہ سب آیتین اور حکم خلیفہ صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی کمیٹی کی راے کے موافق اوسمین درج ہین جسکو ہم مسلمان اتفاق
اجماع امت کہتے ہین اوسکو آپنی کمیٹی جو ہمارے نزدیک کان امیٹھی ہی
فرمایا ہے اسکے بعد کچہ سوتین نزول وحی از اصل کچہ اپنی طرف سے
نطورطس یعنی معاذاللہ آنحضرت بوقت نزول وحی مثل اونٹ کے
چیلاتے تھے اور چیخین مار مار روتے تھے سو یہہ مرشتہ نزول
وحی کا کسی پیغمبر پر نہین ہوا پھر یہہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی راے کے

موافق اکثر وحی آئی ہے اور کوئی فقرہ لعنے وقت کسی اور کا پسند آگیا وہ بہی محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر پسند کر کے فرمایا ہے کہ دیکہو یہی وحی ہوئی اور خدا نے شب معراج کو پردہ مین حضرت ابر وحی کی ہے بہر کچہ اور روایتین اور حدیثین اپنے مطلب کے طور سے ایر پہیر کر کے آپنے بیان کی ہین کہ یہ بہی حسب رای حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ کے نازل ہوئے ہین الخ جواب اب ہم آپسے جواب طالب ہین ہر چند کہ آپ سر وست قلب ہین کہ سب کچہ تو آپنے فرمایا مگر یہ نہ فرمایا کہ آخر نزول وحی کے کیا شکل ہونا چاہیے تہا یا یہہ لطیفہ ہے کہ اگلے انبیا پر یون وحی آتی تہی لہذا اسیطرح اپر بہی وحی آنا چاہیے تہا معلوم ہوتا ہے کہ یہان آپکے مشیر شریروںکے شریر بہول گئے جہوٹہہ بولتے بولتے ہاتہہ پانون بہول گئے معلم الملکوتی بہول گئے بہلا انہیہ تو فرمایئے خجالت نہ دکہلایئے کہ یہہ جو آپ کے مقتدا یان فن ہی مشہور رنے روح القدس کی شکل مرغ یہ جو کہ حضرت مسیح کے نسبت وحی لاتے تہے اپنے تخیلہ مین درج کرتے تہے یعنے کبوتر کی صورت آپ فرمایئے کہ اسے کون قبول کریگا یان اگر یہ توجیہ کیجاوے کہ جب آپ ابن سے مسیح نے تولید پائی تو بحیثیت احتیاج کسی نوع کی کمی رہی بقول شخصے بہیت آدم کا جسم جبکہ عناصر سے

ل بنا + کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا + اس صورت مین یہان بجز پیغمبرین
ایک کبوتر بنا لہذا وہی متوسط ہوا تو شاید کوئی ایسا سادہ دل عقل کا پیادہ
شیطان کا دادا قبول کریگا اب رہی یہہ بات کہ چیخین مارتے اور روتے
تھے یا اونٹ کی بولی بولتے تھے یہہ محض غلط ہے فقط اتنی بات ہے
کہ اوائل آمد وحی کے وقت مین صورت بخار کی ہو جاتے تھے اور یہہ
کہ موافق رائے صحابہ رضوان اللہ بھی وحی آئی ہے یہہ کچھ خلاف قیاس
نہین ہے وہ لوگ برگزیدگان خدا تھے خدا اپنے دوستون کی رائے
کو جائز رکھتا تھا اسمین کیا نقصان ہے کوئی مقام الزام کا نہین دیکھو
یوشع علیہ السلام جو کہ حضرت موسی علیہ السلام کی نایب بنے تھے اونکی خاطرداری
اور پاس اتنا خدا نے کیا کہ ایک وقت اونکے واسطے آفتاب ٹھہر گیا جیسا کہ
توریت مین لکھا ہے یہہ کوئی طعن کی بات نہین ہے ملاحظہ کیجیے کہ
پادری فنڈر صاحب آپکے مقتدا بلکہ آپکے ہم مذہب بایٔ اپنی کتاب میزان الحق
مین بعض جا توصیف ہمارے سرکار ابد قرار کی کر گئے ہین دیکھو باب ۳
فصل ۴ جو کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چال و چلن کے بیان
مین ہے قولہ یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات مین
کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم و فراست و باریک بین اور دانا اور دنیوی
کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال و چلن بھی خوب و پسندیدہ اور فقرا

وسالکین پر مہربان اور اپنے اصحاب وخویش واقربا پر صاحب احسان تھا
لیکن باطنی پاکی اور دل سے بیگانہ اور دشمنوں پر سخت اور کینہ ور تھا الخ
اقول اب دیکھو جب سب تعریف جو کہ انبیا کی شان سے حضرت مین پائی
تو از راہ عناد وکفر کے یہ شق لگایا ہے بہلا پوچھو کہ جب آپنی صفت موجب
آپکی تشخیص کے اللہ جلشانہ نے اومین مجتمع کیا تہا تو دشمنون پر سخت
ہونے سے کیا نقصان عائد ہوا اور باطنی اور دلی پاکی سے ایسا شخص
ہمہ صفت موصوف کہان بیگانہ ہوسکتا ہے یہہ ہٹ دہری ہے کہ نہین
دوسرے یہ کہ فرمانا پادریصاحب کا کہ دلی پاکی سے بیگانہ تہا یہ کس قاعدہ
سے کہا ظاہر ہے اور عام بات ہے کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا
دشوار ہے پس اب مجھے آپسے یہ سوال ہے کہ چونکہ آپکا قلب عداوت نبی
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مالامال ہے اگر آپکو اوسکے اطوار نہ
پسند آئے تو اس سے کیا نقصان ہے دیکھو آفتاب جہان تاب
مین ہزارون چرند و پرند اوڑتے پہرتے ہین اگر ایک چمگادڑ کی آنکھ
بند ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا سیکڑون ملحد نے دین بلکہ خود
میان شیاطین خدا ہی کے منکر ہین تو خدا کی خدائی مین کیا نقصان
آتا ہے بس اسی جواب کو فصل چارم جو کہ آپنے محمد صاحب کی تعلیم کی
[illegible] لگا [illegible] کہ محمدی تعلیم اگر مری ٹہرے

مرد جورو کی تعلیم کہ جسمین حلت وحرمت شرعی وعرفی بہی ملحوظ نہین اور بعد بول وبراز کے کاغذ سے شرمگاہ پوچہنا اور کہڑے کہڑے بول کرنا اور کل حشرات الارض کو ہری تہ کاری سمجہنا یہ تعلیم خدا کی کب ٹہیریگی اور کون ذی شعور اسے پسند کریگا خیر اب ہم باب ہشتم جو کہ فصل اول قرآن شریف کی فصاحت وبلاغت کے رد مین بنایا ہے در آتے ہین دیکہئے کیسی وہ بیجان اوڑاتے ہین آپکو جہوٹا بناتے ہین پہلے آپنے سورہ بقر کی دوسری رکوع مین سے لکہا ہے **قولہ** جسکا ترجمہ یہ ہے بس اگر تم قرآن کے برابر نہ بناسکو اور ضرور ہے کہ قرآن کے برابر بنا سکوگے تو ڈرو اس آگ سے جسکا ایندہن آدمی اور پتہر ہین الخ پہر سورہ بنی اسرائیل سے لکہا ہے **قولہ** تم قرآن کے برابر نہ بنا سکوگے اگرچہ آدمی اور جن ایکدوسریکی مدد کرد الخ اسکے بعد کہتے ہو **قولہ** کہ ان دعوون کے موافق بعضے مسلمان کہتے ہین کہ ضرور قرآن ایسا ہی ہے بس اسکے جواب مین کہتے ہو **الی قولہ** کہ ہندو نے اپنی کتاب تحقیق الایمان مین اس فصاحت وبلاغت کا جواب جو ضرور تہا وہ تحریر کردیا ہے اور خوب واضح کردیا ہے کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دعوی غلط ہے اور باطل ہے مگر بعضے مسلمان ایسے ہین جو زیادہ توضیح چاہتے ہین اسلیے ہم اونکے فائدہ کے سلیے زیادہ توضیح کرتے ہین الخ **جواب** بہلا فرمائیے یہ کیا عقلمندی ہے یا وہ بندی ہے ہمکو سال بہر سے زیادہ کا

عرصہ ہوا جو ہمنے آپکی کتاب تحقیق الایمان حجیفۃ البرہان کا جواب لکھ بہیجا
اوسکا حوالہ آپنے نہ دیا کر اونسے یہہ لکہا تہا ہمنے اوسکا جواب یہہ دیا
اب جو سنیگا آپکو جہوٹا بتاویگا آپکے مکائد فاسدہ مین کب آسکے گا
اب اور سنیے سید حسین علی صاحب و اعظ محمدی ساکن لکہنؤ واقع حیدر گنج
قدیم نے ایک رسالہ بنام رد ازالۃ التحریف مسجع بہ قافیہ و ردیف بہ تقریر
دلپذیر تحریر کرکے ایک پارہ عم کے آخر ورقون مین چہپوایا ہے اور تقسیم
کیا ہے نیک نامی دارین لیا ہے آپکے ذمہ الزام کذب صریحی کا دیا ہے
پس اب مین خلاصہ اوسکا درج نامہ ہذا مین کرتا ہون اسکا تو جواب دیجیگا
یا فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہی ہے جیسے کہتے ہین بڑے لکہے کچہہ نہین
سنئے کو آندے ہین سنیے اونکا بیان سب سے قوی البرہان ہے قولہ انہم
ہو قرآن معجز الزمان کے معجزون مین سے ایک یہی معجزہ ہے کہ
از بار بسم اللہ تا سین الناس تبدل و تحریف و تغیر و تصحیف سے مبرا
اور معرا ہے یہی سبب ہے کہ از شرق تا غرب و از جنوب تا شمال ایکہی
انداز و چال پر ہے لفظ و حرف تو کیا نقطہ و اعراب مین بہی فرق نہین
ہے یہہ بات کسی کتاب مین میسر نہین ہرچند کہ عماد الدین ٹہیگو کر سخن
نے اپنی کتاب رسالہ تحقیق الایمان مطبع ۱۸۶۶ء صفحہ ۹ مین فتنہ پردازی
اور وسوسہ اندازی کی راہ سے نقصان و تحریف قرآن کی بابت راہب

الی ضلالۃ المذاہب کا حوالہ دیا ہے کہ اوسنے اپنی تصنیف کتاب دبستان
مذاہب میں بضمن تعلیم ششم صفحہ ۲۷۳ سطر ۱۱ و ۱۲ النسخہ مطبوعہ ۱۸۰۹ عیسوی
مین قول ہے کہ بعضے از سورہ ہا کہ در شان علی و فضل آنش بود برانداخت الخ
مگر یہہ قول قابل قبول کے نہین کیونکہ کتاب مذکور خالی از اسناد ہے اور
صاحب کتاب منجملہ اہل ارتداد نہ شیعون مین شمار نہ سنیون مین اوسکا
اعتبار ہے بس ایسی کتاب اور ایسے الحاد مآب کی سند لانی پیشگاہ عقلامین
آپکو ہنسانا ہے افسوس اتنا بھی نہین جانتے کہ الزام خصم کو مسلمات خصم
سے ہوتا ہے نہ افواہی راہ ورسم سے اور مسلمنا اگر تحریر صاحب دبستان
جو نہ مسلمان نہ اوسکے کتب سے وقف سنی سنائی باتین لکہتا ہے درست
بہی ہو تو بہی منافی مدعا نہین کیونکہ لفظ بعض کا اول دلیل ہے اسپر کہ یہہ بعض
وہ لوگ ہین کہ جنکا بشہادت جمہور امامیہ مثل قاضی نور اللہ شستری وغیرہ کے
فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مین اعتداد ہی نہین اگرچہ تحریر مین اقوال علمائے کرام
امامیہ کے فی الجملہ طول ہے مگر چند اقوال دربارۂ ثبوت عدم تحریف قرآن
بلا زیادت و نقصان بنا بر رفع زعم عوام و استفادہ عام ذیل مین درج کرتا ہون
قولہ اول شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ قمی جو بڑی عالم اس فرقہ
کے گذرے ہین اپنے رسالہ اعتقادات مین لکہتے ہین **قولہ** یعنے اعتقاد ہمارا
قرآن مین یہہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر

نازل کیا تہا وہی ہے جو اندفتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون
مین اور اونکے ہاتھہ مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین اور اسکی
سورتین لوگون کے نزدیک ایک سو چودہ اور ہمارے نزدیک والضحی
والم نشرح ایک سورہ ہے اور سورہ والفیل ولایلاف ایک سورہ ہے
اور جو شخص کہ نسبت کرتا ہے ہماری طرف کہ ہم کہتے ہین قرآن اس سے زائد
تہا وہ جہوٹا ہے الخ قول دوم فاضل طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین قول
سید مرتضی کا جو بہت بڑے عالم و مجتہد حضرات شیعہ امامیہ کے ہین یون
نقل کیا ہے قولہ یعنے البتہ قرآنکی صحت کا علم ایسا ہی جیسا شہرون اور
بڑے بڑے مشہور حادثون مین اور واقعون عرب کے شعرون لکہے
ہوے کا علم کیونکہ نقل کرنی قرآن مین بڑی کوشش اور بڑے سبب
تہے اور وہی قرآن کے مقدمہ مین اوس حد کو پہونچی جو اوپر مذکورین
مین اوس حد کو نہین پہونچے اسلیے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
علمون اور دینی حکمونکا اصل ہے اور اسلام کے عالمون نے اوسکی محافظت اور
نگہداشت مین نہایت درجہ کوشش کیا یہانتک کہ قرآن مین حرکتون
اور قراتون اور حرفون اور آیتون سے تہا اونہون نے اوسکو
یاد کر رکہا ہے اور معلوم ہے الخ اقول پس کیونکہ ایسی سچی محافظت و
نگہداشت مین کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوسمین تبدیل و تغیر و نقصان ہوگیا ہو

قول سوم محمد ابن حسن جرجانی جو کہ بڑے محدث فرقۂ امامیہ اہل تشیع کے ہین انہون نے ایک رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکہا ہے قولہ ہر کہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت و اعلیٰ درجۂ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموع و مؤلف بود الخ قول چہارم صاحب مصباح الفقیہ نے لکہا ہے قولہ یعنے جو لوگ کہ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ کہتے ہین کہ قرآن مین کچہ تغیر ہوا سو یہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل گروہ قلیل ہین جسکا اعتبار نہین الخ قول پنجم ملا صادق شارح کلینی نے بہی لکہا ہے قولہ یعنے ظاہر ہوگا قرآن اسی ترتیب سے جس ترتیب سے کہ اب موجود ہے جب ظہور فرماوینگے بارہوین امام اور ایسے ہی مشہور بہی ہوگا الخ اقول غرضکہ اسیطرح اور اور علمار حضرات شیعہ کی تصریح سے ہے ہین جبکہ جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ کے قائل عدم تحریف کے ہین بلکہ شیخ صدوق نے پکار دیا کہ جو ہماری طرف نسبت کرے کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن مین کچہ تغیر ہوا وہ جہوٹا ہے اور جو اسکے قائل ہوے ہین اونکا اس فرقہ مین اعتبار نہین اور پہر اون غیر معتقد ونکا قول ہی اونکے عمل اور اعتقاد کے مخالف تہا کیونکہ وہ بہی نماز مین اور تلاوت مین اسی قرآن کو پڑہتے رہے لہذا اب پڑہوکر تحفہ صاحب صاف صاف

باباخانات منظر الانصاف ملاحظہ فرماوین اور یہہ چند اوراق دافع نفاق ملاحظہ
مین لاوین ہٹ دہرمی پر نہ اڑجاوین اپنے پادری صاحب کو سناوین
اور راہ راست پر آوین توہمات ابلیسی سے چہپا چہڑاوین طمع
دنیا پر نہ اڑجاوین عاقبت بناوین پہر اگر اسپر بہی دیدہ انصاف بینا
نہوا اور گوش ناحق نیوش شنوا نہو بحکم آنکہ بیت گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ
آفتاب را چہ گناہ اقول اب آپکا بہی کچہہ جواب فرمائیگا یا ہماری خشلون کی
طرح سرمۂ خاموشی کہا لیجے گا یا دم دبا لیجے گا پہر آپ یون آگے ہین تحریر
فرماتے ہین قولہ واضح ہو کہ یہہ فصاحت و بلاغت کا مقدمہ بڑا نازک
اور غور طلب ہے بہت سے مسلمان اسکی نسبت معتقد ہین اور بڑی
بڑی لنترانیان لگاتے ہین اسلیے ہم بہی خیال بدآل ناظرین کے
سامنے پیش کر کے انصاف چاہتے ہین ہان اس معاملہ مین ایک
وقت درپیش ہے کہ کوئی کتاب اس فن یعنی فصاحت و بلاغت کے
قاعدون کی عربی زبان مین ایسے پائے نہین جاتے کہ جس سے
خوب معلوم ہو جاوے کہ فصاحت کے فلان فلان قاعدہ اور فلان
فلان رعایتین ہین تاکہ ہم اون قواعد سے قرآن کا مقابلہ کر کے اس
دعوی کی تصدیق یا تکذیب کرین اب شاید کوئی کہے کہ مختصر معانی مطول
اور تلخیص ملا زادہ وغیرہ کتابین فصاحت کی مسلمانون کے پاس موجود ہین

اونکے مطابق دیکھنا چاہیے تو جواب یہہ ہے کہ یہہ سب کتابین اون
لوگون کی تصنیف ہین جو مسلمان اور فصاحت قرآن کی بڑے معتقد تھے
اونہون نے یہ کتابین ایسے طور سے تصنیف کی ہین کہ یہہ کتابین ہمارے
سامنے معتبر نہین ہوسکتین کیونکہ ان قرآن کے مقلدون نے اس طرح
پر یہ کتابین بنائی ہین کہ جو بولیان خلاف فصاحت قرآن مین تھین اونکے
لیے ایک ایک قاعدہ مقرر اور وضع کرلیا ہے اور اون مضمون کو فصاحت
مین داخل کرلیا ہے پس مسلمانون کو لازم تھا کہ علم فصاحت و بلاغت
مین اون فصحا کی تصانیف جو کہ قرآن کے مقابلہ پر تہے عرب مین اور جو
اوسکو فصیح نہ جانتے تہے پیش کرتے اور اونکے کتب کے قواعد سے
قرآن کا مقابلہ کرکے دکہلاتے پر مسلمانون نے اون فصحا کی کتابین
گم کرڈالین اور قرآن کے معتقد ہوکر اوسے کلام الٰہی فرض کرلیا اور
کہہ دیا کہ خدا سے زیادہ فصیح کون ہے الخ جواب ہم کہتے ہین کہ
انوار الفرقان مین دیکھیے اوسمین لکھا ہے قولہ کہ جب نزول قرآن شریف
شروع ہوا تو شیطان علیہ اللعن شیخ نجدی ملقب ہوکے کفار قریش کے
پاس آیا اور کہا کہ تم قرآن پر یہ اعتراض پیش کرو کہ قرآن مین جو یہہ لفظ لین
کہنے پیش کی ہین یہ خلاف فصاحت اور محاورۂ عرب کے ہین ایک تو
اتینا حذرا اور دوسرا لفظ کبارا [illegible] سے تامل کیا [illegible]

روز کے بعد آپ مسجد مین تشریف رکہتے تہے اور کفار قریش مین سے
بہی رئیس اور معتزمن اسباب کے بہی بیٹہے تہے کہ ایک شخص بڑا زبان آور
نہایت بلیغ و پر محاورہ بقول شخصی تم سے بہی زیادہ کسیکا آمادہ میان
عزازیل کا داماد بڑا آبرو دار مکار گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ اہل قریش
مین برگزیدہ نہایت خوش بیان و پسندیدہ آپ کی ملاقات کو آیا حضرت
نے اوسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور ہاتہہ اوٹہا کر اشارہ فرمایا کہ ادہر بیٹہیے
جب وہ اودہر بیٹہنے لگا تب پہر دوسری طرف کو اشارہ کیا کہ ادہر بیٹہیے
اسیطرح پہر کر اوسکو دہکایا تب وہ بیتابانہ یہی کلمات زبان پر لایا
کہ اتتخذنا ہزوا انا شیخا کبارا تب آپ مسکرائے اور اون منکران
قرآن سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے شرمانے لگے کہ دیکہو یہ تم مین
بڑے فصیح ہین بلیغ ہین کبیر ہین جہاندیدہ ہین پیر ہین اب ان سے
پوچہو کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین شرماتے ہین خلاف محاورہ کلمات
زبان پر لاتے ہین ہمکو بہی شرماتے ہین غرضکہ وہ لوگ دنگ ہوگئے
ساکتے سکتے ہنگ ہوگئے بس مشفق من جواب دینا ہمارا کام ہے
جواب دندان شکن اسیکا نام ہے انشاء اللہ اس سے بہی بڑہکے
سنائینگے اگر حیات مستعار مین فرصت پائینگے تب تو اونکو
جناب معلی القاب سے انعام پائینگے حور مقصورات فی الخیام

ہین رنگ لیان مچا ہین سگے دوسرے یہ کہ یہہ جو آپ فرماتے ہین منہ کی
کہاتے ہین **قولہ** کہ جو کتب فصاحت ہین تصنیف ہین اونکا ہم اعتبار نہین
کرتے وہ اہل اسلام نے موافق قرآن کے بنالین ہین **اقول** سو یہہ
ایسی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ مجکو اپنی نسبت صحت ولدیت کی
اپنے والدین کی گواہی کا اعتبار نہین ہے اور دوسرا کوئی گواہ اسے
زیادہ معتبر نہین ملتا تو اب فرمایئے ہوش ہین آیئے یہہ کیا ٹہرا
لہذا ہمارا منہ نہ کہلوایئے ہمسے سچ نہ بلوایئے خدا سے ڈریے اہل علم
ہند کو بدنام نہ کریے سبحان اللہ کل تجویز آپکی آپ ہی پر منقلب ہوتی
ہے تقدیر ہنستی ہے تقریر روتی ہے ہماری تحریر کو کہیے کیسے موتی
پروتی ہے مین پوچہتا ہون کہ اگر مسلمانون نے وہ کتابین گہڑ لین
تہین تو عیسائی اور یہودی اور کفار عرب نے کیون نہ رکہا اور پہر اب
آپ پادریون سے کہہ کے کیون نہین تلاش کراتے دعوی بلادلیل
پیش کرنا اور زٹل قافیہ اوڑانا یہ کون قابلیت ہے الصاحب مدعا علیہ
مدعی سے کہے کہ تو میرے دعویکا ثبوت دے یہہ کون قاعدہ
ہے اس سے کیا فائدہ ہے آپکے اعتراضات نے انکلی مثل
سید احمد خانصاحب جج بنارس پہر رباعی صادق آتی ہے رباعی
ہر کوئی چہچہوندر کہ ہوائی ہے یہہ + یا کرمک شب تاب کی جائی ہے یہہ

پسیلی ہوئی ہے صفحہ عارض پہ تمام یہ ہے روشنی یا کہ روشنائی ہے
بہہ ۞ اب اسکے بعد آپ فرماتے ہین قولہ کہ فصاحت کا یہ بہی
ایک قاعدہ ہے کہ مجیب کا جواب سائل کے سوال کے موافق ہونا
چاہیے اس درست قاعدہ کے موافق قرآن کے یہ آیہ جو سورہ بقر
کے ۲۰ رکوع مین ہے حالانکہ ۲۰ مین نہین ۲۶ مین ہے درہم گئی
لعنے یسئلونك ماذا ینفقون ترجمہ ای محمد تجہسے پوچہتے ہین لوگ
کہ خدا کی راہ مین ہم کیا چیز خرچ کرین لعنی کہانا یا کپڑا جو بہتر ہو بتلاؤ محمد
صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مین یہ جواب دیا قل ما
انفقتم فللوالدین والاقربین والیتٰمی والمساکین وابن السبیل
ترجمہ سو جو تم خیرات کرو ماباپ اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
کو دیا کرو بس یہ جواب سوال کے موافق نہ ہوا سائل نے خرچ کرنیکی
چیز پوچہی تہی اوسنے خرچ کرنے کی جگہہ بتائی اسلیے یہ آیہ فصاحت سے
گری ہے الخ جواب دیکہو اسمین کتنا ایر پہیر کرکے آپنے جہوٹ
ملایا ہے مولانا عبد القادر صاحب رحمہ اللہ پہلی آیہ کے ترجمہ مین لکہتے
ہین قولہ تجہسے پوچہتے ہین کہ کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو سو ماباپ
کو اور نزدیک کے ناتے والون کو اور یتیمون کو اور مسافرونکو دیا کرو اور
پہر فائدہ پہلے مین حاشیہ پر فرماتے ہین قولہ لوگون نے پوچہا تہا

کہ مالون مین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے جواب فرمایا کہ مال کوئی ہو
والا جسقدر بہکا نے سے خرچ ہو ثواب زیادہ ہے الجواب فرمایئے
کہ اس دہوکے بازی سے آپکو بجز اسکے کہ اپنا پردہ فاش کرنا ہے یا اور
بھی کچھ اس سے فائدہ متصور ہے لہذا جو عقیل ہین صاحب برہان و دلیل ہین
اسی جواب کو کل پر پہیلا لینگے آپکو جھوٹا بتلا دینگے پس اسیطرح
آپکے جھوٹے مترجمون نے توریت و انجیل کا جو ترجمہ کیا محض بیدیانتی
سے جو چاہا خلاف منشا مثل مفتی ظہیر الدین صاحب بلگرامی معدن دیانت
کلام خدا کا ترجمہ کر دیا ہے کہ وہ ایک نئی چیز ہوگئی مضمون مطابقت سے دہو گئی
خیال فرمایئے جبکہ آپنے ایک آیہ قرآنی مین اتنا ایر پہیر کیا ہے تو پہر آپکے
اور بھی مترجم گذرے ہین انہون نے کیا معلوم کیا کچھ نکیا ہوگا مظلمہ آیہ فرقت
اپنی گردن پر لیا ہوگا کیا خوب آپکے لغو نے کل کو نہ چھوڑا خوب ہم جو آپکو
اسلام سے منہ موڑا اگر آپ اور پہر یہ جلسہ تو اہل اسلام کس نظر سے آپکو
اور آپکے اگلون کو جھوٹا ٹہہرائینگے خیر آمدم بر مطلب اسکے بعد آپنے ایک تنبیہ
قائم کر کے یہ بیان کیا ہے بہت سی لغو پوچ تقریر جسکا ہذیان سے کہتے
ہین یکے بعد دیگرے لکہا ہے قولہ کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے قرآن شریف مین بہت گرد و نواح کے بولیون کی بہرتی کی ہے اور
بولیون کا بیان کر کے ایک فہرست بہی لکہتے ہوا اور پہر یہ طعن کی ہے

کہ جو لوگ ملک ملک کی سیاح ہوتے ہین وہ سب زبانین جانتے ہین
جیسے مثلاً دلال ہین کہ اونکی بولی الگ سے یا ہر طرف کی بولی جدا جدا
ہے غرضکہ منشا اُنکا یہ ہے کہ جناب رسالت پناہ فصیح نہ تھے اگر فصیح
ہوتے تو گنواری بولی جو عرب کے دیہقانیونکا محاورہ ہے نہ بولتے
چنانچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آپنے محاورۂ اہل فارس قرار دیکر فرمایا
یہ سلمان فارسی سے پایا ہوگا اسیطرح اور فقرات چند قرآن کے بیان
کرکے لکھا ہے کہ فلان ضلع کے عرب سے محاورہ ہی فصاحت سے
خارج ہے اب یہ کہنا اونکا کہ تم لوگ اسکے برابر نہین بنا سکتے سوا اسکے
کیا معنی ہین وہ تو فصیح ہی نہ تھے او تمین تو لغات وحشیہ اور محاورات
اجنبیہ کی بھرتی ہے اوس سے تو عمدہ بھرتی کی کتاب مقامات حریری
ہے الخ جواب کہتا ہون مین کہ یہ بیان آپ کا اونٹ کا پاد ہے
نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط وسوسہ شیطان کا اسواسطے کہ تمام عالم جانتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی محض تھے باآنکہ زبان عربی حسب محاورہ
مکہ کے بول سکتے تھے تو اب فرمائیے کہ کل محاورات دور دراز ملکون
کی بولیان درست درست اور سنجیدہ حسب محاورہ اونکے کے باوصف
علمیت نہونے کے آپکو کیونکر معلوم ہوئین اگر آدمی تمام عمر صرف کرے
تو دو چار ملکون کی بولی اور محاورہ ٹھیک ٹھیک نہین جان سکتا لہذا

ثابت ہوا کہ یہہ کام خاصّہ خدا سے تعالے کا ہے کہ وہ سب زبانون کا
بانی ہے اور سفیر بالمشافہ اپنے فرشتہ جبرئیل امین کی معرفت سب
ملکون کی محاورہ مین قرآن شریف کو نازل فرمایا کیجانو تم کو اگر یہہ پیغمبر برحق نہین
ہین تو سیکڑون ملکون کی بولی اور محاورات آپکو کیونکر معلوم ہوئے
سبحان اللہ کوئی تشخیص آپ کی ہم منافی مطلب خود نہین پاتے ہین
بس معلوم ہوا کہ آپ ہمکو تصدیق رسالت و قرآن شریف کی اوس پردہ مین
جاکر بتاتے ہین خیر اگر یہی بات ہے تو ہم بہی آپ کو مرحبا کہہ سناتے ہین
مشفق من یہ لطیفہ ہمارا قابل تحریر ہے دل پذیر ہے بنظر ہے
اگر سچے عیسائی سمجھ جائینگے تو یقین ہے کہ ہمکو مرحبا فرمائینگے
آپ کو شرمائینگے مکار و ناہنجار بنائینگے اور یہہ جو آپنے فرمایا قولہ
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محاورہ فارس ہے سلمان فارسی سے پایا ہوگا
بہلا آپ تو فارسی دان ہین قابلیت کے موقوف خان ہین زبان ہمارے
جو فارسی خاص ہے بالاختصاص ہے اوسمین تو خدا کا نام یزدان و
اہرمن آیا ہے یہ کیا اعتراض بیہودہ آپنے فرمایا ہے غرضکہ آپنے
خوب کام کیا ہے جو کر جائینگے ہمیشہ کے اپنا نام کر گئے جیسے کہتے ہین کہ بڑہیا
مری تو مری آگرہ تو دیکہا خیر اب ہم آپکو سلام کرتے ہین آگے بڑہتے ہین ا
فصل کو آپنے تتمہ فصل اول باب ہشتم قرار دیکے یہ تقریر بہا نتی ہے قولہ

کہ اس تمہ میں ہم یہہ بات دکہلاتے ہیں کہ قرآن شریف کے بعض فقرے
فصاحت و بلاغت لفظی و معنوی سے اور رعایات سے خالی ہیں اسپر
آپ یوں فرماتے ہیں الی قولہ یعنے پہلا فقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یعنے معاذ اللہ یہہ پہلی آیہ قرآن کی غلط ہے اور فصاحت سے خارج ہے
عام لوگوں کی سی گفتگو ہے کیونکہ لفظ رحیم بہ نسبت رحمن کے عام ہے
اور رحیم ادنی ہے اور رحمن اعلی ہے فصحای عرب کی عادت ہے
کہ صفات میں اعلی سے ادنی کی طرف ترقی کیا کرتے ہیں محمد صاحب نے
ادنے سے اعلی کی طرف اولٹی ترقی کی پس اونکو یہہ کہنا چاہیے تہا
بسم اللہ الرحیم الرحمن جواب آپ علمیت بہی جتلاتے ہیں اور بہر بیٹہ
کمتیجے بیوقوف بہی بنے جاتے ہیں دیکہو انوار الفرقان میں ہو کہ مبرّد
یا فرا اور زجاج کے نزدیک یہہ لفظ عبری ہے اگر عربی ہوتی اسکے بعد رحیم کا ذکر
بے فائدہ تہا معدن الجواہر میں ہے کہ یہہ تعلیل مردود ہی جایز ہے
کہ اس تکرار میں تاکید کا فائدہ منظور ہووے پس اصح یہہ ہے کہ یہہ اسم
عربی ہے لیکن ہر گاہ کہ توریت میں مذکور اور اہل کتاب کی زبان پر مشہور
تہا تو اس سے توہم پیدا ہوا کہ یہہ اسم عبری ہے تفسیر قرطبی میں ہے
کہ علی التقدیر عربیتہ بعضے کہتے ہیں کہ یہہ اسم مشتق نہیں ہوا اسطلاحا
منجملہ اسماے مختصہ الٰہیہ ہے اگر مشتق ہوتا تو موجود کے ساتہ

اتصال پاتا اور رحمن العباد کہنا صحیح ہوتا کیونکہ ہے کہ رحمن کا لفظ تمام
قرآن مین ۳۳ تینتیس جگہہ آیا اور رحیم کے سوا کسی دوسرے نام باریتعالے
سے اتصال نہین پایا جواہر التفسیر مین ہے کہ اس لفظ کو نصارے
اپنی زبان مین رہا یار سہا یہ ہاے ہنوز رکھتے ہین اسواسطے بعض عجمی
ہین ہے کہ بعض علما کے نزدیک یہ اسم سریانی ہے معدن الجواہر
مین ہے کہ اصح یہہ ہے کہ یہ اسم عربی ہے تو اب خیال فرمایئے
کہ ازروے قاعدہ اور تحقیقات قدماء کے جبکہ معلوم ہوگیا کہ یہہ اسم
بجز لفظ رحیم کے کسی دوسرے نام باریتعالی سے اتصال نہین پایا
تو اب بسم اللہ مین اللہ جلشانہ نے باتصال رحیم رحمن کو مقدم کرکے
فرمایا کہ قاعدہ اور فصاحت سے دور نپڑے اور اگر بموجب تشخیص باطلہ
آپکے پہلے رحیم اور پہر رحمن فرماتا تو فصاحت مین فرق آجاتا اور یہہ
جو آپنے فرمایا قولہ اہل عرب صفات مین ادنے سے اعلے کیطرف
ترقی کیا کرتے ہین وہ قاعدہ بتلا سیئے یا کوئی فقرہ بنام نہاد کسی فصحاء
عرب کے گرہ کی سنایئے ہمکو تو ایک شعر عربی کا یاد ہے آپکے
پیش کرتے ہین ہذا۔ رأیت صبیا علی قصیر یخجل البدر والہلالا۔ فقلت یا سماک
فقال لو لو فقلت لی لی فقال لا لا + اور پہر ہم تو دیکھتے ہین کہ ابہی عہد
مین حکام کمپنی بہادر نے کہ دانایان فرنگ مشہور ہین اسے اعلے کو رجوع کیا

مابین ادب فی بربا تعبد الا اور سوا اسکے آیتو فصاحت مین گفتگو کرتے ہے
اسکے اوربادت ذکا ذکر فضول تہا اب لیجیے دوسرا فقرہ قولہ یعنے آپ
فرماتے ہین ایاک نعبد و ایاک نستعین آپکا اعتراض بہی غلط ہے
اور عام لوگونکی ہی گفتگو ہے کیونکہ پہلے خدا سے مدد مانگنی چاہیے
ترتیب کے برخلاف ایسے مدعی فصاحت کو بولنا نہ چاہیے تہا الخ جواب
تفسیر کبیر یعنے ہم تیرے ہی بندگی کرین اور تجہہ سے مدد چاہین بحر الخ
مین ہے ایاک تہا مشتق اوی الیہ سے یا او سے بمعنی ضم الیہ
گویا بندہ کہتا ہے الیک القطع بالعبادۃ والاستعانۃ تجہی تک ہم چہوٹ
آتے ہین بندگی کرنے کو اور مدد چاہنے کو اسرار فاتحہ وغیرہ مین ہے
کہ ایا ضمیر ہے کہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اپنے ملحقات کی طرف اور
یہ ملحقات تین چیز ہین خطاب کا کاف اور غیبت کے ہا اور تکلم کے یا جیسے
ایاک ایاہ ایای لیکن ملحقات ثلثہ سیبویہ اور اخفش کے نزدیک مفعول ہے
نصب کے محل مین واقع جیسے رایتک کا کاف اور انت کی تا
خلیل کہتا ہے کہ یہ تینون مضاف ہین جر کے محل مین پڑے ہے
کیونکہ عرب کہتے ہین اذا بلغ الرجل ستین فایاہ وایا الشواب اور جمہو
کا یہ مذہب ہے کہ یہ ہرگز اعراب کے محل مین نہین ہوتا اسواسطے ایا
اور ضمیر کسیکی طرف مضاف نہین ہوتی اور بعضے تیسری قایل ہین کہ

ملتجات تنہا ضمیر ہین اور یا محمد سے ہے اور بعضے کوفی قائل ہین کہ ایا صح الملتجات ضمیر ہے اور ابن عصفور سے مروی ہے کہ ایا اسم ظاہر ہے بمعنے نفس کی بعض حروف کی طرف مضاف ہوتا ہے اس تقدیر پر ایاک نعبد وایاک نستعین کے یہہ معنی ہوے کہ تیرے ہی ذات کو پوجتے ہاین ہم اور تیرے ہی ذات سے مدد مانگتے ہین ہم پہر دیکہو عبد اللہ ابن مبارک فرماتے ہین قولہ کہ عبودیت یہہ ہے کہ ہر حال مین آدمی خدا کا بندہ رہے جیسا کہ ہر حال مین خدا بندیکا رب ہے اور بندہ خادم نہ چاہیے جب بندے نے خادم چاہا عبودیت کی حد سے نکلا اور عبودیت حفظ حدود ہے اور وفا بالعہود اور رضا بموجود اور ترک طلب مفقود آنکی طرح نہین کہ جدہر پایا اودہر ڈہل گئے حضرت سری سقطی فرماتے ہین قولہ کہ عبودیت یہہ ہے کہ دعوی کو اہمال کرے اور ان چیزونکو احتمال اور حب مولی کا خیال رکہے ارباب تحقیق افادہ فرماتے ہین کہ ان تینون مرتبون کے لیے تین قسم کے لوگ مخصوص ہین عبادت اہل شریعت کے ساتہہ خاص ہے اور عبودیت اہل طریقت کے ساتہہ اور عبودت اہل حقیقت کے ساتہہ ارباب تدقیق فرماتے ہین کہ عبادت اہل مجاہدہ کا منصب ہے اور عبودیت اہل مکاشفہ کی خدمت اور عبودت اہل مشاہدہ کی منزلت مجاہدہ حضور قلب ہے کہ قال وقیل اور استدلال دلیل سے حاصل ہوتا ہے اور مکاشفہ

حضور قلب ہے کہ تاثل ذیل اور استدلال دلیل کی بغیر حاصل ہوتا ہے
اس مرتبہ مین ارتیاب کی دواعی اور تعیب کے حجت بالکلیہ اوٹھہ جاتی ہے
حیران و ہونگو آپ کیا سمجھیں گے لقول تنخنیے اند ہے سکے آگے روو ے
اپنے دیدے کھووے اب دیکھیے حسب بیان ہمارے کے اسکیز
نے ترتیبی کیا ہوئی بلکہ عین ترتیب اور قاعدہ ادا ہوا کہ ہم آپکے مطیع
ہین اسواسطے آپسے مدد چاہتے ہین جواہر تفسیر وغیرہ مین ہے کہ ارباب
عرفان فرماتے ہین قولہ نستعین بمعنے طلب عون اور طلب معونت
نہین بلکہ بمعنی طلب عین اور طلب معاینہ ہے یعنے آلہی ہمکو وہ مرتبہ عنایت
ہو کہ عبادت کے وقت معاینہ کے مقام مین پہونچین گویا تجھکو دیکھین
سر دیکھین منازل السائرین اور حل العقال وغیرہ مین ہے کہ اس معاینہ
کے تین مرتبے ہین ایک معاینۂ ابصار و حواس ظاہرہ اور حواس باطنہ اور ان
حواسون کے مدرکات کا ادراک ہے اسطور پر کہ اسکے سبب مبدع
اور موجد کیطرف توجہ تام ہووے دوسرا معاینۂ قلب کہ وہ اشیا کے
حقایق کو جانتا ہے اسطرح پر کہ ریب اور شک کو اصلا گنجایش نہ رہی
تیسرا معاینۂ روح وحق سبحانہ کا مشاہدہ ہے عیاناً اب نستعین کا قائل
فراخور حوصلہ معائنہ کے ہر مرتبون کو طلب کرتا ہے اور حسب استعداد
فیاض مطلق اور جواد حق سے فیض وجود پاتا ہے بس آیکی تو ہی کی ہی بہت عطا

لگی ہیں ان جو بات کو کیا سمجھو گے کالج آگرہ میں اس تلقین کا کہاں
ٹھکانا تھا وہاں تو فقط سبکا نا تھا مناسب ہے کچھ دن ہم سے سبق لیجیے
ہماری جوتیاں سیدھی کیجیے ورنہ دونوں کی تو نہ لیجیے دوسرے یہ کہ
میں پوچھتا ہوں) کہ اگر آپسے کوئی پوچھ بیٹھے اسمقام پر کہ آپ عیسائی ہو
ہیں تو بھلا بتلائیے کہ حسب اعتقاد نیے بنیاد آپکے اللہ تعالے نے
حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنا بیٹا بتلایا ہے تو پھر بیٹے کے ہوتے
اوسنے پہلے بہت انبیا اور مرسلین مثل حضرت موسی وابراہیم وغیرہ بھیجے
سبکے بعد اپنا بیٹا یعنے حضرت مسیح علیہ السلام کو کیوں بھیجا اُسکو چاہیے
تھا کہ پہلے اپنے فرزند دلبند کو بھیجتا پھر اور مرسلان کو بھیجتا یہ بھی خلاف
ترتیب ہے اوس حاکم صاحب ترتیب سے یہ حرکت عجیب ہی تو پھر کیا جواب
دیجیے گا یا الزام تقلیدی قائم کیجیے گا مگر ہاں اگر یہ عذر قایم کیجیے گا کہ پہلے
خدانے اپنے بندے یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے
مخلوق کے بھیجے کہ شاید لوگ راہ پر آویں جب لوگوں نے اونکا
کہنا نہ مانا تب اوسنے معاذ اللہ اپنے بیٹے اکلوتے مسیح کو کل اختیار
دیکے اور اپنا قائم مقام کرکے بھیجا سو اونکو حسب اعتقاد باطلہ آپکے
مخلوق نے صلیب بھی دیدیا تو اب صاف ثابت ہو جائیگا کہ اب جو بعد
بیٹے کے مبعوث ہوا وہ خدا ہے تھا تو کیا جواب دیجیے گا آپ کو تو انکا

انکار رسالت ہے اور بیان خدائی ثابت ہوئی جاتی ہے بیت نازم
کراز رقیبان دامن کشان گذشتم گوشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد
لہذا آدمی کو مناسب ہی کہ پہلے سوال کا جواب سوچ لے تب سوال کرے
قدم کو جادہ راستی سے باہر نہ دہرے مشفق من بیوقوف کی یہی پہچان
ہے کہ دوسرون کو بیوقوف جانتا ہے اسیکی نہین مانتا ہے اب آپ
کہین گے کہ تمنے یہ ٹھٹھہ بازی کی ہے یا کفر بکا ہے سنو ہمنے جو یہ
نہین کہا مثلا دمی بات از روی علم کے کہین اوسکے بعد ایک ادہ لبید بہی
لگا دیا کیا نقصان ہی کہ یہہ قول مشہور ہے سنے اسپ رانیچی ومہدی
رالبد باد را باران دباران رانمدادر مثل ہندی بہی عام ہے تمہارا بیڑہ کا
بنا دینا ہمارا کام ہے قول ہندی کبذا سلات کا دلو بات سے نہیز
مانتا ہے نیک و بد نہین پہچانتا ہے بہر تیسرا فقرہ لیجئے آپ فرماتے
ہین قولہ یخادعون اللہ والذین آمنوا ترجمہ منافق لوگ خدا کو اور مسلمانون
کو فریب دیتے ہین یہ محض غلط ہے کیونکہ خدا عالم الغیب ہے اسکو
کوئی فریب نہین دیسکتا ہان مسلمان البتہ فریب مین آسکتے ہین سو
اوسنے مسلمانون کو خدا بیان کیا ہے لہذا یہ کلام بلیغ نہین ہے الخ
جواب حقیقت مین خدا یہی فرماتا ہے بلکہ اپنی غیب دانی جتاتا ہے
کہ منافق خدا اور مسلمانون کو فریب دیتے ہین دیکہو ایک تم ہی ہو کہ

جہوٹی کتابین چہاپ چہاپ کے بانٹتے ہو یہ فریب نہین ہے اور خدا کو
فریب دینا یہہ معنی نہین کہ جیسے ہر چند کہ دہریہ ومرتد ہوگئے ہو اور سبہی
اپنے تئین حق پر بتاتے ہو اور عالم الغیب سے کہ یہہ معنی نہین ہین کہ اوسکو
کوئی فریب نہین دیسکتا بلکہ اوسکے یہہ معنی ہین کہ وہ اول وآخر اور ظاہر و
پوشیدہ سب جانتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا تہا کہ ہان مسلمان فریب
مین آسکتے ہین یہہ بہی جہوٹہہ ہے جو مسلمان مسلم الایمان کامل الایقان
ہین وہ کہہ منافق کیا شیطان عدو انسان کے دہوکے مین بہی نہین
آسکتے اور جو مثل آپکے شیطان یا اوسکے کسی پادری کے کہنے
مین آگئے اسلام سے بیوجہ بہاگ گئے وہ ازل مین خدا کے نزدیک
منافق مقرر ہوچکے تہے گو بعد عرصہ کے دنیا مین ظاہر ہوئے
اے صاحب مسلمانی کچہ گائے کے گوشت کہانے پر منحصر نہین ہے
ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑے مسلمان چمار ہوتے جو کہ مرے
گائے کہاتے ہین نہ جیتے چہوڑین نہ مرے اسیطرح آپنے اور بہت
فقرے قرآن شریف سے بیان کیے ہین اور اعتراضات لایعنی لکہے
ہین کفر بکا ہے لہذا ہم اتنے ہی پر اکتفا کرگئے بس اب ہم دوسری
اگلی دفعہ پر دفعہ بناتے ہین آپکو شرماتے ہین دفعہ ۱۲ فصل دوم
قرآن کی اون آیات کے بیان مین جو کہ باہم مختلفہ ہین اس فصل

نے اصل مین آپ یون بول چلے ہین میزان تجویزی مین اسپنے مین
قول چلے ہین **قولہ** یعنے واضح ہو کہ مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری
پاک کتاب یعنی بیبل سے بڑی کوشش کرکے اس قسم کے آیات
بہت نکال کے پیش کیے ہین جنکا جواب دیا گیا اور بتلایا گیا کہ انمین
ہرگز مخالفت نہین ہے پر آپ یہہ کہتے ہین ہم کہ قرآن مین وہ آیتین
جو اپسمین مخالفت رکھتی ہین کسقدر ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن
کلام الٰہی نہین ہے اور کوئی علماء محمدی اوسکا جواب نہین دیسکتا اگرچہ
قرآن ایک چھوٹی سی کتاب ہے پر اس قسم کے آیات اوسمین بہت
ہین پر ہر قسم چند مقامات بطور نمونہ کے دکھلاتا ہے **الی قولہ** سورۂ
نسا مین لکھا ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا
فیہ اختلافا کثیرا۔ ترجمہ کیا تم قرآن مین فکر نہین کرتے اگر یہہ خدا کا کلام
نہوتا تو تم اسمین اختلاف بہت پاتے مراد محمد صاحب کی یہ ہے کہ قرآن
مین اختلاف نہین ہے اگر تم اسمین اختلاف پاؤ تو جان تو کہ یہہ خدا
کا کلام نہین ہے الخ اسپر آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن بقول محمد صاحب
خود کلام اللہ نہین ہے کیونکہ اوسمین بہت اختلاف موجود ہے
پہلا اختلاف سورۂ بقر مین ہے ذالک الکتاب لاریب فیہ۔ ترجمہ اس
کتاب مین کسیطرح کچھ شک نہین ہے پھر کہا وان کنتم فی ریب مما

نزلنا علی عبدنا ترجمہ اگر تمکو قرآن کی نسبت کچھ شک ہے الخ اسپر آپ
فرماتے ہین قولہ کہ پہلے بطور استغراق نفی شک کے تھے دوسرے
مین وجود شک ثابت کیا الخ جواب واہ واہ صاحب کیا خوب سوجھتی
ہے کیا خوب عقل خوردہ مین آپکی پوجھتی ہے دیکھو تم سے پہلے بہت
بیدین دشمن دین متین اہل محاورہ عرب مین سے تھے کسی نے یہہ اعتراض
اختلاف نہ بتایا کیا آپسے زیادہ کوئی صاحب ادراک و صاحب علم بیباک
سفاک ناپاک نہین ہوا اب بارہ سو ۹۶ برس کے بعد ورین جزیرہ ہندوستان
بقبول شخصے لعسن بین زعفران باطل کنندہ قرآن واجب الاذعان ومثبت
نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم ہی ہوے ہو کہا انکا مطلب
کہان لگاتے ہو نفی و استغراق کی نظیر لاتے ہو خلقت کو دھوکا بتاتے
ہو آپکو جہوٹا بناتے ہو خانۂ آخرت آگ سے پاٹتے ہو بگانے شگون
بد کے لیے اپنی ناک آپ کاٹتے ہو ہمسے سنیے پہلی آیہ کا منشا یہہ ہے
کہ کفار اوسوقت مین خدا اور رسول کی اور کتاب اللہ کی منکر تھے بتون کو خدا
اور شیاطینونکو اپنا پیغمبر اور اپنے آبا و اجداد کے بیانات کو کتاب اللہ
جانتے تھے اونکے جواب مین اللہ تعالے یون خطاب کرتا ہے
یعنے الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ الف لام سے مراد اللہ جو کہ اسم ذات
ہے اور میم سے مراد محمد جیسے دنیا مین سب ایسے کنایات کیا کرتے ہین

یعنی فلان سیم بسر یا الام بسر اور ذالک الکتاب سے مراد قرآن اور لاریب فیہ
سے یہ مطلب شعر الیعنی اسمین کچھ شک نہین ہے یہ لوگ جھوٹے ہین
جو تجکو ای رسول ہمارے میرے سوا اور معبود یا رسول یہوجود یا دوسری
کتاب تالمود کی طرف بلاتے ہین تو کہا نہ مان انکا الخ اور دوسری آیہ کا تماشا
اور مقام دیکہیئے انکل پچو عملیہ نہ جہیکیے ذرا اور پیر بجایئے ہٹ دہری
پر نہ اڑجایئے یعنی شروع رکوع جسکو شروع مطلب کہتے ہین یہ ہ آیہ
یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ بنسبت اپنی مخلوقات کے مخاطب ہوکر فرماتا
ہے ترجمہ لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جسنے بنادیا تمکو زمین بچھونا
اور آسمان عمارت اور اوتارا آسمان سے پانی پہر نکالے اوس سے میوے
کہانا تمہارا سو نہ ٹہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو الخ اب
کہتا ہے اور اگر ہو تم شک مین اس کلام سے جو اتارا ہمنے اپنے
بندے پر تو لے آؤ اور ایک سورۃ اس قسم کی اور بلاؤ اونکو جنکو پکارتے
ہو اللہ کے سوا الخ از موضح القرآن اب فرمایئے آپکا کید فانی ہوگیا
دودہ کا دودہ پانی کا پانی ہوگیا آپکا بیان جہوٹی کہانی ہوگیا شیطان
علیہ اللعن آپکے سرہانے روگیا اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ مصنف
اعجاز عیسوی نے ہماری پاک کتابون سے اختلاف بتلایا ہے
اسلیے ہم بہی قرآن مین اختلاف تبلاتے ہین الخ اقول اس سے

ثابت ہوا اگر یہ بیان آپکا فقط ضد کے سبب سے ہے یا وقت کو ٹالنا
یا پادری صاحبونکو ساتھے مین ڈالنا آگا نہ دیکھنا پیچھا نہ سنبھالنا مراد ہے
یا آپکا منشا ہوگا کہ صاحب عقل مسلمان سمجھ جاینگے کہ یہ شخص مسلمان
ہے فقط پادری صاحبونکے دل لبھانے دہوکا بتانے کے لیے
ادوہر سے گفتگو کرتا ہے سو یہ بھی محض ہے ہمارے یہان اسلام
مین فتوی ظاہری پر ہے باطن سے کچھ تعلق نہین گرہان یہ البتہ
ہم کہتے ہین کہ اگر آپ ادوہر نہ جاتے تو اس طرح کی اوندھی باتین کیونکر بلا معنے
خیر اگر بیان ہمارا صحیح ہے تو آپنے اسوقت آخرمین خوب کام سنبھالا یا
جو شیطان کے بھی جی ہوا ہوگا یا اب دیکھو انجیل مرقومہ حال کا حال اور اوسکا
دل ہر ایک فقرہ ایک سے دوسرا غیر ہے عجب طرح کی سیر ہے ربط
ہے نہ ضبط ہے بلکہ بالکل مضمون حسن سرا سر خبط ہے تحقیق لوقا کی انجیل باب
۷ آیہ ۳۴۔ انسانکا بیٹا کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو دیکھو کھاؤ اور شرابی
خراج گیر اوسکا دوست اور حکمت اپنے فرزندون سے تصدیق کیجاتی ہے
الجواب کہیے یہ کیسی بات ہے نہ ربط اگر فرماینگے کہ یہ حضرت
مسیح کا اشارہ ہے تو پھر اونکا ابن اللہ ہونا فوت ہوا کہ یہان صاف صاحب
انسان کا بیٹا فرماتے ہین اور شرابی خراج گیر کو اونکا دوست بتاتی ہین
حالانکہ ایسا نہین ہو سکتا کہ بدکار آدمی پیغمبر کا دوست ہوا اور حکمت اپنے

فرزندون سے تصدیق لیجاتی ہے یہ بہی غلط اور محض واہیات بات
ہے فرزند تو اگر باپ گدہا ہی ہو اوسے حکیم بوعلی سینا جانین گے
کہا نہین گے ہان اگر کوئی حکیم حکیم کی تصدیق کرے تو البتہ ہو سکتا ہے
سبحان اللہ آپ زبردستی شیخی مارتے ہین ایسا ٹھیک نہین بکتے
بگانی پہلی نہارتے ہین اب توراۃ کو دیکھئے جو کہ اول طبقہ مین ہے
فصل اول کتاب ایوب آیہ پہلی قولہ و ایوب باز دیگر جواب داده گفت کلام
را متوجہ شده بشنوید و این بجای تسلیہای شما باشد مرا متحمل شوید تا بگویم
و بعد از گفتگویم استہزا نمائید آیا نالۂ من از آدمی بود اگر چنین می بود چرا روحم
تنگ نمیشد الخ اقول اب فرمایئے کہ یہ کیا بات ہے جو بنام ایوب
پیغمبر علیہ السلام کتاب اللہ مین درج ہے یعنی یہ جو فرماتے
ہین کہ اگر نالہ میرا آدمی کی طرف سے تہا تو میری روح کیون تنگ ہوتی
الخ تمام دنیا جانتی ہے اور آپ بہی جانتے ہونگے کہ حضرت ایوب
علیہ السلام کے تمام جسم مبارک مین کیڑے پڑ گئے تہے اب اگر آپ کہیئے
کہ یہ ذکر ایوب کا بطور قصص گذشتہ جیسا کہ قرآن شریف مین مرسلین کا
ذکر آیا ہے اسیطرح یہان بہی خداے تعالے نے حضرت ایوب کا ذکر
فرمایا ہے تو یہان خدا کا نام بہی نہین کہ فلانے نے پیغمبر کو یہہ
خبر دی تہی ایوب کے حال سے یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص

اسکو نامعلوم کیون ہاتھ کہ اوس سے نہ زبان آسا ہان اگر یہ کہیے کہ
او مستہزا کنندہ کے یہ خرافات ہین باعوام بازاریان ناخواندہ کے
حرکات ہے تو مجبوری ہے لہذا اگر آپ سچے عیسائی ہوے ہو تو
مولوی صفدر علی صاحب کو بھی جبل پور سے بلوا لیجیے کوئی جواب معقول لکھو
تحریر فرمایئے طمع دنیا پر جہوٹھ کو سچ نہ بتایئے الخ پہر دوسرا اختلاف
بقر مین ہے قولہ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ پہر کہا وربک لنسئلنہم اجمعین عما کانوا یعملون
اسپر آپ فرماتے ہین قولہ پہلے کہا خدا اون کافرون سے بات نکرے گا
پہر کہا اے محمد تیرے رب کی قسم ہے ہم اون سب سے جو کچھ انہون نے
کیا ہے پوچھینگا پس ایک آیہ ان دونون مین سے باطل ہے کیونکہ ایک
جگہہ کہتا ہے کہ مین کسی کافر سے بات بھی نکرونگا دوسری جگہہ کہتا ہے
پوچھونگا الخ جواب پہلی جگہہ بات نکرنے سے مراد یہ ہے کہ مین ان
سے ناراض محض ہون جیسے کہتے ہین کہ فلانا فلانے سے ایسا ناراض
تہا کہ بات بھی نہ کی اور دوسری جگہہ کا منشا یہ ہے کہ کوئی یہ نجانے
کہ اللہ تعالے اب اوسے کچھ مواخذہ نہ کریگا بلکہ ایک ایک خطا پوچھیگا
کچھ واگذاشت نہوگا کیا خوب شاید آپ بھی سمجھ کے مرتد ہوے ہو کہ
جب ہم مرتد ہو جاینگے تو خدا ہمسے کچھ پوچھیگا نہیں سو یہ تحریر نہ
پہر تیسرا اختلاف آل عمران مین ہے قولہ کتاب احکمت آیاتہ ترجمہ

اس کتاب کی یعنے قرآن کے سارے آیہ محکم ہین الی قولہ یعنے
کھلا کھلی اپنے مطلب پر دلالت کرتے ہین دوسری جگہہ کہتا ہے منہ
آیات محکمات هن ام الکتاب واخر متشابہات - ترجمہ یعنے کچہ ہیتین اس قرآن مین محکم
ہین اور کچہ متشابہ یعنے کچہ کہلا کھلی کچہ گول گول ہین ایک یہ باطل ہے الخ
جواب واہ سبحان اللہ بلکہ لعنۃ اللہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب
بوجہکے یہی سی توجیہ مجنون سے کسی نے پوچہا تہا کہ یزید پلید اور امام حسین
علیہ السلام جب لڑے تہے حق کسکا تہا کہا لیلی کا ویسے ہی آپ بہی فرماتے
ہین ایسا خبط سیدہا سادہا معنی ہین کہ اس قرآن کو آیہ منضبوط ہین یعنے مثل
توراۃ و انجیل اسمین تغیر و تبدل نہوگا اور دوسری جگہہ کا مطلب یہ ہے
کہ متشابہات بہی اسمین ہین کہ منافقونکو اکثر جاہجہہ شبہ پڑین گے
یا منافق اکثر جا شبہ ڈالین گے جیسے اب تم ڈالتے ہو یا متشابہات
سے حروف مقطعات مراد ہین جیسا کہ مفسرون نے تفسیرون مین لکہا ہے
الخ پہر جو تہا اختلاف قولہ انی متوفیک ورافعک الی - ترجمہ ای عیسے
مین تجہکو مارونگا اور اپنی طرف اوٹہا لونگا الی قولہ پہر کہتا ہے ما قتلوہ
وما صلبوہ ولکن شبہ لہم ترجمہ یعنی عیسے کو مارا نہ اوسے سولی دیا مگر
اونکو شبہ ہو گیا الغرض سورتین ایک آیہ قرآن کی غلط ہے اور وہ
جو بالاسے لا مذہب کے کہتے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے مشتق

نہین سہے غلط ہے اور بیجا ہے ضرورت ہفات سے مشتق ہے تفسیرون
مین دیکہو الخ جواب مین کہتا ہون آپ بات کا منشا او سیاق کلام
کو بہی دیکہتے ہو یا یون ہی موافق اسپنے عندیہ کے غلیلہ پہینکتے ہو پہلے
آیہ مین جو فرمایا کہ انی متوفیک یعنے یہہ لوگ جانین گے کہ ہمنے مار ڈالا
والا مین تجہے بچاونگا طرف اپنے جیسے ہمنے دفعات متذکرہ بالا مین
توراۃ سے کتاب اشعیا نبی سے نشاندہی کردی ہے مگر روایت انکی
یون ہے کہ عیوق ایک بادشاہ تہا اوسوقت مین قوم یہود مین وہ بڑا دشمن
تہا حضرت مسیح علیہ السلام کا اوسنے چاہا کہ آپ کو شہید کرے چنانچہ
ایک وقت فرصت کا دریافت کرکے ایک مکان مین کہ جہان آپ تشریف
رکہتے تہے آکر محاصرہ کیا اور بذات خود اوسکے اندر گہسا تب جبرئیل علیہ السلام
بموجب حکم خدا حضرت کو چہت مکان کی پہاڑ کے آسمان پر اوٹہا لے گئے
اور وہ بادشاہ جو اوس مکان سے باہر نکلا تو اوسکی صورت اصلی بدل کے حضرت
مسیح کی سی ہو گئی ہر چند کہ لوگون سے اوسنے عذر کیا کہ مین عیوق
تمہارا بادشاہ ہون کسی نے اعتبار نکیا اور فورا اوسے پکڑکے سولی
یعنے صلیب پر چڑہا دیا جب وہ مرگیا اور صلیب سے اوتار گیا تب دیکہا تو
بادشاہی تہا تب وزرا اور اہل کارون نے اس بات کو پوشیدہ کر ڈالا اور
مشہور کردیا کہ حضرت مسیح کو صلیب دیدیا لہذا اسی سبب سے کہ بموجب

بقول یہود کے عیسائی جانتے ہین کہ حضرت مصلوب ہوے لیکن اسکی
طرف اللہ تعالی اشارہ فرماتا ہے کہ انکو یعنے یہود کو شبہہ پڑگیا
ایسا کہیے کہ دونو آیہ سچی اور تم جھوٹے ہوے اور یہ جو کہا قولہ
کہ بلا دلائل ہوے کے کہتے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے مشتق نہین ہے
وہ جہوٹے ہین الخ اقول ہین کہتا ہون کہ وہ سچ کہتے ہین ورنہ آپ
بڑے قابل ہین عربی دان ہین بقول ہمارے قابلیت کے بیوقوف فارسی
ہین کوئی گردان بتائیے یا کوئی کتاب لغت عربی پیش لائیے یا فقط
اپنے قول و عقیدہ کو کالوحی سمجھے ہو جیسا ہم کہتے ہین کہ آسمان کا کچھ
وجود نہین یا آفتاب یا مہتاب فقط ایک وہم خیالی ہے انکا جرم کالعدم
ہے آپ تسلیم کیجیے اب دیکھو لغت وفات بفتح واو مصدر ست از مجرد
بزیادت تا بمعنی مرگ از منتخب و متوفی بضم میم و فتح فوقانی و واو و تشدید فا و ثا
یافتہ شدہ اسم مفعول ست از توفی کہ باب تفعیل ست ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور
مدعی نے مجرد کو چھوڑ کے مزید فیہ سے مطلب ثابت کرنا چاہا ہے اب باہر
فرمانا آپکا قولہ کہ تفسیرون مین یہ لکھا ہے الخ یہ امر آپکا سچا ہے کہ الامر فوق الادب
اب ہم ادا کرتے ہین مظلمہ ندامت آپکی سر مبارک پر کہتے ہین دیکھو تفسیر
معالم التنزیل مع فتح العزیز مطبوعہ بمبئی ۱۲۸۳ ہجری قولہ حسن و کلبی و ابن جریج
یہ تینون مفسر کہتے ہین کہ معنی متوفیک قابض سے ہین اور دلیل یہ لائے

دوسرے موقع قرآن مین وارد ہے فلما توفیتنی اور وہان بجز اوپر
اوٹہا لینے کے موت کے معنی نہین ہوسکتے الجواب فرمایئے کہ آپ
اپنی درخواست سے منہ کی کہاتے ہین قرآن آپکی عالمیت کے کہ آپ
پیوند دکہاتے ہین البتہ اسیطرح فصل سوم مین کوئی آیہ کہین کی اور کوئی کہین کی
آپنے پیش کی کہ یہ اختلاف ہے اس سے کچھ فائدہ نہین ہے ابہی گہر گہر
مسلمانون کے یہان قرآن شریف مترجم موجود ہین سب دیکہ لینگے
اپنی تسکین کرینگے اور جو منافق ہین اونکا ہم ذکر نہین کرتے پہر اسکے
بعد آپنے فصل سوم قرآن کی جہوٹی آیتون کے بیان مین قائم کی ہے یعنے
لکہتے ہو قولہ کہ اگر قرآن کے تمام وہ جہوٹے مضامین جو اوسمین لکہے ہین
اور جو عقلاً و نقلاً صریح باطل ہین اس فصل مین مفصل بیان کرون تو ایک دفتر تیار
ہوتا ہے کیونکہ اوسمین کئی طرح کی غلطیان ہین اول آنکہ معبودون اور پیغمبرون
کے جو قصے اوسمین محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کئے ہین
اکثر بیان خلاف واقع کئے ہین کیونکہ سنے سنائے قصے اکثر آدمی کم یا غلط
یاد رکہتے ہین خصوصاً اوس شخص کو جو کہ بے علم ہو دوسرے یہ کہ یہودیون
اور عیسائیون کی پراگندہ حدیثون کے قصے جہوٹے اور اونکی صحت بہی نہ تہی
سو محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوام الناس سے سنکر قرآن مین
لکہے ہین جیسے اصحاب کہف کا قصہ یا یہود کا یا مسیح کے تولد کا قصہ

وغیرہ معتبر مورتیون سے انہون نے لے لیا ہے تیسرے یہ کہ عرب
وفارس وغیرہ قرب وجوار کے ایام جہالت مین ناقص خیالات اوسین
قلمبند ہوئے اور واہیات قصے جیسے اصحاب فیل وغیرہ کا قصہ جسکو امت
کے تعلیم یافتہ لندن رسیدہ مثل سید احمد خان صاحب بہادر بنارس قبول
نہین کرتے کیونکہ اون باتون کا بطلان ظاہر ہوگیا لیکن چونکہ اسطرح کے
جہوٹے اعتراضات مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری نسبت محض دہوکا دینے
کے لیے بہت جمع کیے ہین اسلیے لازم ہوا کہ کچھ قرآن کا حال بہی اون
مؤلفون کو سناؤن پس بطور نمونہ چند جہوٹے مضمون قرآن کے دکہاتا
ہون الخ **جواب** یہان پر جو آپ بیان کرتے چلے آتے ہین کوئی
وجہ ثبوت نہ دیا فقط جیسے گہوڑا یا ٹٹو لدا ہوا راستے مین گوبر کرتا چلا جاتا ہے
آپ چلے گئے اسلیے ہم بہی بے ثبوت بات کا جواب نہین دیتے ہین
مگر پہلا جہوٹہ جو آپنے قائم کیا ہے اسکو ہم بہی قائم کرکے اسکا جواب
لیتے ہین **قولہ** پہلا جہوٹہ سورۂ بقر مین ہے فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم
تعلمون ترجمہ خدا کے لیے دیدہ ودانستہ شریک پیدا کرتے ہین اس سے
آپ فرماتے ہین الی قولہ کہ نادانستگی مین البتہ شریک کیا کرتے ہین
دانستگی مین کوئی بہی شریک نہین کرتا اور وہ کہتا ہے کہ دانستگی مین
شریک کرتے مین لہذا یہ آیۃ جہوٹہ ہے الخ **جواب** اتنا تو آپ جہوٹہ

بولنے مین شیطان کے بہی کان کاٹنے لگے معاذ اللہ دروغ بی فروغ سے کنوئین پاٹنے لگے امر صریحی کو بھی جھٹلانے لگے اپنے کتب مقدسہ کو جھوٹہایا یا تو قرآن کو بھی جھوٹا بتلانے لگے ایصاحب ایک تو تم ہی ہو جو خدا کا شریک بناتے ہو مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بتاتے ہو وجارہ لاشریک کو صاحب ازواج و اولاد بناتے ہو دوسرے فریق یہود نا مسعود ہین جو عزیر کو ابن اللہ کہتے ہین تیسرے ہنود مردود ہین ہر سنگ بدرنگ و اشجار نا ہنجار کو معبود جانتے ہین گنگا گومتی پہاندتے ہین تو اب تم جہوٹی ہوے قرآن قائم البرہان سچا ٹہرا یہہ دوسرا جہوٹہہ **قولہ** ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لہم کونوا قردۃ خاسئین ترجمہ ای یہود یو تم جانتے ہو ان لوگون کو جنہون نے زیادتی کی شنبت کے دن اور ہمنے کہا بندر ہوجاؤ اور وہ بندر ہوگئے الخ یہہ قصہ محض جہوٹہہ ہے یہود نے ہرگز اپنی کتاب مین مذکور نہین کیا اور نہ وہ جانتے ہین جسکو وہ کہتا ہے جانتے ہو الخ **جواب** مین پوچھتا ہون کہ مدعی کا اپنے عیوب کا نہ بیان کرنا اپنی کتاب مین اگر وجہ جہوٹہہ ہونیکی ٹھہری تو پھر آپ کی انجیل بھی جہوٹی ہوگی دیکھو انجیل مین لکھا ہے کہ دن صلیب ہونے حضرت مسیح علیہ السلام کے تمام دنیا مین اندھیرا چہا گیا تھا اور اس سانحہ کو ہنود و مجوس و یہود وغیرہ نے اپنی کہین کسی تواریخ یا روزنامچہ وغیرہ مین نہین لکہا

حالانکہ یہ معالمہ دن کا تھا تو اب جب شخص آنکے انجیل جھوٹی ہو لی ہم
آپ سے بہت خوش ہوے اہل ہند کا قول صحت پذیر ہوا بوڑسے
بس کہ ہے جو ابھی ہوت کمال - اور یہان تو کتاب قصص الانبیا موجود ہے
بہت معتبر کتاب ہے قدیم ہے مشہور نام سکا اور بیر اتفاق ہے گو اگر تو
یا اور چند اشخاص بندۂ زر کو نفاق ہے اگر یہود کہ مدعی ابطالت خدا و رسول
ہین انہون نے ایک امر فاش اپنے ذلت نامہ کا اپنی کتاب مین لکھا
تو کیا نقصان ہے وہ جو یہود لعنت مسیح علیہ السلام کے سبب قائل
ہین مین بشارات کتب مقدسہ کو دجال بدکال پر جاتے ہین مسیح موعود کا
پتہ بھی نہین بتاتے ہین لہذا اگر آپکہ قول یہود پر وثوق ہے تو تکذیب
مسیح علیہ السلام بھی مان لیجے عیسائیون سے تو لے چکے اب کچھ
زر لقد یہود سے ہاتھ کیجیے قرآن صریح البیان جو کہ تصدیق رسالت مسیح کر
رہا ہے اسیر الزام نہ دیجیے بقول شخصے ؎ اولا نداف بود مہ
انان گشتم شیخ + غاجیون ارزان شود امسال سید میشوم + پھر میترا چہ
قولہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ ترجمہ اہمی یہود یاد کرو جب ہم نے
تم سے اقرار لیا اور تمہارے سر پر کھڑا کر دیا کوہ طور کو اور کہا کہ مضبوط پکڑو
توراۃ کو ورنہ یہ پہاڑ تمہارے سر پر گرا دون گا الی قولہ تفسیر مین ہے
عبد القادر صاحب کے ترجمہ دوم مین ہے کہ جب کوہ طور کو اوپر

اونکے سر پر کھڑا کیا اور کہا کہ اس توراۃ کو مضبوط پکڑو ورنہ یہ پہاڑ سر پر
گرا دونگا اور یہود سے ڈر کر توراۃ کو لے لیا ورنہ کہتے تھے کہ ہاتھ نے
حکم سے نہ مانیں جائینگے یہہ قصہ جھوٹ ہے کوہ طور او پر کبھو کھڑا نہیں ہوا الخ
جواب اسمین کوئی دلیل بھی آپکو نہ سوجھی اپنے سمجھنا سمجھ پر اکتفا
کیا اور آپ کی سمجھ اوپر سے غلط ہوتی چلی آتی ہے پس یہان بھی غلط ہوگئے
قرآن سچا ٹھہرا مثلاً ہم کہتے ہین کہ توریت مین ٹھہر جانا آفتاب کا حضرت
یوشع بن نون کے دعا سے اور انجیل مین اندھیارا ہوجانا تمام جہان
مین بوقت صلیب مسیح علیہ السلام کے اور قتل کرنا ہیرودس بادشاہ یہود کا
لڑکون کو بروقت تولد مسیح یہہ سب کہین کسی تواریخ یہود و مجوس و ہنود
اور جتنے کہ فرقے دنیا مین موجود ہین نہین لکھا ہے تو کیا آپکے ذہن رسا
و طبع ذکا کے نزدیک یہ سب غلط ہے اگلون نے سچ کہا ہے مصرع
تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد است ع ہمارے نزدیک آپکا سکندر
بڑھ جانا کل مذاہب کو مضر ہوا اب آپکا فوت ہی مناسب ہے یا جزیرہ
انڈمان کو چلا جانا جو تھا جو ٹھہرا آل عمران مین ہے قولہ ان الذین کفروا
بعد ایمانہم ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتہم۔ ترجمہ جو لوگ مسلمان ہوکر پھر
کافر ہوگئے اور اپنے کفر مین بڑھ گئے اون کی توبہ قبول نہوگی یہ بالکل جھوٹ
ہے اور خدا پر بہتان ہے کیونکہ کوئی معصیت ایسی نہین جہان مین

کہ اوسکا مرتکب جب توبہ کرے قبول نہو عقل نہین چاہتے کہ ایسی توبہ بندہ
پر خدا مہربان نہ ہو الخ جواب چہ خوش یہ اعتراض آپکا کل کو بورتا ہے
رشتۂ الفت توڑتا ہے میان عزازیل کی گردن مروڑتا ہے مذہب
عیسائی بہی ایکا چہا چہڑتا ہے دیکہو جب موسی علیہ السلام توریت
شریف لینے کو کوہ طور پر چالیس رات کا وعدہ کر کے بنی اسرائیل سے
تشریف لے گئے تو کئی ہزار آدمی باغوای سامری سنار کے
گوسالہ پوجنے لگے اور بت پرست ہو گئے پہر جب موسے علیہ السلام
تشریف واپس لائے اور انکو لعنت ملامت کی تب وہ لوگ حسب فہمایش
حضرت کے پچہتائے اور توبہ پر مستعد ہوے اور آپنی بہی انکے عفو
تقصیرات چاہی مگر خالق اکبر کا یہی حکم ہوا کہ فاقتلوا انفسکم باتخاذکم العجل
ترجمہ یعنی قتل کرو تم اپنے نفسونکو بسبب پوجنے گوسالہ کے اوندا اور وہ
بہی ایسے مستعد تہے کہ برابر بیٹہہ گئے اور ایک نے دوسرے کو
قتل کیا جب توبہ اونکی قبول ہوئی تو اب اگر آپکا قیاس ناسپاس مجوز
خناس صحیح سمجہا جاوے تو پہر لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
کی رسالت اور توریت بہی جہوٹی ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ آپ کے خیال
خام بد انجام مین یہی بات آئی ہوگی کہ بعد ارتداد وہی توبہ بیجا تہی ہوگی
سو یہ تجویز آپکی محض شیطانی خیال ہے اسکا بد مآل ہے بہر حال تم

جھوٹے ہوتے کسی کا قائل ہے آپکے حسب خیال ہے خالی از ملال
ہے اسلیے بحث کیا گیا جیسے تیری ڈاڑھی سے تو ہی شیخ
سنائی بہتر ایسے عیسائی سے کنبو کا قصائی بہتر لہذا القول آپکو
اسے مختصر راستے چھوڑکے ہم آگے بڑہتے ہین آپکی فصل چہارم
جو کہ آپنے ثبوت تحریف قرآن مین بیان کی ہے جا اُرتے ہین اس
فصل مین آپ یون جہکتے ہین قولہ اہل اسلام بہت جوش و خروش کے
ساتھ بیان کرتے ہین کہ ہمارے قرآن مین غلطی نہین ہے یہ بہت محفوظ
و مامون ہے جسے صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے شاگردون کو
زبانی یاد کرایا تھا آجتک ہم لوگ اپنی زبان پر حفظ کرتے ہین اوسکا ایک
شوشہ و حرف بھی نہین بدلا اور اوسمین سہو کاتب ہونے کی بھی گنجائش
نہین رہی یہ دعوی سوای علماء کے جاہل لوگ بھی بازارون مین عیسائیون
سے کیا کرتے ہین مگر مین کہتا ہون کہ یہ بھی مسلمانون کا جھوٹا دعوی
ہے ضرور اسمین سہو کاتب ہوا یا سہو قاری وقوع مین آیا اور مسلمان سکو
ہرگز اپنی زبان پر صحیح طور سے حفظ نہین کر سکتے انجیل مقدس کے
اختلاف قرات مولویصاحب نے بڑے جوش و خروش مین آنکر بیان
کیے جو ہمارے مسلم ہین پر قرآن کے اختلاف عبارات جو بہت سے گزرے
اونکا ذکر نہ کیا و الا مولویون نے اس عیب چھپانے کو کیسا کہا ہے

قرآن سات قرارت پر نازل ہوا ہے پہر آپنے عثمان اور جلال الدین سیوطی کی اور دو ایک تفسیرونکا حوالہ دیکے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسکی صحت نہین ہوئی بس مولویون اسلام کی چاہیے کہ پہلے اپنے بزرگ جلال الدین کو صلاح دین بعد اوسکے دعوی کرین کہ قرآن سات قرارت پر نازل ہوا ہے اسکے بعد پہر آپ غالطیان بزعم خود بیان کرچکے ہین قولہ کہ اول سورۂ بقر کے ۳۱ رکوع مین ہے واعلم ان اللہ علی کل شیٔ قدیر بعضے کہتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ عبارت نہین بولی بلکہ بجاے اسکے یہ عبارت بولی ہے الم تعلم ان اللہ - پہر آپ فرماتے ہین قولہ اب انصاف کرو کہ یہہ عبارت حافظون نے یاد نہ رکہی تحریف کے الخ جواب یہہ اعتراض آپکا محض لغو ہے کرنے نشان محض ہے فقط اپنی بات آپ لکہنے ہین کہ بعضے کہتے ہین تو اب کیا معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند ہمارے ہین دوسری یہہ کہ دونون آیہ صریح آپسمین مختلف العبارت ومختلف المعانی ہین لہذا ہمارے نزدیک آیہ اول تو لا کلام صحیح ہے جو موکا دہری ہے مگر دوسرے شے رابطہ سرا مر خبط آپنے گوت ہے ہی کوئی ذی علم والفضل اوسکو تسلیم نہ کریگا نہ مانیگا آپکو پہلا کذاب ہذا الوقت جانیگا پس یہان تو آپ صاف صاف دہرے گئے

بہت

یا اب آپنے شاید رسالہ مصنفہ محمد سعد اللہ صاحب نہین دیکھا جو کہ بیانات قرآن مین بہت شرح و بسط سے تصنیف ہے فقط کالج آگرہ سے روکھی سوکھی عربی پاسے پڑہ اوٹہہ کھڑے ہوے ہو بقول مشہور سہ نہ محقق بود نہ دانشمند * چارپاے برو کتابے چند * بعضے راویان صحیح سے جو کہ آپکے ہم مکتب تھے سنا گیا ہے کہ آگرہ مین ابوقت طالب علمی و صغر سنی آپسے اور ایک حافظ نوجوان سے بڑا یارانہ تھا ہیل میل سیل سپاٹے یکجا کھانا پینا تھا لب بلب سینہ بسینہ تھا [illegible] تو کچھ حال قرأت اور الفاظ قرآن کا آپنے دریافت کیا ہوتا ہمنے تو سنا ہے راست و دروغ برگردن راوی کہ آپ اور وہ ایک جان و دو قالب تھے بعضونکا قول ہے کہ آپ مغلوب تھے وہ غالب تھے مگر خیر اب ہم بتاتے ہین کہ مصنف رسالہ مذکورہ بالا نے جتنے زبانون عرب مین کہ قرآن نازل ہوا ہے سبکی شرح بیان کردی ہے قولہ آیات کوفی چھ ہزار دو سو چھتیس آیات بصری چھ ہزار دو سو سولہ آیات شامی چھ ہزار دو سو پچاس آیات مکی چھ ہزار دو سو آیات مدنی چھ ہزار دو سو چودہ آیات عامہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ اب فرمایئے کہ اس قول ناپسا مین غلطی کیا پھر دوسرا قول آپکا قولہ آل عمران کے رکوع پانچ ہین ہے فیکون طیرا بعضے کہتے ہین اور بعضے قرآنون مین طیرا ہے جواب شاباش اب آپ

راہ پر آئے دیکھو دونون لفظون کے معنی ایک ہی ہین تو اب اسطرح
کے اختلافی قرارت سے معنی نہین تبدیل ہوتے ہین نہ کتاب اللہ کو
بحر بطالت مین ڈبوتے ہین اور اس باب مین ہمنے آپ کو پہلے نامہ
جو کہ تحقیق الایمان آپ کی پہلی کتاب ہے لکھہ چکے ہین کہ اختلاف قرارت
بمعنی تحریف نہین کہلاتے ہین جبکہ سورۂ الحمد مین یہہ لفظ مالِکِ
مَلِکِ مَلّاکِ تینون قرارت مین درست ہین کہ اسمین معنی نہین بدلتے یہ
ہر جوار و دیار عرب کا محاورہ و لہجہ کہلاتا ہے اور آپ کے اختلاف
قرارت پر کسی علماء محمدی نے اعتراض نہین کیا ہے ہان ہمارے
علما لوگ بوجہات مدخلہ کتب مقدسہ پر اعتراض لاتے ہین اور محض طرد
بوج بناتے ہین مثلاً مین کہتا ہون کہ آپ لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ یہہ
بیبل موجودہ سب الہام سے لکھی گئی ہے اور حواری بھی سب صاحب
الہام تھے تو اب یہہ فقرہ جو کہ خط پولوس مقدس مین بنام طمطاؤس
ہے وہ طمطاؤس کو لکھتا ہے قولہ کہ میر البادہ جو کھونٹی پر ٹنگا ہے
لیتے آنا اور فلانی کوٹھری میرے لیے صاف کر رکھنا یا چمڑے کے
دفتی کی کتاب جو طاق مین رکھی ہے لیتے آنا الخ بھلا یہہ الہام کیسا یہ
تو خانہ داری کی باتین ہین بالکل مزخرفات حرکاتین ہین لقولہ کہان
جھگڑا یجائی کا ڈنکا لا باغ کا کاغذ + کجا ارتم کجا فتین و عجب تقریر کرتے ہین

پس اسطرح آپنے اس فصل منے اصل مین تضیع اوقات کی ہے ناحق لی
بوسیاہی لی ہے اب اسکے بعد آپ لکھتے ہین **قولہ** ہم ایک نقشہ
لکھ دیتے ہین کہ جس سے ہمارے عیسائی بہائی مسلمانون کو دکھا دیگر
کہ اسقدر غلطیان قرآن مین ہین الخ **جواب** یہہ تدبیر آپنے خوب کی اور
اہمار و غمن قارزمار ہم سبی خوش ہوسے کیا معنے کہ جب تفسیر کہائین گے خوب
منہ کی کہائین گے آپ ہی شرمائین گے آپ کی شان مین جو کچہ مناسب جانینگے
وہ فرمائین گے بقول **بیت** لب گزیدہ اغیار را چہ بوسہ دہم + عقیق کندہ
نام دگر چہ کار آید + اب اسکے بعد آپنے باب نہم قرار دیکر فصل اول خاص
مسیح کی چال چلن مین اونہین اپنے کتب مقدسہ و محرفہ سے بیان کیا ہے
ہر چند کہ جو دیکہیے گا محض لغو و بیہودہ آپ ہی جانینگا ہمکو کچہ اس فصل سے بحث
نہین خدا نخواستہ ہمکو جناب مسیح علیہ السلام سے انکار ہے بلکہ ہمارا
قبلہ قال ہمارا ہمیشہ ہے مگر تعلیم مسیح علیہ السلام جو آپنے بطور خود قائم کی ہے
و فصل سوم ثبوت تثلیث مین ہانکی ہے اوسمین ہم بہت مدبیر قلم کو بہکتے ہین
آپ کی اوڑان گہائیان دیکہتے ہین آپ کا خلاصہ بیان ہے **قولہ** کہ کوئی
تعلیم مسیح کی تعلیم سے ایسی نہین ہے کہ کوئی اوسپر اعتراض کرسکے
ہر چند کہ حسب بیان انہین کے تعلیم مسیح علیہ السلام مشخصہ آپ کے
ز سرتا پا غلط بلکہ اغلاط ہے مگر ہمکو اس سے کچہ سروکار نہین حجتی نہین صاحب

تکرار نہین جھوٹھہ بولنے پر ہمارا روزگار نہین معاذ اللہ جھوٹی ہماری سرکار
نہین بجز ذات خدا کے کسی پر ہمارا مدار نہین محمد الرسول اللہ والذین معہ
اشداء علی الکفار کے سوا دوسرا ہمارا سردار نہین خیر آدم مطلب **قولہ**
آپ کہتے ہین کہ تثلیث کی بابت اہل اسلام بہت منہ پہاڑ پہاڑ کے
اعتراض لاتے ہین مسیحیونکو جھوٹھا بناتے ہین اور محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے قرآن مین اوسپر اعتراض کیا ہے اسلیے
واجب ہے کہ ہم اوسکی بابت مسلمانون سے کچھ گفتگو کرین **الی قولہ**
واضح ہو کہ ہماری مذہب کے بنیاد صرف عقل پر نہین بلکہ عقل والہام
دونو پر ہے اور خاصۃ عقاید جنمین عقل انسانی کسیطرح دخل نہین دیسکتے
مثلا خدا کے ذات وصفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہیکہ ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال رکھنا چاہتے ہین کہ جس طرح پر وہ آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میری نسبت یہ خیال رکھو نہ وہ خیال جو ہماری عقل تراش کے
پیش کرے پس بموجب کلام اللہ یعنے بیبل کی تثلیث کی بابت ہمارا
یہ اعتقاد ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کے اور توحید مین تثلیث کی
پرستش کرین نہ اقانیم کو ملاوین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین کیونکہ باپ ایک
اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا روح القدس
الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکسان جیسا باپ ویسا

ویساہی روح القدس باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق روح القدس غیر مخلوق باپ غیر
محدود بیٹا غیر محدود روح القدس غیر محدود باپ ازلی بیٹا ازلی روح القدس ازلی
تاہم تین ازلی نہین بلکہ ایک ازلی اسیطرح تین غیر محدود نہین اور نہ تین غیر مخلوق
بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود یون ہے باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق
اور روح القدس قادر مطلق ہے ویساہی باپ خدا اور بیٹا خدا اور روح
القدس خدا اسپر بھے تین خدا نہین بلکہ ایک خدا اسیطرح باپ خداوند بیٹا
خداوند اور روح القدس خداوند توبھی تین خداوند نہین بلکہ ایک خداوند جسطرح
ہملوگ ایک اقنوم کو جدا گانہ خدا و خداوند مانتے ہین اسیطرح ہمکو تین خدا یا تین
خداوند کہنا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق نہ مولد بیٹا صرف
باپ سے ہے مصنوع و مخلوق نہین پر مولود ہے اور ولادت اوسکی
مشابہات سے جسکے معنی خداہی جانتا ہے عقل انسانی اسکو معلوم
نہین کرسکتی روح القدس بھی نہ مخلوق نہ مولود ہے باپ بیٹے سے
نکلتا ہے اس تثلیث مین ایک دوسرے سے پہلے نہین نہ پیچھے
ایک دوسرے سے بڑا چھوٹا نہین بلکہ بالکل تینون اقنوم برابر و یکسان
ہین واضح ہو کہ تثلیث کی بابت ہمارا یہہ عقیدہ ہے یہ عقیدہ کلام الہی سے
ہمارے مذاہب کی بنیاد ہے صرف عقل پر نہین بلکہ عقل و الہام دونون
سے اور خاص وہ عقیدہ جسمین عقل انسانی کسیطرح دخل نہین

مثلاً خدا کے ذات و صفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہے ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال کرنا چاہیئے ہیں کہ جس طرح پر وہ خود آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میری طرف یہ خیال رکھو الیٰ غیر ذلک پھر آپنے مکرر سکرر اسی انتریر کو ایسے
کے بہت کچھ دور تک لکھتے چلے گئے ہو جو نفس کا دستور ہے
کہ بات کو طول بہت دیتا ہے اب اسقدر کا ہم جواب دیتے ہیں تو پراگر
تو بڑہیں جواب ہوا است جان مہربان من پہلے تو ثبوت وحدانیت
اپنے کتب مقدسہ سے لیجیے ہمکو الزام نہ دیجیے دیکھو انجیل مرقس
باب ۱۲ آیہ ۲۸ **قوله** اور فقیہوں میں سے ایک جسنے اونکی بحث سنی اور دیکھا
کہ اوسنے اونسے اچھی طرح جواب دیا پاس آیا اور اوسسے پوچھا
کہ سب سے پہلے کا حکم کونسا ہے یسوع نے اوسے جواب دیکر کہا
کہ سب سے پہلا حکم یہہ ہے کہ اے اسرائیل سن کہ خداوند ہمارا خدا ایک ہی
خداوند ہے پھر پولس مقدس کا پہلا خط جو کہ بنام طمطاوس
لکہا گیا ہے پہلے باب کے آیہ ۱۷ **قوله** اب ازلی بادشاہ
غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت جلال ابدالآباد ہووے الخ
پھر دیکھو کتاب اول ملوک آیہ ۶۰ ترجمہ فارسیہ **قوله** تا آنکہ تمامی قبایل زمین
بدانند کہ خود خداوند خداست نہ دیگرے و دل شما بخداوند خدائے ما
سلیم باشد تا آنکہ در فرائضش رفتار نمودہ اوامرش را مثل امروز بجا آورید

الخ پھر دیکھو زبور ۸۵ – آیہ ۱۱ ترجمہ فارسیہ قول و آدمی خواہد گفت کہ بتحقیق
از برای صادق عوض ہست بدرستیکہ خدائی ہست کہ بر زمین حکم خواہد کرد الخ
اب فرمایئے آپکا بیان یہ ہے کہ بیبل سے یہہ مسئلہ تثلیث کا اخذ کیا
گیا ہے تو کیا مقامات متذکرہ بالا آپنے ملاحظہ نہیں کیے یا بقول آپکے
مولوی صاحب نے ہم مقام میری آنکھہ پر ٹھیکری رکھدے تو کیا مقام ہذا یہین
آپکے ہیے کی پھوٹ گئی یا ملنا ب انصاف ہاتھہ سے چھوٹ گئی یا عقل سلیم
آپکی غذر مین ٹوٹ گئی ہم تو سنتے ہین کہ یہہ موجودہ بیبل آپکی انہین کتب
آسمانی جھوٹی کہانی کا ترجمہ ہین اب آپکے بیان سے ثابت ہوتا ہے
کہ شاید کوئی اور بیبل آپنی اپنی تجویز سے تالیف کرنا چاہی ہے تاکہ کوئی
فرقہ جدید مسیحیون مین مثل لوتھر صاحب و کالوین صاحب کے نکالا چاہتے ہو
کہ انہون نے سولہوین صدی مسیحی مین اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ کی بنیاد
ڈالی ہے ترقی دین کی سے کہتے ہین کہ تجویز نکالی ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا قولہ کہ ہمارا عقیدہ یہہ ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کی اور توحید مین
تثلیث کی پرستش کرین نہ اقانیم کو ملادین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین
کیونکہ باپ ایک اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا
روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے الخ اقول بھلا یہ کیا تقریر ہے
کہ تین اقنوم سے قرار دیتے ہو اور پھر واحد بھی بناتے ہو مین پوچھتا ہون

اگر کسی قاعدہ سے صیغہ واحد صیغہ جمع کا اور جمع کا صیغہ مفرد بن سکتا ہے
تو اب معلوم ہوا کہ آپکے زعم باطل مین خدا سے وحدہ لاشریک لہ کی ذات
ایک معجون مرکب ٹہری واہ میان عزازیل نے اچھی پٹی پڑہائی ہے جیسے کہ
اطبا چند اجزا جمع کرکے ایک معجون بناتے ہین ویسے آپ معاذاللہ ذات
پاک حق تبارک و تعالی کی بتاتے ہین ایصاحب حکما فلسفہ کا بھی اسپر اتفاق
ہے کہ خدا قدیم ہے اور جو چیز قدیم ہے وہ مفرد ہے اور جو مرکب ہے
وہ حادث ہے اور ذات باری تبارک و تعالے شانہ قدیم ہے حیف
صد حیف کہ آپنے اپنی علمیت خاک مین ملائی گو کہ بشن سی کسیقدر تنخواہ پائی
الامان الامان وسوسہ شیطانی سے مولانا روم نے خوب فرمایا ہے بیت بے
ادب را علم دین آموختن ٭ دادن تیغ بدست راہزن ٭ پہر کہتے ہو کہ ہمکو
تین خدا یا تین خداوند ماننا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق
نہ مولود بیٹا صرف باپ سے ہے مصنوع نہین اور مخلوق نہین پر مولود
ہے اور ولادت اوسکی مشابہات سے ہے جسکے معنی خدا ہی جانتا
ہے عقل انسانی اسکو معلوم نہین کرسکتی الخ اقول بھلا صاحب جب
یہ بات معلوم ہوئی کہ بیٹا باپ سے ہے تو نعوذ باللہ منہا باپکو بھی کوئی
باپ لازم آیا اور ذات جناب باری مین قاعدہ دور و تسلسل سمایا یہ وہی مثل ہوئی
کہ تلی سے تیل اور تیل سے آپنے گلگلا پکایا اور پہر یہ کہ ولادت اوسکی مشا

ست سے یہ اور ظرہ ہوا ایصاحب منہ کو لگام دستیجئے اوپچ کی نسبت بیجے
عیسائیان حال کو بدنام نہ کیجیے جو سنے گا وہ کیا کہے گا جب خدا کا بیٹا
مشتبہ ہوا تو بنی آدم کی نسبت مثل بنی جان وغیرہ کیا کہین گے آپ کے
بیان کو پیش کرین گے اور کل اولاد آدم کو تہمت والد القلبی سے قائم کرینگے
اور کہین گے کہ دیکھو ایک آدم زاد بدنہاد کا یہ اقرار ہے کہ خدا کا بیٹا مشتبہ
ہے تو اس صورت مین کل اولاد آدم مشتبہ ٹھہر گئی آپنے کمال کیا خدا کو
صاحب اولاد و ازواج بہی قرار دیا اور پہر اوسکے بیٹے کو مشتبہ بہی بنا دیا
لہذا ان خیالات فاسدہ سے باز آؤ توبہ کرو کفر نہ بکو اور جو آپنے کہا
قولہ کہ تینون اقانیم برابر ہین تو اس سے صاف ثابت
ہوا کہ خدا تین ہر چند ہر ایک جانب سے ہین پر تین ہونا خواہ مخواہ متحقق ہوا بہلا
اگر کوئی آپ سے پوچہے کہ مولوی عماد الدین تثلیث کا نمونہ ہین کہ تین
بہائی ہین مگر تینون ملکر ایک ہی ہین یا تین ہی سے کل جاندار کا توالد و تناسل
ہے تو معاذ اللہ خدا مین کیا کل عالم مین تثلیث ثابت ہوئی تو پہر اسکا کیا
جواب دیجیئگا ایصاحب اس سے بہتر تقریر تو مولوی صفدر علی صاحب نے
کی ہے گو روسیاہی لی ہے ہمارے نزدیک اثبوا اس ناب مین بالکل
نامنی ہوئی گو اسکے صلے مین جونپور کے قاضی ہوئے مگر ہان یاد رہے
البتہ آپ لیسے راضی ہوے دوسرے یہ کہ مین پوچہتا ہون کہ بوقت صلیب کے

حضرت مسیح نے صلیب تینون اقنوم سے اختیار کی یا ایک یا دو نے
اسواسطے کہ شاید کہو کہ بروقت صلیب اقنوم جدا جدا ہوگیا تھا کہ ذات خدا
کو زوال نہیں ہے اسمین ہمکو گفتگو کی مجال نہین ہے تو پہر کفارہ
باطل ہوا کیونکہ یہ شعر مشہور ہے شعر ہووے قربانی کو سیند تا بہ زرستا
اور ہہو وین اوسکے سب اعتقاد رستا ؛ اور جو کہو کہ یہ بہت تثلیث ہولی تو
پہر تین دن یا چالیس دن معاذ اللہ مسیح اور روح القدس و خدا پہر سے اقنوم بدا
رہا اور جہنم مین گیا تو اس عرصہ مین خدائی کون کرتا رہا جانیرزق ہجید و فراغ
کون پہرتا رہا پہر اگر یہ جواب دوگے کہ انتظام خدائی بادریون سپرد کر گئے
تہے یہ نظم اونکی گردن پر دہر گئے تہے تو یہ قابل پذیرائی کے نہین ہے
کہ آدمی کا کام خدائی نہین ہے اب اسکے بعد آپنے فقط ثبوت تثلیث کے
لیے کچہ اشارات ذہنی تراش کے بعضے غلط بعضے خیالی لاابالی مادہ
معقولیت سے خالی بیان کیے ہین قولہ یعنے خدا نے انسان کو اپنی
شکل پر بنایا مگر اوسمین کیا ہے صرف پانی کو منہ روح ہرچند کہ ترکیب انسان
کی چار چیز سے ہے مگر آپنے اپنے مطلب کے لیے تین ہی قرار دیئے
خیر اس سے ہمین کچہ مطلب نہین بعدہ کہتے ہو کہ انسان کو بولنا سکہلایا گیا
اوسکے کلام تثلیث کی گواہی کے لیے ہر وقت اسم فعل حرف سے
مرکب پیدا کیے اور پہر وہ کلمہ دوان رہا واضح ہے یہ علامت سے اسبات

کہ آدمی کا بولنا تثلیث بولتا ہے حالانکہ بولنا حیوان کا بھی مسلم ہے مگر آپنے
انسان کا بسبب بولنا فرمایا غرضکہ اسیطرح اور بھی بہت سے تین آپنے
اپنے مطلب کی قایم کیے ہین جیسکہ موجودات ظاہری جمادات نباتات
حیوانات اور پھر اوسپر جب اہل اسلام مین جھکے ہو تو فرماتے ہو الی قولہ
کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی باوجودیکہ تثلیث کا مطلب
سمجھانتے تھے تین کا عدد بہت مبارک سمجھا یعنے ثالث بالخیر حدیث سے ہے
اور اپنی ساری شریعت مین اوسکی رعایت رکھی بلکہ اس عدد کی یہانتک
پرستش کی کہ وضو مین تین بار ناک مین پانی ڈالنے کو فرمایا اور تین بار کلی
کرنے کو کہا اور نماز بھی دن مین تین مثلاً ظہر عصر صبح اور رات مین تین مغرب
عشا اور وتر اب انگورات مین تیسری نماز نہ ملی تو تین وتر ہی لگا دیے
ہمارے نزدیک تیسری تراویح یا تہجد لگا دیتے تو مناسب تھا خیر جانے
دو ستاو خالی ہو اب بڑا وقت تجھے کا جو چیب نہ گئے ہین اور ہمین سہو کاتب
بتاتے تجھے گا الجواب شفق من بیشک واسطے ثبوت تثلیث کے آپنے بہت
تین اکٹھا کر دکھلائے قابلیت کے بھی معنی ہین مگر جو اصل تین تھے کہ جنسے
توالد وتناسل کل جاندار کا منحصر ہے اونکو آپنے شریک نہین کیا یہ بری نادانی
کی ہر چند کہ وہ موضع مکروہ ہے مگر نظیرًا اوسکا ذکر کچھ موجب نقصان نہ تھا اسلیے
ہم جو آپکے یہ تقریر سنیگا ضرور ہے یہ تین پیش کرے گا اس لحاظ سے کہ شاید

ایسے سہوا چھوٹ گئے ہوں اب دیکھو ہم کہ مدعی وحدانیت کے ہیں ثبوت وحدانیت کس سلیقہ سے آپکو بتاتے ہیں کچھ قابلیت نہیں جتاتے ہیں اہل انصاف حق پسند کے نزدیک آپ کو شرماتے ہیں مگر یہہ عذر البتہ ہے کہ مثل مولوی صفدر علی جبلپوری عقل سے دور ہے یہہ نہ فرمائیگا کہ یہ تقریر رندانہ ہے جواب جاہلان باشد خموشی کا بہانہ ہے دیکھو جیسا کہ آپنے واسطے ثبوت تثلیث کے بہت تین اکٹھا کیا ہے ویسے ہی ہم بھی کتنے ایک جمع کیے دیتے ہیں **اقول** دیکھو ایک سو سب نکلتا ہے مثلا عدد پہلے ۱ ۲ ۳ اسطرح سو دو سو ہزار دو ہزار لاکھ دولاکھ چار لاکھ تا بہ کروڑ تک شمار ہوتا ہے اب فرمایئے اگر پہلے ایک نہ قائم کیا جاوے تو پہر حساب کسطرح چلے تو اب معلوم ہوا کہ ایک ہی اصل ٹہرا آپ کی تثلیث غلط ہوئی دوسرے دیکھو خدا ایک اوسنے بنایا آدم ایک اونکی بی بی حوا ایک پہر سطح زمین کا ایک دیہر آسمان دنیا یعنے چہت زمین کے ایک پہر اوسمین شمس ایک قمر ایک پہر اوسپر تخت رب العالمین ایک اوسپر کرسی ایک پہر لوح ایک قلم ایک دوات ایک اوسکا محافظ ترنون فرشتہ ایک پہر پیغمبران اولوالعزم موسے ایک داؤد ایک عیسی ایک پیغمبر آخر الزمان ایک اب لو کتب آسمانی توریت ایک زبور ایک انجیل ایک قرآن قوی البرہان ایک گو آپ انجیل چار بتاوین مگر مسیح پر ایک ہی

نازل ہوئی اب تو خلفاے راشدین ہین صدیقؓ ایک فاروقؓ ایک علیؓ
ایک عثمانؓ جامع القرآن ایک پھر تو اماموں ہین حسن ایک حسین ایک نقی
ایک تقی ایک مہدی آخر الزمان ایک اب چلیے کارخانہ دنیا مین ہر اقلیم مین
حاکم ایک حکم ایک ہر ایک جز سے شہر ایک شہر ایک اب تو صوبہ اودہ مین چیف
کمشنر ایک جوڈیشل کمشنر ایک فینانشل کمشنر ایک پھر اونکی طرف سے
قسمت کمشنر ایک صاحب ضلع کلکٹر ایک اوسکی پیشی مین میر منشی ایک
قلمدان ایک دوات ایک ہاتھہ مین قلم ایک کاغذ ایک مقدمہ ایک مثل
ایک اب دیکھو انام مین میان امین الدین انسپکٹر مدارس ضلع ایک پھر انسان
و حیوان مین روح ایک جسم ایک پھر جسم مین دل ایک دماغ ایک جگر ایک
پھر دیکھو قوم شریف مین شیخ ایک سید ایک مغل ایک پٹھان ایک حتی کہ
ہم ایک تم ایک ہمارا باپ ایک تمہارا باپ ایک گستاخی معاف ابھی کوئی
کہے تمہارے تین باپ تو کتنا برا مانیے گا اب شاید آپ کہین کہ اس
ایک ہی اصول کے یہ سب فروع ہین لہذا یہہ سب ایک ہین تو یہ کہان ہوسکتا
ہے جو سنیگا وہ کہیگا کہ بیہودہ بکتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ
پیغمبر آخر الزمان نے بھی تین کا عدد بہتا مبارک سمجھا ہے یعنی ثالث بالخیر
حدیث ہی سو اسکا مطلب آپ نہین سمجھے آپ جانتے ہونگے کہ تین مین
خیر ہے سو یہ بخیر ہے الصاحب اسکا مدعا یہہ ہے یعنے تیسرے کو خیر ہی

اب ان سے اشارہ یہ پیدا ہوا کہ صاحب کتاب و اولوالعزم پہلے موسی آئے پھر اونکے بعد حضرت عیسی آئے مگر دنیا مین دین حق نے فروغ نہ پایا تب تیسرا پیغمبر اولوالعزم صاحب زمر یعنے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تب تمام جہان مین دین حق پھیلا اب اس سے یہی کنایہ پیدا ہے کہ تیسر کو خیر ہے اب فرمایئے یہ کیسی بات ہوئی تجویز تثلیث آپکی بات ہوئی ثبوت عدمیت کے لیے یہ قول یا حدیث ہمکو کرامات ہوئی السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین ۔ اور سوا اسکے بہت سے ایک ہم جمع کر دیسکتے ہین مگر ابھی فقط مشتے نمونہ از خروارے بیان کیا گیا ہے اب اسکے بعد ایک فصل عیسائیون کے مذہب اور نصیحت کے باب مین آپنے بیان کیا ہے اوس سے ہمین کچھ علاقہ نہین فقط اتنا ہم جانتے ہین کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر صعود کر گئے تو ایک یہودی نے مثل پولوس مقدس کے یہ فعل کیا کہ اپنے تئین خلیفہ حضرت مسیح کا قرار دیکر قوم نصرانیون مین آیا اور ہر گروہ سے ایک ایک رئیس جہانٹ کے یہ حرکت کی اور بیان کیا کہ مین کل شبکو حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس آسمان پر چلا جاؤنگا اور ہر ایک کو دوسرے لیے جدا جدا کے ایک طریقہ باطلہ یعنے چال چلن مذہبی نئی طرحکا تلقین کیا اور کہا کہ تمکو مین نے اپنا قائم مقام کیا اور خلیفہ بنایا اب جو تمہارے

حکم سے انحراف کریگا وہ ملعون ہوگا اور خداوند عیسیٰ مسیح اوس سے ناراض ہوگا تم سکو اسی طریقہ حقہ کے ہدایت کرنا دوسریکو دوسری راہ و رسم بتائے اسی طرح ۱۲ شخصونکو جو کہ اوسوقت مین اپنی قوم کے سرغنہ تھے فہمایش کرکے آپ اوسی شبکو ایک مطہور تیزاب مین کہ ایک گوشہ مکان مسکون مین رکھہ چھوڑا تھا پہاند پڑا اور گل کر پانی ہوگیا لوگ جو صبح کو آئے تو معلوم ہوا کہ وہ شخص مکان مین نہین ہے تب سبکو یقین ہوا کہ بیشک آسمان پر عروج کرگیا تب آپسمین بابت خلافت کے جھگڑا شروع ہوا آخر کو لڑتے لڑتے بارہ فرقہ بارہ ٹولی ہوگئے وہی آجتک قوم انگریزی چلی آتی ہین واللہ اعلم بالصواب اور قصص الانبیا مین یون لکھا ہے **قولہ** ترجمہ فارسیہ کہ در مدارک وانوار التنزیل آیہ فاختلف الاحزاب من بینہم در سورہ مریم آوردہ اند کہ بعد از رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام بآسمان ترسایان در باب او اختلاف کردند آخر الامر اتفاق ایشان قرار گرفت کہ رجوع نمایند بر قول سہ کہ عالم اہل آن زمان بودند و ایشان یعقوب ونسطور وملکا نام داشتند یعقوب گفت کہ عیسیٰ خدا بود کہ بزمین فرود آمد و باز بآسمان صعود نمود پس تابعان او را الیعقوبیہ نام نہادند و نسطور گفت کہ او ابن اللہ بود ظاہر گردانید خدای تعالیٰ او را آن مقدار زمانیکہ خواست بعد از ان او را بسوے خود برداشت این تابعان او را النسطوریہ نام نہادند و ملکا گفت کہ ایشان دروغ می گویند

بلکہ او بندہ و آفریدہ و پیغمبر بودہ او را اتباعان او را الملکانیہ میگفتند انتہی
اقول اور مورخین مسیحیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد عروج مسیح علیہ السلام
ہر ایک قصبہ اور گاؤن مین مختلف فرقہ مختلف نامون سے مشہور ہوگئے
مثلاً کوئی رومن کاتہلک اور کوئی کونگر یگشنلسٹ اور کوئی پرسٹری وج اور کوئی
ایپکوپالین کوئی باپسٹنٹ کوئی کوئکر سے کوئی میتہودستی وغیرہ جیسا کہ جلد ثالث
تاریخ ٹیلر صاحب سے مفصل واضح ہوتا ہے بلکہ سولہوین صدی مسیحی
مین مارٹن لوتھر صاحب اور کالوین وغیرہ نے اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ
کی بنا ڈالی ہے لہذا اب ہم نامہ تمام کرتے ہین اگر آپ جواب تحریر
فرمائینگے تو بعونہ تعالی ہم بہی قلم اوٹھائین گے جواب الجواب مین دہجیان
اڑائین گے جس سے اپنے آقائے نامدار کے جیب سامنے
جائین گے اور حضور اقدس یہ نامہ پڑہائین گے زبان وحی ترجمان سے
مرحبا فرمائین گے مسکرائین گے وکاساً دہاقاً پلائین گے اوسوقت
ہم بہی ہزار جان سے اوس تسنیم کوثر و سلسبیل پر نثار ہوجائین گے یہ فقیر
سعدی علیہ الرحمۃ زبان پر لائین گے بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ اور جو آپ ایسے جواب نہ پائین گے اور
آپ سر بزانوے خاموشی کہائین گے مات پائین گے یا تحریر جواب مین دم دبائین گے
لو خیر اسیقدر اپنی کتاب مین چہپ کر جائین گے صبر کرینگے چہاتی پر پتہر

وہیں سے کہ بقول حضرت یوحنا ہوے کے عصا کے منتظر رہیں سکے
اللہم ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین زیادہ وبس فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ بتاریخ ۱۳ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء کو رجسٹری
ہوا از نام ٹکٹ چپان ۲/

بعد چندے روانہ ہوجانے اور جواب نہ آنے نامۂ متذکرۂ بالا کے ایک خبر نئی لندن سے آئی اوسکی اطلاع مین میان عماد الدین کو یہ نامہ لکہا گیا و اسطے ملاحظۂ ناظرین کتاب ہذا درج کرتے ہین ہکذا۔

ہو المستعان

مولوینا مظہر الطاف اتم مجتہد مذہب حسب پنجولوسی ادام اللہ تعالی

بعد واجب کے مدعا طراز ہون کہ درین ایام فرخندہ فرجام ہرکارہ ہاے اسلام حضرت خیر الانام مقام لندن سے خبر جدید لائے کہ جناب ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مغربی وشمالی نے ایک کتاب جدید بزبان عربی در باب

ابطال رد دین اسلام ذوالاحترام کے بڑے شد و مد سے تصنیف
کی ہے عیسائیان حال کو اطلاع دی ہے از انجملہ ایک یہہ بھی اعتراض
ہے پرُ از سوز و گداز ہے **قولہ** کہ قصہ قوم عاد برباد جو کہ مندرج قرآن مسلم
البیان واجب الاذعان ہے محض بے بنیاد ہے لڑکون کی کہانی ہے
فقط فسانۂ زبانی ہے کسی تاریخ یونانی و عبرانی مین اسکا ثبوت نہین بعید از
قیاس ہے نہ اعتماد آسمانی ہے معاذ اللہ چڑیا چڑ و ئے کی کہانی ہے
الخ **جواب** لہذا ہمکو آپ سے یہ عرض ہے نے غرض ہے بڑے افسوس
کی بات ہے ہیہات ہے کہ شاید صاحب ممدوح نے
عجائب خانۂ لندن کی بھی سیر نہین کی ہے سنا جاتا ہے کہ اب
جو چند شہر قوم عاد کے کہین منود ہوئے ہین او سپر ایک جماعت شاہ
فرانس اور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی طرف سے واسطے کہود کہاد اور ہموار
کرنے کو مقرر ہوئی ہے چنانچہ اوسمین ایک لوح پتہر کی کندہ بخط جلی پر از
زر بعبارت عبرانی برآمد ہوئی ہے اور عجائب خانۂ لندن مین دہری ہے اوسمین
بالکل حال پر ملال قوم عاد کا جو کہ قبل از حضرت مسیح علیہ السلام تہی تحریر ہے
قدرت رب قدیر ہے کہ بارہ سو ۸۶ برس کے بعد تصدیق قرآن شریف
و رسالت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مقام لندن سے ہوئی ہے
عقل خوردہ ہین منافقان حال و استقبال کے روتی ہے منکران

رسالت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قرآن مجید کو بحر ضلالت میں
ڈبوتی ہے مگر او سپر بہی ابہی تک مسیحیوں کی تسکین نہین ہوتی ہے کہ
تکذیب دین اسلام سے باز نہین آتے ہین مشفق من ہم وکیل ہین ہادی سبیل
ہین اپنے آقائے نامدار کے مقدمات سے غافل نہین ہین خبر
لندن تک کی رکہتے ہین بیہودہ نہین بکتے ہین آپ کی طرح کان مین
تیل ڈال سکے نہین بیٹہتے ہین کہ فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہے
ہو جواب مین پیٹ پہیرتے ہو خدا نخواستہ کسی بزرگ کی بددعا کا ہم پر اثر
نہین ہے جیسا کہ شاہ بوعلی قلندر رحمہ اللہ کے بددعا کی خبر ہے مگر ہان
بقول شخصے خوردنی بیار فوطہ بجسم یہ بات اور ہے فقط

الراقم ... آخر الزمان
نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار منیب ... [illegible]
صاحب ... والہ ... [illegible]
بتاریخ ... شوال ۱۲۸۲ ہجری مطابق ... [illegible]
... [illegible]

پھر اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظۂ ناظرین کے درج کتاب کرتے ہین کتاب ہذا کو درمعنی سے بھرتے ہین ہکذا۔

نامۂ ضروری بجواب کتاب نغمۂ طنبوری

مولوی صاحب مشفق شفیق صوفی مصنف کتاب نغمۂ طنبوری میان محمد ولد الله ... صاحب منشی ... واقعہ امرتسر زاد الله عمرہ

بعد ما وجب کے کاشف مدعا ہون کہ ایک کتاب مسمی بہ نغمۂ طنبوری ادہوری جو کہ آپنے بنوسے دی پوری ادہوری ہے چہپوائی گو کہ امید آپکی نہ برآئی ہے ہمنے یاد رہی والی صاحب سے پائی لہذا اب ہم جواب دیتے ہین آپکے سوالونکو جواب اپنے ذمہ لیتے ہین اسواسطیکہ وکیل ہین ہادی تمسیلیا

ہین مشفق من اول عذر یہ ہے کہ مجتہدان دین مبین وسترع متین حضرت
افضل المرسلین معمابازی اور پہیلی فہمی سے علاقہ نہین رکہتے اون
لوگون کو تو تلقین علم دین سے فرصت نہین دوسرے یہ کہ جواب خط اول
مولویصاحب موصوف سے صاف ظاہر ہے کہ بسبب علالت مزاج
اور عوائق جسمانی جیسا کہ مولویصاحب نے اپنے خط مین آپکو لکہا
نوبت جواب کی نہ پہونچی تیسرے یہ کہ علماء اسلام ذوی الکرام انکشاف معما
کے واسطے نہین ہین بلکہ ثبوت حقیت دین متین کے واسطے
مامور ہین بغض و حسد سے دور ہین پس بایں وجہ جناب اجتہاد مآب نے
اپنے ایک شاگرد سے جواب لکہنے کی اجازت دی کہ تم جواب اسکا
لکہکے بہیجدو اور بسبب علالت کے وہ جواب تمام و کمال ملاحظۂ حضور
مین نہ آئے تہے کہ مرسل ہوگئے لہذا اگر اسمین کوئی غلطی حسب زعم
باطل آپکے واقع ہوئی تو وہ جواب الزام مجتہد صاحب نہین ہوسکتی
اور بالفرض محال گمان آپکا صحیح تو بہی آپکی نسبت ناظرین منصفین الزام
اس سے بہی بڑہکے دینگے وہ یہ ہے کہ اگر آپنے جوابات
سوالات نہ بہیجے تہے اور اونکا جواب بہی جناب ممدوح کی طرف سے
آیا تہا اور مُہر بہی اونکی تہی تاہم آپکو لازم تہا کہ بذریعہ تحریر ثانی کے
اونسے تصدیق کرا لیتے کہ یہ جواب جو آپکے شاگرد صاحب نے

لکھے ہین یہ آپکے نزدیک ازسرتاپا صحیح ہین یا نہین تو ہمین جواب
لکھکے بھیجدون یا بعد جواب لکھکے بھیج دیتے بلکہ جواب الجواب کا
انتظار کر لیتے جب جواب الجواب بھی آجاتا تب اگر آپ نغمہ طنبوری بجاتے
تو البتہ مناسب تھا جو سنتا وہ کہتا کہ مدعی سچا ہے یا مدعا علیہ مگر آپنے
بلحاظ اسکے کہ جواب الجواب مین بالکل قلعی کھل جاویگی تقدم بالحفظ کو کام
فرمایا کہ سردست تو مشن مین رسوخ پیدا کرلیجیے واد قابلیت کی دیجیے
کل کی کل کے ہاتھ ہے اگر یہی زمانہ ہے تو یا دریان اہل ولایت
کا ساتھ ہے وہ لوگ اسقدر مطلب کو ہمارے کیا سمجھینگے سرقت
تو مقدمہ تھا بقول مشہور چور کا بھائی گنٹھہ کٹا اب آپکے جواب دیتا ہون
اول یہہ کہ آپ اپنے خط مین جسمین کہ جواب کا جواب دیتے ہوے لکھتے
ہو قولہ کہ اول مین بسم سے والاختتام تک بطور دیباچہ کے جو لکھا
گیا اسکے کچھہ ضرورت نہ تھی جو بات سوال سے خارج ہے اوسکے لکھنے
سے کیا فائدہ حالانکہ اوسمین سے بعض مضمون خدای تعالی کی نسبت
اور بعض آنحضرت کی نسبت ثبوت طلب ہین اسکے بعد مولوی ابوالحسن صاحب
کی شکایت لکھہ کے لکھتے ہو الی قولہ کہ مولوی صاحب کی نظر اس آیہ
قرآنی پر نہ رہی یعنی اہل کتاب سے بطریق احسن بات کرنا چاہیے یہہ
انہون نے بطور اقبح بات شروع کی مگر مین ایسا کبھو نہ لکھونگا اور سوال کا

نمبر تینا کے جواب لکھونگا کہ طوالت کا امر نہو الخ جواب تشفی ہین یہ کل
عبارات آپ کی آپہی پر منقلب ہوتی ہے یعنے پہلا فقرہ آپکا کہ بسم سہو والاقسام
تک یعنے مضمون اللہ تعالے اور یعنے آنحضرت کی نسبت ثبوت
طلب ہین سو یاد کر تے لیجیے کہ ہمنے ان دونون باتون کا ثبوت آپکو
اپنے نامہ ثالث مسمی تنبیہ الملحدین مین دیا ہے کہ جسکے جواب
سے آپ عاجز ہوگئی ہین بروے نامبارک کو شک ندامت سے
دہوے گئے ہین اور دوسرا فقرہ کہ مولوی صاحب نے قرآن شریف کی
آیہ کو نہ دیکہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اہل کتاب سے بطریق احسن
بات کرنا چاہیے پر آنہون نے بطریق اقبح بات شروع کی اسکا جواب
یہہ ہے کہ جواب ترکی بترکی ہوتا ہے خیال کیجیے کہ آپکے منصرم صاحب
کتاب نغمہ طنبوری ادہوری مسمی دیال سنگہ صاحب نے دیباچہ مین
پہلے لکہا یہ سکام وہ کیجیے کہ دشمن بہی رضامند رہے منہ پر اچہا
نہ کہنگے تو کہنگا دل مین اور پہر جب اختتام کتاب پر آئے تو نے
نکل کہائے طعن آمیز کلمات زبان پر لائے یعنے صفحہ ۱۰۲ مین اسی
لکہتے ... گویا کمشنر صاحب ہوگئے مقدمہ مذہبی کو مقدمہ عدالت
قرار دیا مستقیلیت سے فرار کیا یعنے فرماتے ہین قولہ کہ اس مباحثہ
مین غلبہ جو کوئی حسب کو رہا بجانب حق یعنی مولوی عماد الدین صاحب نے

پہلے خط مین چار شرطین لکھی تھین او نمین وکا مجتہد صاحب نے جواب دیا اور دو کو طاق نسیان پر رکھہ دیا اور سوال نمبر ۱۱۵ و ۱۳ مین مجتہد صاحب کی ساری پونجی عیان ہے اسی طرح بہت کچہ لکھہ کے صفحہ ۱۱۴ مین فرماتے ہین الی قولہ کہ اگر مجتہد صاحب کوئی اڑہائی اینٹ اور او سار تے تو باقی ماندہ قلعی کہل جاتی لہذا اب مجتہد صاحب سے پوچھنا چاہیے کہ وہ دلنشین بیانین کہان ہین غرضکہ آخری فقرہ یہ ہے قولہ کہ وہ حضرت چونکہ لکہنؤ کے رہنے والے ہین مثل مشہور ہے ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑہا الخ جواب مین پوچھتا ہون کہ انصاف سے کیجیے کہ مباحثہ آپسے اور جناب مجتہد صاحب سے تہا یہ صاحب شخص ثالث کیا مجاز تہے کہ ایک عالم نامور کے شان مین ایسے کلمات بیہودہ زبان پر لاتے انجیل کی پابندی بہی نکی جیسا کہ حضرت مسیح فرماتے ہین اپنے حواریون کو قولہ کہ جو کوئی تیری داہنے گال پر طمانچہ مارے تو تو بایان گال بہی پہیر دے الخ لہذا آپ ہماری طرف سے اونسے کہہ دیجیگا کہ آپ کیون غیر کی ہٹی مین پاؤن دیتے ہین بگلا نے انڈے سیتے ہین آپنے سنا نہین کسی نے تیتر کا انڈا مرغی کے تلے رکہہ دیا تہا اوس سے جو بچہ نکلا تو نہ باپ کی بولی بولتا تہا نہ ویسی چال چلتا تہا بلکہ مرغی کے گلاڑون کو نہ بولتا تہا بلکہ اپنے عقد سے کہولتا تہا یعنے کہتا تہا سبحان تیری قدرت او رہ یہ فقرہ جو او نہون نے

فرمایا قولہ کہ وہ حضرت لکھنؤ کے رہنے والے ہین ایک انوکرہ واکرلیا
دوسرے نیم حرب یا الخ اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ مثل درست نہوئی
اسواسطیکہ لکھنؤ کی نسبت عام بات ہے اور اگلا انکا قول چلا آتا ہے شعر
سے کمانان کبجو او تیر مژہ جوانان شایستۂ لکھنؤ مگر بان پنجاب کی نسبت
اہل فارس فرماتے ہین اب ہم آپ کو جتاتے ہین یہہ شعر گرز
سامان ہمہ یک آبی اند ٭ وای بران قوم کہ پنجابی اند ٭ لیس اب آپ ونحو
کہیے گا کہ مطبع آفتاب پنج آبکو خاک مین نہ ملائیے قابلیت نہ جتائیے
اولنے پوچھیے کہ آفتاب پنج آب جو آپنے اس مطبع کا نام رکھا
یہہ موزون کہان ہے اسلیے کہ آفتاب زمین سے تعلق کہان
رکھتا ہے اگر کرمک شب تاب آپ اس مطبع کا نام رکھتے تو البتہ
بجا تہا اسواسطیکہ وہ ایک کرم ہے جو زمین سے پیدا ہوتا ہے
جیسے ہماری زبان اردو مین جگنو کہتے ہین اور وکہنی زبان مین ہیٹا کہنا
اب مشتی نمونہ از خروارے ہین آپکے جواب الجواب مین چند باتین بطور
جواب کے عرض کرتا ہون کہ دروغ گورا حافظہ نباشد یہہ مثل آپ ہی
کے نسبت اصل ہوئی کیا معنے کہ پہلے آپہی نے مجتہد صاحب
کو لکہا ہے قولہ کہ حدیث سے ہمارے مطلب کی ثبوت یا رتبیر
دلیل نہ لائیگا فقط قرآن سے ثبوت بتائیے گا اور پہر (۲) سوال کے

سورۂ بنی اسرائیل کے ۹ رکوع میں سے یہہ آیۃ پیش کر کے کہتے ہو یعنی
عیسےٰ ان میں تک نہ پہنچے مقام محمود میں اسکے بعد تفسیر بیضاوی کی نظیر
لاکے کہتے ہو کہ مقام محمود عام ہے ہر مقام کو جسمیں عزت ہو اور مکہ
سے مدینہ جاکر حضرت کو عزت ملی مگر ابوہریرہ کی حدیث کی نسبت قرآنی قرینہ
چھوڑ کے شفاعت کے مقام میں یہہ مطلق کس دلیل سے خاص کیا
جاتا ہے الخ **جواب** میں پوچھتا ہوں کہ بھلا یہ کون عقلمندی ہے
کہ پہلے آپ ہی نے ممانعت کیا کہ حدیث سے دلیل نہ لائے جاوے
اور پھر یہاں اپنے مطلب کے فروغ کے لیے قرآن اور حدیث
کو ملا کے اعتراض کیا مشفق من عام بات ہے کہ جس بات کی پہلے ممانعت
کرے اور پھر اوسی بات کو اپنے مطلب پر دلیل لاوے یہ کونسی منطق کا
قاعدہ ہے اس سے کیا فائدہ ہے اور تفسیر بیضاوی کا مطلب
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود ملا یعنی مقام شفاعت
کہ اسکو مقام محمود کہتے ہیں ملا یہہ مقام کسی نبی کو نہیں ملا تھا اسمیں آپ ہی تمام
سے لے گئے جیسا کہ ظاہر ہے کہ کل انبیا حشر میں نفسی نفسی کہتے ہوے
آویں گے اور جناب خاتم نبوت امتی امتی کہتے ہوسنگے تشریف لاوینگے
دیکھو مواہب لدنیہ میں لکھا ہے قولہ لتنے مفسرین کا اسیر اثبات ہے
کہ کلمہ عیسےٰ کا جناب باری کی طرف سے وجب ہو کرتا ہے اسعد اللہ

ا کلمہ سے دال ہے اجماع پر اور محال ہے کہ جناب باری تعالے
کسیکو طمع دے اور امید وار فرماوے اور پہر محروم رکہے
پس یقین ہوا کہ اللہ جل شانہ بالضرور ہمارے سرکار ابد قرار کو مقام محمود
مرحمت فرمادیگا اور واحدی نے کہا ہے کہ مفسرین نے اجماع کیا
ہے اس بات پر کہ مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے اور محمود
اسواسطے کہتے ہین کہ جب ایسے اضطرار کی حالت مین یعنے حشر مین
اولین اور آخرین سب بیقرار ہونگے اور سب انبیا علیہم السلام جواب دینگے
اسوقت ہمارے حضور شفاعت کرینگے اور عزت ظاہری سے جو آپ
مراد لیتے ہین کہ مکہ سے مدینہ مین عزت حاصل ہوئی سو یہ خیال خام ہے
دنیا کی عزت سے یہان عزت نہین مراد ہے جیسا ولیم میور صاحب اپنی
تاریخ کلیسا کے صفحہ مین لکہتے ہین قولہ کہ یوخنا کی مان نے مسیح سے یہ درخواست
کی تہی کہ میرے دونو بیٹے سب کچہ چہوڑ کے تیرے پیچہے ہو لیے ہین
کیا ملیگا الخ یعنے حضرت مسیح نے جو فرمایا تہا کہ بادشاہت ملیگی تو بادشاہت
سے وہ لوگ بادشاہت دنیوی سمجہے تہے نہ اخروی بس چونکہ آپ
انہین حواریون کے مقلد ہوئے ہین ایسا ہی کچہ مفسرین قرآن کا
بہی مطلب سمجہے ہو سو یہ محض غلط ہے ہماری سرکار ابد قرار نے دولت
وحشمت دنیوی کو نجس العین بتایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب

فرمایا ہے پس اسی قرینہ کو آپ اپنے کل تجویز پر لگا لیجیے گا اب تیجیے چھٹے سوال کے جواب کا جواب یعنی آپ فرماتے ہیں قولہ کہ (۶) سوال کا جواب بہی تسلی بخش نہیں ہے بلکہ نادرست ہے قرآنی قرینہ کی بابت جو مین نے عرض کیا تہا اوسکا جواب آپنے یہ دیا کہ نظم قرآنی چونکہ عثمان کی نظم ہے اسلیے قابل اعتبار کے نہیں ہے اس آپکے بیان سے سارا قرآن غیر معتبر ہوگیا کیونکہ جب اوسکے نظم نظم الٰہی نہیں ہے بلکہ عثمان نے اپنی مرضی کے موافق اون آیتون کو جہان سے جوڑا ہے تو اس صورت مین وہ ساری کتاب بگڑ گئی اب اوسکے کسی قرینہ کا اعتبار نہ رہا اوسکا سیاق کلام درست نہین ہے اب اوس سے مسائل اخذ کرنے درست نہ ہے مگر مین آپ کی اس تحریر پر کہ نظم قرآنی نظم عثمانی ہے اعتراض نہین کرتا بلکہ قبول کرتا ہون کیونکہ یہ سچ بات ہے اور حضرو رقرآن کی ننے ربط عبارت آپکے قول کی موید ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی سنی مسلمان آپ سے پوچھے کہ جب عثمان خلیفہ ہو گئے تہے اور حضرت علی بادشاہ ہوسکے تہے تو انہون نے قرآن کی نظم کو پہر درست کیون نہ کیا لہذا یا تو وہ اس نظم عثمانی قرآنی کو صحیح جانتے ہونگے یا وہ بہی عثمان کے گناہ مین شریک ہوے مجہے نہین معلوم کہ شیعہ لوگ اسکا کیا جواب دینگے الجواب واہ کیا خوب الزام آپنے جناب

محبت صاحب کو دیا ہے یا دریان حال کو خوش کیا ہے ایصاحب اول تو شاگرد کی خطا اوستاد کی خطا نہین تصور کیجاتی ہے بس اسی مقام پر یہہ بات یاد آتی ہے آپنے سنا نہین کہ زنجیر آہنی کو دیمک نہین کہاتی ہے دیکہو یہہ تجویز آپ کی آپہی پر منقلب ہوئی جاتی ہے یاد کیجیے کہ آپنے مباحثۂ اتفاقی جو کہ مقام امرتسر بین حافظ ولی اللہ صاحب سے اور آپسے ہوا تہا اور پہر اوسے آپہی نے چہپوایا ہے ہمنے پادری ٹکمک صاحب سے پایا ہے اوسمین آپنے بزبان خود عندالرو بکاری مجمع عام مین مولویصاحب موصوف سے فرمایا ہے **قولہ** کہ یہ انجیل مسیح پر نازل ہوئی آپکا فرض ہے ہمارا تو یہہ قول ہے کہ جنپر نازل ہوئی اونہین ہینے قلمبند بہی کیا ہے یعنے حواریون پر نازل ہوئی اور انہین نے قلمبند بہی کیا ہے الخ اب فرمائیے کہ اس آپ کے بیان سے ساری انجیل جعلی ہوگئی صفحۂ صداقت سے دہوگئی اوسکا کوئی قرینہ اور سیاق کلام درست نہ رہا مگر مین اس آپکے بیان پر حصر نہین ہوتا بلکہ قبول کرتا ہون کہ ضرور اوسکی عبارت بے ربط سراسر خبط آپکے کلام بد انجام کی مؤید ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ اگر کوئی رومن کاتہلک عیسائی تمہارا بہائی تمسے یو چہے کہ جب اول حواری حضرت متی مرگئے تہے اور دوسرے مرقس یا لوقا اونکے قایم مقام ہوے منادی کرنے لگے

کوئی آخرت پر قادم دہرنے لگے تو انہون نے وہ نسخہ انجیل اصلی جو کہ
حضرت مسیح کو بارگاہ باری سے ملی تھی حاصل کر کے کیون رواج نہ دیا
مسلمانون کو بہیر پہنسایا آپ کو بدنام کیا لہذا یا تو اس انجیل جعلی کو وہ صحیح
جانتے ہونگے یا وہ بہی بقول آپکے اونکے گناہ مین شریک ہوے
یا نائب و ازیل ٹہیک ٹہاک ہوے سبجہے نہین معلوم اسکا جواب آپ
کیا دینگے یا تکذیب انجیل مروجہ بان لینگے حضرت من گفتگو متقدمین کے
قول پر ہوتی ہے متاخرین کے قول پر نہین ہوتی ہے دیکہو جب
اول عملداری انگریزی یہان ہوئی تو مسٹر صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب لکہنؤ
نے اسی باب خاص مین ایک استفتا باین مضمون کہ یہی قرآن ہے
جسکو تمسک کیا ائمہ اطہار نے اور اہلبیت جناب سید الابرار نے یا وہ
کوئی اور قرآن ہے لکہہ کے جناب غفران مآب مولوی سید محمد صاحب
مجتہد العصر لکہنؤ سلطان العلما والد ماجد مولوی سید علی محمد صاحب دام
برکاتہ سے پوچہا تہا او ہین مولوی صاحب نے یہی تحریر فرمایا ہی قولہ
کہ بلا شک یہ وہی قرآن ہے جو کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو وحی
دیا تہا الخ چنانچہ کتاب طعن اللسان من جمع القرآن مین موجود ہے
دیکہ لیجیے علماء سعادت شعار کو الزام نہ دیجیے اور قدماے علماے
حضرات شیعہ امامیہ کا بہی یہی قول چلا آتا ہے کہ جس [illegible]

معلوم ہین امداد اسطے اطمینان خاطر عناد آثار آپکی ہم پہلے بہی لکہہ چکے ہین
مکرر آپ بہر لکہ دیتے ہین کہ شاید آپ سہو کر گئے ہون اسلیئے
کہ دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا **قول** اول محمد بن حسن حر عاملی جو کہ بڑے
محدث فرقہ امامیہ حضرات اثنا عشریہ کے گذرے ہین انہون نے
ایک رسالہ اپنے بعض معاصر کی رد مین لکہا ہے اوسمین لکہتے ہین
قولہ ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم الیقینی میداند کہ قرآن
بغایت اعلی درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در
عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجموع و مؤلف بود الخ پہر یہ **قول** دوم
صاحب مصائب النواصب نے لکہا ہے **قولہ** یعنے جو لوگ کہ نسبت
کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ کہتے ہین قرآن مین کچہ تغیر ہوا سو یہ قول
جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل گروہ قلیل ہین جنکا اعتبار نہین الخ اب
فرمایئے جبکہ یہ شکل ہے تو متقدمین کا قول حق سمجہا جاویگا یا متاخرین کا
اور پہر جبکہ مجتہد صاحب نے خود اپنے خط مین عذر معقول تحریر
فرمایا ہے کہ بسبب علالت مزاج کے مین نے اپنے ایک
شاگرد سے جواب لکہوایا گو کہ وہ بہی ذی علم تہے مگر علم مناظرہ اور رسمی
اور علم عربی دانی اور سب مقدمات کی بحث وکلا سے پوچہنا چاہیے
نہ علما سے مثلا ابہی آپسے کوئی پوچہے کہ آپ بڑے مباحث ہین

اور عالم ہین تو فرمائیے کہ تیل تلون سے کیونکر نکلتا ہے تو آپ کیا
بنا سکین ہنسے گے بلکہ ہنسین گے پس مناسب ہی کہ پہلے اپنے اصول کو درست
کر لیجیے تب فروعات مین قدم دیجیے دیکھو پادری تیمبیٹلی صاحب
کی کتاب جو کہ بڑے عالم علماء روم کا تہلکا کیے ہین اور طامس انگلس نے
اوسکو انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا ہے اور مقام لشکر گوالیار مین ۱۸۵۱ء
مین چھپوایا ہے اور مرأت الصدق نام رکھا ہے آپکی انجیل مروجہ کی نسبت
تحریر فرماتے ہین پوست کندہ آپکو اب ہم بتاتے ہین مگر آپ وہ باحیا
ہین کہ اب بہی نہین شرماتے ہین قولہ صفحہ ۱۴۹ انکا قول یکہ ظاہر کرتے ہین
کہ کتاب مقدسہ کو جیسا کہ ہر ایک شخص اپنے فہمید سے سمجھتا ہے ایمان کا
کافی قاعدہ نہین ہے اسلیے انسان کو خدا کی بادشاہت مین نہین پہونچا
سکتے ہین غرض یہ کہ کتاب مقدس کافی قاعدہ نہین ہے عقل سلیم باسانی
دکھا سکتی ہے کیونکہ انسان اپنا ایمان اپنی سمجھ کے موافق کتب مقدسہ
پر اگر منحصر رکہے تو ضرور ہے کہ وہ چہہ چیزون مین کلیہ دلجمعی اور دریافت
حاصل کرے اول یہ کہ بضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ اپنے ہاتھ مین
رکہتا ہے در اصل کتاب مقدس صحیح ہے یا نہین دوم یہ کہ اوسکے
پاس سالم کتاب ہے کہ نہین سوم یہ کہ کتاب مقدس الہامی اور خدا کے
ارشاد سے ہے چہارم یہ کہ کسی نے کتاب مقدس مین غلطیان درج

کی ہون نحمیہ یہ کرو وادست تجہ سکتا ہو شنتیم یہ کہ سب چیزین جو نجات
کے واسطے کافی ہون پہلے یہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ
اپنے ہاتہ مین رکہتا ہے دراصل کتاب مقدس صحیح ہے اچہا کوئی پروٹسٹنٹ
اپنی خاص راے وتمیز سے کہہ نہین سکتا کیونکہ کتاب مقدس فقط ایک کتاب
ہے مردہ حرفون سے بہری ہوئی اور اپنے حق مین گواہی
نہین دے سکتے سواے اسکے عالم فاضل سب جانتے ہین کہ اورشلیم
کی ہیکل اور شہر کے ساتہ وہ کتاب مقدس جو موسے اور قدیم پیغمبرون
کے ہاتہ کے لکہے ہوئے تہے نبوقدنضر کے عہد مین اسیرین
کی چڑہائی مین تاخت وتاراج ہوگئین اور اگرچہ اوسکی نقل مطابق اصل اعزرا نبی
نے بہت جستجو سے کیا تہا مگر یہ نقل بہی انطاکس کے ظلمون کے
وقت مین لٹ گئین پس ایک شخص اپنی خاص راے وتمیز سے نہین
کہہ سکتا ہے کہ کتاب جو اوسکی پاس ہے صحیح اور اصلی ہے کہ نہین دوسرے
یہ کہ جس وقت کسی پروٹسٹنٹ کے پاس کتاب مقدس ہوتی ہے
خواہ مخواہ یقین کرتا ہے کہ اوسکے پاس کتاب صحیح پوری ہے
کیونکہ جو کوئی حصہ اوسکا گم ہے تو بیشک اوسکے پاس ایک جزو ہے
اور کلام الہی کا کل نہین ہے اب مین پروٹسٹنٹون کو دکہلا سکتا ہون
کہ کتاب مقدس مین بہت حصے گم ہین کیونکہ ایک عالم ثابت کرتا ہے

الکم سے کم بتیس کتابین عابد مقدس کی کہوئی گئی ہین اگر تمہین میری بات مین کچہ شک ہو تو اپنی کتاب مقدس مفصلۂ ذیل کے صحیفون اور متنون مین دیکہو اور ڈہونڈہو گنتی کی کتاب باب ۲۱ - آیہ ۱۴ **قولہ** یعنے یہ خداوند کے جنگ کی کتاب مین لکہا ہے الخ یہ کتاب کہان ہے پہر جوشوا اسکا باب ۱۰ آیہ ۱۳ **قولہ** یعنے کیا یہ جاشار کی کتاب مین نہین لکہا ہے الخ یہ کتاب بہی کہوئی گئی پہر دیکہو پہلی کتاب سموئیل کے باب آیہ ۲۵ **قولہ** یعنے سموئیل کی بادشاہت کا طور اور قاعدہ قوم سے کہا اور کتاب مین لکہہ کے رکہا الخ یہ کتاب بہی مین کہان ہے پہر پہلے سلاطین کی کتاب باب آیہ ۳۲ **قولہ** یعنے سلیمان نے تین ہزار تمثیلین بنائین اور اوسکے مزامیر ایک ہزار تہے الخ بس یہ مزامیر کدہر گئے **اقول** اسطرح بہت کتابین معہ آیہ و باب کے باوربصاحب نشانہ ہی کر کے لکہتے ہین **قولہ** اور بہی بہت کام ہین جو یسوع مسیح نے کیے اگر وہ جدا جدا قلمبند ہوتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین تو دنیا مین نہ سماتین الخ پہر انجیل یوحنا کا باب آیہ ۲۵ **قولہ** وے کشتن ترافن کی بابت اپنی تحریر مین لکہتا ہے الی **قولہ** کہ یہودیون نے توراۃ مین سے بہت کتابین غائب کر دین تا کہ انجیل مقدس مطابق ہو سکے معلوم ہوا بس پروٹسٹنٹون کے پاس کتاب مقدس پوری نہین ہے بلکہ کلام ربانی کا ایک چوتہا حصہ ہے سٹر ڈرا ایک پروٹسٹنٹ فاضل نے

کینٹس کے لارڈ کے لوگوں کو لکھا ہے اور نئی ترجمہ کی درخواست کی ہے
چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل مقدس کا ترجمہ جو کہ اب انگلینڈ میں ہے غلطیوں
سے بھرا ہے الخ غرضکہ اور بہت باتیں ہیں اگر میں سب لکھوں تو یہ نامہ ایک حجیم
کتاب ہو جاوے یقین ہے کہ آپ کے کتب خانہ میں نہ ملاو سنے تو
پھر فرمائیے کہ آپ جو بطالت قرآن و اسلام میں گفتگو کرتے ہو یہ کون
دانائی ہے فضیلت پناہی ہے ہر چند کہ آپ کا سمند قلم بطالت اسلام
میں نہایت برق رفتار خاک بیز ہے مگر ہمارا بھی قلم آپ کی نسبت وہ رواں
اور تیز ہے کہ آپ کو بھی اوس سے گریز ہے بقولہ کہیلے پر کہیرا بھی تدبیر ہے
اور قرآن کے باب میں آپ بھی انصاف کیجیے کہ ایک عالم بے بدل مسٹر جانڈلو
نیوورٹ صاحب باشندہ لندن نے جواب کتاب مظاہر الحق بروایت معتبر
و صحت متعلق درباب بریت تہمت یہود و نصاری لکھی ہے اوسکے صفحہ
۱۰ میں لکھتا ہے قولہ منجملہ اور فضائل و مناقب قرآن کی جسمیں اوسے
فخر و مباہات اسپر سجا ہے دو فضیلتیں سب بڑی ہیں ایک فضیلت تو یہ
ہے کہ کلام میں حق تعالی کا ذکر ہی بڑی عزت و احترام اور بڑی عظمت
اور ہیبت کے ساتھ ہے اور کسی جگہ پر اوسکے ذات پاک کی طرف عیوب
اور شہوات انسانی نہیں منسوب کیے ہیں اور دوسرا شرف یہ ہے کہ جملہ
خیالات باطلہ او الفاظ کیاکہ اور خیالات لغو اور حکایات بیہودہ سے

منزہ ہے لیکن افسوس یہہ ہے کہ کتب یہود یان ان عیوب صریحہ سے اور مناقض سے مملو ہین واقع ہین قرآن ان عیوب واضحہ سے ایسا مبرا ہے کہ ابتدا سے انتہا تک پڑہیو کہین کسی امر رکیک اور بیجا کا شائبہ بہی نہ پائیے گا الخ اقول دیکہو جب مدعی خود ابطال دعوی کا اقبال کرے تو ڈگری کسکے حق مین ہونا چاہیے اسکا تو جواب ہمین بتائیے پادریان واقع امرتسر کا مال البتہ فربہی سے نہ کہلئیے مشفق من بڑے افسوس کی جا ہے تعجب آمیز ماجرا ہے کہ ایسا عالم بطمع دنیائے دنی ادہر جا وے اور ادہر سے اتنا بڑا محقق عالم عیسائی ادہر آوے اگلون نے سچ کہا ہے ❁ حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ❁ زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی است ❁ اسیطرح پانچوین سوال کا جواب جو دیا ہو محض واہیات ہے ہکذا قولہ پانچوین سوال کا جواب یہہ ملا کہ قرآن مین کوئی آیہ اس مضمون کے نہین ہے کہ جسمین حضرت نے فرمایا ہو کہ مین شفاعت گناہگاران کراونگا لیکن حدیث مین اور اجماع سے ثابت ہے یہہ جواب آپکا نہایت درست ہے بیشک قرآن مین کوئی آیہ ایسی نہین ہے اور یہہ بہی سچ ہے کہ احادیث اور اجماعات سے اسکا ثبوت دیا جاتا ہے پس جبکہ ضرورت شفاعت اور تخصیص شفیع قرآن کے برخلاف حدیث و اجماعات سے ثابت ہے تو کس طرح ہو سکتا ہے

اگر کوئی عقلمند اس ساری بنیاد کو حدیثون اور اجماعات کی تراشے ہوے
پر قبول کرے گا ایمان تو قرآن پر لاوے گا اور عقائد حدیثون اور
اجماعات کی تراشی ہوے پر رکھیگا الخ جواب دیکھیے اسمین کتنا
ایرپھیر آپنے کیا ہے جواب دمنا ہ کو کیا خوب الزام دیا ہے یعنے
قرآن مین کوئی آیہ اس قسم کی نہین ہے کہ جسمین آنحضرت سے
فرمایا ہو کہ مین شفاعت گناہگاران کرا ونگا ایصاحب مین پوچھتا ہون
کہ قرآن شریف معاذاللہ کیا آنحضرت کی حدیث ہے کہ اوسمین آنحضرت
فرماد یتے کہ مین شفاعت گناہگاران کرا ونگا جیساکہ بموجب مقولہ آپکے
کہ انجیل حواریون پر نازل ہوئی ہے اور انہین نے قلمبند ہی کیا ہے
جناب من قرآن خاص اللہ جل شانہٗ کا کلام ہے اوس سے ہم لوگ
یہ مسئلہ شفاعت سید المرسلین اخذ کرتے ہین کہ اللہ تعالے جل شانہٗ آیت
الکرسی مین جانب جناب رسالت سے یون ارشاد فرماتا ہے یشفع عندہ
الا باذنہ پس ثابت ہوا کہ آپ کو مقام شفاعت کبراہی عنایت ہوا ہے
اب آپکو چاہیے کہ اسیطرح شفیع ہونا کسی اور انبیاء ماسبق کا کتاب اللہ
سے ثابت کیجیے مگر آپ اس مقام پر ضرور یہہ عذر کرین گے کہ یہہ
حکم عام ہے یعنے جسکو خدا حکم کریگا وہ شفاعت کرسکتا ہے کچھ
خصوصیت ہمارے حضور اقدس کی نہین لہذا ہمکو مناسب معلوم ہوا

کہ خاص جناب شفاعت تامہ کہ جو کہ جناب باری کی طرف سے ہماری سرکار ابد قرار پر سادر ہوا ہے پیش کرین وہ یہہ ہے پارہ والمحصنات سورہ نسا رکوع دہ مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ ترجمہ اور اگر اون لوگون نے جسوقت اپنا برا کیا تہا آتے تیرے پاس پہر اللہ سے بخشواتے اور رسول اونکو بخشواتا اللہ کو پاتے معاف کرنیوالا مہربان الخ اب فرمایئے اسمین تو اجازت تامہ ہمارے حضور اقدس کو اپنی حیات مین دنیا ہی مین حاصل ہوگئی چہ جائے آخرت مین سبحان اللہ آپکے شجر عداوت نے دوستی کا پہل دیا کہ جو باتین عوام نہ جانتے تہی وہ بہی آپکے سوالون سے ہویدا ہوگئین کسی نے سچ کہا ہے ؎ دشمن دانا کو بہائی جانیے۔ پر نادان کا نہ کہنا مانیے +

اب یہ فقرہ آپکا کہ ایمان تو قرآن پر لائے اور عقائد خارجیون اور اجماعات کے تراشے ہوئے پر رکہے الخ یہ بات آپکی علمیت اور قابلیت کو بالکل لغو کرتی ہے اسلیے کہ قدماے عیسائیہ نے یہ عقیدہ تراشا ہے کہ مسیح ہمارے گناہونکا کفارہ ہوا اور سبکے بدلے گناہون کی سزا آپ پالئے اور سولی پر چڑہا اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا الخ اب کہیے مین استفسار کرتا ہون کہ بہلا ایک ایک گناہ کے سرزد ہونے سے کل انبیاء علیہم السلام تو قابل شفاعت کے نہ ہے تو پہر حضرت مسیح علیہ السلام باوصف اوٹہانے تمام عالم کے گناہونکے

گناہون اور معاذ اللہ ملعون ہونے اور جہنم مین جانے اور سزا پانے کی کیونکر اور کس دلیل سے شفیع گناہگاران ٹھہرائے گئے حالانکہ اونکے واسطے کوئی پادری صاحب یہان سے لندن و امریکا تک یا کوئی انگریز ہندی یا سندی یا پنج آبی یا دو آبی مالی لالا کفارہ نہین ہوا ہان یہہ حکایت جو کہ پادری جان ملہر صاحب کی کتاب جو سنہ ۱۸۵۳ عیسوی مین چھپی ہے

حکایت تہوڑا عرصہ ہوا کہ جوانا سوث کوٹ نے فرنگستان مین دعوے الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت ہون جسکے حق مین شیطان کے خطاب مین خداے تعالے فرماتا ہے **قولہ** درس ۱۵ باب ۳ کتاب پیدایش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلیگی) اور باب ۱۲ مشاہدات مین یون ہے **قولہ** اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا کہ ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اوسکے پانون کے تلے اور اوسکے سر پر بارہ ستارونکا تاج وہ عورت حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور جننے کو لوٹتی تھی اور کہتی تھی کہ مین شیطان کا سر کچلون گی اور مجھے حضرت عیسے کا حمل ہے الخ **اقول** کہتے ہین کہ اس عورت کے بہت مسیحی معتقد ہوے تھے میری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ شاید آپ فرماوین اور یہہ حکایت لاوین کہ اس سے جو فرزند آسمانی پیدا ہوا تھا وہ بابا سب کے واسطے کفارہ ہوا تو پھر ہمکو یہہ عذر ہے کہ حضرت

مریم علیہا السلام کو تو حسب مقولہ عیسائیان روح القدس سے حمل رہا تہا
اور اس عصمت مآب کو حضرت مسیح علیہ السلام سے حمل رہا مگر حیف سے
کہ یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی تہی یا بلا
صورت پیدا ہوئے نہیں اور اس عصمت مآب کے معتقدوں کے نزدیک
اوس مولود مسعود کو رشتہ الوہیت کا مثل باپ کے حاصل تہا یا نہیں اور لقب
خدائی کا بنسبت اوس مولود کے بیٹا تہا یا نہیں یا معاذ اللہ اوس نیکبخت
نگہبانی زن آسمانی کو ہوس کی جاری تہی کہ بوقت تولد فرزند کے ایک سیم
اخراج کر گئے کچھ معلوم نہیں ہوا تو پھر کیا جواب دیجیئےگا ۱۰ احسب تشخیص اہل بینش
جو کہ ذی شعور ہیں نور ایمان سے مامور ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس شخص کو مالیخولیا
ہو گیا ہے غرضکہ اسیطرح کل کتاب آپ کی ایک فصل عبث آہنگ بمعنی لایعنی
ہے اوسکا جواب دینا اوقات ضایع کرنا ہے عام بات ہے کہ دیگ میں
ایک ہی چانول ٹٹولتے ہیں عقدہ پختہ و خام کا کہولتے ہیں بس اب سید
کلب باقر صاحب کے سوالات کے جوابات جو آپنے دیئے ہیں اور میں جو
ہم ور آئے تو سب معلوم ہوا کہ الٹے ہیں انکا جواب ہمکو بہی دینا چاہیئے جو
منصف دیکہیے وہ آپکو زیادہ گو بنا سکے کہ آپ بیجا شیخی مارتے ہیں جو
مارتے ہیں تو دو مردوں سے شیخی بگہارتے ہیں مگر بگڑی ہی بات کو پہر سے
سنوارتے ہیں پہلے پچیسویں سوال کا جواب آپ یہ دیتے ہو قولہ

کہ یہہ کیا خوب سوال ہے ایسا سوال ہمسے کسی نے نہین کیا سو بز
رہت رہت کہتا ہون ذرا غور سے سنیے الی قولہ آپ سکتے ہین
یہ جو سوال ہے اسکے تین حصہ ہین اول یہہ کہ آنحضرت کی نبوت کا
انکار ہم لوگ کیون کرتے ہین دوم یہ کہ ادلۂ عقلیہ ونقلیہ سے آنحضرت
کی نبوت ثابت ہے سوم آنکہ توریت و انجیل وغیرہ ہین اونکے وجود
دیجود کے بشارت ہے اسپر آپنے جواب دیا ہے قولہ تیسرے
حصہ کا جواب تو یہ ہے کہ انجیل و تورات وغیرہ سب پیغمبرن کی کتابین موجود ہین
آپ مہربانی کرکے وہ آیات نکال کے دکہاوین جہان جہان پر اونکی بشارت
موجود ہے یہہ کہتے ہو کہ کتاب مکاشفات کے ۹ باب کے سوا
آنحضرت کا ذکر کہین نہین ہے اور وہ ذکر تو اونکے حق مین اچھا
نہین ہے اگر آپکو گمان ہو کہ بعض علماء محمدیہ نے بیبل سے بعض
آیات بگمان خویش آنحضرت کی بشارت بنا رکہی ہے اور واضح رہے
کہ اہل اسلام کے مصنفون مین سے سب سے زیادہ مولوی رحمت اللہ
صاحب نے ازالۃ الاوہام مین حضرت کی بشارت کا ذکر کیا ہے اور انہون
نے ۲۳ مقام بیبل کے اس مطلب پر پیش کیے ہین پر اون
تیئیس مین سے ایک بہی درست نہین ہے بندے نے اپنی
کتاب تحقیق الایمان مین اوسکا جواب مفصل لکہہ دیا ہے اور خوب

ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت کی بشارت اون کتابون مین ہرگز ہرگز
نہین ہے پہر کس طرح سے دعوی کرتے ہو کہ بشارات موجود ہین
بالفرض اگر ہے تو ہمین بتلاؤ مگر جو مقام کہ پیش کرو پہلے تحقیق الا
مین اوسکا جواب دیکہہ لو پہر رد لکہو تا کہ طوالت کلام نہو الخ جواب مشفق
من اسی لحاظ سے کہ طوالت کلام نہو اسی حصہ مین تینون حصون کا جواب
ہم ختم کیے دیتے ہین مگر شرط یہہ ہے کہ دوسرے اور تیسرے حصہ
مین جو دلیلین آپنی درباب عدم ثبوت رسالت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے لکہی ہین اور پہر صفحہ ۹ مین اقرار کرتے ہو کہ ہمنے کبہو نہین سنا
کہ آنحضرت کے نبوت پر ادلہ عقلیہ و نقلیہ دنیا مین کہین موجود ہین اگر
آپ سناوینگے اور وہ صحیح بہی ہونگے تو ہم ضرور پہر مسلمان
ہو جاوینگے یہہ ہیرا اقرار آپسے اور سب علماے اسلام سے ہی
اگر آپ دیسکتے ہون تو زہے نصیب ضرور اب وہ دلیلین بیان
فرماوین انتہی کلامہ الجواب حضرت من عرصہ ہوا کہ ہمنے نبوت آنحضرت
مین نامہ چراغ ہدایت جو کہ بجواب آپ کے کتاب تحقیق الایمان
ضعیف البیان کے لکہا ہے اور رجسٹری کرا کے فقط بلحاظ اسکے
کہ شاید آگے پیچہے آپ انکار نہ پہونچنے کا درمیان مین لاوین جو کوئی
ہماری تحریر کو پیش کرے اوسے آپ جہٹلاوین مقام قصبۂ انام سے

بھیجا ہے اومین بالکل ثبوت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حسب نشانہای کتب عہد عتیق وجدید کس شان وشوکت سے کیا ہی
جسکا جواب آپنے آجتک نہین دیا ہے دہن نامبارک کو سوزن معقولیت
سے سیا ہے اور پھر اوسپر یہہ دعوی ہے اس حرکت لغو کی کیا
دوا ہے مگر خیر پھر ہم قلم اوٹھاتے ہین سوائے مولوی رحمت اللہ
صاحب کی بشارات واقعی جتلاتے ہین وہ یہہ ہین **اقول** ابھی چندروز گذرا
نہ ہوا ہوگا کہ ہم بطور دورہ بمقام راے بریلی واقع ملک اودہ مین گئی
تھے چنانچہ وہان ایک نیٹو کرسچن مثل آپکے از عقل خداشناسی تا
مسمے فلپ صاحب نہایت تیز بطالت اسلام مین بشدت عرق ریز
مگر معقولیت سے گریزبہت دموم و ہام سے دعوی کرکے مقام مذ
پادریصاحب ہین بہ ہمراہی خود پادری صاحب ہمسے دربار کیا بعد گفتگو
زبانی کے جب بند ہوسے تو فرمانے لگے ترسانے لگے بعد برخاست
جلسہ کے یہہ چار سوال قلمبند کرکے بصحبت سید علی حسین صاحب واعظ
محمدی جو کہ ہماری طرف سے وہان وعظ کہنے کو مامور ہین صاحب
عقل وذی شعور ہین بہنچے لہذا وہی سوال اور اونکے جواب بمقابلہ
آپ کو پیش کرتا ہون کہ شاید اسکے آپ قول کے سچے ہون طمع
دنیا سے ہاتھہ اوٹھاوین ترساجاوین پھر اودھر آجاوین اور یا جواب باصو

تحریر فرماوین ابلہ فریبی سے ہاتھہ اوٹھاوین میان عزازیل سے پیچہا چہوڑاوین

وہو ہذا

جوابات سوالات پادری فلپ صاحب

واقع رای بریلی

سوال اول قرآن کا منجانب اللہ ہونے کے کیا دلیل ہے سوال دوم محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال وچلن کے بیان ہین کہ اونکا چال و چلن موافق اور نبیون کے تہا یا نہین سوال سوم محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر خدا ہونے کی کیا دلیل ہے سوال چہارم کس نبی نے اونکی پیشین گوئی کی ہے کہ وہ برحق نبی تہے الخ جواب سوال اول کا جواب سوال دوم سے تعلق رکہتا ہے لہذا پہلے سوال دوم کا جواب قلمبند کیا آپ کو دیا وہ یہہ ہے اقول کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت پر تورات جسکو آپ کتاب اللہ جانتے ہو موافق خبر قرآن شریف کے

ناطق ہے دیکھو قرآن مین خبر ہے مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل لہذا پہلے ثبوت تورات سے لیجیے سفر خامس توریتیہ کتاب استثناء کے ۱۸ باب کی آیۂ ۱۸ قولہ یعنے اللہ تعالی حضرت موسی علیہ السلام سے ارشاد کرتا ہے کہ مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی

قائم کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے کہونگا وہ اونسے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے مطالبہ کرونگا الخ باب دیکھو پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق بابطلہ متعلق مین سب الفاظ سے تاویل کے ہر چند کہ وہ بہی مارون گھٹنا پہوٹے آنکہہ ہے مگر یہ لفظ کہ اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا چونکہ اسمین تاویل جہوٹی بہی نہ ہو سکتی تہی دم کو لے رہے ہین تو یعنے مطلب اس سے یہ ہے کہ کل انبیا ما قبل کو کلام آلہی سے لکہے ہوئی ملے مثل تورات و انجیل و دیگر صحف وغیرہ مگر ہمارے پیغمبر صاحب صلوٰۃ اللہ علیہ کو تمام قرآن شریف زبانی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نازل فرمایا گیا فقط باین لحاظ کہ آپ امی تہے یعنی بحسب اسبا ظاہر پڑہے نہ تہی اور دستور ہے کہ پڑہنے پڑہے کو لکہہ کے سمجہانا مناسب نہین ہوتا الخ ایسا ہی اسکے مطابق انجیل ہے خبر یوحنا کی انجیل باب ۱۶ آخر تک بشارت ہے کیا خوب سنا بشارت نمبر ۴ یعنے حضرت مسیح فرماتے ہین قولہ کہ یہ باتین مین نے تمہین کہین تاکہ تم ٹھوکر نکہاؤ اور وہ عبادت خانون سے تمہین نکال دین گے بلکہ وہ گہڑی آتی ہے کہ جو کوئی تمہین قتل کریگا گمان کریگا کہ خدا کے بندگی بجا لاتا ہون اور تمسے اسلئے ایسے سلوک کرین گے کہ اونہون نے نہ باپ کو جانا نہ مجہے لیکن یہ باتین

تھکو نہ کہین کیونکہ مین تمہارے ساتھ تھا جب تک وہ گھڑی آوسے تو تم یاد
کرو کہ مین نے تمہین کہا اور جب تک کہ مین نہ جاؤن وہ تسلی بخشنے والا
نہ آویگا الخ اب فرمایئے خود حضرت مسیح فرماتے ہین بشارت پیغمبر
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاف صاف سناتے ہین خبر آیندہ
بولتے ہین آپکے کان کھولتے ہین وہ گھڑی آتی ہے کہ جو تمہین قتل
کریگا وہ عبادت جانیگا اسکا مطلب یہہ ہے کہ اہل اسلام مین کوئی
عبادت جہاد کفار سے بہتر نہین ہے چنانچہ مصنف کتاب منظاہر الحق
جو کہ ایک زبردست مسیحی عالم نے اب لنڈن سے تصنیف کرکے بھیجی
ہے بعد ثبوت رسالت پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے اوسکے
حاشیہ پر تحریر فرماتے ہین قولہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
جس دن کہ بیت المقدس کو عیسائیون سے لیا ہے اوسیدن الیسا قتل
عام کیا ہے کہ نالہ خون آلود اینا ستون بیت المقدس پر بنا دیا ہے
کہ آج تک وہ نشان موجود ہے حمیت اسلامیہ کی نمود ہے الخ پھر دوسرا
فقرہ دیکھو ہمارے کلام کی تصدیق کر رہا ہے کہ تمسے اسلیے ایسے
سلوک کرینگے کہ انہون نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے اس سے یہ
سطاعت ٹھرا کہ نہ خدا کو باپ نہ مجکو بیٹا کہینگے اونکا عقیدہ لم یلد ولم
یولد ہوگا جیسا کہ آجتک اہل اسلام مین ہے اور یہہ کہ جب تک مین

نہ جاوٴن وہ تسلی بخشنے والا نہ آویگا اسکا منشا یہ ہے کہ میرے بعد آویگا
جو خدا تک پہونچاویگا جیسا کہ ظاہر ہے کہ ہزارون اولیا اس امت محمدیہ
مین اب بہی موجود ہین جو خدا تک پہونچتے ہین اور پہونچاتے ہین
ویسا ہی ظہور مین آیا اب لوچھا باب پولوس مقدس کے خط کا جو کہ رومیون
کو لکہا گیا قولہ آیہ ۶ چنانچہ داوٴد بہی اوس آدمی کے مبارکی کے جسکو
اللہ تعالی بغیر اعمال کے راست باز ٹہراتا ہے ذکر کر کے یہ کہتا ہے
۷ مبارک وے لوگ جنکے گناہ ڈہانپے گئے اور خطائین معاف ہوئین
الخ دیکہو کیسی صاف بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے یعنی
داوٴد علیہ السلام صاف صاف خبر دیتے ہین کہ مبارک وے لوگ
جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈہانپے گئے اس سے یہ
مطلب ہے کہ اگلی امتون مین دستور تہا کہ جو خلاف حکم اپنے پیغمبر کے
کوئی امر کرتا تہا تو اسکو اوسی وقت یا اوسی دن سزا ہو جاتی تہی غیب سے
چنانچہ موسی علیہ السلام کی امت کے کچہ لوگ جو کہ ہفتہ یا اتوار کے
دن مچہلیان پکڑتے تہے اور پیغمبر کے کہنے پر عمل نکرتے تہے بندر ہو گئے تہے
اسی طرح آپکے بہائی بند جو کہ مسیح علیہ السلام کے جہوٹے پیرو
امتی تہے کسی قدر بسبب عدم سچا اور ی کسی حکم کے لغزش ہو گئی تہی
کتاب قصص الانبیا مین مذکور ہے اور دیکہو ابو یحیی بن عیسی طبیب کی

کتاب کہ پہلے عیسائی تھے تمہارے بھائی تھے بعد شرف اسلام
جب ہمارے بھائی بنے تب رد مذہب مسیحی میں کتاب لکھی ہے اوسمین
خوب بادہ مذمی مسیحیون کے ظاہر کی ہے اور یہان اس امت محمدیہ مین
کیساہی گناہگار ہو بدولت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیامین مسیحیت
سے محفوظ ہے بس اسی طرف کو حضرت داؤد علیہ السلام اشارہ فرماتے
ہین قولہ کہ مبارک وے لوگ جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ دبائیے
گئے اب سنئیے مکاشفات یوحنا باب ۲ آیہ ۲۶ سے آخر تک بشارت
پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے قولہ اور وہ جو غالب ہوتا
اور میرے کامونکو آخر تک حفظ کر رکھتا ہے مین اوسے قومون پر اختیار دونگا
۲۷ - اور وہ لوہے کے عصا سے اونپر حکومت کریگا وہ کمہار کے برتنون
کے مانند چکناچور ہو جائینگے جیسے مین نے اپنے باپ سے
پایا ہے کہ روح کلیسا کو کیا کہتی ہے اور اوسے صبح کا ستارہ دونگا جسکا
کان ہے سنے الخ اقول اب کہیے لوہے کی عصا سے کیا مراد
ہے حضرت مسیح علیہ السلام کو تو لکڑیکا عصا بھی ثابت نہین بس معلوم
ہوا کہ لوہے کے عصا سے تلوار مراد ہے کہ تلوار ہی کے ذریعہ سے
دین اسلام نے فروغ پایا تاریکی کفر و کافری کو مٹایا اور صبح کے ستارے
سے دین اسلام مراد ہے یعنی اوسکا دین مثل ستارہ صبح کے تمام

دنیا مین چھیلے گا کہ ظاہر ہے کسی انبیا کا دین ایک اقلیم سے دوسری
اقلیم مین نہین گیا پہر دیکھو لوقس مقدس کے خط کا ۱۳ باب جو کر رومیون
کو لکھا گیا قول آیہ ۴ کیونکہ وہ خدا کا خادم بدکو سزا دینے کے لیے منتقم ہے
بس تابع رہنا ضرور ہے نہ صرف سزا کے سبب بلکہ تمیز کے باعث الخ
اقول بہلا اب فرمائیے جبکہ آپکے مقتدا جنکو آپ اپنا پیشوا جانتے
ہین اور منتہی الحوائج مانتے ہین وہ یہ خبر دیتے ہین کسقدر زنہار نامی
لیتے ہین قول کہ وہ تلوار عبث نہین پکڑتا بلکہ بدکو سزا دینے کے
لیے ہے الخ اور آپ لوگ یہی اعتراض محمدیون پر کرتے ہین کہ ہمارا
صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر لوگون کو مسلمان بنایا
اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ ہم آپ کی مانین یا آپکے مقتداؤن کو
سچا جانین یا جہوٹھا اور سچ کو ایک ہی ہین سانین پہر اعمال رسول کے
۳ باب کا آخری فقرہ قولہ سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح
کو بہیجا اور مبعوث کیا کہ تمکو یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیون
سے پہیر اوے الخ اقول اس جز کو منشی رجب علی صاحب نیشوکریسچن
نے کیا خوب گہایا ہے اپنے مطلب پر جمایا ہے ایک فریبی کا موقعہ
ہاتھہ آیا ہے اب اوسلنے پوچھیے کہ جبکہ یہہ لفظ آئے قولہ
کہ سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو بہیجا یا مبعوث کیا

تو پہر اوسکا بالعد ہی تو ہونا چاہیے ورنہ لفظ پہلے کے فضول نہ ٹہرینگی
ہان اگر بقول مولوی آل حسن صاحب مغفور یہہ کہیے کہ یہہ فقرہ کسی نے پیچہے
سے ملایا ہے تو الحاق ثابت ہوا اور پہر دوسرا فقرہ قولہ کہ تمکو
یہ برکت دیوے کہ اوسکی بدیون سے پہراوے صاف صاف
ضمیر غائب کا پید لیے ہے خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤید ا
اب ذرا کان لگاکر سنیئے تقریر فضول سے مغز سامعین نہ ہلنیے کہ آپنے
جو بڑی قابلیت جہائی ہے کہ ایک بات کے چار حصے کیا مقدمہ
کو طول دیا اس سے کیا ہوتا ہے مین پوچہتا ہون کہ جب نبوت ہماری
پیغمبر صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب نشاندہی تورات وانجیل
اس شرح وبسط سے جیسا کہ ہم پیش کرتے ہین مسلم الثبوت ہوئے
تو پہر جو کچہ کہ انہون نے فرمایا کہ یہہ کلام خدا ہے وہ واجب التسلیم والتقیین
ہے اوس سے انحراف محض گمراہی و بد بینی ہے اور یہہ جو آپنے
سوال کیا قولہ کہ چال و چلن اونکا موافق اور پیغمبرون کے تہا یا نہین اسکی
شرح کرنے کی تو ہم البتہ جواب دے سکتے ہین یا دری فنڈر صاحب تو دیکہو
اپنی کتاب میزان الحق مین یون تحریر فرماتے ہین قولہ یعنے محمد صاحب
کی صفات مین البتہ کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم و فراست و تاریکی مین
ودانا اور دنیوی کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال و چلن ہی خوب پسندیدہ

اور فقرا و ساکین پر مہربان اور اپنے یار و اصحاب پر اور خویش و اقربا پر
صاحب احسان تھا لیکن باطنی پاکی اور دنی سے بیگانہ اور دشمنو نپر
سخت اور کینہ ور تہا انتہا باب ۴ فصل ۴ جو کہ چال و چلن محمدی کے بیان
مین ہے الجواب اب آپ دیکہین ایسا شخص جو بہ صفت موصوف
حسب تشخیص مدعی کے کہان دنے پاکی سے بیگانہ ہو سکتا ہے
اور دشمنو نپر سخت ہونے سے بہلا کیا نقصان عائد ہو سکتا ہے یہہ
ہٹ دہرمی نے شرمی ہے کہ نہین فرمایئے کہ دلی پاکی سے جو انہون
نے فرمایا کہ بیگانہ تہا یہ کس قاعدہ سے کہا عام بات ہے کہ امور باطنی
پر دلیل کا قائم ہونا دشوار اور اگر یہہ کہیے کہ المرء قیس علی نفسہ کے
راہ سے فرمایا ہے تو پہر اونکے یاد ریت مین بٹہ لگا ہان اگر یہہ
کہیے کہ ہمکو اونکے چال و چلن پسند نہین تو یہہ بات اور ہے دیکہو
آفتاب جہانتاب مین ہزارون چرند و پرند اڑتے پہرتے ہین اگر
ایک چمگادر کہ اول پرندگان سے ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا
ہزارون بیدین اخوان الشیاطین خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ ہی
صحیح پس آپ یہ پاس خاطر آپکے ہمنے چارون سوالون کا جواب دیدیا
اب مناسب کہ ہمارے سوالونکے جواب جو کہ عندالرو بکاری آپنے
تحریر کرا لیا ہے مفصلا و شروحا تحریر فرمایئے یا فقط سوال ہی کرنے پر

لمر باندہی ہے بقول شخصے پڑہے سے لکھے کچہ نہین سننے کو آندے ہین بس مشغول ہین اب آپکو چاہیے کہ جواب دیجیے یا اپنے قول کی اتباع کیجیے نفع دنیاے فانی سے ہاتہہ اوٹھائیے ہمارے ساتہہ آئیے ہم خرما وہم ثواب کا ذائقہ اوٹھائیے آپنے سنا نہین کسی کا شعر ہے ؎ رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا ۔ مردونکا آسمان کے تلے نام رہگیا ۔ اب اسی جواب کو دسون سبب انکاری پر جوکہ آپنے بجواب سید کلب باقر صاحب کے لکھا ہے لگا لیجیے گا طول کلام سے کیا حاصل مگر دوسرا سبب جوکہ آپنے تحریر فرمایا ہے **قولہ** کہ دوسرا سبب یہ ہے کہ کوئی نشانی نبوت کی یعنے معجزات بہی اونکے ہاتہہ سے سرزد نہین ہوے قرآن سے کوئی معجزہ ثابت نہین ہے بلکہ صریح انکار معجزہ قرآن سے پایا جاتا ہے اور یہ آیہ آپنے پیش کی ہے وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بہا الاولون ۔ یہ لکہکے لکہتے ہو کہ الف لام بالآیات کا استغراقی ہے نہ معہود ذہنی کیونکہ وجود معجزہ قرآن سے ثابت نہین ہے الخ جواب اسکا یہ ہے کہ انجیل کو نہ بورئیے اپنے علمیت کی ٹانگ نہ توڑیے یعنے الف لام بالآیات کو جو آپنے استغراقی فرمایا یہ کس قاعدہ سے کہا اے صاحب الف لام جوکہ اول لفظ کے سرے پر ہو وہ استغراقی کہلاتا ہے جیسے الحمد کا الف لام اور یہان وما منعنا ان نرسل

باآیات دو الفاظ کے ابین ہین ہر تو استغراقی نہ شہر اسعلوم ہوا کہ آپ
کو دون وسکیے ٹیہے ہین یا کسی تثلیثیے یار نے یہ الف لام گڑہا ہے
ہین کالج آگرہ ہین آپ بھی عربی پڑہے ہین یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک
شاعر صاحب مجھے الہ آباد مین ملے اور اپنی شعر گوئی کی بہت تعریف
فرمانے لگے تب مین نے کہا کچھ اپنی تصنیف سے مجھے بھی مسرور
کیجیے تو ذات شریف یہ شعر زبان پر لائے سے ہ لٹھے والون کے
کمان تک ہین اوٹھاؤن کڑیان ✤ بلیان ڈہونڈتا پھرتا ہون اڑانے
کے لیے ✤ اسپر مین نے کہا کہ آپ پنجاب جائیے تو مولوی عماد الدین
صاحب سے ملاقات کیجیے وہ بھی مسلمانون کی کڑیان اوٹھا
رہے ہین اسی طرح کی عربیت بگھار رہے ہین کچھ عجیب قسم کی اڑانی لگاتی ہیں نئے
راگنی گاتی ہین نغمہ طنبوری اوڑاتے ہین اب دیکھو جب کل آیات کو
لفظ آئے تو دو استحالہ لازم آتے ہین ایک یہہ کہ جتنے انبیا از آدم
تا بعثت حضرت خاتم نبوت علیہ السلام کل آیات یعنی نشانیون سے مبعوث
ہوئے ایسا نہین ہوا بلکہ ہر ایک انبیا علیہم السلام کو نئی طرح کا معجزہ عطا ہوا ہے
دوسرے یہ کہ کیا اسکے نزدیک جتنی نشانیان کہ مشیت الٰہی مین ہین وہ
سب تمام ہوگئین سو ایسا نہین ہوا تو اس صورت مین یہ لام با لآیات کا استغراقی
نہ ٹھہرا اور جنسی بھی اسکے قریب ہے وہ بھی معدوم باقی رہا عہد خارجی

اور عہد ہنی تواب آپ استغراق سے ہوشمین آئیے یا بحر ندامت
مین غرق ہوجائیے دوسرے یہ کہ حسب تجویز آپکے اگر یہ نظیر قرآنی
صحیح بھی ہاوے تو پھر انجیل سے بھی کوئی معجزہ جناب مسیح کا ثابت
نہوگا یہود کی او بھی بن آئے گی ندامت آپکے گھر مین گھر بنائے گی
کیا معنے کہ اس انجیل مروجہ سے بھی کوئی معجزہ مسیح ثابت نہین ہوتا ہے
جو سنتا ہے ہور روتا ہے کہ اوسمین نہ دکھلانے معجزہ کا سبب آشکار
مثل آفتاب نصف النہار کے درج ہے دیکھو باب ۱۶ انجیل متی کی جو کہ
اول حواری ہین پہلی آیہ اور گیارہوین باب انجیل لوقا کی ۱۷-اور ۱۹ آیہ
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح سے بھی کوئی معجزہ بالنشانی
ظاہر نہین ہوئے اسلیے کہ قریشی کاہنون نے معجزہ ونشانی جب
طلب کیا تب حضرت نے اونکو یہی جواب دیا قولہ کہ شریر معجزہ یا نشانی
طلب کرتے ہین لیکن ان لوگون کو کوئی نشانی سوائے نشانی یونس کے
یعنے حضرت یونس کے نہ دیجائیگی کہ یونس پیغمبر تین دن رات مچھلی کے
پیٹ مین رہے او بن آدم یعنے مین بھی تین دن رات زمین کے
پیٹ مین رہکر جی اوٹھونگا الخ اقول اب فرمائیے اس سے صاف
ظاہر ہے کہ کوئی معجزہ یا نشانی جیساکہ روایات اناجیل اربعہ اور اعمال حواریین
مین مندرج ہین ہوئے ہوتے تو ضرور حضرت طالبین معجزہ سے

فرماتے کہ دیکھو مین نے مردہ زندہ کیے اور اندھون کو بینا کیا
اور مجذوم کو تندرست تو ثابت ہوا کہ معاذ اللہ کوئی معجزہ یا نشانی حضرت
مسیح سے بھی ظاہر نہین ہوئی بس اب جو معجزات کہ انجیل مین لکھے
ہین یہ سب الحاقی ہین یا جعلسازون نے جعل کیا ہے تو پھر آپ اسکا
کیا جواب دین گے یا بجاے نیک نامی کے بدنامی لین گے
ور آیہ قرآنی کا منشا ہمسے سنیے یعنے اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ ہمین
کوئی چیز مانع نہ تھی کہ ہم تجکو معجزہ کے ساتھہ نہ بھیجتے یعنے ہر وقت صدور
معجزہ گردانتے مگر یہ کہ اگلے پیغمبرونکو جو ہمنے بھیجا ہے لوگون نے
جھوٹا جانا اور جو معجزات انھون نے دکھائے تو لوگون نے انکو
سحر یا شعبدہ بتایا اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ اللہ جل شانہ اشارہ فرماتا ہے
اپنے حبیب کو کہ تو کہدے کہ مین ہر وقت موجد معجزہ نہین ہو سکتا ہون
یعنے بلا استعانت خدا معجزہ ظاہر نہین کر سکتا اسکا مقام عبدیت کہتے ہین
یہ فقط اسواسطے ہوا کہ بسبب صدور معجزات مثل جیلا موتی نصاری نے
مسیح کو خدا اور یہود نے عزیر کو ابن اللہ ٹھرایا تھا جیسا کہ ظاہر ہے
اور ثبوت معجزات قرآنی مثل شق القمر ہم آپکو اپنے نامہ تنبیہ الملحدین
مین بخوبی کر چکے ہین مگر مکرر تحریر کی کچھ ضرورت نہین مہربان من تم کیا کرو
بسبب طمع دنیا آپ کی تفہیم مین سہو ہو گیا ہے مادہ معقولیت آپکی

صفحۂ دماغ سے دہو گیا ہے نقد ایمان کیسۂ باطنی سے کہو گیا ہے آج ابلیس پر بھی تلبیس ہماری اس تحریر پر رو گیا ہے اب تیسرا سبب انکار کی جو آپ بتاتے ہیں فقولہ یعنی تیسرا سبب انکار اونکی تعلیم ہے یعنی جو کچھ انہوں نے قرآن میں اور حدیث میں دنیا کو تعلیم دی اکثر باتیں خلاف عقل ہیں اوس سے خدا کی بزرگی بخشیں بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہیں گے تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر صرف اشارہ کرتا ہوں اور جو جو مقام اونکے تعلیم میں اچھے ہیں وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوئی ہیں جواب واہ کیا خوب سبب آپنے تحریر فرمایا ہے یعنی جو کچھ اُنھوں نے قرآن اور حدیث میں دنیا کو تعلیم دی ہے اکثر باتیں خلاف عقل ہیں اوس سے خدا کی بزرگی بخشیں بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہیں گے تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر اشارہ کرتا ہوں اور جو جو مقام اونکی تعلیم میں اچھے ہیں وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوے ہیں الخ اب میں پوچھتا ہوں کہ آپ کی بیبل میں جو یہہ باتیں ہیں مثلاً حضرت لوط کا معاذ اللہ شراب پینا اور اپنے دونوں بیٹیوں سے زنا کرنا اور حضرت داود علیہ السلام کا زنا کرنا اوریا کے جورو سے اور حضرت سلیمان کی بت پرستی منہ دیگر معائب اور ہوسیع پیغمبر کا حرام سے بچہ جننا تا مسات جمر سے اور پہر اونہیں کی نسل میں حضرت مسیح کا مبعوث ہونا اور پہر انجیل میں یوسف نجار کا زوج ہونا

اب دیکہو آنکہیں سینکو مین کہتا ہون کہ اناجیل اربعہ مین جن باتون کو آپ
اور آپکے پادری لوگ اور اونکے اتباع حال جوکہ نئے بگڑے ہین موجب
تقاضاے روح بتاتے ہین دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ تورات
مین جو کہ اول طبقہ بیبل سے اومین وہ باتین ہین کہ نہین اگر ہین تو حسب
بقول آپکے محض سرقہ ہے انجیل کی بذاتہ کچھ تعریف نہ نکلی ہان اگر یہہ
عذر کیجیے کہ انجیل نے تورت کی تکمیل کی ہے تو پہر ہم بہی یہی کہینگے کہ قرآن
کل کتب آسمانی کی تکمیل کی ہے وجہ یہہ کہ قرآن مین ملاحظہ کیجیے یہہ حکم
موجود ہے اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم یعنی پس صاف ثابت ہوا کہ اگلے
دین غیر کامل تھے اب جو دین کہ قرآن سے اخذ ہوا وہ کامل ہے تو اب
فرمائیے کہ غیر کامل کی اتباع کی کون ضرورت رہی دیکہو یہ حکم کہین
اگلی کتابون مین آیا ہے اللہ تعالے نے ادیان ماسبق کو بہی کامل فرمایا
ہے اور اگر نہین ہین تو دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ اون باتو کا
نہ ہونا موجب بطلان اوس کتاب کا جسمین ویسی باتین نہ ہون ہو سکتا ہے
یا نہین اگر ہو سکتا ہے تو تورات باطل ہوئی اور اگر نہین ہو سکتا تو بالفرض
محال کہ قرآن مین وہ باتین نہون تو بہی قرآن باطل نہین ہو سکتا چہ جائکہ
وہ باتین اور اوس سے بہتر بہی باتین ہون اور مین سچ کہتا ہون کہ انکی
انجیل مین کوئی بات جوکہ عقلا علی الاطلاق مستحسن ہے ایسی نہین ہے جو کسی

دین مین اوسکا استحسان مذکور نہوگا سہ سبب باتون کا عیسائیون کے
نزدیک یہ ہے کہ انجیل مین لکہا ہے کہ دشمن سے انتقام نلینا
چاہیے بلکہ اوسکے بدلے احسان لازم ہے سو مین پوچہتا ہون کہ یہ
امر وجوبی ہے یا استحسانی اگر وجوبی ہے تو کئی قباحتین لازم آتی ہین
اول یہ کہ اوسکا وجوب بیان کیا ہے کہ جس دین مین اوسکا وجوب نہو تو وہ دین
باطل ہے تو چاہیے کہ تورات باطل ہو اسلیے کہ اوسمین کہین اوسکے وجوب
کا ذکر نہین چنانچہ یہودیون اور عیسائیون کا اسپر اتفاق ہے اور اگر ایسا
نہین ہے تو پہر کچہ اعتراض نہ ٹہرا دوسری یہ کہ جیسے احکامات سیاسات
متعلقہ فوجداری بلکہ عدالت دیوانی کی بہی جو کہ اہل حکومت عیسائیون کے ہاتہ
سے از ابتدا تا این دم سرزد ہوئے اور ہوتے جاتے ہین کل
عذاب قانون انگریزیکا مین ظلم ٹہریگا اسلیے کہ طالب اپنے حق کا موجب
ارشاد عیسوی کے ناحق پر ہے پس اعانت ظلم کی ظالم کی اعانت
ہے اور اگر دشمن سے دین کا دشمن مراد ہے تو باب ۱۲ سے انجیل اول
مین جو حضرت مسیح نے یہودیون کو حد سے زیادہ گالیان دین اور
اکثر کو سانپونکا بچہ کہا تو ظلم کیا اور مقابلات موسویہ اور یوشعیہ بہت بڑا ظلم
ٹہرا تیسرے یہ کہ انجیل سے فی الجملہ بدلا لینا ہی نکلتا ہے چنانچہ پہلے
انجیل کے ۱۸ باب کی ۱۵ اور ۱۶ آیہ سے بوجہا جاتا ہے تو عمر کہ

وہ مسئلہ وجوب کا باطل ہو گیا اور اگر وجوبی نہیں ہے اور دشمن سے
مراد دشمن دنیوی ہے تو قرآن شریف مین کئی جگہہ لکھا ہے کہ عفو
بہتر ہے ہٰذا - وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ موجود ہے اور ایثار
دوسرونکا اپنی جان پر اور اور باتین مواسات اور شفقت علی خلق اللہ کے
قرآن مین اتنی ہین کہ انجیل رائج الوقت مین ہرگز نہین بالجملہ دشمن
دنیوی سے انتقام نہ لینا اور اوسکو اچھا جاننا اگر موجب ہو اس بات
کا کہ جس کتاب مین ایسا حکم نہین وہ کلام الٰہی نہین ہے تو چاہیے کہ
کتب حکمت عملیہ قدیمہ یونانیہ اور پارسیہ اور ہندیہ کے جو کہ حضرت
عیسے علیہ السلام کے زمانے سے پہلے کی ہین سب کلام الٰہی
ٹہر جاوین دیکھو یہ کیسی سفاہت کی بات ہے کہ صرف مستحسنات
عقلیہ کے ذکر کرنے سے کتاب کو کہنا کہ یہہ کلام الٰہی ہے
یہ وہ شخص جسکی عقل بالکل کہو گئی ہو اور کون کہے گا اور یہہ بیبل مین جو باتین
خلاف استحسان عقلی کے لکھی ہین اور نظر سرسری پیش نظر ہین اونمین
سے جو سر دست یاد پڑتی ہین پیش کرتا ہون دیکھو تقاضا ہے روح
کو کیا ایسے ہی باتین مندرجہ بیبل رفع کرتے ہین پیدایش باب ۳۲
آیہ ۲۴ مین لکھا ہے قولہ کہ خدا آدمی بنکی رات بھر یعقوب پیغمبر سے
کشتے لڑتا رہا اور جب مغلوب نہ کر سکا تو اوسکی رانون کے اندر کی نس چڑہا کر

دیا را اور چل دیا از انجملہ ۱و تین میں لکھا ہے قولہ کہ خدا آدمیونکو بنا کر
پچھتایا اور شرمندہ ہوا انتہی انجملہ زبور باب صد و چہارم میں لکھا ہے قولہ
کہ خداوند نے بدلیون کو اپنا گھوڑا بنایا اور ہوا کے بازو پر وہ سیر کرتا
پھرتا ہے انتہی انجملہ حسب مقولہ عیسائیان خدا مریم کے پیٹ میں جنین
بنا اور جب پیدا ہوا تو بھی پیغمبر کا مرید ہوا غرضکہ اسی طرح بیبل میں کل
عبارت لچر و پوچ مندرج ہے میں کہانتک شرح کرون عقلمند کو اتنا ہی کافی
ہے لہذا اسی پر اکتفا کیا اگر جواب دیجیے گا تو باقی کا بھی جواب
سن لیجیے گا بقول آپکے زیادہ تشریح سے شاید آپکو ملال ہو جانا
کیجیے گا کمنا وقع وقع زیادہ چہ۔

الراقم لقمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱٦ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۰ ہجری قدسی
مطابق ۱٦ مارچ سنہ ۱۸۷۳ ء کو مقام فتح پور بسوان ملک اودہ لفافہ بنام
سردار دیال مہتمم مطبع آفتاب پنجاب جو کہ کتاب نغمہ طنبوری کے مہتمم
قرار پائے ہیں رجسٹری ہو کر اس غرض سے روانہ ہوا کہ وہ ملاحظہ فرما کر
میان عماد الدین کے ملاحظہ میں گذرانیں گے تاکہ جواب

اب ایک جواب منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی معدلت
اوہامی مدرس مدرسۂ کیننگ کالج واقع لکھنؤ کے ایک
کتاب بنام تردید ابرار کربلا نسبت ابطال شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام انہون نے لکھکے
طبع کرایا تھا جسکے صلے مین ایک گھڑی بھی پیشگاہ
ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی
سے پایا تھا مناسب معلوم ہوا کہ اوسکا جواب بھی درج
کتاب ہذا کیا جاوے کہ عامۂ اعظمین کے کام آوے

وہو ہذا

ہو المستعان

نامۂ اول

منشی صاحب معدن الجود والکرم مظہر تحریرات اتم منشی ظہیر الدین صاحب مدرس مدرسہ لکھنؤ زاد لطفہم

از طرف نعمان خان ابن لقمان خان مرحوم قوم قندہاری
وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد واجب ہے کے مدعا یہ ہے کہ کتاب مسمی باسرار کربلا مصنفہ و مؤلفہ
آپکے کہ مملو از کرب بلا ہے بعد ہیوبرنچنے مکان کے مطالعہ مین
آئی کیفیت واقعی ذہن مین سمائی قلم سعادت رقم اوٹھایا اجازت جواب
تحریر باصواب اپنے جناب معلی القاب سے پایا فی الضمیر آپکا تحریر
مین آیا اول یہ کہ اپنے مذہب پر آپ اعتراض لانا قابلیت جتانا داؤ
گھات بتانا سوتی بترین جگانا خلقت کو بہکانا خدا و رسول سے نہ شرمانا
دنیا ودین کا کمانا ناکس ملت و مذہب مین روا ہے اور پھر سوال سخت
او رجواب ضعیف جسکا قافیہ درست نہ ردیف لقول شخصے ربیع نہ خریف
فقط سرو دمستان یاد دہانیدن کار خردمندان نیست نگران پردہ اسلام
مین اسوقت پر آشوب مین مدعیان دین احمدی خزانہ سرمدی کو سمجھانا
مناظرہ بتانا دینداری سے بعید ہے بس معلوم ہوا کہ عقل مین فتور
ہے تجویز بلعم باعور ہے اور بحمد اللہ کے فضل سے سرکار دولت
انگریز بہادر سب ذعلیم و ہوشیار مین تجربہ کار مین وہ ایسے باتون کو کب
مانتے ہین مرخوش آمدی کو زیادہ کو جانتے ہین وہ کہتے ہین کہ اکثر
جب طمع دنیا پاتے ہین تو ایت کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین جب
امورات دنیوی انکو آ تنگ گھیرتے ہین تو اپنے ولی کہنگرم سے
منہ پھیرتے ہین لہذا قول حضرت سعدی یاد کیجیے و نشاو س شیلا

پرلات مارے قابلیت نہ نگہارے بیت مباد دل آن فرومایہ شاد +
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد + اور قدما کا قول ملاحظہ فرمائیے حضرت عبید اللہ
انصاری فرماتے ہین قولہ العزیز یزدان کہ دنیا جائے غرورست وشہرستان
سرور زرخم نیش بے مرہم ست طلاق دادہ ابراہیم ادہم ست خانہ رحمت
و منے زاد لیست راندہ جنید بغدادیست جرعۂ جانسوز تلخیست لشت دادہ شفیقو
بلخیست ہر کہ طالب او ذلیل در حق او آیہ این دلیل کہ قل متاع الدنیا قلیل لہذا
اب ہم پہلے تحیرات ہفتگانہ آپکی قلمبند کرکے رفع حیرت کرتے ہین تحیر اول
قولہ شبہ اور تحیر عظیم ارباب معنی کا یہ ہے کہ اس ظلم ناحق کا فاعل کسکو
ٹھراتے ہون بظاہر یہ سب اشرار کربلا سمجھے جاتے ہین لیں اگر موافق عقیدہ
ارباب باطن کے فاعل حقیقی کی طرف نسبت کیا جاوے کہ ما اصاب
من مصیبۃ الا باذن اللہ حال آنکہ ملعون ابدی ہونا جمیع اشرار کربلا کا نصوص
قطعیہ سے ثابت ہے جسکا آگے بتصریح آیات قرآنی ذکر آتا ہے
معہذا بحسب مشاہدہ ظاہر ہے وبدیہی سب اشرار کربلا کی طرف منسوب
کرکے ملعون ابدی قرار دیجیے بارے وہ چشمہ آب کا خیمہ گاہ
حرم مین سے کسنے غائب کر دیا اور حسب صلاح وہی حضرت حُر کے لشکر
شہید مظلوم کا تمام شب روار و دشت کربلا مین کو پہنچ کر گیا اور پہر
ہی صبح کو ذوالجناح اوسی مقام مین پہر ٹھہر گیا اور کسی طرف کو جنبش

کی پہلو اسکا فاعل ظاہر ہین کسکو خصر لگے ہو اور اسجگہہ اوس فاعل حقیقی
نے کیون اپنا فعل بے پردہ ظاہر کردیا ہیہ اسمین کیا اسرار آلہی تہا
اہذا چونکہ بحکم آلہی و ظاہر شریعت اور نص قرآنی سب اشرار کربلا ملعون و
جہنمی نہی ہوگئے جیسا آگے مذکور ہوا پہر ہی سزا ہے عام سے
لہ من قتل مومن متعمدا فجزاءہ جہنم علی العموم وارد ہے ایسے مظالم شدید
لی کیا سزا ہوئی ایسے اسرار آلہی ہین البتہ غور او تامل درکار ہے
الجواب اول تو یہہ اعتراض آپکا ذات آلہی پر بہی واقع ہوا جیسا کہ اہل ان
کا عقیدہ ہے کہ ہر خیر کا فاعل خدا ہی کو ٹہراتے ہین دوسرے یہہ کہ
اگر یہہ عقیدہ آپکا تسلیم کیا جاوے تو چاہیے خوردنی اور غیر خوردنی
دونونکو برابر کہا لینا چاہیے آپکا قول ہے پہلے آپ ہی کو بنا ہنا
چاہیے آپکو ہیب نسب اور کوئی تحو نہ بتایئے اور یہہ کہ حسب
صلاح ذہی حضرت حر کے لشکر شہید مظلوم کو سات رات اتفاق کوچ
کا ہوا مگر ہر صبح کو اوسی مقام مین بازگشت ہوئے اسکی وجہ یہ ہے
کہ حضرت کو علم لدنی تہا یہان اتباع حکم خدا بجالائے ولا تلقوا بایدیکم الی
التہلکہ کو ادا کیا تاکہ حکم خدا بہی ادا ہوا اور کسی منکر بدوین مثلہ ہمل الیقین مشکل
میان عماد الدین کو وجہ الزام کی باقی نہ رہی کہ باوصف دعوی امامت
کے امام نے عمداً جان ہلاکت مین کیون ڈالے اس آیہ کا بہی

احافظ نہ کیا معاذ اللہ آپکو علم قرآنی بہی مسلّم نہ تہا جیسا کہ آپ اپنا با وصف
علمیت کے شکوک ضعیفہ نکال لیتے ہین اُنکو خیالات کے خلاف بنائی کو سنبہال لیتے
ہین اور اوقات پنجگانہ کو وظیفہ ظاہری پڑہ لیتے ہین نہ آگا دیکہتے ہین نہ پیچہا
سنبہال لیتے ہین ایسا صاحب وسوسہ شیطانی کو لاحول سے ہٹا سکے لیے مشیت
الٰہی مین ذہن نہ لڑائیے چپاتی چہوڑ کے نان پاؤ نہ کہائیے ابہی دنیا
علما باعمل سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے اور یہہ جو آپنے
فرمایا قولہ کہ ایسے مظالم شدید کی کیا سزا ہوئی سبحان اللہ یہہ بات
آپنے دونون طرف جاتی لینے اگر کوئی کہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
کو حسب اعتقاد علمائے مسیحی یہود نے بجبر و بتقدیر مصلوب کیا حالانکہ
آپنے ایلی ایلی لما سبقتانی بہی فرمایا اور مصلوب ہو گئے اور یہہ قوم یہود کو
عیسائیون پر غلبہ ہا کہ پولوس مقدس کے خطوط ابواب جو کہ عبرانیون کو لکہا گیا
آیہ ۱۹ مین فرماتے ہین قولہ کیونکہ مین نے سب سے آزاد ہو کے
آپکو سبکا غلام ٹہرایا کہ یہودیونکو کماؤن اور مین یہودیون مین یہودی سا
بنا رہا کہ یہودیون کو کماؤن الخ اور اعمال رسول کے ۱۴ باب کی آیہ ۹
قولہ اور یہودی انطاکیہ اور اکنیوم سے آئے اور لوگونکو اپنی طرف
مائل کر کے پولوس کو سنگسار کیا اور یہہ سمجہ کے کہ مر گیا گہسیٹ کے شہر
کے باہر لے گئے الخ بہلا فرمائیے اب اگر یہود نا بہبود یہان

عیسائیون سے کہ دعوی کرین کہ یاوسف ابن اللہ ہو نے حضرت
مسیح علیہ السلام اس ظلم شدید کی کیا سزا ہوئی تو اب عیسائی بھی
معذور جواب سے ہوئے جاتے ہین باوصف اسکے کہ آپ آب
و تنک عیسائیون کا کھاتے ہین بلکہ اور انعامات مثل گھڑی وغیرہ نفع مین
پاتے ہین مگر گھڑیالی یہودیون کے بنے جاتے ہین بد گھڑی سے
اپنے تئین نہین بچاتے ہین پردہ اسلام مین گویا خود کو بھی معقولیت عیسائیان
بتاتے ہین شاباش کیون نہو مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند
اب ہی یہ بات کہ محمدی سوا اللہ کے فضل سے اسمین عاری نہین آپکی
طرح سے معدن شرساری نہین ہین سر الشہادتین در باب سزای ہمراہیان
یزید ملعون کے مملو ہین کہ سوای عذاب آخرت کے لشکریان یزید پلید
دنیا ہی مین اپنے سزاے اعمال کو پہونچے بعضے روسیاہ ہوئے
بعضے پیاس پیاس پکارتے مر گئے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم
دہلوی کتاب سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جس شقی کا تیر حضرت
علی اصغر کی گردن مین لگا تہا اس عذاب مین بقید حیات گرفتار ہوا کہ اوسکے
آگے کے دھڑ مین جلن ہی حد سے زیادہ اور پیچھے کے دھڑ مین سردی
تہی بحدیکہ آگے اوسکے برف رکھتے اور پیٹھ کے پیچھے تنور جلاتے
تھے وہ ویسا ہی واویلا کرتا تہا اور پکھال کی پکھال پی جاتا تہا اور پیاس

نہ سمجھتی تھی اور اوسی جگہہ یہہ بھی لکھا ہے قولہ کہ ابن سیرین اور ابن سعد سے
منقول ہے کہ ایک جگہہ محفل تھی ضیافت کی وہان لوگون مین مذکور
ہوا کہ جو جو شخص معرکہ کربلا مین شریک یزیدیون کا تھا سواے
عذاب آخرت کے دنیا ہی مین اپنے سزاے اعمال کو پہونچا
امیر مجلس کی منہ سے بے محابا نکلا کہ وہ شخص یعنی مین معرکہ کربلا
مین شریک لشکر یزید تھا والا آجتک سب آفتون سے محفوظ ہون
بس یہ بات اوسکے منہ سے پوری نہ نکلی ہوگی کہ ایکبارگی شعلہ
چراغ سے نکلا اور بات کہتے ہین اوسے جلا کر کوئلہ کر دیا شفیق
من طمع دنیا و شامت اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے دیکھو
ذرا سی غلاظت کیسا دماغ پراگندہ کرتی ہے کسیکا قول ہے اسکو یاد
کر لیجئے ذخیرۂ آخرت کو ہاتھ سے نہ دیجیے بیت چون خدا خواہد کہ پردہ
کس درد، میلش اندر طعنۂ پاکان برد، وما علینا الا البلاغ اب لیجئے
تحبیر دوم قولہ یعنی عمدہ ترین شرایط اعظم غزا سے کفار مین یہ ہے
کہ مقابلۂ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو اور باعث جدال و نزاع محض دعوت اسلام
اور تکلیف کلمۂ شہادت کی اور کچھ غرض ذاتی و نفسانی نہو جیسا کہ جناب
امیر علیہ السلام کے حال مین مذکور ہے کہ آپنے ایک کافر حربی غیر کلمہ گو
کو مغلوب اور زیر کر کے خنجر اوسکی گردن پر رکھ کے دعوت کلمۂ شہادت

کی لی اوس کافر نے کلمۂ شہادت نہ کہا آپ نے غیظ وغضب مین آکر چاہا
کہ سراوسکا جدا کرین کہ اوس ملعون نے آپ ذہن اپنا چہرۂ مبارک پر پھینکا
فورًا آپ اوسکے سینہ سے اوتھکر کھڑے ہوئے اور خنجر کو نیام
مین کیا کہ اوس کافر نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ پہلے تجکو بلا عداوت
نفسانی مین نے محض بسبب نہ کہنے کلمۂ شہادت قتل کرنا چاہا تھا وہ
حکم سزا کتا تھا اب جو تو نے تھوک مارا عداوت نفسانی کا دخل ہو گیا
اب تیرا قتل خالصًا للّٰہ نہ رہا بلکہ للنفس ہو گیا اسلیے مین نے تجھکو چھوڑ دیا
پس وہ کافر قدم پر گرا اور صدق دل سے ایمان لایا جیسا کہ مولانا روم
فرماتے ہین سے او خدو انداخت بر روی علی افتخار ہر نبی و ہر ولی
اب ملاحظہ ہو کہ خاص اہم ترین شرط شہادت اور غزا کے بیان کربلا
مین بظاہر مفقود اور ہزار ہا طرح کی مصائب اور تکالیف اور شدائد اور رنج
اور اذیت اور تباہی اور غارتگری اور آتش زنی خیام اور اسیری اور تو ہین
اہل حرم کوئی دقیقہ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا یہانتک کہ خیمہ آب بھی
خود بخود غائب ہو گیا پر یہ سب امور لوازم شہادت سے نہ تھی اسکے
مقابلہ مین امر شہادت آسان تر اور سبک تر یہ تھا کہ فقط ے سبب
اور بے جرم کافر کے ہاتھ قتل ہو جانا اوسلیے شہادت کے کافی تھا جیسا کہ شہادت
جناب امیر علیہ السلام کو واقع ہوئی بارے اسمین کیا اسرار آلہی تھا فقط

جواب کیا خوب یہ ہی مثل ہوئی ہے چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا بد الصاحب ہوش مین آئیے اعلے
کے وہو کے اسفل نہ کہلائیے آپنے سنا نہین جو جیسا کرتا ہے
ویسا پاتا ہے بانکا ہکا آخر کو منہ پڑاتا ہے یعنے آپنے جو فرمایا کہ
اعظم ترین ثمرۂ شہادت یہ ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو
اور وجہ نزاع سوائے کلمۂ شہادت کے اور کوئی غرض نفسانی نہو الخ
اقول بھلا مین پوچھتا ہون کہ غرض نفسانی یہان آپنے کیا تشخیص
کی ہے مدعی کی لی ہے مثلا کسی گھڑی ولایتی پر تنازع نہ تہا یا
ترقی عہدہ کی امید تہی واہ واہ آپنے خوب جتایا جو غلط گھنٹا بجایا خوب کوکا
جو چہت پر تہو کا اچہا نشانہ لگا پہونکا مشفق من فقط بیعت یزید پلید
کی تکرار تہی ان مرتدین پر خدا کی پہٹکار تہی جو شاہزادگان عالی وقار سے
بیعت کی مدعی ہوئے تہے یزید ملعون کو خلیفہ گردانتے تہے مروان
کی سنتی تہی بنی امیہ کے سنتے تہی مثل عماد الدین سید تیل اور کھلی
ایک ہی مین سانتی تہی اور پہر اوسپر طرہ یہہ کہ نظیر حضرت امیر کی لانا کہان کی
بات کہان جانا خلافت کو بہکانا امت محمدیہ کو دہوکا دینا ناپلا وچہور کے
کاریہی بہات کہانا بعید از شعور ہے کہ قرآن شریف مین ان اللہ علیم
بذات الصدور ہے ہم وکیل ہین ہمکو ہدایت ضرور ہے اب وجہ موجہہ

کل وجہات تجہیز اسکے ہمنے سنیئے تقریر فضول سے غرض سامعین
نہ دہنیے کہ فریق مرتدین کفار حربی پر فوق رکہتے ہین اسواسطیکہ اللہ تعالے
قرآن شریف مین فرماتا ہے لن تقبل توبتہم یعنے جو مسلمان ہوکر کافر ہوگیا
اوسکی توبہ قبول نہوگی اور کافر اگر توبہ کرے جادۂ اسلام پر قدم دہرے
تو اوسکو قتل معاف ہے دیکہیے ہماری تقریر کیسی صاف نسات ہے
جسمین نہ تعمیہ ہے نہ تخرجہ ہے نہ لام ہے نہ کاف ہے جناب من عالم
للہ الفضل جناب مستطاب جاہل علم ہنگام مناظرہ سر بسر مصاف ہے جدہر
جہکا اودہر سطح صاف آپ کیا ہرزۂ اسلام مین زیر کرتے ہین الفضلا و کرام
صفدر علی و عماد الدین ڈہلمل یقین کو خلاف کے گدے نشین ہمارے
مقابلہ مین گریز کرتے ہین بلکہ ریز ریز کرتے ہین ہماری تحریر و تقریر نے
ہند مین دہوم ڈالی ہے حقیت مذہب کو لوہے چون مینہ خراج لوم
ڈالی ہے است گوکا مرتبہ عالی ہے مردان خدا سے تختۂ ہند نہین
خالی ہے آپکے تحریرات محض خام خیالی ہے تجویز شیخ نجدی جعلی ہے
پس چونکہ یہ شہادت کاملہ تہی لہذا مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اسباب کی
کہ اس شہادت مین کوئی امر ضعیف و غیر کامل شریک نہو کہ آپکے مناقشہ
کو جائے گفت اور خوردہ گیری و تحریر کے باقی نہ رہے مگر
میان عزازیل کب ہارتے ہین ادہر اودہر دوڑتے ہین جہک مارتے ہین

نیکنامی دنیا پر مرتے ہیں آخرت کی شرم نہیں کرتے ہیں بدنامی کا گوارا
اہل علم ہند کے سر دھرتے ہیں القول اہل فارس خوردنی بیار فوط تخمینہ
کرتے ہیں جناب من آپ بھی چونک جاتے بات ہیں ایسی بیہودہ بتائیں
خدا سے ڈریئے یا چلو بھر پانی میں ڈوب مریئے اہل اسلام ذو الاحترام
قسمیہ بلکہ ان کو بدنام نہ کریئے اور یہ جو آپ نے فرمایا قولہ کہ اذیت اور رنج
اور تباہی اور غارت گری اور آتش زنی خیام اور اسیری اور معاذ اللہ توہین
اہل حرم کوئی دقیقہ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا محض خرافات ہے حرکت
شیطانی ہے جھوٹی کہانی ہے خلاف قانون ہے شیوہ ماں
بے دستور ہے جس طرف سے آدمی ہارتا ہے تو بقول مشہور گاندو
ہاتھی اپنی فوج کو مارتا ہے شاہزادگان والاتبار جگر گوشگان سید الابرار
برگزیدگان پروردگار سرداران دار القرار قاسم کوثر و سلسبیل ادا کنندگان
منشار قصہ اجمیل ناسخ تورات و انجیل خلاصہ خاندان حضرت خلیل جلیل کے
شان میں لفظ توہین لانا شرافت و حمیت اسلامیہ سے بعید ہے
ہاں یہ بات اور ہے کہ ہر وقت میں ایک یزید ہے بقول مولانا سلام
سے یک حسین نیست تا گردد شہید ورنہ بسیار اند در دنیا یزید + قولہ تحریر
سوم اگر فرض کیا جاوے کہ بسبب ہجوم بلیات اور مصائب شدیدہ مصطفے دار
امتحان سکے تھا کہ کل ابنائے علی قدر مراتب ہر گونہ ہجوم بلا و مصائب کا بالاتفاق

کمالات مخفی علی اولیاء الٰہی اس صورت مین بھی رفع تحیر نہین ہو سکتا
کس واسطے کہ ہجوم بلیات کا واسطے امتحان جمیع برگزیدگان بارگاہ کبریا علیہم السلام
مگر آخر کار بعد تکمیل امتحان کے مقابلہ کفار کی امداد انبیا اور ہزیمت و پاشا
اور شکست کفار اور نجات اور غلبہ انبیا علیہم السلام کہ جسکی آپنے آیات قرآنی سے
شرح کی ہے اسکے بعد فرماتے ہوا کی قولہ مگر ایسا سانحہ جو کہ معرکہ
کربلا مین واقع ہوا کہان تھا یہ معرکہ کربلا اگر واسطے امتحان کے تھا چاہیے
تھا کہ بعد امتحان و اتمام جمیع مصائب آخر کار یہان بھی مثل انبیاء سابق
امداد واقعی اور ظفر مطلوب ہوتے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
باب مین ہر امتحان مین بعد تکمیل امتحان کے تکمیل واقعی ہو گئی آخری
امتحان مین جو سخت تر تھا جب اللہ تعالیٰ نے دونون باپ اور
بیٹے کو بواقعی جانچا باپ کو ذبح فرزند پر مستعد پایا اور فرزند نے
بھی مستعد ہو کر کہا یا ابت افعل تا آخر آیا آخر بعد امتحان کامل کے ہر طرح
سے امداد نمایان ہوئی ادہر چھری کو حکم کہ خبردار تار مو بھی نہ کٹے ادہر
فدیہ بھی پہونچا پس ملاحظہ ہو کہ کربلا مین بعد ہمہ مصائب و شدائد اور قتل تمام
عزیزان و رفیقان و فرزندان لخت جگر بہتر و نہ صد و سی و چہار زخم کاری
اوس ایک جسم مبارک پر پہونچ چکے تھے اوسپر بھی مگر امتحان نہ ہو چکا
تھا کہ مثل کار روز ذبح اسمعیل علیہ السلام کے خنجر شمر باوجودیکہ کند نہ ہو گیا اور فد

نہ سوچا یا مثل اور انبیار سابق .. دعیبی ہوئی الخ **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ
بات دونون طرف جمتی ہے کہان سے کہان جاتھی ہے دیکھو پولوس
مقدس کے خط کا تین باب جو گلا تیونکو لکھا گیا آیہ ۱۳ **قولہ** مسیح نے
ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنتی ہوا
کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہے الخ **اقول** اب مائیے
کہ یہان حسب بیان پولوس مقدس ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
مصلوب بھی ہوئے اور ملعون بھی ہوئے تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد
جب ملعون ہوئے تو ابن اللہ ہونا کجا شفیع گنا ہگاران کب رہے دیکھو
چور چور کی شفاعت کب کر سکتا ہے اب اگر کوئی کہے کہ اس ظلم صریح اور فاش
سے کیا تکمیل ہوئی تو عیسائی بھی معقول ہوئے جاتے ہین اور یہود نا بہبود
نعلین بجاتے ہین آپکی شان مین مرحبا کلم فرماتے ہین اور عیسائی منصف مزاج
آپ کو لعنت اللہ فرماتے ہین لہذا آدمی کو بات سوچ بچار کے کہنا چاہیے
مثل مشہور ہے جسکا کھائیے اوسکا گائیے بس ایسے کلمے بحرارت تحریر مین
نہ لائیے بلکہ زبان سے بھی نہ فرمائیے اسلیے کہ اگر یہ عیسائی سن پائین گے
تو آپ کو غیظ الحواس بتائین گے گنہ بار ہین گے ترقی کجا پایہ تنزل دکھائین گے
اور ہمارے شاہزادگان عالی وقار کی تو وہ تکمیل ہوئی کہ کسی انبیار سابقین کے
ایسی تکمیل کامل نہین ہوئی حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی کتاب سر الشہادتین

مین تحریر فرماتے ہین آپکو شرماتے نہین قولہ کہ بعد قتل جناب امام حسین علیہ
السلام کے خراتی بر قتل یزیدیان بدشعار نگون سار ہوا کیا اور جو کہ بانی
مبانی تہی اونکو مختار نے اپنے عہد حکومت مین مع زن و فرزند گرفتار کر کے
عورتون کو لشکر والون پر مباح کر دیا اور اونکے بدنون کو آگ مین جلوا کر خاک
اون ناپاکون کی دریا مین پہکوا دی کہ آجتک اونکی اولاد بھی دنیا مین ہوا سے
آپکے باقی نہین رہی اور شہادت جناب سید الشہدا علیہ السلام کی کیسی مقبول
بارگاہ کبریا ہوئی کہ آجتک ہر محرم مین لاکہون گہر سے شربت اور دودہ کے
مٹا رہے ہین سبیل نذر حسین کی موجود ہے جسکا شہرہ از شام تا روم
ہے کیسی رسوم مرسوم ہے کہ باوجود عدم حکومت اسلام ذو الاہتمام
اورین جزیرہ ہندا زبمبئی تا سندہ برای ماتم امام علیہ السلام جابجا تعزیہ
اہل فریق کا ہجوم ہے کسی نبی کی شہادت کا یہہ شہرہ عام نہین
لیتعجب کا مقام نہین اگر آپ اسکو تحریر نہ کرسکتے تو البتہ آپکو لوگ
لشعور جانتے مانتے خیر ہمکو اس کیا ہم نے آپکو اختیار ہے بندہ
لاچار ہے کہ ایکا شعر ہے یاد آیا آپکو سنایا ۔ اولٹی ہو گئی دنیا
اور انصاف ہوے احمق کہیگا ہوا سفر ہے مین ادا سرگرمین ۔ قولہ تحریر
چہارم وہ یہہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ یہہ ہجوم بلیات اور مصائب اور
تکالیف اور اذیت اور اسیری او مظلومی اہلبیت اور تشنگی اور گرسنگی

اگر کربلا مین واقع ہوا یہ سب شروط لوازم شہادت ہونگے جیساکہ کتاب
سر الشہادتین مین تصریح تمام سے لکھے ہین یہ مضمون ہی دل پر نہین جمتا اسلئے کہ
وہ جو عمدہ ترین شروط شہادت جو تحریر وسم مین لکھے ہین یعنے مقابلہ غیر
کلمہ گو سے ہوا اور وجہ نزاع سوای کلمہ شہادت کے اور کچہ نہو قطعاً مفقود اسیقدر
سمجہ منہیات شدائد اور مصائب کہ حقیقۃً آپ ہی خود بخود غائب ہو گیا اگر
لوازم شہادت سے تہا تو چاہیئے کہ شہدائے غزوات نبی کی شہادت
درست نہوتی کیونکہ ان شروط سے وہان کوئی نہ تہے حالانکہ
انکی شہادت پر کلام الٰہی گواہی دیتا ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتا بل احیاء عند ربہم وہان مابہ جدال فقط واسطے کلمہ شہادت کے
بمقابلہ غیر کلمہ گو تہا یہ شرط یہان نہ تہی پہر اسمین کیا اسرار الٰہی تہا الخ

جواب ہرچند کہ جواب اسکا ماقبل ہو چکا مگر پہر مکرر عرض یہ ہے یہ جو آپنے
فرمایا کہ سر الشہادتین کا مضمون دل پر نہین جمتا اسکا جواب اول تو یہ ہے
کہ اگر آپ سے کوئی پوچہے کہ آپکی صحت ولدیت مین آپکے والدین کی گواہی
ہمارے دل پر نہین جمتی اور دوسرا کوئی گواہ اُنسے زیادہ ثقہ نہین ملتا تو اسکا
کیا جواب دیجیے گا یا دعوے مدعی تسلیم کیجیے گا دوسرے یہ کہ میان
عزازیل باوصف قرب پروردگار اور تعلیم فرشتگان کی ربوبیت اور وحدانیت
کے قائل نہوے انحراف کیا طوق لعنت دائمی لیا تو کیا آپکے نزدیک

وہ مردود عالم نہ ٹھہرے واہ واہ صاحب کیا خوب سوجھتی ہے
عقل خردہ بین آپ کی خوب سوجھتی ہے آپنے کمال کیا میاں
عماد الدین بیچارہ کیا اپنے اوپر آپ الزام معقولیت کا ایسا
ضرب المثل ہو گئے دین دنیا سے کھو گئے خواب غفلت میں سو گئے
حبلت اعالیھم ہو گئے خدا سے ڈریے استغفار پڑھیے تحرات لااطائل
ذہن سے نہ گڑھیے دیکھو شیطان علیہ اللعن ایسی ہی وسوسے
لاتا ہے نیک کام کو دلپر جمنے نہیں دیتا تو کیا کوئی اوسکو مانتا ہے
حق جانتا ہے عیاذا باللہ اپنے مذہب کو آپ نکھانتا ہے قدما
قول کو جھوٹا جانتا ہے تیسرے یہ کہ آیات قرآنی کو نظیر لانا اوسکو
تطبیق کرکے ملانا خاقیت کو دھوکا دینا آپ کی دانائی سے بعید ہے
ابھی خلقت علم قرآنی سے مالامال ہے آپکا کدھر خیال ہے جب فقط مدرسے
سرکاری کے پڑھے ہوئے رہجاینگے تب البتہ یہ وسوسہ کام
آئینگے میاں عزازیل کے من بھائینگے ہڑیا ہلائینگے بقول
شاعر ؎ کہاں جھگڑا ایجائیگا مکالا باغ کا کاغذ + کجا رلیش و کجا نشتر
عجب تقریر کرتے ہیں ہو ایصاحب تواریخ حبیب آلہ دیکھو آیہ کا منشا
نزول سمجھو اپنی طرف سے قرآن نہ ملاؤ قابلیت پر خاک ڈالو تجبہ انبی کو
آستین مین نہ پالو وہ لکھتے ہیں قولہ کہ حدیث صحیحہ میں وارد ہے

کہ شہداے احد کو اللہ جلشانہ نے اپنے حضور مین بلا کر مثل عبد اللہ
والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمھین کسی
چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو کہ تمھین پہچاوے انہون نے عرض کیا
کہ ہمین سب نعمتین بہشت کی ملی ہین اب کسی چیز کی خواہش نہین ایک بات
کی البتہ خواہش ہی کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاوین اور تیری راہ مین شہید
ہون اللہ تعالے نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار ہرگز جانا نہین ہو سکتا
یہہ آرزو تمھاری پوری نہین ہو سکتی تب اونہون نے کہا کہ ہمارا سلام
ہمارے بہائی مسلمانون کو پہونچا دیا جاوے الخ بس اسپر اللہ صاحب نے
یہہ آیات نازل فرمائین مگر آپ نے معرکہ کربلا مین جائین لقولہ سه کسی کے
آتی ہے ساقی کے یہہ حواس گئے شراب سیخ پہ ڈالے کباب شیشے مین
قولہ تنخیم وہ یہہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ یہہ شہادت اگر ذات خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واقع ہونے بایہ ضعف و توہین اسلام تہا کہ
کتاب سر الشہادتین مین بتوضیح تمام لکھا ہے یہہ بہی جیسا کہ چاہیے دلپذیر
نہین جمتا یعنے یہہ توہین اور اسیری اور استیصال خاندان نبوت کربلا مین
کیا او گہر ہا یہہ خرابیان اور تباہی اہلبیت موقوف غلبہ شہادت نہ تہی اس
شہادت مین حفظا ہین تو ہین کا ہوا الخ جواب اہی سبحان اللہ بلکہ لعنت اللہ
توہین کی لفظ اپنے پیغمبر کی شان مین لانا اور پہر اپنے تئین مسلمان

بتانا خدا اور رسول سے نہ شرمانا آپہی کا کام ہے اسکا بد انجام ہے
مولانا نظامی نے سچ کہا ہے **بیت** طرا ن را کسے در عزوشہ نخواند
بگرآن زبان کا بہ بہز مر نماند + ایضا صاحب توہین جیسے ہوتی کہ امام علیہ السلام
بیعت یزید شقی کرلیتے اور واشجاعت نہ دیتے مرد نکالا اسے
شجاعت مین امام ہوتا ہے توہین نہین ہوتی ہے جو کوئی مثل آپکے
توہین سمجھے وہ بدنام ہوتا ہے نکوئی آخرت سے ناکام ہوتا ہے
آپنے سنا نہین اہل عرب کا قول یا حدیث ہے **قولہ** الجارہ خیر من
الجبن ناسی پر سیکا شعر ہے سہ سر گشتہ بر نیزہ بہ بنز در قفس + کہ معراج
مردان ہمین ست و بس + اور آپکی ذات خاص مین یہ مرتبہ اسلیے
لاحق نہوا کہ آپ خاتم رسالت تھے اگر یہ کمال سب آپکی ذات
خاص مین جمع ہوجاتا تو صاحبزادون کو کونسا مرتبہ دیاجاتا لہذا یہ
تحیر کا مقام نہین معاذ اللہ توہین امام نہین اسے توہین جاننا اہل اسلام
کا کام نہین مگر ہان اسوقت مین یزید بد انجام نہین ہر چند کہ آپنے مقدمہ کو
طول دیا مضمون فضول کیا اہل مطبع کو بھی بلایا معذرہ بالتقدم طبع ثانی تحریر
فرمایا مگر مطلب سعدی ہمارے قلم نے کہہ سنایا **بیت** ای لونڈی
دل کی دلمین رہ کہہ منہ سے نکلی اور پرائی ہوگئی + **قولہ** تحیر ششم یعنے
عمدہ ترین شرط شہادت وہی ہے کہ بمقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو

اور وجہ نزاع و قتال سے کے سوا سے اعلاے دین اسلام سے کے
اور کلمۂ شہادت کے نہو جیسا کہ مذکور ہوا کہ قاتل کفار غازی اور مقتول
شہید اور یہ شہادت درحقیقت شہادت نبی کے ہے صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم جسکا حال آیندہ از روے نص قرآنی بیان ہوتا ہے پس
اس شہادت کی ترجیح ضرور ہے اور اسمین وہ شرط عمدہ مفقود بہر صورت
اس شہادت شہداے خاص سے کے کہ درحقیقت شہادت خاص ہے
اور شہادت شہداے غزوات نبی پر کون ہے اور اسمین کیا
اسرار آلہی ہے الخ **جواب** مشفق من یہ سوال آپکا مکرر ہے مگر
ہے دستور ہے کہ پیری مین عمر کو کمال ہوتا ہے عقل سلیم کو
زوال ہوتا ہے نسیان کو کمال ہوتا ہے حکما کا قول ہے کہ پیری مین
تین چیز کی محبت بڑہ جاتی ہے ایک اولاد کی دوسرے مال کی تیسرے
خام خیال کی لہذا چونکہ اسکا جواب ماقبل ہو چکا ہم قلم انداز کر کے آگے بڑہکر
آپ کی تحریر ہفتم کے اوپر جا اڑے او سکے فقرے گرا ہے **قولہ** تحریر ہفتم
وہ یہ ہے کہ حضرت امام حسن صاحب علیہ السلام نے درگذر اور مصالحہ
کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے مقابلہ کیا یہ دونوں امور باہم کس
متضاد اور مناقض آپکے نزدیک بجا اور مستحسن ہونا کس راہ سے ہو سکتا ہے
اگر وہ مصالحہ اولی اور بجا تہا چاہیے یہ مقابلہ نادرست ہوتا اور اگر یہ مقابلہ

اوسکے تہا جاننے سے کہ وہ مصالحہ نادرست ہوتا بس اسکے
باریکیان اور اسرار حکمت الٰہی اگر کوئی غور اور فکر سے
اور عقل سے بیان کرے معتبر کتب سے مگر یہ کہ نصوص قطعیہ سے ثابت
لیا جاوے لہذا بیشتر اس مضمون کو ذہن نشین کرنا مقدم تر ہے
بعد اسکے جو حال واقعات کربلا از روی آیات قرآنی کے بیان
کیا جاویگا البتہ طبع انصاف پسند قبول کریگی وہ مضمون یہ ہے الی قولہ
کہ کلام اللہ مین سوائے نام زید کے کسیکا نام لقب تام نہین بیان
کیا ہے اور اس تخصیص نام زید کی یہی وجہ ہے کہ یہان اوسکے
بیان کی کچہ ضرورت نہین ہے سوائے زید کے جسکا نام کلام اللہ
مین مذکور ہے بقید صفات اور علامات کی سے کسو اسکے
نام ہین تو اردو اکثر ہوتا ہے اشخاص متعدد ایک نام سکے ہو سکتے
ہین اور صفت خاص مین دوسرا شریک نہین ہو سکتا جیسا کہ سورہ
ہل اتی مین جو تخصیص خاص مذکور ہے سوائے ذات خاص جناب
امیر کے کسیکی طرف منسوب نہین ہو سکتی الخ غرضکہ اسمقام پر دو چار
آیتیں اور جو کہ جناب امیر کی شان مین ہین بیان کرکے آپ یون بول
چلے ہین سہ الم شد اسم قرآن علم الم العلیم + کہ ہست حرف الف لام میم
شکل الم + ما لعد اور جیسا آیہ قرآنی جو کہ خلاف منشا ہین آپنے تحریر کیے ہین

جواب مشفق من جواب سوال کا موافق سوال کے ہونا چاہیے نہ کہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسیکو کہتے ہین اسکو کوئی ذی شعور پسند نکریگا منطلمہ بیہودہ گوئی آپکے ذمہ دھرے گا جیساکہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے کہان جہگڑا اپجاے کا انکالا باغ کا کاغذ ہ کجا ریشم کجا فیض محجب تقریر کرتے ہین ۔ ۔ اور یہ ہیہ کہ جب آپ خود ہی فرما چکے کہ اگر کوئی ان مقدمہ مین غور اور فکر سے کچہ جواب دے تو معتبر کب ہیگا ہیہ کہ نصوص قطعیہ سے ثابت کیا جاوے اور یہہ نصوص قرآنی آپنے وہ پیش کی ہین جنکا کہ شان نزول ہی اور رہے بہلا یہ بات آپکے نزدیک مفید مدعی ہی یا مدعا علیہ ذرا گریبان مین منہ ڈالیے شعورمندی سے کیجیے دون کی نہ لیجے اللہ تعالے غیب دان ہے اوس سے کچہ نہین نہان ہے بس مقدمہ نگاہ مین تل گیا ومن یضللہ فلا ہادی لہ کا کہل گیا اے صاحب اس خبر کی خبر ہہی سن لیجے انصاف کو ہاتہ سے ندیجیے طفلان مدرسہ سرکاری کو نہ بہکائیے مقدمات واضح کو غت ربود نبنائیے تنخواہ سرکاری کو مفت مین نہ کہائیے زید کا ذکر کہ ایک لی بالک حضور اقدس کے تہے فقط اللہ جل شانہ نے بطور خبر کے فرمایا ہے اور صاحبزادگان عالی وقار کی شہادت باسعادت کا حال از جزو تا کل اپنے حبیب کو کس خوبی سی بتایا ہی معرکہ کربلا کا بالکل پتہ جتایا ہے یعنے کہیعص ک سے مراد کربلا اور رہ سے

مراد ہلاکت اور (ہا) سے یرتیا و (را) (ع) سے مراد عطش اور (ص) سے
مراد صبر سیاق کلام کو آگے دیکھو یعنے فرماتا ہے ذکر رحمت ربک
عبدہ زکریا و ترجمہ یعنے ہمنے ان سے زیادہ سخت امتحان زکریا
کا کیا تھا اور یہی اختتام مراتب تامہ شہادت نہیں ہوا یہ مرتبہ
عالی ہمیں تیرے جگر گوشہ حسین کو عطا کرینگے اور وہ اس مقام پر رضا
وشاکر ہونیگا رونق وشجاعت شجاعان عرب کی کھو دیگا معاندین دین کو تحیر
تحیر میں ڈبو دیگا مردونکا شجاعت میں نام ہوتا ہے مراسم تسلیم ورضا
پر کام ہوتا ہے دیکھو کسی استاد نیک نہاد کا شعر ہے ؎ تو سہ
چاہ دشمن کھائینگے یا تیغ کا پھل + شجر عشق میں دیکھا ثمر ایک ایک
بس اب آپ استغفار پڑھیے ہمت دہر میں پر نہ ان کے تحیرات لا طائل
دمن شریف سے نہ کرنے تحیرات شیطانی جھوٹی کھانی سے پناہ
مانگیے تو کون ستر نشان دیئے خدا کو تاہے سکو جھوٹا نہ جانیے اوج کی
نہ لیجیے ترقی کا خیال نہ کیجیے دنیا مقام ورگذر ہے ہر وقت پیش نظر
راحلہ سفر ہے آپکا کدھر خیال ہے جسم انسانی پانی کی یکہال ہے
متاع دنیا آخرت میں وبال ہے بقول شاعر ؎ گھڑیال گھر امیر یہ
یہ کرتا ہے منادی + گردون نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی + اب
کیسے کون جیتا کون ہارا کس نے یہ میدان مارا حضرت من علمیت نہ

بزرگی نہین ہے عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت
مین فتور ہے تو عمل ہی سراسر زور ہے اسلیے کہ اگر علمیت پر بزرگی
ہوتی تو شیطان کی اتباع لازم آتی ہے اسلیے کہ اوسکی علمیت کو آپکی علمیت پر فوق ہے
ہر چند کہ آپکو اوسکی پیروی کا ذوق ہے **قطعہ** خون بنا بہ دل خور کہ شراب
بہ ازین نیست ۞ دندان بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ۞ در کنز و ہدایہ نہ
توان یافت خدارا ۞ در صفحہ دل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ۞ اب رہی یہ بات
کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے مصالحہ کیا اور جناب امام حسین علیہ السلام
نے مقاتلہ یہ دونون امور باہم کر متضاد اور متناقض الخ **اقول** پہلا مین پوچھتا
ہون کہ مصالحہ جناب امام حسن علیہ السلام کا آپکو ساتھ یزید پلید کے کس کتاب
سے ثابت ہوا یا فقط بیان شیخ نجدی کے بیان کو آپنے پیش خود الہام
غیبی یا القاے لاریبی قرار دے لیا ہے یا مثل حواریان عیسویہ کے
حلول روح القدس آپ مین بھی ہوا ہے ایصاحب مصالحہ تو جب
ہوتا کہ امام حسن علیہ السلام بیعت یزید شقی کر لیتے اور داد شجاعت
نہ دیتے اور جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام نہ کرتے لہذا
حسب امر تتنازعہ فیہ امام حسن علیہ السلام کو یزید ملعون نے بذریعہ
زہر شہید کروایا اور سے امر خاص پر جناب امام حسین علیہ السلام سے
قتال واقع ہوا جسکی توصیف صاحب مصنف تواریخ حبیب نے بھی کی ہے

گویا مذہب مسیحی رکھتے تھے مگر نیک نامی لی ہے اپنے واصل الیقین نام
کے مسلمانوں کو بدنامی دیتی ہے کل شجاعان سا غث پر غالب تبایا ہے
انصاف کو کام فرمایا ہے اب کہیے بیان تو آپ بالکل دہری ہوگئے ہمارے
صداقت کی اب گتھی ہیں یکا ہو گئی بس اسمقام سے ہمارے آپکے
جیت ہار ہو گئی والدہ عزازیل آپکے سرہانے رو گئی قابلیت آپکی
کھو گئی بحر تحریر میں ڈوب گئی اور سوائے اسکے ہمنے لکھنو میں ایک
معتبر مسلمان سے سنا ہے کہ آپنے اونسے بیان کیا کہ قرآن میں بطور
پیشین گوئی انتزاع سلطنت لکھنو کا بھی اشارہ ہے جیسا کہ
جہان کہیں قرآن میں تخرج یا تخرج ہے اوس سے آپنے مراد اخراج
شاہ اودہ لیا ہے تفسیر دانی کو کام کیا ہے اور جہاں کہیں قرآن میں کر
یدخل ہے اوس سے آپنے داخلہ لشکر کا انگریزی مراد لیا ہے
ذہن رسا کا امتحان کیا ہے لہذا ہمنے بھی اسی لحاظ سے جو بعض مقام
قرآن شریف میں غور کیا تو سورۂ روم میں اس آیہ سے
آپکے بھی خبر نکلتے ہی ازروی قاعدہ زبر و بینات کے ملتے ہی یعنی
ظہر الفساد فی البر والبحر بس معلوم ہوا کہ یہ ظ آپکے نام کی ہے کسواسطے کہ
آپ پشت پناہ دین مدین ہیں یا ہم ہیں بیٹھے ہیں تو مرہ کی گدی نشیمن ہیں لہذا اگر مشا
جانیے تو آپنے کسی تصنیف میں درج کر دیجیے گا ہمکو دعاء خیر سے

بحر ۱ زبر بینات ازبینات ۱۲۰ نمبر

یاد رہے گا اب دفع دخل بالتقدم کا جو عذر اہل مطبع کی طرف سے صفحہ
مین آپنی کتاب کے اخیر مین الحاقا تحریر فرمایا ہے اسکو بھی ہم مجملا
بلا تذکرہ کے جواب دیتے ہین اور اسے یعنے اہل مطبع سے اطلاع
کر دیجیے گا **قولہ** یعنے اونھون نے واسطے عیب چھپانے اور اجرت
بڑہانیکے چند سطر بطور عذر تحریر کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے **ایسے قولہ**
کہ مولف کتاب اسرار کربلا نے بحکم لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین کے
سب واقعات معرکہ کربلا کو مضامین آیات قرآنی سے بقرائن ثابت
کیا ہے حالانکہ اون آیات کا منشا نزول اور ہے مفسرین نے اون
آیات سے معرکہ کربلا مراد نہین لی ہے جیسا کہ بعد چھپ جانے
اور مشہور ہوجانے نسخہ مطبوعہ اول اکثر صاحبون نے غیبت مین اور
بالمشافہہ مولف کو الزام دیا اور کچھ عذر مولف کا نہ سنا انصاف کو کام
نہ فرمایا بس اب دفع دخل عذر اہل مطبع کی طرف سے یہ ہی کہ مولف
کتاب نے یہہ کہین نہین لکھا ہے کہ ان آیات قرآنی کا شان نزول
بھی معرکہ کربلا ہے بلکہ از قبیل لطائف اور نکات اور بلاغت اور رموز و
کنایات کلام اللہ کی بیان کیا ہے اور ہر جزئیات کربلا کو ترتیب قبل
اور بعد آیات قرآنی سے مطابق واقع کے تطبیق دی ہے یہ عین بیان
بلاغت اور لطائف کلام اللہ کی ہے **ع** خوشتر آن باشد کہ سر دلبران

کفت آید در حدیث دیگران ٭ معاذ اللہ کچھ معانی آیات کلام اللہ مین
تاویل دخل نہین کی ہے کہ مورد الزام کیا جاوے و فضلا علیہ کے
نظیر اور سند قوی قول جناب امیر علیہ السلام سے انرو سے کتاب
مسلم الثبوت نہج البلاغت کے موافق قول و شرح ملا حسین یبندی کے
واضح تر لکھدی ہے کہ کتاب فواتح مین بیچ مقاصد مرتضوی کے
ملا حسین علیہ الرحمہ صاف صاف لکھتے ہین **قولہ** کہ جناب امیر علیہ السلام
واردات اور وقعات خاندان نبوت اور واقعات کربلا اور زوال کار
بنی امیہ اور انجام کار اشرار اور اخیار کربلا کا علی الترتیب مضامین
آیات حمعسق سے تطبیق دی ہے جیسا کہ سب بقیہ آیات قرآنی
سے کتاب اسرار کربلا مین بجا ئے خود مرقوم ہے حالانکہ اون آیات
کا نظاہر منشاء نزول اور ہے پس اس طرح کی مطابقت دینے مین
معاذ اللہ کچھ کفر و گناہ اور دخل بیجا آیات قرآنی مین پایا نہین جاتا ہے
پس یہی کلام معجز نظام حضرت امیر علیہ السلام کا سنداً متمسک ہے
اور واسطے غدر مصنف کے کافی ہے الخ **جواب** اسکا یہ ہے
درحقیقت مین منتظمان صاحب مطبع نے خوب انتظام کیا یعنی اگر ایسا
روغن قاز ملا جاتا تو کما حقہٗ فعل ثانی کا میکو حیوانی جانی کسی کا قول ہے
؎ چہ احمق وہ جہان باقیست کیسر مفلس تہی مار ٭ دوسرا مصرعہ

سنی اور سے دیانت لیجیے گا سبحان اللہ نہج البلاغت اور جناب
ما سین ہند یکی تفسیر لانا اور یہہ بہی تحریر فرمانا کہ حالانکہ اون آیات کا نظائر
شان نزول اور ہے یہہ گویا آپنے ہجو ملیح کی ہے یعنے معاذ اللہ
اس طرح کی تطبیق علماء سابقین نے بہی کی ہے سو یہہ محض آپکا خیال خام
ہے کبہو ہمارے علماء فریقین دیندار مین گہڑے گہڑے بدلنا
غلط گہنٹا بجانا خدا و رسول سے نہ شرمانا ہرگز درست نہ تہا وہ جسکا کہاتے
تہے اوسیکا گاتے تہے گہڑے یا گہنٹا غلط نہ بجاتے تہے
معاذ اللہ طمع دنیا پر جیتے نہ تہے ایمان آخرت کو ایسا ہی عصیان سے
دلتے نہ تہے ترقی عہد کی امید پر دین حق سے بدلتے نہ تہے
مثل بعض علمائے حاضر الوقت لقمہ حرام سے پلتے نہ تہے اور
پہر مین پوچہتا ہون کہ آجتک آپنے علماء دیندار مثل مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب رحمہ اللہ دہلوی اور مولانا محمد اسحاق صاحب
و شیخ عبد الحق صاحب اور اہل مذہب حضرات امامیہ مین میر سید محمد صاحب
سلطان العلماء مجتہد لکہنؤ اودہ کے اونکے والد ماجد جنکا شہرہ از مشرق تا مغرب
الشمس ہے اون مین الانس سے کیا معاذ اللہ یہہ تاویلات اونکے
ذہن مین نہین آئین نہ اونہون نے بنائین یہہ تاویلات و تحریرات شیطانی
ڈہکوسلی کہانی و لطائف قرآنی مدرسان مدرسہ کنیگ کالج کے نام کاتب

ازل نے لکہہ کر کہیں نہیں بہلا فرمایا ہے جبکہ ان علماء دیندار سعادت
شعار نے یہ لطائف قرآنی نہ بتائے اور نہ اس قسم کی اختراعات
لشکل تحریرات بتائے نہ تحریر مین لائے نہ گھڑی پالی نہ گنتے غلط
بجا لئے تو اب اسوقت اخیر مین کہ بطالت قرآن و رسالت پیغمبر آخرالزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کیا کوششین ہو رہی ہین کتب صحیح ٹہہرگ
اگر شاید یہ عبارت اسواسطے بڑہائی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اپنے تقریر
کے چہاپنے کا کوئی اہل مطبع بدون اجازت سرکار مجاز نہ تہا عذر انکا
بجا ہے جیسے ایک ہندو کا سچ ہے **قولہ** سب مین بہا گیا تلسی آم
الخ و الاداب مناسب یہی ہو کہ آپ ہمارا یہ نامہ جوابی بہی چہاپ دین
بشرط اطلاع فی سطر ۲ ر اجرت دیجائیگی بس اب اسی مختصر پر نامہ
تمام کرتے ہین اگر جواب پائینگے تو جواب الجواب اوڑا آئینگے
جوکچہ باقی رہتا ہے اوسے بہی جتائینگے اللہ جلشانہ نے ہمین
اسی وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اپنے حبیب پر شیدا کیا ہے
آپنے سنا نہیں کسی اوستاد نے کہا ہے **بیت** ہر کسے را
بہر کارے ساختند میل او در دلش انداختند ** فتبارک اللہ احسن
الخالقین زیادہ بس و باقی ہوس فقط............
الراقم تعمان خان وکیل سرکار ابدقرار

پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ
یہ نامہ بتاریخ ۱۹ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۰ ہجری کو آنام سے روانہ ہوا۔

ٹکٹ چسپاں ۲ر

جب اس نامہ تحریر ریا کا جواب نہ آیا تب یہ دوسرا نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کتاب ہوا

ھوالمستعان

نامہ ثانی

منشی صاحب عنایت فرما جو فروش گندم نما منشی ظہیر الدین صاحب زاد لطفہ

بعد واجب کے مدعا یہ ہے کہ عرصہ ہوا ایکقطعہ خط مسمے بنامہ تحریر ریا بجواب کتاب اسرار کربلا مصنفہ و مولفہ آپکے نیاز مندنے بر سبیل ڈاک خدمت شریف میں روانہ کیا تھا مگر تاحال جواب و رسید نامہ

سے آپ نے سرفراز نہ فرمایا سرمہ خاموشی کھایا اگر ہمین غلط فہمی ہوتی ہے
خدا حافظ مگر فی الحال زبانی بعض برادران اہل اسلام سنا گیا کہ شاید
آپ فرماتے تھے قابلیت جاتے تھے کہ ارتداد یزید ملعون
و ہمراہیان کا ثبوت نہین ہے مرتد اسلام سے کوئی شقی باہر نہین
ہے لہذا واسطے تسکین خاطر عناد آنا آپکے ہم نشانہ ہی کرتے
ہین نکوئی آخرت سے نامۂ اعمال کو بھرتے ہین دیکھو کتب عقائد شرح
النسفی مین لکھا ہے **قولہ** لعنۃ اللہ علی یزید و علی انصارہ و اعوانہ و
نحن لا نتوقف فی شانہ بل فی انصارہ و اعوانہ لانہ رضی بقتل الحسین و اہانۃ
عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فہو کتاب معتبر عند اہل السنۃ والجماعۃ
الخ اور امامیہ اثنا عشریہ تو معاویہ کو بھی سانتے ہین کسی کے نہین مانتے
ہین پھر دیکھو شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی جمیع کتبہ خصوصا صراط
مستقیم فی عقائد مین لکھتے ہین **قولہ** و من انکر فہو مردود و من اول
رضوہ فی شک و ریب الخ اور حضرت بدیع الدین قطب المدار صاحب قدس
سرہ فرماتے ہین **ملیت** ملعون بود مخالف سلطان اولیا اگر فی المثل پدر بود
و یا برادرم اور علاوہ برین یہ عرض ہے کہ ایک عقیدہ سفید مطلب
آپکا ہمکو ملا اور واسطے اطلاع آپکے تحریر مین آیا غلط ہو اگر مناسب
جانیے تو کسو پہلو مین کوئی کتاب جدید مثل ظہیر الانشا تحریر فرمائیے

قرائن ما سے یقین ہے کہ برآمد کار ہو ترقی عہدہ از سرکار ہو بلکہ میاں
عماد الدین اور مولوی صفدر علی بھی الگ ہوجاوین آپ ہی کا وار ومدار
ہو وہ یہ ہے قولہ ایک بلی جب مرنے لگا تو آپنے فرزند کو یون
وصیت کرنے لگا کہ ہمارے بڑے ایمان عناد پر مستقیم تھے
وسوسۂ شیطانی سے نے خوف وبیم تھے ہدایت رب کریم
سے تھے لہذا تمکو فہمایش کرتے ہین گو بقول اہل اسلام اپنی قبر کو نار قہر
سے بھرتے ہین اول تو تم عناد یزید پلید سے رکھنا کہ وہ قاتل
جناب امام حسین علیہ السلام بے بد انجام ہے دوم کینہ مستقد الغضب
حضرت امام حسن علیہ السلام سے اسواسطیکہ اُنہون نے خلافت
از خود معاویہ کو دی جب تو یزید تک پہونچی سوم جناب علی مرتضے
علیہ السلام سے کہ اُنہون نے جنگ صفین مین معاویہ سے
مصالحہ کرلیا اگر وہ مصالحہ نہ کرتے تو خلافت معاویہ کہا ہیکو جمتی
تھمتی چہارم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے
اسلیے کہ آپ معرکۂ کربلا سے بالکل واقف ہوچکے تھے اور جمیع
تدبیر کی امام علیہ السلام کی منفعت مین جان لی تہیج خدا سے
کہ بانی اسکام کا مسئلہ وہ جانتا تہا اور امام علیہ السلام کو بچا لیا فقط تمکو
منشا ہمارے بیانکا یہ ہے کہ اگر آپ اسمین گفتگو کرتے تو پھر ہم

بھی بعونہ تعالے تو ہم جادۂ راستی پر دھرتے نکلوتی آخرت سے
نامۂ اعمال بھرتے قلم اور تحفے آپکو جتاتے اوڑان گھاٹی بیان عزازیل
کی بتاتی اور اگر شاید ہمارے بعد آپ تحریر فرماوینگے تو انشاء اللہ ہم تو
وکیل ہین ہمارے بعد وکیل الوکلا آوینگے وہ جیسان اوڑاوینگے آپکو
اور آپکے مشیر الدولہ کو شرمائینگے بجز ندامت نہیں بہائینگے زیادہ وبس

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ نامہ تاریخ ۴ صفر المظفر سنہ ۱۲۸۲ ہجری
کو لکھنؤ سے روانہ ہوا کلکتے جیسان .

اب اسکے بعد منشی صاحب جبکہ ٹہرے آستے تو
یہ اعتراضات اخبار مین چہپوائے لہذا جب ہم تک
ہر کارۂ اسلام سے پہونچائے تو جواب لکہہ کے
روانہ کیا درج کتاب کرتے ہین۔

ہو المستعان

۳

نامۂ ثالث

نفشی صاحب معدن قابلیت و شعور سراپا زور منشی ظہیر الدین صاحب زاد لطفہ
از طرف نعمان خان ولد لقمان خان مرحوم وکیل سرکار
ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد یاد نسیب کے
مدعا یہ ہے کہ اسوقت ہر کارہای سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان

علیہ الصلوۃ والسلام ۲ ورق اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب واقع
تاریخ ۱۰ مئی ۱۸۷۰ء میں لکھا ہے لئے جو کہ حسب منشاء سرکار آپنے بابت
تردید حدود اللہ کی ہے خاک چھانکی ہے ہمارے پاس لا دیے
بعد مطالعہ تقریر مذکور قلم اوٹھایا اور جواب آپکا آپکو سنایا بقول منشی
ریاض الدین صاحب ثابت گوہر بدہان داری مرہا قطاز و تو فخر خر سانی
داری ساقط از وای صاحب پردہ اسلام سے باہر آئیے گٹن چاب
خنزیر سے کہائیے بڑا اندہی او ڑائیے تقریر باطلہ سوچیے استنجاہی
اب چھوڑئیے کاغذ سے شرمگاہ پوچھیے خدا کو ملنے دیجئے ہمکو چھوڑنا
نہ چاہئیے ایلچی کو زوال نہین جھوٹھہ بولنے کی مجال نہین خدا کے کلام
مین تاویل لاطائل لانا خلقت کو دہوکا بتانا امت محمدیہ کو بہکانا شعور ہندیسی نعبد
کہ قرآن شریف مین ان لطیش ربک لشدید ہی آپکا بیان ہے ضعیف البرہان
ہے قولہ یعنی آپ فرماتے ہین کہ قبل ازین ایک کتاب مفید لنسوان
در باب تعلیم نساکی تصنیف کی گئی تھی جسکے صلہ مین گھڑی طلائی زرین
مغرق گران بہا خود نواز فرشی بطور انعام بپیشگاہ جناب لفٹنٹ گورنر
بہادر مغربی و شمالی سے آئی لہذا اب مسودہ دوسری کتاب کا واسطے
تعلیم نساء کے بتائید مضامین حسب تلقای وہی لقدر امداد روح القدس بنام
فوائد النسا کا مرتب ہوا ہے اوپر ایک مقدمہ اور دس باب کے بس باہمت

مضامین اس کتاب سے ظاہر ہے اتین صنعت اور باریکی پر لحاظ کرنا چاہیے کہ بدترین النسوان کو بہترین ملائکہ ہفت اقلیم و آسمان پر ترجیح دی ہے اور اوسپر ترقی کر کے سب مردون پر جمیع امور دنیوی و دینی مین عند اللہ و عند الناس بدلائل عقلی و نقلی و صریحی و بدیہی موجہ و مستند ترجیح دی ہے اور تمام نعمتون دنیا و دین مال و دولت دنیوی اور تمام حور و قصور اور سب نعای بہشت مین استحقاق اور حصہ عورتونکا بہ نسبت مردون کے بمراتب زیادہ تر عند اللہ و عند الناس ثابت کردیا البتہ لائق ملاحظہ ارباب انصاف کے ہے اور ہمنا کتب اسلام اور احادیث سے منشاء سرکار بمید ہام کو بہت لطف اور خوبی سے تقویت دی ہے اور مصالح دینی و دنیوی نکاح واحد کے اور قبائح و آفات اجتماع دو نکاح کے عقلاً و نقلاً و بداہتاً و صراحتاً اسطرح ثابت کیے ہین کہ مقام انصاف مین کسیکو مجال سخن کی نہین ہو سکتی وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ صریح تر آیہ قرآنی ترجیح نکاح واحد کے تقویت کرتی ہے اور حدیث نبوی السلامۃ فی الوحدۃ والافات بین الاثنین اسی مقام سے خبر دیتی ہی الخ۔ جواب واہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب پوچھیے آپہی سے پوچھے مجنون سے کسی نے پوچھا تہا کہ یزید پلید اور جناب امام حسین علیہ السلام جب لڑتے تہے حق کسکا تہا کہا لیلی کا ویسے ہی آپ بہی فرماتے ہین ایضاً

تفاسیر دیکھیے اگر کل سمجھو تعلیلہ نہ سمجھیے جنکے بیان آپ منظور رکھو کتاب
بھیجنا چاہتے ہیں وہ بڑے عالم علم عربی کے ہیں وہ کب اسے
مانینگے آپکو خبط الحواس جانینگے پہلے تو گھڑی طلائی بھیجی تھی
اسکے عہدہ سے معزول فرماوینگے یا یہ چٹھی لکھدینگے در و ہمیک
منگاوینگے اور یہ جو آپنے فرمایا تھا کہ بامداد روح القدس یہ کتاب لکھی
گئی تو معلوم ہوتا ہے کہ معاذاللہ روح القدس کا حافظہ کچھ یاد ریان حال
سے بھی ردی ہے جو مطلب آیہ نہ سمجھے اپنے مطلب کے موافق آپکو
بتایا یا شیطان بشکل روح القدس متشکل ہوکے آپکی کوٹھی میں سمایا جو یہ فقرہ
آپنے فرمایا بھلا میں پوچھتا ہوں کہ ان خفتم ان لا تعدلوا کے معنے ظاہر
ہیں یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ چار تک جوروان اور اگر تمکو خوف
ہو کہ ہم عدالت نہ کر سکینگے تو ایکہی رکھو پس اس سے یہ کہاں ثابت
ہوا کہ ایک ہی جورو کرنا چاہیے اور پھر اوپر طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو تو
بر سر بیٹھ پکارتے ہو کہتے ہو کہ منشا سرکار کا یہی ہے معاذاللہ ہم کہتے
ہیں کہ سرکار دولتمدار انگریز بہادر اپنے قوم کا مذہب بدلے واسطے نہیں
ہیں اونکا نام لینا بدنامی دینا عین نمک حرامی ہے بلکہ بدنامی سے
اور یہ کہ حدیث شریف السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین سے
نکالا یہ تو بالکل منافی مطلب آپکی ہوئی بھلا اگر حدیث میں سلامتی ثابت

ہوئی اور اثنین مین آلت تو پہر موجود ہے رہنا لازم آئیگا آپ کا کلام
زوجۂ واحد کا کہان تائید پائیگا اور پہر ہمنے تسلیم کیا آپکے قول کو تو
پہر فرمائیے اگر آپکے والد مرحوم مجرد رہتے تو آپکے تولید کی کیا شکل
ہوتی لقول اہل ہند کیا آپ گنر بتر ہوتے پس ایسی ہی مقام پر قول
حضرت سعدی علیہ الرحمہ یاد آتا ہے بیت اگر ابلہے مشک را گندہ
گفت * تو مجموع باشر او پراگندہ گفت * ہدایت پاجب قرآن مین تاویل
جہوٹی نہین نباتی ہے دیکہو ولیم میور صاحب کی تاریخ کلیسا کا صفحہ
مین وہ کہتے ہین قولہ اسلیئے انہین پیلوپلاطس کے پاس بہیجدیا کہ وہ اسکی
تعلیم کی حقیقت نہ سمجہے تہے اور اسکے قتل کا حکم دے اب تک مسیح کے
حواریون اور شاگردون نے نہ سمجہا تہا اور انکا سست ایمان دنیوی
نعمتون اور فائدون کی امید مین لگا تہا اور سست تہا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی وہ بہاگ گئے انتہٰی صفحہ ۱۲ اور اسی امید پر یوحنا کی مان نے یہ درخواست
کی تہی کہ میرے دونو بیٹے سب کچہ چہوڑکے تیرے پیچہے ہو لیے ہین
کیا ملیگا الخ اور پروشیہ کا حال ہی نہی گیانگ صاحب یون لکہتے ہین قولہ
کہ پروشیہ کے سلطنت مین اتباع مسیح کا مذہب نہین ہے اور علمائے
ذہبی تفصیل کے ساتہ جرمن مین الحاد کے پہیلنے کا حال بتفصیل لکہا ہے
اور اکتوبر کا مہینا سنہ ۱۸۷۸ع کے پرچۂ اخبار موسومہ تابلٹ مین لکہا ہے

قولہ کہ خاص انگلنڈ مین ۹۴ خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہے اور تین لاکھ آدمی ایسے ہین جو کچھ مذہب نہین رکھتے ہین الخ لیس مشفق من ایسے مذہب کی تائید اور پیروی کرنا آپ کی دانائی سے بعید ہے اور عورتون کو جو آپنے ملائکہ پر ترجیح دی ہے یہ محض بیہودہ بات ہے خرافات ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک اسکو کوئی تسلیم نہ کریگا منطلمہ بیہودہ گوئی آپ کی گردن پر دھریگا اور یہ جو آپنے فرمایا **قولہ** پس از چند سال کہ عمر آنحضرت قریب ساٹھہ کے پہونچی ہوگی ایسے وقت مین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہ عمر شش سالہ رکھتی تہین نکاح کیا پس اس سے کچھ حظ نفسانی مقصود تھا الخ **اقول** یہ شیطانی خیال ہے اسکا بدال ہے دیکھو حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیان تہین اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو زوجہ منکوحہ اور ایک ہزار سریہ جیساکہ مولوی عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب مدارج النبوت مین تحریر فرماتے ہین حضرت من انبیاء علیہم السلام کو اورون سے بارہ زیادہ دی گئی اور اگر آپکو اعتبار نہو تو ہم بھی وکیل ہین صاحب برہان و دلیل ہین مرجع ترجمان رب جلیل ہین اور قریب ۶۵ کے عمر ہماری پہونچ چکی ہے مگر اب بھی ازالہ بکارت سے عاری نہین ہین مثل آپکے معدن شرمساری نہین ہین اگر منظور ہو تو امتحانا جانچ لیجیے کچھ اندیشہ نکیجیے ہان آپ البتہ تیس ہی سال مین بقول حضرت سعدی

مصر عمہ لی بجملہ اول عصاے شیخ نجفت بہ سبوے گئے ہون گے
شائد اسی وجہ سے اور ونکو بہی اپنے پر قیاس کرتے ہو جیسا کہ اہل
عرب کا مقولہ ہے المرء یقیس علی نفسہ لہذا ایسی تقریرات چہپوانے
سے باز آئیے ہر جگہ منہ کی نہ کہائیے آیندہ آپکو اختیار ہے فقط

اب کچھ جوابات نیچریہ صاحبون خصوصاً مجتہد اول سید احمد خان صاحب بہادر سے بھی لکھنا کتاب ہذا بین واسطے واعظین کے مناسب معلوم ہوا لہذا چند نامہ بطور یادگار درج کیے گئے ۔

ہو المستعان

۱

نامۂ اول

بحاہ رس ماتحت ہدا کم اللہ تعالیٰ علی کل حال

سید صاحب معدن فضل و کمال منکشف معاملات عالم مثال سید احمد خانصاحب بہادر ججی

بعد ما وجب کے مدعا نیہ ہے کہ کتاب سعادت انتساب مسمّی بہ شہاب ثاقب مصنفہ جناب عالی قباب مولانا علی بخش خانصاحب بہادر

حاجی الحرمین شریفین عالم باعمل مباحث بیدل گنج کور لکھیو ر جوکہ
آپکی تہذیب الاخلاق موجد نفاق پرچۂ اخبار کی بابت اونہون نے
لکھہ کے چھپوائے ہمنے دورہ پر مقام ضلع بستی مین پائے
مولانا صاحب موصوف کہ عالم باعمل ہین آپکی تشخیص مین انداز خلل
ہین یعنے اول مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** امابعد بندہ خاکسار ہمیدار
علی بخش عفی عنہ عرض کرتاہے کہ فی زماننا جناب سی الیس آئی سید
احمد خان صاحب بہادر نے پرچۂ تہذیب الاخلاق مین خلاف قرآن و
حدیث وجمہور اہل اسلام ایک تقریر جدید لکھی ہے جسمین وجود حقیقی شیطان
سے اور اکثر مضامین آیات قرآن سے انکار کیا ہے اور بعد شہرت
اوس تحریر کے مولوی سید مہدی علی صاحب بہادر نے یہ لکھا ہے **قولہ**
کہ وجود سے ہمیشہ وجود جسمانی خارجی ہی مراد نہین ہوتا ہے
پس وجود جسمانی شیطان کا انکار کرنا بڑی غلطی اور نادانی ہے
میرے نزدیک اون لوگون کی دلیلین جوکہ شیطان کے منکر
وجود کے ہین ناقص ہین اور مین مخالف ہون اور اونکی سمجھ
اور غلطی پر افسوس کرتا ہون پس ایسی تاویل بدعت ہے الخ اسکے
بعد یہ تحریر ہے **قولہ** کہ آدم خیالی سے جناب سید احمد خانصاحب
نے سوال کیا **قولہ** کہ تم کون ہو اور تمہارا کیا نام ہے **جواب**

ملا کہ یہہ تو مین نہین جانتا کہ مین کون ہون مگر میرا نام آدم ہے **سوال**
دادا صاحب ان تم پر کیا گذری **جواب** بہت سے چرند و پرند کیڑے
مکوڑے دنیا مین مین نے دیکھے ہین سمجھا کہ جسطرح یہ سب بنے
ہونگے اوسی طرح مین بھی بنا ہونگا مگر دل گھبراتا تھا کہ ایکدن سوتے
اپنے پہلو مین ایک اپنی سی صورت کی چیز دیکھی ہم دونون ایک
دوسرے کو دیکھ کے خوش ہونے لگے مین نے پوچھا کہ اماں تم
کون ہو وہ بولے بھائی یہ تو مین نہین جانتی کہ مین کون ہون جو تم ہو
وہ مین ہون مگر میرا نام حوا ہے یہ سنکے مین بہت خوش ہوا اور اوسے
کو دیکھ کے تالیان بجا کر خوب اوچھلا کودا چلایا اور ایک بڑی ہستی
اور بڑے قادر مطلق کا خیال کرکے خوب گیت گانے لگے نہایت
ذوق شوق سے یون چلایا الی **قولہ** آوا و آری اوا و اری او او آری وہ جو
ہے اری وہ جو رہے گا اری وہ جو تو ہے اری وہ جو تو ہے اری
وہ جو تو ہے میرا شکر ہے انتہی کلامہ **جواب** سبحان اللہ قربان
آسکے یاد کے ایک فقرہ بھی صحیح یاد نہ رہا الصاحب مین بھی تو موجود تھا
معاذ اللہ انہون نے ہرگز یہ الفاظ لا یعنی سے معنی نہین فرمائے
بلکہ خوشی مین آنکر انہون نے یہ ٹھمری گائی **اقول** اوحوا مین واری
اوحوا مین واری ؛ چونکہ بموجب آپکی تشخیص کے برہنہ بھی تھین اوسپر

دوسرا فقرہ یہ فرمایا یہین نے بنارس کی ساری + بھواہ سے
بیجا جوڑا ہمارا دور ہوئی تنہائی ہماری + خوش ہو کر
اوسکا پہنک کرین ہم ہارٹ کو اپنے کیون کرین ساری + او حوا مین
واری + یہین نے بنارس کی ساری او حوا مین واری + اپنی دعا
ہے یہی کل جگ مین + خوب بڑہے اولاد جاری + توشت کو
کہا دین دین اوڑا دین یسوع ہو نبا نبر جاری + او حوا مین واری
یہین نے بنارس کی ساری الخ اب فرمایئے ہمکو سمو جی ٹھہری یاد
رہی او رآپ کو ایک فقرہ صحیح نہ یاد رہا اور یہہ او سیہ مذہب نیچری کی
اجرا کا دعوی ہے مولوی لطف اللہ صاحب سلمہ اللہ نے جو
بجواب استفتای جناب زبدۃ العلما سید امداد العلی صاحب
بہادر ڈپٹی کلکٹر واقع کانپور کی بابت عدم استمداد مدرسہ
مجوزہ آپکے تحریر فرماتے ہین نہایت صحیح ہے ہکذا **قولہ** اس
مذہب نیچریہ نے اگرچہ فی زماننا یورپ مین اس قدر زور پکڑا کہ قریب
ستر لاکھ کے عدد کو پہونچا ہے از انجملہ چھیاسی ہزار انگلینڈ مین
ہین اور چالیس ہزار لندن مین لیکن بحمد اللہ خود عقلاے
مسیحیہ اونہین دیار و امصار مین تحریراً بالمکاتبہ اور تقریراً بالمشافہہ
نیچری گوشمالی فرمارہے ہین اور اونکو آٹے دال کا بہاو بتارہے ہین

استاد و صاحب کی کتاب و بار یضاحب کی کتاب وغیرہما مین
دیکہو تو کہ کس طرح کہلم کہلا نیچریون کی مذمت اور مکاری و نالائقی
اور عیاری وغیرہ مین قبائح بالا تحصے مذکور و مسطور ہے پہر اسپر
بہی اگر کوئی بنا نیچریہ نہ شر بلسے اور بطمع ترقی دنیا و جاہ و حشم مین
نیچری کہچی ہلا کو ہندوستان مین پہیلائے تو ہمارے علماء دیندار
سعادت شعار محمدیہ نے جس طرح سے فلاسفہ اور اہل اعتزال اور
اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کے دہجیان اوڑائیں ہین اور
اونکو عدم کی راہین دکہائی ہین اوس سے زیادہ اس مذہب نیچر
سراسر سینچر کا سینچر او تارین اور شواظ من نار کی براہین بارینگے
ذرا بگر تجسے دل لیجیے پیر و نیچر بزرے سینچر سردست یہ تو فرما دین کہ
قبل قبول نیچریت کے تو بہلا دہرم کہو چکے تہے اور اونکے سارے
کرم ہو چکے تہے لندن مین جا کر جاکٹ پتلون پہن آئی خمر و خنزیر تو کنار
کلاگہونٹی مرغی کہانے سے نہ شرمائیے منہیات و محرمات کی نسبت
مشتاقی ہے بنات و امہات کی نسبت اختیار باقی ہے سچ ایسی
آئی بمعنی نحوست کے ولسن جائیگا خطاب پائیگا پہر کیا باقی
رہا جو نیچریہ طریقہ کے نسبت وجاہت ہی للچایئے کیا جی چاہتا ہے
کہ لاٹ پادری بنجایئے اور میم صاحبہ کو لیڈی ہی کہلایئے

ے کلاہ خسروی وتاج شاہی + بہر کل کسے رسد حاشا و کلا + شاید
بمقتضائے قوت شہوید یا نے پت کرناں کا خیال آیا ہوتا جہاں
میاں پادری عماد الدین لکہتے ہین آپ پر ہنستے ہین اوس
جانب کو لوٹے کچہ دنون وہانکا مزا لوٹئے قید ملت سے جیو ٹیئے
برائے خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرمائیے پیش و پس کو یکسان نہ
بنا تیئے فقط اور یہ تقریر آپ کی پرچۂ تہذیب الاخلاق مین دیکہنے
مین آئی **قولہ** کہ مسجد بنانے سے جولاہے بہٹیارے سقے خوش
ہوتے ہین اسلیئے لوگ ایسے کام کرتے ہین کچہ جائے ثواب
نہین ہے ہمارے مدرسہ کی تائید البتہ موجب حسنات ہے الخ
جواب معاذ اللہ آپکے مدرسۂ شیطانی جسکا آپ بانی ہو ثواب
کب ہے حق تعالی جلشانہ فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقوے
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان تو اس صورت مین ثواب کیسا اور عذاب
لاحق ہے دیکہو یہی جو مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر سلمہ اللہ
تعالے نے برائی حفاظت ایمان مسلمانان ہند از راہ ہمدردی
قومی ایک استفتا در باب عدم استمداد مدرسہ مجوزہ آپکے کل علماء
ہند لکہنؤ و دہلی و بہوپال و رامپور وغیرہ سے دستخط کرا کے چہپوادیا
چنانچہ آپکا قول بعینہ تحریر فرماتے ہین آپکو شرماتے ہین بس ملاحظہ

آپکو ہم دکہاتے ہین وہو ہذا قولہ کہ روشن اسلامیہ کی عادت کو سید احمدخانصاحب خلاف کہتے ہین اور پاکی اور صفائی وہ اسکو سمجھتے ہین کہ کہڑے ہوکر پیشاب کرنے اور بعد براز کے کاغذ سے جائے براز پونچہنا سور اور کتا گھونٹی مرغی یا کوئی جانور کہانے بلا تکلف پانی کی جگہہ شراب پینا اور جاکٹ وپتلون وگرگابی پہننی جس سے کہ ہندوستانی آدمی مثل جینٹلمین کے معلوم ہوتا ہے الخ غرضکہ اسیطرح اور بہت باتین آپ کی تجویز کی اظہر من الشمس ہین تو بہلا فرمایئے کہ ان تجویزون سے بجز اسکے کہ کرسٹان یا وہ لوگ جوکہ ہواے نفسانی کے پابند ہین اور کون خوش ہیگا معلوم ہوتا ہے کہ شاید ایسی حرکت آپکی دیکہہ کے آپکے شاگرد وارشد نے لکہا ہے کہ ہین اونسے خلاف ہون ہماری نزدیک آپسے بڑی نادانی ہوئی جبکہ آپکے ذہن مین یہ فساد آیا تہا یا انکہ مدعیان اسلام سے کچہ معتد بہ پایا تہا تو آپ کو پہلے بڑا متقی مجتہد بن بیٹہنا تہا اور مدرسہ بنام تعلیم سررشتہ اسلامیہ اپنے داموں سے خرچ کرکے قائم کرنا تہا جب خلقت ہندوستان کی بہیڑیا بہسان خوب جمع ہوجاتی تب اونکو سررشتہ نیچریہ پر لگاتے انعام پاتے اور پہلے ہی سے جبکہ نیت آپ کی طشت از بام ہوگئی تو پہر اب گرویدگی خلائق غیر ممکن ہے مگر آپ کیا کرین میان عزازیل کا دستور ہے کہ جسکے کو شئے

نہین وہ آسکتے ہین او سکا وادہورا چہوڑ جاتے ہین مستفق ہین دین اسلام
عالی مقام برگزیدۂ انام ستوالے کی پگڑی نہین ہے کہ گرتی پڑتی چلی
جاتی ہے اسکے اہل ارض مین مقبولیت نسبت مدعی کے آتے
ہے حکما فلسفہ کی عقل حیاک کہاتی ہے خیال فرمائیے کہ ازابتدا
اسلام تا اینزمان کیسے کیسے فسادات مثل زمانہ یزید پلید و مسیلمہ کذاب
و حجاج وغیرہ کہ اسوقت مین اسلام جدید تہا ہوئی مگر آخر کو بفضلہ و کرمہ
اسلام حقیقی آجتک کل اقالیم مین قایم ہے بس آدمی کو مال کا خیال
ضرور ہے دنیا مقام درگذر ہے ہر وقت پیش نظر راہ سفر ہے
لہذا ہماری نصیحت کو مانیے کوچہ ضلالت کی خاک نہ چہانیے اپنے
سررشتہ آبائی پر واپس آئیے سنا کردہ صاحب کو بھی ہمراہ لائیے تخیلات
فاسدہ پر خاک ڈالیے سچے رافعی کو آستین مین نہ پالیے جنہون نے
قبل آپکے تخریب دین متین کے چاہی تہی اونکے مآل کو دیکھیے
تو اچہوڑکے روشنی آفتاب سے نہ سینکیے چیلون کو سمجھا لیجیے
فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا کی مصداق نہ ہو جائیے کسی نے سچ
کہا ہے یہ شعر کہلاکے مال لوبھے اور کہلا کے موہن بہوگ +
گرو جی چیلون کو اپنے مسنڈ کرتے ہین + دوسرے یہ کہ اب تو
جناب آپکو کوشش اجراے مدرسہ مجوزہ کی فضول ہے آپکی

فہمید مین بہول ہے اسواسطےکہ پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ یکم اگست ۱۸۷۶ع
ہمارا ہرکارہ لایا اوسمین صاحب اخبار کہ مورخ با اعتبار ہین لکہتے ہین عنب دانی
میجر بیگر صاحب **قولہ** یعنے میجر بیگر اپنی تالیف غیبی آلہی مین اعتبار کرتے
ہین کہ فرشتہ اور شیطان بہشت سے نکالے ہوئے ایک لاکہہ ۲۴
ہزار اس دنیا مین بادریون کی شکل بناکر آوین گے کہ ہم متقی عیسائی ہین
الی **قولہ** پہر میجر صاحب یہ بہی فرماتے ہین کہ ۶ دسمبر ۱۸۷۶ع کو حضرت عیسی
فرشتونکو ساتہہ لیکر دنیا مین آوین گے سب کی نظرون سے غائب رہینگے
مردے اوٹھکہڑے ہونگے اور سبکے ساتہہ ملکر فرشتون مین آسمان
پر جاملین گے سواے اسکے صاحب موصوف یہ بہی فرماتے
ہین کہ ۲ ماہ جنوری ۱۸۷۷ یا ۱۸۸۲ عیسوی کو حضرت عیسے بافسری ایک لاکہہ
۴۴ ہزار پاک فرشتون کے آوینگے اور ۱۰ مارچ ۱۸۷۶ عیسوی کو بعد
چلے جانے پاک فرشتون کے بہوت آسمان سے نیچے اوترینگے
اور ۹۔ اپریل ۱۸۷۶ع کو حضرت عیسی کا مخالف آوے گا الخ **اقول** بہس
اس صورت مین آپ کو اہتمام مدرسہ مین زیادہ کوشش کون ضرور ہے
حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے پر جو مذہب کہ حق ہوگا وہی برقرار
رہنے گا اوسی پر دارومدار رہیگا اور اگر آپکے نزدیک یہ بیان میجر بیگر صاحب
تخیلات شیطانی جہوٹی کہانی میان عزازیل کی زبانی ہے تو پہر آپکی

ورآتے تھے شاگرد صاحب مزاول نے تحصیلات عقلی الاعنی مشغل
چڑیا چڑوٹے کے کہانی تھری یعنی سے نبات بن کچہ عجب وحشت آیا
نے یہ نادرہ سودا ویت کو مراندہی وجسیم تحیر نیری تھے قسم ہر ایک ابوالہوس
کے دماغ میں بیکا اچہے جسکو یہ بہونی تقریر کا بانی سمہتے ہیں حقیقۃ
گروہ سراسر جہوٹی کہانی ہے اور سیر ترقی تہذیب کا دعوی ہے
اسکی کیا دوا ہے میاں جرأت سے یہ سچ کہا ہے تشدد کرنا نہیں
ریختہ گوئی کا قصد عقبانی ہے مستوریکا لگے قصد کرنے اب کہانے تھے
غرض یہ بات نہے اندہیر کی نظر آتی ہے کہ یہ جہنی ہوئی شان آن زرادہ
بدذاتی با حضور بلبل خستان کرنے لئے تو آنجی ہے الالغا گذارش ہوئی زیادہ
وبس فقط

الراقم لقمان خان کشیں سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لفظم خود اللہم اغفر ذنوبہ مہینا مہ ستمبر سنہ اسکو الہ آباد و دور دیر سے
رجسٹری ہو کر روانہ ہوا
تکت چسپاں ہے

اسکے بعد نامہ ثانی روانہ ہوا ہے

ہوالمستعان

نامہ ثانی

نسخہ صاحب مظہر تقاریر عجیب و غریب سید احمد خان صاحب لطفہ زاد سن جج بنارس بہادر

بعد یا وجب سے کے آمدم برسر مطلب بنارس مشہد دورہ پر بمقام

رامی بریلی ملک اودھ میں واسطے ملاقات پادری صاحب

کے آیا کچھ مناظرہ ہوا مگر پائی خجالت نسبت پادری صاحب

کے آئی من بعد سعادتمند اقبال بلند محمد حسین خان کہ

برادر زادہ نیاز مند ہے اور کچہری مین سرکار کے وکیل اجنٹ ال
ہے سر بلند در امتحان مانی و حال ہے اور آپکی شراکت کا منشے
کچہ خیال ہے جو کچہ کہ تقریرات و تحریرات آپنے اوسے نہ بہیجے ہین
سب بندیکو دیا اور میرے جانے کا حال بنارس مین سنکر اور
آپسے ملاقات ہونا دریافت کر کے نہایت رنجیدہ ہوا آب دیدہ ہوا
اور کہا کہ اگر آپ سے اور سید صاحب سے ملاقات ہوتی تو آپ
بہی نہایت محظوظ ہوتے اپنے سینے کو دوستے آپ اون کی
تقریرات و تحریرات اور جان فشانی کو دیکہتے آفتاب جہانتاب پر
گردنہ ہوسکتے لہذا بندے نے کئی دن دیکہہ بہال کے اوس سے
مافی الضمیر آپکا انکالا قلم سنبہالا آپ صفحہ ۹ مین اوپر سے برائیان مدرسہ
دیوبند ضلع سہارنپور کے کچہ گول گول بیان کر کے یون تحریر
فرماتے ہین قولہ میرے ایک دوست کا رشتہ دار دیوبند ضلع سہارنپور
کے مدرسہ مین جو لوگون کی ماہواری یا سالانہ چندے سے انہین
قدیم علمون کی تعلیم کے لیے قائم ہے تعلیم پاتا تہا اوسنے
تمام علوم پڑہ کے فراغت پائی فضیلت کی پگڑی سر پر باندہی مدرسے
علیحدہ ہو کر اوسنے میرے دوست کو لکہا کہ اب مین کیا کرون میرے
دوست نے جو اوسکا رشتہ مند ہے جواب دیا کہ دنیا مین کام آنیکے

ناحق تو نے تمنے کوئی چیز سیکھی ہے نہین بجز اسکے اور کچھ چارہ نہین کہ کسی مسجد مین یا چوپال مین جا کے بیٹھو اور مردون کی فاتحہ کی اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو اور دن رات انھین الفاظ کی یاد کرنے مین جو کہ بجز فرضی معنون کے سوا اور کوئی حقیقت نہین رکھ سکتے پڑے رہو قطع نظر ان سب امور کے آپ سب صاحبان مدرسون کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا وہ غیرہ جو لوگ تعلیم پاتے ہین اونسے کچھ بھی قومی ترقی قومی عزت کی امید دلیری دل کی بہادری خود اپنے آپ عزت کرنے اونکا دل جوش طبیعت کی عمدگی عالی ہمتی ہمدردی ولولہ جو اصل اصول قومی عزت اور قومی ہمدردی کی ہین ان مدرسون کے طالب علمون مین ہونگے جو خود نہایت قابل افسوس حالت مین گذر کرتے ہین حاشا وکلا الخ جواب مشفق من مین حیران ہون کہ آپ وہ تقریر چھاپ کی مشتہر کرتے ہین کہ جس سے آپ ہی کے مدرسۃ العلوم کے انہدام کی بنیاد پیدا ہے تجویز جناب حاجی الحرمین سید امداد العلی صاحب ہویدا ہے جیسا کہ انہون نے اپنی تصنیف کتاب امداد الآفاق دافع نفاق مین ایک جگہہ لکھا ہے قول کہ جناب سید احمد خانصاحب بہادر کے دماغ مین بسبب استعمال اغذیہ حارہ و ملبوسات گرم مثل پوشش کلاہ الپاکہ سرخ

سے کچھ خلل ہا النصیب دشمنان معلوم ہوتا ہے الزامی قول ہیلا مین
پوچھتا ہون کہ جس علم قدیم عربی کے اب بھی یہ قدر و منزلت ہے
کہ علما عربی دان اب بھی سو روپیہ ماہواری سے کم کی تنخواہ پر مدرسہ
سرکاری مین بھی میسر نہین آتے ہین بلکہ ابھی چند عرصہ ہوا ہوگا
کہ علی حیدر خان بھائی بچا زاد اس خاکسار کا لکھنؤ مین جیسے ہی پڑھکے
فضیلت کو پہونچا کہ ایک انگریز صاحب بالنس بریلی سے بتلاش
عالم عربی کے چند جا تلاش کرکے یہان لکھنؤ مین تشریف لائے
اور خان موصوف کو سو روپیہ کی تنخواہ بالعبد کیا اور انشا بھی العبد پر بابت
علمیت کے کردین گے اپنے ہمراہ شاید کچھ زندگی دیکھنا بہت
خاطرداری سے لے گئے کہ ظاہر ہے پھر آپ کیا فرماتے ہین
قولہ کہ دیوبند کے مدرسہ مین جب کوئی شخص عالم ہوچکا اور فضیلت کی
پگڑی سر پر باندھی اور اپنے ایک دوست کو لکھا کہ اب مین کیا کرون
اوسنے لکھا کہ تمنے کوئی ایسا کام دنیا مین سیکھا ہے نہین کہ کام
آوے لہذا اب تم کسی مسجد یا چوپال مین بیٹھ رہو اور مردون کے فاتحہ
اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو جناب مین اگر یہی حال ہے تو پھر
آپ جو تدارک بربستۂ العلوم کا کر رہے ہین اور بار بار اپنی تحریرات میز
تحریر فرماتے ہین کہ مسلمان انکے زرچندہ دسی سیانی علم عربی کے اور کچھ

نہ پڑھوایا جاویگا یہ سب لغو ٹھرا ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ تجویز مدرسۃ
العلوم آپکی تیسری پشت تک آگر آگیگو آپکی نسل ٹہرنے تو بھی اختتام
ہوگا آپکی حیات واجب الماست ہیں تو نہیں ہے اور اگر بالفرض جاری
ہے ہوا تو فرسخ نہ پکڑیگا بقول اہل ہند سو دہتگرا اور گہر کہے اور
بیٹہہ تو جہہ نکلے ہیں ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بس ہے
مگر ہاں مجھے خوب یاد آیا کہ شاید سال گذشتہ میں منشی ظہیر الدین صاحب
مدرس مدرسہ کیننگ کالج واقع لاہور جو کہ شاید آپ سے ہم پیالہ ہو آئے
ہیں ملاقات کو گیا تہا کہ انہوں نے مجھسے تذکرۂ غافل از تقدیر بیان
کیا کہ میرے ایک دوست نے جو کہ کئی سال سے تشریف لندن میں
واسطے پڑہنے کیمبرج کالج کے لیے گئے ہیں انہوں نے صلاح جاوید
سے محاچہ تحریر کیا تہا کہ میں نے ہمہ تن مصروف ہو کے علم انگریزی کہ جسمیں
جغرافیہ غیر جغرافیہ اور ہیئات سماوی و کرہ ارضی وغیرہ اور تمام و کمال کل مرحلہ
فیثاغورس کا پڑہ کے فراغت حاصل کی اور سید احمد خاں صاحب بہادر
کے صاحبزادوں سے بہت بڑہکے اور بہتر واول جیفہ سیاہ الیاس
کا بطور تمغہ کے پایا اب میں کیا کروں یہاں اور کل ہندوستان میں
انگریزی والوں کی افراط ہے اور یہ زبان دربار راجگان و رئیسان
ہند کے نزدیک پسند نہیں بالکل خرافات ہے تب میں نے

آنا ہو چونکہ میرے رشتہ دار ہین لکھا **قولہ** کہ تمنے ایسا کوئی علم تو پڑہا ہی
نہین کہ اہل اسلام یا ہنود مین یا فرقۂ یہود ہین کچہ کام آوے
اب تم اتوار کے دن گرجا کے دروازہ پر کہڑے ہو کر پادریون سے
بہیک مانگ کے وہین اوقات بسری کر دیا گورون کی پلٹن مین
برتن شوئی مین نوکری کر لو یا کسی انگریز یٹ ولایتی کو زبان انگریزی یا
الفاظ اردو کا مطلب سمجہایا کرو کچہ نئی قسم کی او وہیٹر مین مبتلا یا کرو میدان
کہایا کرو بہر جیسے انہون نے مجہے کچہ نہین لکہا الخ لہذا اب یہ فاسان
وہی اعتراض آپکا بعینہ نقل کیے دیتا ہے **قولہ** قطع نظر ان سب باتون
کے آپ اور آپ کے صاحبزادے لہذا اقبال مجہول الحال کالج
کیمبرج کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا ایسے جو لوگ تعلیم پاتے
ہین اونہین کونسی دلیری اور بہادری اور ہمدردی اور عزت قومی
اور خوش طبعیت وعمدگی حاصل ہوتی ہے تماشا ہے کہا الخ **بقولہ بیت**
اکنون اگر فرشتہ نکو گویدت چہ سود ؛ در شہر شد حکایت بدنامی تو فرت ؛
اب لیجیے صفحہ ۱۲ اسے ۱۷ تک **قولہ** مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ان
دونون فرقون مین سے تو اس بات کا کچہ اختلاف نہین ہوا سنی اور شیعہ
دونون کمیٹی اسلامیہ کے ممبر ہین اور دونون یکدل ہو کر اس کار خیر
کے انجام مین ساعی ہین مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ سنیون

ہی ہین سے بعض لوگ جو کہ تعصب مین مجسم ہین اس کام سے
اختلاف کیا ہے اور جہانتک کہ اونسے ہوسکا اسکام مین خلل ڈالنے
اور اسمین کوشش اور ابتری کی ہے اور کوئی دقیقہ اس قومی بھلائی
کی معدوم کرنے مین اپنی دانست مین باقی نہین چھوڑا اور جابجا
جھوٹی اور تہمام کی بھری ہوی رسالے تقسیم کیے ہین اور امید ہے
کہ پنجاب مین بھی بہت سی آئے ہونگے مگر جنکے نام سے وہ
رسالے آئے ہین اونکا نام نامی اس معاملے مین صرف ایک
پردہ ہے اور جتنے تحریرین اونکے نام سے چھپے ہین صرف
اونکا نام ہی نام ہے ورنہ دراصل ایک اور صاحب جو اونکی خدمت
مین حاضر ہین یہ سب تحریرین کرتے ہین انہون نے میرے چند
اقوال کسیقدر صحیح اور کسیقدر تحریف کرکے ایک فتوی تحریر کرایا ہے
جسکا مطلب یہ ہے کہ ان اقوال کے سبب سید احمد کافر
اور مرتد ہے مجھے اسمین کلام نہین کیونکہ مین اونکے کافر بنانے
سے کافر نہین ہوسکتا تکفیر کے فتوی کچھ نئی بات نہین ہے کون
شخص بزرگان دین سے بچا ہوگا جسکی تکفیر کے فتوے نہین ہوے
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کافر بنائے گئے جناب حضرت مجدد الف ثانی
رحمۃ اللہ کافر قرار دیے گئے اور علما کے فتوی سے اونکی رہائی

مبارک ذہبی بیٹے اور گوالیار کے قلعہ مین قید ہوے اگر مین اون
سب بزرگان دین کا نام لون جنپر کفر کے فتوی جاری ہوے تو
غالباً کئی جزئین نہ سماے لیں جبکہ یہ حال ہے تو مین غریب کس گنتی
مین ہون مجکو اپنی تکفیر کا نہ کچہ غم ہے نہ ڈر ہین اوس چہوٹی بات کا
ذکر کرتا ہون جو مدرستہ العلوم کی نسبت اوس فتوی مین مندرج ہے
وہ فتوی یہ ہے جو میرے ہاتہ مین ہے اور طریقہ تعلیم جو مدرستہ العلوم
کے لیے پیش ہوا ہے کمیٹی مین اور جو استفتا کیا گیا ہے اوسمین
یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ مین ایک شخص نہایت بدعقیدہ ہون اور نیچر
عقیدہ رن کے موافق مذہبی تعلیم مدرستہ العلوم مین جاری کیا چاہتا ہون اور اس فروع
دفروع کو حقیقت واقعی قرار دیکر سوال کیا ہے کہ ایسی حالت مین تائید مدرستہ العلوم جائز
یا نہین لیکن بات جو استفتا مین لکہی ہے شخص کمیٹی کی روداد دیکہہ کے کہہ سکتا
ہے کہ محض جہوٹ ہے کمیٹی نے صاف صاف تجویز کیا ہے کہ جو مذہب شیعہ
اور سنی کا ہے اور جو اصول اونکے مذہب کے ہین اور جو کتابین اونکے مذہب
کی ہین بس وہی اصول اور وہی مذہب مدرستہ العلوم مین پڑہائے جاوینگے
اور میرے بدعقیدہ ہونے اور نہ ہونے کو اوسمین کچہ مداخلت نہ ہوگی
میرے عقیدہ سے لوگونکو کیا کام ہے یہ مدرستہ العلوم عام لوگون
کے لیے بنایا گیا ہے جسمین متعدد فرقے مسلمانون کے سنی اور

شامل ہو وہابی و بدعتی داخل ہین اور یقینی ایک دوسرے کو بد عقیدہ سمجھتا ہے جواب اول فقریکا یعنی سنیون ہی مین سے بعض گو جو تعصب مجسم ہین اس کام سے اختلاف کیا ہے الخ اسکا جواب یہ ہے کہ سنی ہی مین سے جو مثل آپکے شاگرد ارشد کے کہ بعد سنی ہونے کے انہون نے ارتداد اختیار کیا ہے اور کل کتب درباب رد اسلام جو بندے کے پاس آج تک آئے ہین بقول آپکے جو کہ متعصب اور زر دوست دنیا پسند ہین انہین نے قلم اوٹھایا ہے ہر چند کہ ہمنے سبکا جواب لکھ کے بھیجدیا ہے اور کہہ سنایا ہے ہر ایک نے اپنا کیا پایا ہے کچھ جواب ہمارے تردید مین نہین تحریر فرمایا ہے تو اسمین کیا نقصان ہے جسپر آپکی یہ طعن ہے عقل حیران ہے خدا اس خبط سے ربط ہے آپ کو شفا دے بقول شاعر ؎ وہ ڈرکے کود پڑے تب بھی نہ لوٹا پایہ + ان دنڈون بھجون یہ کہتے تھے سیر جیرن سے گے ؛

اب لیجئے یہ فقرات آپکے قولہ کہ جابجا جھوٹے اتہام سے کے بھری ہوے رسالے تقسیم کیے ہین اور پنجاب مین بھی آئے ہونگے الخ اقول شفیق من آپکو آجتک یہ بھی نہین معلوم کہ اتہام کسکو کہتے ہین نازم بر این ریش و فش گذشتنی بچاہ و شتر

مین پوچھتا ہون کہ جب انہون نے پہلے آپکا اعتقاد جیسا کہ آپنے
تحریر کیا ہے بیان کیا ہے اور بموافق دستور کے علماء فریقین
سے فتوی چاہا ہے جیسا کہ دستور ہے اور آپکے بیان و تصنیفات
و روش ظاہری سے ہر دو پسران سعادت شعار و جوانان نا آزمودہ کار
کے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے پھر یہ اتہام کہان ٹھہرا
اتہام تو جب ٹھہرتا جب آپکا مقولہ نہ ہوتا بلکہ آپکا اتہام نسبت علماء کے
عائد ہوا جس سے کہ ایک زمانہ شاہد ہوا کسی نے سچ کہا ہے ؎ کوئی
سنیگا بھلا ایسے کہکشان کی بات ❊ تمہاری مانگ ہے عروس کے
ہمسری کیا خوب ❊ اب رہی یہ بات قولہ کسقدر تحریف کر کے
چھپوایا ہے الخ اقول اوس تحریف کی نشاندہی آپکے ذمہ ہے
جو مقام کہ آپ کے مقولہ مین تحریف ہوا ہو اوسکی مجھے خبر دیجیے
مین ضرور اون مولوی صاحب سے پرسان حال ہونگا اور اونکو
معقول کر کے آپکو ضرور اطلاع بلکہ ایک استفتا مین اس مضمون کا علماء
فریقین سے دستخط کرا کے کہ فلان فتوی مین جو ہمنے دستخط ثبوت
کفر نسبت سید احمد خان صاحب بہادر جج ماتحت بنارس جنہون نے
کہ اجتہاد عقلی پر کمر باندہی تہی لکہا تہا وہ بالکل غلط ہے وہ مضمون محرف
ہونیکے مستفتی نے ہمارے پاس پیش کیا تہا اسوجہ سے سید صاحب

اور اونکی اتباع حال کی نسبت بھی استغنا کفر کا دیا ہے اب وہ قابل اعتبار کے نہین ہے کوئی مسلمان اوسکا اعتبار نہ کرے آپ کی خدمت مین بھیجدونگا اور آپ اوسے اپنی تقریرون کے ساتھہ چھپوا کر مشتہر کرا دیجیے گا اور بصلۂ خیر خواہی آپ مجھے بھی کچھہ انعام دیجیے گا اور دعاء خیر سے اس خیر خواہ کو بھی یاد کیجیے گا یا حواریان خیر سگال مین مجکو بھی لکھہ دیجیے گا اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ اونکا نام نامی ایک پردہ ہے ایک اور صاحب جو کہ اونکی خدمت مین حاضر رہتے ہین اونکی تجویز ہے الخ اقول اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے ہی آپ کے نسبت بھی اکثر اشخاص کا گمان ہے کہ ایک اور صاحب جو کہ اونکے شریک حال ہین ہم شبیہ دجال ہین دولت دنیوی سے مالا مال ہین خزانۃ الحاد سے شاید خوش حال ہین خام خیال ہین محض بد دین ضعیف الیقین بقول مشہور یہ سب اونکے شعبدے ہین ورنہ ذات والا صفات قریب الممات آپکی تو اس قابل نہ تہے بقول آپکے آپکا نام نامی فقط ایک پردہ ہے بس جو کہ اونکی کمیٹی کے ممبر اعلیٰ ہین یہ سب اونکی تجویز سے ہے پھر یہ کلمات آپکے قولہ تجہے اسمین کچھہ کلام نہین کیونکہ مین اونکے کافر بنانے سے کافر نہین ہو سکتا تکفیر کے فتوی کچھہ نئی بات نہین معاذ اللہ امام غزالی رحمۃ اللہ کا کافر قرار دیے گئے

اور علما سب کے فتوے سے حضرت مجدد کی ریش مبارک نوچی گئی اور گوالیار کے قلعہ مین قید ہوئے مجھے اسکا نہ کچھ غم ہے نہ ڈر الخ **اقول** کیا خوب یہ وجہ آپنی اپنے بریّت کفر و الحاد سے خوب تحریر کی مین پوچھتا ہون اگر آپکو کافر ہونے سے باک ہوتا تو آپ کھلا گھونٹی مرغی اور انگریزون کے ساتھ کہانا کہانیکو کاہیکو جائز کرتے اور ہیکا اشتہار اپنے اخبار مین کاہیکو دیتے اور حکم امتناع اکل و شرب ساتھ نصاریٰ کے جو کہ مثل آفتاب نصف النہار اہل اسلام مین آشکار ہے کاہیکو بٹھے اور ونکو مثل مولوی محمد فصیح صاحب غازی پوری اس امر ناشروع مین کاہیکو سمجھتے تھے کہ اس امر کو نصاریٰ نے بھی ناپسند کیا ہے خلعت ندامت اسکے صلے مین آپکو دیا ہے ہمنے تحقیق خبر پائی ہے کہ کسی اسٹیشن ریل پر جب آپ نچ کلاس انگریزی مین جو کہ ریل گھر مین ایک آدمی معہ سراحی و گلاس جب ریل اسٹیشن پر پہونچتی ہے واسطے پلانے آبکے حاضر رہتا ہے اوس سے آپنے پانی مانگا پہلے اوسنے عذر کیا کہ یہ برتن انگریزون کے آب پلانے کے لیے مقرر ہے آپنے فرمایا کچھ مضائقہ نہین تب اوسنے گلاس مین پانی پیش کیا اور آپنے پیا الحمد للہ کی جگہ شکرانہ مسیح ادا کیا مگر کوئی انگریز صاحب بہادر با حیا و شرم بھی وہان موجود تھے راوی کہتا ہے

کہ اون صاحب بہادر نے بہزار طیش اون آدمی سے وہ گلاس چھین کر دہ آپ کو مانگ کے زمین پر بیش سجدہ ہزار عاجزی مارا کہ وہ ریزے ریزے ہوگیا عزازیل اس حرکت کو آپکے دیکھ کے آپکے سرہانے رو گیا آپکی تقلید کو صفحۂ ہستی سے دہو گیا آپکے عقیدۂ فاسدہ کو بالکل کھو گیا کسی شاعر کا یہ شعر آپ پر صادق ہو گیا ہے لکھنے والون کی کہانتا سین اوٹہاون کرّان + بلیان ڈہونڈہتا پہرتا ہون اڑانے کے لیے + اور یہ بیان آپکا **قولہ** کہ اور بزرگان دین کی نسبت بھی ایسے تکفیر کے فتوے ہوئے ہین الخ **اقول** یہ کہان سے آپنے ثبوت دیا ہے یہ مظلمہ ناحق کا کیون اپنے گردن پر لیا ہے مناسب ہے کہ کسی کتاب معتدیہ اہل اسلام سے ثبوت دیجیے تب البتہ اوسپر غور کی جاویگی ورنہ بے ثبوت بات کی جواب کو عقلا کہتے ہین شتر گوربہ ہے اب فرمائیے یہان کسکی داڑہی نوچی گئی کون الحاد کے قلعہ مین قید ہوا مورخ فسانۂ عجائب نے سچ لکھا ہے **قولہ** ارے بے حیائی کا خدا بھلا کرے جسنے جان بچائی الخ مشفق من مردان خدا کی شان مین ایسے کلمات کفر و کافر بکے لانا اپنی عاقبت گنوانا ہے اپنی الحاد کو ثابت کرانا ہے کسی نے سچ کہا ہے **بیت** خیالات نادان خلوت نشین + بہم بر کند عاقبت کفر و دین + **ع** چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنہ پاکان برد

اور یہ فقرات آپکے قولہ کہ اس قومی بہلائی مین شیعہ اور سنی دونون شامل ہین الخ اقول یہ محض غلط بلا اغلاط ہے مثل مشہور ہے ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد آپنے سنا نہین کہ نیک انہر بدہر کہ بین ہے بقول بیت نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد خدا پنج انگشت یکسان نکرد اور حضرات شیعہ امامیہ تو سنیون سے بعض مسائل فروعی مین یون ہی رہتے ہین تنگ اور آپکی نسبت تو وہ صاف صاف فرماتے ہین ایک تو میان تہے ہی تہے دوسرے سنیے نہنگ پہر سوا اسکے استفتای ثبوت کفر آپ پر جو داخل کتاب امداد الآفاق بلا اتفاق ہے حضرات شیعہ امامیہ کے بہی مہرین ہین پہر آپ کیا فرماتے ہین کہ اس قومی بہلائی مین دونون فریق متفق ہین متفق من جنکو الحاد کے سند ہے سنی ہو یا شیعہ وہ اودہر گئے ہین مثلا کوئی آپکا اعتقاد کیے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہرانے اور نیز ایمان لا تواب آمین اونکی رسالت مین کیا بٹہ لگا یا کوئی کہے کہ سید احمد خان صاحب بہادر اولاد رسول ہین خاندان بتول ہین اور تائید سررشتہ نیچریہ کرتے ہین ہندوستان بہر مین ہوتے پہرتے ہین تو پہر اسے کون تسلیم کریگا چنانچہ ایسی ہی تقریر جو کہ آپ کے شاگرد صاحب نے نسبت شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کے عدم ثبوت مین لکہا تہا

قوله کہ ہین اونکی اولاد ہون اونکا خصم جو مجہیر ہے وہ دوسرون پر نہین الخ **اقول** اسکے جواب ہین نیازمند نے لکہا یہ **بیت**
پسر نوح بابدان بنشست ✣ خاندان نبوتش گم شد ✣ بہر کیف انہون نے کچہ جواب نہین دیا الزام معقولیت اپنے ذمہ لیا لہذا آپ اس پیرانہ سالی اور فارغ البالی ہین عاقبت بنائیے کہ جس سے دنیا نیک نام کہے
بقول شاعر ✿ جو خبر چاہے دلا گر نہ عشق آبروے یار ✣ یہ ہے وہ تیغ کہ جسکے لیے نیام نہین ✣ جفا وجور سے عالم ہے حسن کا نہ رہا بناے ظلم کو ہیچ کہتے ہین قیام نہین ✣ جناب من کوئی تقریر یا تحریر آپکی ایسی ہم نہین دیکہتے ہین کہ جسمین ایک ذرہ بہر معقولیت ہو اور یہ فقرات آپکے صفحہ ۸ مین **قوله** اور اگر یہ دیکہتے ہو کہ مجہسے قوم کو برائی پہونچتی ہے فی الفور مجکو الگ کرو اور خود اسکام مین انجام کا بیڑا اوٹھاؤ ورنہ کانپور مین بیٹہے رہنا جو کام کرینگے ہے اوس سے کانپور ہاتہ دہو کسی شخص کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے الخ **اقول** اسکا جواب یہ ہے کہ آپکا ہی اعتقاد فاسدہ دیکہ سکے تو اون کانپور کے صاحب نے باوصف اسکے کہ کانپور سے قدم باہر نہین نکالا اور آپکو مسلمانان خوش اعتقاد نیک نہاد سے الگ کر دیا اور اپنی تنخواہ سے زر نقد خرچ کرکے فتواے تکفیر آپکی نسبت دستخط کروا کے کتابین کی کتابین

چھپوا کے مشتہر کرادین کہ آپ آجتک ہندوستان بھر مین روتے
پہرتے ہو اور سرمایہ حسب دلخواہ مجتمع نہین ہوتا اور دوسرا فقرہ **قولہ** کہ جو
کام کرنیکا ہے اوس سے کانونپر ہاتھہ دہرنا کسی شخص کے نزدیک
پسندیدہ نہین ہے الخ **اقول** اسکا یہ جواب ہے کہ کانون پر
ہاتھہ دہرنا بہا کیونکہ آپنے اونکے ذمہ تہوپا اگر وہ کانونپر ہاتھہ دہرتے
تو آپکا بچپا کاہیکو کرتے اونکا تو یہ قول ہے ان مول ہے ~~
رہین یہ عشوہ و غمزے تمہارے اورون سے ٭ اجی مین آپ کا
مرشد ہون کچہ غلام نہین ٭ آگے کہانتک عرض کرون ورنہ آنکہ اگر کسی است
یک حرف بس است فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم بقلم خود الہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۶ جون ۱۸۷۴ء کو روانہ ہوا
لکھنؤ سے ٹکٹ چسپان ۳/

پھر اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا جاتا ہی۔

ھو المستعان

نامۂ ثالث

نامۂ رجم الشیاطین فی الرد مفسر نیچرین

سید جناب جلیل مفسر سورۂ جن وسورۂ فیل سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس زاد لطفہ

بعد ما وجب کے آمدم بمطلب دو پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق

موجد نفاق ایک محررہ یکم محرم سنہ ۱۲۹۰ ہجری اور دوسرا

محررہ یکم صفر سنہ الیہ ہجری سے پہلے ہین تو اپنی تحقیقات

جادو پر رجوع کی ہے قولہ جادو برحق ہے اور کرنیوالا کافر ہے
الی قولہ اس شق کے دوسرے جملہ سے توہمکو بحث نہین ہان
پہلے جملہ سے بحث ہے کیا سچ مچ یہ بات برحق ہے کہ جادو
برحق ہے آؤ اوسکی تحقیقات کرین اور دیکھین کہ ٹہیٹ اسلام کے
روسے کیا بات ہے الخ اسکے بعد پھر آپ یون نشاندہی کرتے
ہین قولہ لوگ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بھی جادو کر دیا تھا خدا تو فرماتا ہے کہ کافر آپسمین کہتے تھے کہ لم
اذ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا ایک اور جگہہ بھی خدا نے فرمایا ہے
کہ کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسحور کہا کرتے تھے الخ جواب
ای سبحان اللہ یہ ہانک آپنے خوب اوٹھائی یہ نئی راگنی آپنے
خوب گائی یا ہمارے دوست نانی چراغ علی نے یہ مشعل دکھائی اب
سنیے یہ قول آپکا قولہ آؤ اسکی تحقیق کرین اور دیکھین کہ ٹہیٹ اسلام کی
روسے کیا بات ہے الخ اقول یہ تو آپ کی تہی علمی محض پر دلالت
ہے اسلیے کہ جس بات پر جمہور کا اتفاق ہو وہ ایک نیچریہ کے
کہنے سے کب باطل ہو سکتی ہے دوسرے یہ کہ جب کلام خدا
مین مکرر سحر مبین وارد ہے تو پھر وجود سحر مین آپکو کیا کلام رہا اور
یہ کلمہ آپکا کہ ٹہیٹ اسلام کی روسے کیا بات ہے یہ عجب ایک خبط بے ربط

کلمہ ہے ایضاً نیچری ثبت اسلام کہ یہی ہے کہ قرآن مجید کو برحق جانتے
نہ یہ کہ اوسمین تفسیر بالرائے کو دخل دے سالہا ہم پوچھتے ہین کہ حسب
تشخیص آپکے اگر کوئی شخص مثل آپکے کہے کہ سید احمد خان صاحب نیچ
ری ہین اور سید مہدی علی صاحب جوکہ اب شاید اس ملک سے مفقود الخبر
ہین اور منشی چراغ علی صاحب نائب منصرم سیتاپور ثالث بالخیر بنام نہاد
ثبت اسلام مشہور ہین سراپا دور ہین نور ایمان سے دور ہین عقل معاش
سے مامور ہین آؤ انکی تحقیق کرین کہ یہ کیا بات ہے اور بعد عند التحقیق
یہ چند تاویلات لاطائل یہ بات نکالی کہ ان شخصون کا وجود خارجی کالعدم
ہے فقط ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین شخص مسلمان بحالت جنابت مین
مرے ہین پس یہ تینون اونکے ہمزاد ہین جو کہ بباعث شیطنت جبلی
جمہور علما و فضلا کے تفسیر قرآن مین ایسی باتین لگاتے ہین
تو پھر اوسکا کیا جواب ایسا سمجھیے گا اسکے بعد آپ فرماتے ہین
کہ پس قرآن سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کافر ہو جو یہ کہے کہ
پیغمبر صاحب پر جادو کر دیا تھا مگر اس زمانہ کا باوا آدم ہی نرالا ہے
ایسا عجیب عجیب عالم ہے کہتے ہین کہ جو یہ نہ کہے اور ایسا یقین
نہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا تو وہ کافر
ہے زمانہ اولٹ گیا ہے سچ بات ہے والدہر بالناس قلبا

الی قولہ اگر ہم یہ کہین کہ نعوذ باللہ منہا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر باوصف اسقدر تقدس اور طہارت و نوری ہونے کے جادو ہوجاتا تہا تو ہم اس بات پر کیونکر یقین کرین کہ کون سی بات انہون نے جادو ہوجانیکی حالت مین فرمائے اور کون سے جادو اوتر جانیکی حالت مین تو ہمارے زلنے کے عالم فرماتے ہین کہ یہ دوسر الکفر ہکا الخ **جواب** واہ واہ صاحب تحقیقات ایکا نام سے محقق ہو تو آپسا ہو حضرت من لقول آپکے مجہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگون یعنے نیچری صاحبونکا باوا آدم ہی نرالاہے دونون جہان مین منہ کالاہے اب آپ ہمسے سنیے بات یہ ہے کہ جب کفار عرب سب طرف سے ہارے اور معقول ہوئے تو یہ بات کہنے لگے کہ معاذ اللہ یہ شخص یعنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جادوگر ہین اور جادوگر پر جادو نہین اثر کرتا ہے یہ بات اونکے عقیدے مین تہی اسیر اونکی معقولیت کے لیے جادو کا اثر حضور اقدس پر کسی قدر ظاہر ہوا اور آپ چند روز بیمار بہی رہے اور فرشتون کی معرفت آپ کو اطلاع دی گئی اور اوسکا تدارک کیا گیا اور قل اعوذ برب الناس و قل اعوذ برب الفلق لیکر جبرئیل علیہ السلام آئے اور شفا ے کلی لاحق مزاج اقدس کے ہوگئی لبس یہی وجہ

علماء دیندار سعادت شعار نے تفسیرون مین لکھی ہے اب یہ اعتراض
آپکا قولہ کہ کونسی سورہ جادو ہو جانے کی حالت مین نازل ہوئی اور
کون جادو اوتر جانے کی حالت مین بالکل وسوسہ شیطانی جھوٹی
کہانی ہے جادو ہوجانے کی حالت مین کوئی سورۃ نازل نہین ہوئی
جو آپ کی رائے کی گنجایش قرآن قوی البرہان مین جا پکڑی مشفق من
کچھ آپکے نکات مزخرفات ہم ہی سمجھتے ہین آپکو مناسب ہے کہ
ایسے ہی ہمارے اشارے اور کنایونکا جواب لکھا کیجیے ورنہ
تجویز آپ کی طفلان مدرسہ حال مین ہی فروغ نہ پائیگی یہہ برانہ سالی
کی مشقت ایگان جائیگی صاحبان نگاشیہ کے کچھ کام نہ آئیگی مثلاً
ابھی کوئی کہے کہ سید احمد خان صاحب بہادر جبسے لندن سے تشریف
لائے ہین جب ہی سے طریقہ نیچریہ اور تہبیٹ اسلام کے مدعی ہوئے
ہین پس معلوم ہوتا ہے کہ وہان مذہب باطلہ فلسفہ کا بڑا چرچا ہے
اوسکو انہون نے پسند کر کے نیچرل اسکا نام رکھا ہے جیسا کہ اسماء و صفات
کی کتاب سے نیچریون کی کیفیت ظاہر ہے کہ قریب تین لاکھ
کے شاید نوبت پہونچی ہی اب ہی یہ بات قولہ کہ اسکو ہم یقین کرتے نہین
ہین اسکا جواب یہ ہے کہ آپتو خدا سے وحدہ لاشریک لہ کی ذات کا
کب یقین کرتے ہین آپکے عقائد تو جناب مولانا حاجی الحرمین شریفین

محمد علی بخش خانصاحب بہادر نے اپنی کتاب تائیدالاسلام مین خوب ظاہر کردیے ہین جس پر ہمنے اونکو ڈگری دی اور آپکو ڈسمس کیا عنقریب منشی علی حسین خان نقل اسکی خدمت عالی مین ارسال کرینگے اب یہہ کلمہ آپکا **قولہ** کہ زمانہ اولٹ گیا ہے الدہر بالناس تقلب بہ ایسی بات ہے جیسے ایک شخص ڈوبتا ہتا اوسنے کہا تمام عالم ڈوبا جاتا ہے جناب من زمانہ نہین اولٹا فقط آپ ثالث بالخیر اوسلٹے ہین اور یہ فرمانا آپکا **قولہ** کہ ہمارے زمانے کے عالم کہتے ہین کہ یہہ دوسرا کفر بکا سو یہہ بہی غلط ہے بلکہ فی زمانا تو علما یہ کہتے ہین کہ یہہ انتیسوان کفر بکا ہے ۲۸ کی تو حاجی صاحب اپنی کتاب مین شرح کر چکے ہین حساب لگا لیجیے گا ہمکو حساب کی فرصت نہین ہے اگر ہمارے بیان مین یا شمار مین کچہ کمی بیشی ہو تو معاف کیجیے گا مگر دو سے تو مجھے خوب یاد ہے کہ زیادہ ہی ہوگا پہر یہ قول آپکا **قولہ** مگر کچہ ہی ہو ہم تو یقین نہین کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا تہا اہل سنت وجماعت کا تو جنکا ہم بہی دم بہرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے اور جادو کے زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادو کے زور سے آدمی گدہے کی صورت اور گدہا آدمی کی صورت بنجاتا ہے پچہلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے اور پچہلی کے

صحیح ہونے مین شبہ پڑتا ہے کیونکہ اگر یہ بات صحیح ہوتی تو کوئی بھی
جادو کو نہ مانتا الخ غرضکہ اسکے بعد محض خلط مبحث تاویلات لاطائل مثل
پادریون کے آپ بیان کرتے چلے گئے ہین آخر کو نتیجہ یہہ نکالا ہے
کہ پیغمبر صاحب پر جادو نہین ہوا علماء اسلام نے تفسیرون مین غلطی
کی ہے پہر اسپر تیجے سے منشی چراغ علی صاحب آپ کے
مصاحب ہمارے دوست نے یہ ٹکین لگادی ہے **قولہ** منشی چراغ علی
صاحب نائب منصرم سیتاپور فرماتے ہین الی **قولہ** کہ کسی سچے مسلمان
کا تو یہہ قول نہین ہے کہ جناب پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اون
ایک گہنٹے کے لیے بہی جادو کا اثر ہوا یہ بات تو کافرون کو ہی زیبا تہی
اور انہون نے ہی کہی تہی کہ یہہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے الخ غرضکہ
مراد وہی الی ہے کہ جناب ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو نہین ہوا
مفسرین اسلام نے اور اہل حدیث نے غلطی کی ہے فقط **جواب**
مگر کچہہ ہی ہو ہم تو یقین نہین کرتے کہ حضرت پر جادو ہوا تہا الخ **اقول** اسکا
جواب ماقبل ہو چکا یہہ ایک مدعی دوسرے مدعی سے کہہ سکتا ہے
کہ تیرا بیان یا تیرا دعوی غلط ہے ہم قبول نہین کرتے دوسرے یہ
کہ لندن جانے سے پہلے اگر آپ ایسا کہتے تو شاید آپکا فہن
نہیکتا آپکا منہ تکتا تہا اب جبکہ لندن مین آپ اڈیسن اور اسٹیل و پیغمبرون

کی پیغمبری قبول کرائی جو لقب یہ حیات ہین منتظر ممات ہین تعجب نے بات
ہین سفقود الگرامات ہین اور پہر کیا معلوم کہ وہان ارباب کمیٹی کان امیٹھی
سے کیا وعدہ وعید درمیان مین آئے ہونگے مثل جاپ خنزیری
سیز بر بنبیہ کے کہائے ہونگے زٹل قافیہ اوڑ اُئے ہونگے تو پہر
آپکا یقین ہارے حضور اقدس پر روحی فداک کا ہیا ور ہنکا اسلیئے لاونکو
دین ومذہب ہین یہ آزادی کہان ہے لقول شخصے بیت ہنکتی
ہے زبان حالت زبون ہے ❊ دہتورے کا نشہ ہے یا جنون
ہے ❊ اور دوسری بات قولہ کہ اہل سنت وجماعت کا تو جنکا ہم بہی
دم بہرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے اور جادوؤ کے
زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادوؤ کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ جواب یہ ہے کہ اگر آپ
اہل سنت وجماعت کا دم بہرتے تو اونکے اعتقادات کو بہی یقین کرتے
نہ یہ او سکے برخلاف اپنے خیالات ذہنی جہانٹنے اور فقط زبان
سے کہنا کہ ہم سنت جماعت ہین یہ کچہ مفید مطلب نہین دیکہو یزید ملعون
اپنے کو خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلاتا تہا اور صاحبزادون
کو شہید کرتا تہا یہ ایسی بات ہے کہ شاید عالمگیر بادشاہ کے زمانہ مین
[illegible] اور مفلس ہوگیا

دیکھا کہ ہندوستان ایک پاگل خانہ ہے تب اوسنے حاصل معاش کی یہ تدبیر کی کہ ایک انگور کی پٹاری مین چند عدد بینگین رکھہ کے بازار مین جا کر کھڑا ہوا کہ مین انگور بیچتا ہون لوگون نے بعد معاینہ کے کہا کہ یہ انگور نہین ہین یہ تو بینگین ہین تب اوسنے کہا کہ مین ملک ماژندرا کا رہنے والا ہون اور یہ وہان کے انگور ہین جو ذی شعور تھے وہ ہنس کے الگ ہو گئے مگر چند آپ ایسے یا جبسکہ آپکے حواری ہین پھنس گئے مگر جب واقف ہوئے ناہیت سے تو بچتائے اور کہنے لگے کہ ہمکو امتحان منظور تہا بس یہی شکل بعین ہے کہ آپکے طریقہ بنجریہ کے بہی ہو جائیگی اور یہہ کلمہ آپکا **قولہ** کہ جادو کے زور سے آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ **جواب** یہ نہایت صحیح ہے جسوقت مین کہ ساحر کامل تہے اوسوقت مین ایسا ہوا ہے چنانچہ فرعون کے سامنے اوس وقت کے ساحرون نے رسیون کو سانپ باوصفا سکے کہ مقابلہ ایک پیغمبر جلیل القدر سے تہا ہنین بنا دیا یہہ بات تو بداہت کی مرتبہ کو پہونچی ہے ہان آدمی گدہے کی صورت یہہ تشبیہ ہے مثلاً کہتے ہین کہ فلان شخص گدہا ہے جیسے کہتے ہین الزید کالاسد چنانچہ اکثر ذی علم و عقلاے باایمان کو جو ہمنے یہ تاویلات آپکے سنائے تو اکثرون نے یہی کہا کہ یہہ شخص

عقل سے خالی ہے گو مرتبۂ عالی ہے خام خیالی ہے یا لاابالی
ہے اسکو تمیز نہین کہ یہ شے گوری ہے یا کالی ہے تو
اوسکا ترجمہ یہی تو ہوا کہ بڑا گدہا ہے اب فرمایئے یہ فقرہ ایسا کا
قولہ پچھلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے **اقول**
یہہ عقیدہ اور تشخیص آپکے تو بالکل غلط ہو گئی لقولہ خود غلط املا غلط انشا غلط
اور دوسرا قول آپکا **قولہ** اور پچھلے کے صحیح ہونے مین شبہ
پڑتا ہے کیونکہ یہہ بات اگر صحیح ہوتے تو کوئی بہی جادو کو
نہ مانتا الخ **اقول** یہ عجب خلط مبحث ہے مین پوچھتا ہون کہ یہہ جو
آپنے فرمایا کہ شبہ پڑتا ہے اسکا کیا علاج کیا جاوے معاذ اللہ
جبکہ آپ کو ذات باری تبارک وتعالی کی نسبت شبہ پڑتا ہے جیسا کہ
آپکے اخبارات خانہ ساز مین درج ہو چکا ہے تو پہر جادو تو لوگ
کہتے ہین کہ ایک عمل شیطانی ہے اوسمین اگر آپکو شبہ ہے
پڑا تو یہہ کون بڑا شبہ ہے اور پہر آپکو تو شیطان کے وجود
خارجی ہی سے انکار ہے تو پہر اگر یہان شبہ ہی پڑا تو کیا عجب
ہے مجکو تو اندیشہ یہ ہے کہ کہین اس شبہ کو ترقی ہوتی ہوتے
آپکو یہہ شبہ نہ پڑ جاوے کہ آپکا ہی کچہ وجود نابود نہین ہے چنانچہ
کسی کتاب مین میری نگاہ سے گذرا ہے کہ ایک بادشاہ کو یہہ شبہ

ہوگیا تہا کہ وہ شخص شیشہ کا ہوگیا ہے ذرا سے صدمہ مین اعضاے
جسم شکست ہو جاوین گے تب اوسکے وزرا نے حکیمون سے
مشورہ کیا تو حکیمون نے تجویز کی کہ سر محفل بادشاہ کو تکیہ مارنا شروع
کیا ہر چہار جانب سے اور سمجہایا کہ اگر آپکا جسم شیشہ کا ہوتا تو ضرور ٹوٹ
جاتا جب یہ شبہ اوسکے دل سے نکلا پہر دیکہو حکیم سقراط کی نسبت
کتاب یادگار سقراطی مین لکہا ہے **قولہ** کہ اوسکو یہ شبہ ہوگیا تہا
کہ ایسا نہو آسمان مجہپر گر پڑے چنانچہ اسی لحاظ سے بہاگ کر برفستان
مین برف مین ہلاک ہوگیا اب چاہیئے اس قصہ کو کسی اور تواریخ سے
دریافت کیجیے گا یا منشی چراغ علی صاحب اپنے نائب جدید سے
استفسار کیجیے گا مجہے خیال ہے کہ اونکے یہان کتب خانہ بہت
جمع ہے بلکہ مولوی مظہر علی صاحب کے کتب خانہ سے بہی وہ
مدد لیا کرتے ہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ خوف آتا ہے
یہ نافہمیٔ مردم سے مجہے ٭ گاؤ خر ہونے لگے صورت انسان پیدا
اب منشی چراغ علی صاحب کے قول پر ہم رجوع لاتے ہین آپ کو
سناتے ہین **قولہ** کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ جناب
پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر کبہو ایک منٹ کے لیے
بہی جادو کا اثر ہوا یہ بات تو کافرون کو ہی زیبا تہی اور انہون نے ہی کہی تہی

کہ یہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے پہر اسپر فرماتے ہین اسلیے **قولہ** کہ علماء اسلام نے اور مفسرون نے حدیث و تفسیرون مین غلطی کی ہے الخ **جواب** کیا خوب وزیر چنین شہریار چنان اہل ہند کا قول خوب راست آیا **قولہ** بیل نہ کودا کودے گون یہہ تماشا دیکھے کون الخ پہلے خفقات کے باب مین تو ہمین اونسے اتنا پوچہنا ہے کہ جب آپکا یہ عقیدہ ہے کہ کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر ایک مدت کے لیے بہی جادو ہو گیا تہا یہ تو کافرونکا ہی عقیدہ تہا الخ **اقول** اب مین پوچہتا ہون کہ جسنے پیغمبر صاحب کی نسبت یہہ لکہا ہو **قولہ** درندہ وحشی شہوت پرست ان پڑہ مروج اسلام کو برا کہے بن ہم رہ نہین سکتے الخ تو اب ایسے فاسد الاعتقاد نالائق محض کی نسبت تو آپ بالکل کفر کا فتوی دیدینگے لیس امید ہے کہ اس بات کو اونسے دریافت کرکے مجکو بدستخط اونکے لکہوا بہیجیے تو پہر آپہی کی نسبت کچہ عقاید آپکے ثابت کرکے اونسے بہی استفتاء ثبوت کفر نسبت جناب والا دستخط کرا کے چہپوا دیا جائے کہ وہ تو فی زماننا آپکے ولیعہد ہوے ہین اور بعضے مثل مولوی فریش الدین صاحب تو فرماتے تہے کہ منشی مذکور تو شاید جناب کو بطور دہرم باپ کے جانتے ہین اب کچہ کیفیت انکی جراغ علی

آپکے نایب لی بہی ہین پیش کرتا ہون باین لحاظ کہ شاید آپتک نہ پہونچی ہو دیکہو پرچہ اخبار نور الآفاق مطبوعہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۰۹ ہجری نمبر ۶ جلد ۴ صفحہ ۴ قول مفتی ملت نیچریہ یعنے منشی چراغ علی صاحب **قولہ** مولوی حاجی علی بخش خانصاحب نے بی بی ہاجرہ کی نسبت سریہ ومملوکہ ثابت کرتے ہین جبکہ اونہین اور کچہ دلیل نہ ملے تو افترا و بہتان پر مستعد ہوئے چنانچہ ابن منیر کے اس قول باطل کو جسکی توجیہ علامہ قسطلانی نے بہی غیر صحیح قرار دی ہے علامہ قسطلانی کی نسبت منسوب کرکے الخ **جواب** مولانا علی بخش خانصاحب بہادر **اقول** جب خدا نے اس فضلہ خور یہود کو فہم سلیم سے محروم رکہا ہے تو اوسکی بدزبانی اور دریدہ دہنی اور الفاظ واہیہ کے ہم شکایت نہین کرتے اصل شبہ اوسکا اوپر کی مکرر تحریرات سے رفع ہوگیا اور یہہ سمجہائی دیتے ہین کہ اصل مملوکہ ہونے ہین بی بی ہاجرہ کے نہ ابن منیر نہ قسطلانی کو انکار ہے نہ ابن حجر عسقلانی کو ایسی حالت ہین ہمکو اختیار تہا کہ اونمین سے قول اول متعلق بحث لکہدین چاہین سب کے قول لکہدین چاہین مجرد کتاب کا حوالہ دین چاہین سبکو متعلق علیہ لکہدین کوئی محل طعن وتشنیع کا نہین کیونکہ ہمارا مقصود صرف اس بات کے ثبوت سے تہا کہ اصل ہین بی بی ہاجرہ مملوکہ ہین اور مملوکہ ہونا اونکا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گہر مین سنتلزم حلت زمانہ انبیار سابقین
مین ہے اور مملوکہ سے وطی حلال تہی چنانچہ قبل اس سے کہ حضرت
اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوئے بی بی ہاجرہ مملوکہ ہو چکین تہین سو اسقدر
مطلب پر اگر ابن حجر کا مذہب ہمارے خلاف ہوتا تو بہی مفتی صاحب کو
قیل وقال کی جگہہ تہی مگر جب سبکا مذہب اور اتفاق اسقدر مطلب پر ہے
پہر ہمکو مفتری ٹہرانا اور خود عبارت عربی کا مطلب نہ سمجہنا اور زبان دراز
کرنا حیا و شرم و دیانت سے بمراحل بعید ہے بہت خوب مفتی صاحب اگر آپ
اپنے قول مین سچے ہین تو ہم قبول کرتے ہین کہ جو مذہب اسماب
مین ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا ہے وہی ہمارا مختار ہے اور مفتی صاحب
بہی ایسا ہی لکہدین پہر دیکہین ہمارا دعوی جواز رقیت کا اور حلت وطی
ملک یمین کا ثابت ہوتا ہے یا خلاف اسکے جیسا مفتی صاحب
کر رہے ہین اگر آپ مفتی صاحب نہ مانین تو پہر کیون کہتے ہین کہ
ابن حجر کے قول کا ترک کرنا عمداً افترا اپنا سمجہ کے فقیر کی طرف سے
ظہور مین آیا اے مفتی صاحب ذرا معنی عبارت کتب کے سمجہ لیا کیجیے
تب کچہ لکہا کیجیے اور خواہ مخواہ جل جل کر اپنے مذہب جدید کے خاک
مین ملانے والون کو غصہ کرنا اور کسی نہ کسی پیرایہ مین گالیان دینا تو ہمکو
کچہ شکایت نہین صحابۂ کرام اور انبیار عظام کے ساتہہ ہم محشور ہونگے

جنکی نسبت آپ صرفہ نہین کرتے اور خدا کے سامنے انصاف ہوجائیگا
بھلا آپکو کیا فائدہ ہوا ابن حجر کے قول پر اصرار کرنے سے آخر وہی ملوکہ
ہونا بی بی ہاجرہ کا اوسکا بہی مذہب مختار نکلا اور دو ایک حدیث سند مین
زیادہ ہاتہہ آگ گیئن غایت درجہ ہسقدر اختلاف ابن منیر سے نکلا کہ
واسطے ترجمۃ الباب کی حدیث بخاری کافی ہے یا دوسری روایات کے
لحاظ سے ترجمۃ الباب صحیح ہے ابن حجر عسقلانی نے کیا ابن منیر کو
مفتری بنایا ہے کہ افترا کا لفظ آپنے بڑہا دیا فرمایئے اب کسکا افتراد
بہتان ثابت ہوا اور عبارت سابقہ مین جو متعدد مقامات مین آپکی تحریف
دکہلاتا ہوا چلا جاتا ہون فرمایئے اگر تیز زبانی اور بدلہجی کی ٹہری تو آپکی
نسبت کیا کچہ نہین لکہہ سکتا ہون دور جانا کیا ضرور ہے آپنے
اس ناکردہ گناہ پر تو بڑے بڑے الزام ترک عبارت کے لگا کر
پہپہولے دل کے پہوڑے مگر خود اوسی بلا مین اوسی مقام کی
نقل عبارت مین کیون گرفتار ہو گئے یعنے تہوڑی عبارت نقل کی
اور ملحق کا خیال نہ کیا کہ بعد اسی عبارت کے بلا فصل موجود ہے اب
مقتضائے انصاف و دینت تو یہ ہے کہ جس طرح فقیر نے بکشادہ پیشانی
للہدیا کہ جس عبارت عسقلانی رحمہ اللہ کا ترک کرنا مجہپر الزاماً و عمداً غیر مفید
ہمجہ کر داخل اعتراض کیا گیا ہے مین اوسی عبارت پر اپنے استدلال کو

قائم کرتا ہون اور اپنا مختار بیان کرتا ہون اور اوس سے میرا دعوی ثابت ہے اور اگر وہ آپکے مفید ہے تو آپ بہی اوس سے اپنا اتفاق بیان کیجیے اسیطرح جو عبارت خاکسار نے نقل کی فرمائیے کہ آپکے مذاق کے موافق یا آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے پہر اوس سے گریز کرنیکی کیا وجہ تہی ای مفتی صاحب عبارت کتب حدیث وتحقیق فن شریف مین اگر آپ نہو کرین کہاوین تو یہ سبب اختیار کرنی مخالفت جمہور و تعصب مذہب وقلت استعداد و لحاظ خوشنودی احباب کچہ تعجب نہین مگر تعجب یہ ہی کہ چہاپے کی کتابون مین جہان جسقدر غلطی الفاظ کی ہو جاتی ہے اس سے تو شاید کوئی کتاب خالی نہوگی بلکہ قرآن شریف کے طبع ہونے مین اہتمام صحت کا زیادہ ہوتا ہے تو بہی الفاظ کی صورت بدل جاتی ہے اور کچہ کا کچہ ہو جاتا ہے اور غلطی واقع ہو جاتی ہے چونکہ یہ امر بدیہی ہے لہذا تہذیب الاخلاق وغیرہ رسائل مذاہب جدیدکی عبارت کا انتخاب پیش کرنا فضول معلوم ہوتا ہے اسواسطے میری عادت ہے کہ جب تک غلط عبارت پر مصنف کا قبول و استدلال نہین دیکہ لیتا گرفت نہین کرتا ہون چنانچہ جب مین نے دیکہ لیا کہ حدیث صحیح مسلم مین آپکے مرشد صاحب نے تحریف کی ہے اور پہلے اونکو تنبیہ بہی کر دیا اور جواب شافی نہ پایا اور لفظ غلط ہی سے استدلال اونکا

وناہیہ لیا تب اور نیز الزام ۳ یا باقی مقامات مین جہان کہین ہین جانتا ہون
کہ سہو کاتب نقل نویس یا غلطی اہل مطبع ہے وہان کبہی گرفت نہین
کرتا ورنہ رسالہ طعام اہل کتاب جو مکرر طبع ہوکر مشتہر ہوا ہے کیا
کہون کس قدر غلطیون سے بہرا ہوا ہے غرض اس بیان سے
یہ ہے کہ اتنا تو آپ بہی خوب سمجھتے ہین کہ مین نے عبارت
قسطلانی تائید الاسلام مین واسطے اثبات مالک یمین ہونے بی بی
ہاجرہ کے لکہی تہی اور مالک یمین ہونا قبل اونکی ولادت کے ناممکن
تہا کوئی دنیا مین ایسا خیال بہی نہین کر سکتا ہے کہ قبل ولادت کے
کسی کے سر پہ ہونے اور ہبہ کرنیکی صورت ہوسکتی ہے لامحالہ قبل
پیدا ہونے حضرت اسمعیل کے بی بی ہاجرہ کا مملوکہ ہوجانا بیان کیا
تہا اور وہ ہے مطلب تھا عبارت کا اور حضرت اسمعیل کا سبق ذکر بہی
موجود ہے تو حاشیہ پر بطور خلاصہ حاصل معنی لکہا گیا تب وہ پیدا
ہوئے ہین یعنے اسمعیل پیدا ہوئے ہین بعد مملوکہ ہوجانے
بی بی ہاجرہ کے صرف وہ کا مشار الیہ لفظ اسمعیل ہے بقرینہ مقام مگر
مطبع مین حرف ہی چہوٹ گیا خواہ نقل لکہنے مین ایک حرف رہ گیا
جیسا کہ اکثر بالکل کتابون مین کوئی حرف لکہنے سے رہجاتا ہے
تو کیا آپکی ذہن کی رسائی متعذر رہے کہ مراد پیدا ہونے حضرت

اسمعیل سے تہی اور الفاظ کے طبع ہونے مین یا نقل لکہنے مین غلطی
ہے ہیر اسپر ثمرۃ الغراب سمجہ کے اسنے مضحکہ اور طعن وتشنیع شروع
کی کیا یہی شان محصلین اور علماء دین کے ہوتی ہے ہمنے مانا کہ آپکے
مرشد بہی نہایت سخت زبانی وسب وشتم کے عادی ہین مگر آپ کو
تو تہذیب کے خلاف پیروی کرنی نہ چاہیے تہی الخ اقول اب نیازمند
یہ عرض کرتا ہے کہ آپکے ہذیان پر تو بیگنون کے مثل راست
آتی ہے اور آپ کے نائب جدید کی قلعی جناب ہدایت مآب
مولوی علی بخش خانصاحب بہادر نے کہولدی اس سے تو وہ بڑا ہی
شاگرد اول بہتر تہا ہرچند کہ نے پر کی اوڑاتا تہا منہ کی کہاتا تہا مگر
تاہم ہان مین ہان ملائی جاتا تہا اضطراب دوسرے پرچہ یکم صفر سنہ الیہ
ہجری پر سہم آتے ہین جسمین آپنے سورہ جن اور سورہ فیل کی تفسیر
کی ہے قولہ سورہ جن اس سورہ مین لفظ جن آیا ہے اور اسی لفظ
کے سبب اسکا نام سورہ جن ہوا ہے الی قولہ ہمارے قدیم عالمون
اور مفسرون نے اپنی معمولی عادت کے موافق اس سورہ مین جو کچہ
بیان ہوا ہے اسکو بہی ایک عجیب وغریب قصہ بنالیا ہے انکے
خیال مین آیا ہے کہ اس مقام سے لفظ جن سے وہ مخلوق مراد ہے
جسکو عوام الناس جن خیال کرتے ہین کہ یہ ایک ہوا ہے کہ آگ کے

شعلے سے بنی ہوئی ہے جو دکھائی نہین دیتے طرح طرح کی شکلون
مین بنجاتے ہین اور انسانون کے سر و نپر آتے اور اونکو تکلیف دیتے
یا اونکا کام خدمت کرنے کی قدرت رکھتی ہین یہ خیال صحیح ہو یا غلط
مگر اس سورہ مین لفظ جن سے وہ جن جو لوگون کے خیال مین ہی
ہرگز مراد نہین الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ یہ اجتہاد آپکا کیسا ہے
کہ شیٹ سلام ہی اپنی سمجھ نا سمجھ کو کہتے ہو اور بہر ثبوت وجود جن جو کہ
نصوص قطعیہ قرآن مین بکمال شرح و بسط اللہ تعالے فرماتا ہے
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون موجود ہے یعنے اللہ تعالے
اپنے کلام پاک مین صاف صاف دو جنس علحدہ فرمایا کہ نہین پیدا
کیا ہمنے جن و انسان کو مگر واسطے عبادت کے والا لفظ عبادت
مین البتہ آپکو تاویل کی گنجائش باقی ہے اسواسطے کہ آپ اپنی معمولی
عادت کے مطابق ضرور فرماوینگے کہ عبادت کے لفظ سے یہ
معنے جو کہ علمار اسلام نے بنائے ہین یعنی نماز پڑہنا روزہ رکھنا خلاف
فطرت نیچر کے ہے بلکہ عبادت سے مراد قواہی انسانی کا شیا وا
رکھنا ہے مثلا کھڑے کھڑے بول کرنا اور کل حشرات الارض کو
ہری ترکاری سمجھنا یا کسیکو علت شانیخ ہے اوسے بہی ادا کرنا
یہی سچی عبادت ہے مفسران قدیم اہل اسلام کی رائے سے فی غلطی

کی ہے جو کہ اسکے معنے نماز روزہ یعنے بدن توڑنا اور بھوکے
رہنا قرار دے لیا ہے جیسا کہ آپکے شاگرد اول اپنے بیان میں
ایسی ہی کچھ شرح کر گئے ہین اب اسکے بعد آپنی وجہ تسمیہ لفظ جن
کی خوب بیان کی ہے قولہ لفظ جن اجتنان سے مشتق ہے جسکے معنے
چھپے ہوئے کے ہین اور عربی زبان کے محاورے مین جو چیز کہ
پوشیدہ ہو اوسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہین یہانتک کہ پیٹ کے بچہ
کو بھی جنین اسی لیے کہتے ہین کہ وہ پیٹ کے اندر پوشیدہ
ہوتا ہے مکہ کے کافرون کی عادت تھی کہ چھپ چھپ کر جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے سنا اور اونکے
دلون پر اثر ہوا اور ایمان لے آئے اور بسبب اسکے کہ انہون
نے پوشیدہ ہو کر سنا تھا اونپر نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ کا اطلاق ہوا ہمارے
مفسرون نے اوسے سچ مچ کا جن بنا لیا خدا تعالے نے اون
لوگون کا چھپ کر قرآن سننا اور ایمان لانا بیان کیا اور جو کچھ انہون
نے اپنے قوم کے لوگون سے جا کر کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو وحی سے بتلا دیا الخ جواب یہ جو آپنے فرمایا کہ جن کے
لفظ اجتنان سے مشتق ہے اور عربی کے محاورہ مین جو
چیز کہ پوشیدہ ہو اوسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہین اسلیئے کہ پیٹ کے

مجھکو بھی جنین کہتے ہین الخ اقول مین پوچھتا ہون کہ کسی کتاب لغت
مین آپنے دیکھا ہے یا کسی عرب نے آپ سے کہا ہے جن پوشیدہ چیز
کو بھی کہتے ہین آپ تو لندن کے حاجی ہین مکہ شریف آپ تو گئے
بھی نہین ایسا صاحب قاموس یا شراح دیکھیے اٹکل پچو غلیلہ نہ پھینکیے
جن سے جنات مشتق ہے اور جنین سے اجنہ یہ جو لوگ اجنہ
سے جن مشتق سمجھتے ہین غلط العام ہے دریافت کرنا ہو تو غیاث
مین دیکھیے قولہ جنی بالکسر و تشدید نون مکسور جن واحد و جن اسم
جنس است پریان را و جن مشتق از جنون است و کسانیکہ جمع جن اجنہ گویند
بفتح اول و کسر جیم و تشدید نون غلط چرا کہ اجنہ جمع جنین است الخ اور بہر
جن کے وجود کی آپکے مقتدا ہرشل صاحب بھی قائل ہین وہ اپنی کتاب
جسمین بحث سیارون کی ہے لکھتے ہین قولہ سیارون
مین دیو بود و باش کر سکتے ہین کیونکہ وہان ہر شئے کا وزن کم ہوتا
ہے اور اس باعث سے وہ اژدہا پیدا ہین جنکی سہارے کے لیے
پانی کے اوچہالنی والی قوت ضرور ہے وہ وہان باشندے
خوشی کے ہو سکتے ہین الخ بلفظہ اب جسکا تو ذرا تماشا دیکھو ہمارے
جناب نیچیر صاحب جن موجودات خارجی کا انکار کرتے ہین ا ۔۔۔
جانب جناب کی مقتدا کیا فرماتے ہین فافہم و تدبر ۔۔۔ آپ ۔۔۔

لغت مین بہرہ نہین ہے تو بہلا تفسیر قرآن مجید آپ کیا کرینگے جناب
من تفسیر قرآن شریف مین ۳۰ علمون کی ضرورت ہے کوئی اتو مجھے
اسوقت یاد پڑتے ہین پیش کرتا ہون پہلا الفاظ مفردات اور اونکے
مدلولات کے حقیقت دوسرا غلطی اعراب تیسرا التقدیم تاخیر تعریف
تنکیر اثبات حذف چوتہا ایراد معنی کا طرق کہ بعضے واضح الدلالت ہون
اور بعضے اوضح الدلالت پانچوین وجوہ تحسین کلام لفظی یا معنوی کا نکتہ چھٹے
تفسیر قرآن ساتوین استدلال احکام و فروع آٹھوین قرآن و حدیث
کے اجمال کی تفصیل کا طریقہ نوین الفاظ قرآنی کو بمعائنہ سرچہ دسوین
آیتون اور سورتون کی وجہ نزول گیارہوین مشکلات اور نوادر کو نوع عرات
سے حالی اور اونکے معانی حالی کہ اہل لغت پر حالی نہ ہون اسیطرح قریب
تیس کے ہین تب البتہ تفسیر کرنا آپ کو سزاوار ہوگا ورنہ آپکے نظیر اوس
مفسر کیسی ہوگی نقل ہے کہ کسی شہر مین ایک صاحب کسیقدر فارسی
واردو سے آشناشل آپکے یا آپکے حواریون کے پڑہے ہوئے
تشریف لائے اور مشہور کیا کہ مین مفسر قرآن ہون قوی البرہان ہون قضا کا
ایک صاحب مرد مسلمان مسلم ایمان یہ خبر سنکے اونکی خدمت مین حاضر
ہوے اور کہا کہ مجھے سورہ انا اعطینا کی تفسیر پڑہا دیجیے ثواب
لیجیے کہ مین تفسیر دانی قرآن کا بڑا اشتاق ہون اسی غم سے قاق ہون

حضرت مذکور جیسے مستعد ہو بیٹھے اپنے لیے کور و بیٹے بولے
پہلی آیہ انا اعطینا مولوی صاحب مترجم بولے انا اعطینا دو بہائی
تھے کالکوثر اور کالا کالا اونکا ستر فصل لربک اور وہ فصل ربیع کے
بوتی تھے وانحر اور اوسمین نحرین جاری کرتی تہی ان شانئک بس شان اونکی بڑی تھی ہو الابتر
اشبہ ہو گئے ابتر فقط اور بعضون کا قول یہ ہے قولہ انا اعطینا تحقیق
کہ تھے دو بہائی کالکوثر اور تھے اونکے کالے کالے سر فصل
لربک وانحر فصل نہی ربیع کی بوئی اور ہر ان شانئک ہو الابتر اسی سے
وہ ہو گئے ابتر بس یہ مثل آپ پر صادق آئی کہ آپ بہی شاید اونہین کی
ہین بڑے بہائی آپ فرماتے یہ فقرہ آپکا قولہ کہ ہمارے مفسرون
نے اوسے بیچ بیچ کا جن بنا دیا یہ کیسر منقلب ہوا اور ہمنے آپ کو
کیسا بیچ بیچ کا مفسر بنا دیا دوسرے یہ کلمہ قولہ ہمارے مفسرونکا یہ کیسی
بات آپ فرماتے ہین بہلا جب آپکو اونکی تفسیر سے انکار ہے تو پہر
اونکو ہمارے مفسرین کہنا یہ کیا لغویات سے اسواسطے اگر کوئی کہے
کہ آپکے اگلے تو موجب آپکے بیان کے غلطی پڑے تہے تو آپ بدرجہا
غلط ہائے اغلاط پہر ین گئے ہین حیران ہون کہ آپ بات کا آغاز و انجام
بہی نہین سوچ لیتے ہین جو کچہ شیطان القا کرتا ہے وہی لکہدیتے
ہین ایضاً جب آپنے بہتر تقریر تو ہمکو یاد رہیا جب سے کے معلوم ہوتی ہے

اب اسکے بعد یہ تقریر آپ کی قولہ اب اس مقام پر ایک بات اور
بیان کرنے کے قابل ہے الی قولہ ہمارے قدیم عالمون اور مفسرین
نے اپنی معمولی عادت کے موافق ان پہلی آیتون کو بھی بطور
ایک عجیب وغریب قصہ کے بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ او رآنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے جن اور شیاطین
آسمان دنیا تک جاتے تھے اور چپکے سے کان لگاکر ملاء الاعلی
مین جو باتین فرشتے کرتے تھے چوری سے سن لیتے تھے اور
اس چوری سے وہ جان جاتے تھے کہ دنیا مین کیا ہونے والا
ہے اور کاہنون اور جادوگرون وغیرہ کو جو انکی پوجا کرتے تھے
غیب کی خبرین دیتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
تو شیطانون اور جنون کا اوپر جانا بند ہوگیا اور آسمان مین نسبت
سابق کے چوکی پہرہ زیادہ بڑھ گیا جگہہ بجگہہ چوکیدار بیٹھ گئے اور آگ کے
شعلے بھی بڑے بڑے لگ گئے یہان تک کہ کوئی جگہ خالی نہین رہی اب جو
شیطان یا جن آسمان پر باتین سننے جانا چاہتے ہین اون پر
شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے اور رات کو جو ہم ستارہ
ٹوٹتے دیکھتے ہین وہی شعلہ ہاے آتشین ہین جو شیطان اور
جنون کو مارے جاتے ہین مگر یہ سب باتین غلط اور لوگون کی بنائی ہوئی

ہین الخ جواب تفسیر ذاتی تو آپکی اوپر لکھی گئی اب رہی اٹکل سو وہ بھی محض بنائے اٹکل ہے اسواسطیکہ آپ لندن البتہ تشریف لیگئے ہین کچہ آسمان پر مثل شیطان کے آپکی رسائی بطور سرقہ کے بھی نہین ہوئی ہے جو قابل اعتبار ہو اور نہ کوئی حواری آپکا آسمان پر جاتا ہے کہ اوسکے قول پر دارومدار ہو بقول شاعر ✿ تم اپنے نام سے کہتے ہو کیا خدا جانے سمجھے ہین آتے تمہین اہل آسمان کی بات ✿ دوسری یہ کہ ستارہ ٹوٹنے کے آپنے کچہ شرح نہین کی کہ یہ کیا چیز ہے ہر چند کہ دوربین سے آپ بہت کچہ دیکھتے ہین اٹکل پچو غلیلہ پہینکتے ہین قرص آفتاب سے روشنی سلبکتے ہین ہیئت آسمانی جب آپ بناتے ہین سبع سیارہ ۷ ہین آپ سہ اکر دکہاتے ہین اسوقت اخیر ہین آپ فیثاغورس کو بھی شرماتے ہین تیسری یہ کہ اگر ستارہ جسم دار چیز ہے تو بقول آپ کے ٹوٹتا تو ہے مگر وجہ کیا کہ آپکی کوٹھی تک نہین پہونچتا تو اب ثابت ہوا کہ ایک آگ کا شعلہ ہی ہے جو ہمارے دیکھتے دیکھتے گل ہو جاتا ہے تو اب ہمارے مفسرین کا قیاس صحیح ہے نہ آپکی اٹکل اب رہی یہ بات کہ شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے یہ نہایت صحیح معلوم ہوتا ہے کیا وجہ کہ آپکے جواب مین جو مولانا و مرشدنا جناب حاجی الحرمین

شرلفین دائم کاتہ محمد علی بخش خانصاحب بہادر جج گورکھپور نے جو
کتاب بجواب آپکے لکھی ہے اوسکا نام بھی شہاب ثاقب ہے
تو اب ظاہر ہوا کہ جب آپ پر دنیاہی مین سر جہار جانب سے شہاب ثاقب
کی بارہے اسیطرح آپکے مشیر شریرون کے شریر پر بھی آسمان کی
صعود کے وقت ضرور ہے شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہوگی اور آپ
نے تقین ہے آپ نے کہا ہوگا کہ یہہ خبر ذلیل ہمارے نام سے
دنیا ہے اوسہا دوسویہ بحر ہے بقول حافظ شیراز مصرعہ سار
کے ماندآن رازکزو ساز ند محفلہا ✤ مگر ہان ایک تجویز ہم آپکو بتادین
وہ البتہ آپ ایسے سادہ لوحون کی نزدیک اگر درست ٹہر جاوے تو کیا
بعید ہے وہ یہ ہے **اقول** یعنے جسوقت کوئی نیچریہ مرتا ہے
اور اوسکی روح طرف آسمان کے صعود کرتی ہے تو وہ جب کرہ نار
تک پہونچتی ہے تو بسبب اسکے کہ روح مین ایک دہنیت موجود
ہے تو وہ بسبب قرب کرہ آتش کے پہونچکر جلنے لگتی ہے اور
مشتعل ہوجاتی ہے اور بہر خاک ہو کر اپنے مرکز پر واپس آتی
ہے یہی وجہ ہے کہ سررشتہ الحاد کو ہمیشہ ترقی ہے تو اس زمانے
کے طالب علم مدرسہ مروجہ سرکار یکے ضرور ہے تصدیق کرینگے
اور آپکا نام بہی اکلی ہیئت والون سے زیادہ یادگار رہے گا جو سنیگا

وہ کہیگا کہ سید احمد خانصاحب بہادر کے کیا خوب تحقیقات ہے
بیدرانہ ہاتھ نے مین نے جو لکھا ہے یہ حکما کے قول کے خلاف
نہین ہے طب کی کتابون مین دیکھ لیجیے اسکی تشخیص ہے کہ بجلی
کے مشتعل ہونیکی یہ وجہ ہے کہ بخارات ارضی جب صعود کر کے
کرہ نار تک پہونچتے ہین تو انمین ایک مادہ کثیف ارضی ہوتا ہے
وہی قرب کرہ آتش کے مشتعل ہو جاتا ہے اور جلنے لگتا ہے
جو کہ مانند برق کے نمودار ہوتا رہتا ہے لہذا جب اٹکل پچو دار اور
کلام الٰہی مین تفسیر بالرای کو دخل ہوا تو پھر ہمارے نزدیک حکما کی جو
رای بھی صحیح ہو جاوے گی اب اسکے بعد آپنے سورہ فیل کی
تفسیر کی ہے اوسپر بھی ناز مند آتا ہے آپکو سمجھاتا ہے
آپ فرماتے ہین یا بہکاتے ہین **قولہ** کہ قرآن مجید سے صرف
اسقدر پایا جاتا ہے کہ ابرہہ کی لشکر پر ایک آفت پڑی اور وہ برباد ہو گیا
اس آفت کا ذکر قرآن مین نہین ہے مگر قرآن مجید کی سیاق عبارت
اور تاریخی واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آفت وبائی
چیچک کی بیماری تھی جو کہ ابرہہ کے لشکر مین دفعتًا زمانہ محاصرہ مکہ
مین پھیلی اور بہت سے آدمی اور جانور چیچک سے مر گئے اور
سارا لشکر تباہ ہو گیا اسی واقعہ کا ذکر اس سورہ مین اللہ تعالے نے

فرمایا ہے الی قولہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آگئے ہین کہ جنکے سبب لوگون نے دہوکہا کہایا ہے اور اصلی بات کو چہوڑکر قصہ بنالیا ہے الخ جواب ماشاء اللہ سیاق عبارت قرآن مجید تو آپ ہی خوب سمجہتے ہین جو شیطان کی لفظ کو آپ قوای انسانی قرار دیتے ہین مجہے خوف ہے کہین آگے چلکر کسی حواری یا ممبران کمیٹی مزجٰۃ البضاعت کی نسبت آپ کو ایسا خیال نہ آجاوے اور آپ کی ذات خاص بالاختصاص کی نسبت تو مین نے آپکے دوست سید نصرت علی صاحب مالک نصرت الاخبار واقع دہلی خلف الصدق جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب کی خدمت مین ایک خط بطور جواب وہدایت کے درباب جواب خط جو کہ آپنے اونکی طرف سے اپنے اخبار مین چہپایا لکہا تہا او سکے جواب مین انہون نے بہت عذر حکو لکہا اور یہہ بہی لکہا ذرا کان لگا کر سن لیجئے ہکذا اقولہ مولوی محمد یعقوب صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کا خط میرے پاس بہی آیا تہا جسمین انہون نے اپنے خواب کا حال لکہا ہے اور سید احمد خانصاحب کا دجال ہونا جیسا کہ آپنے اپنے خط مین لکہا ہے وہی بعینہ مولویصاحب نے بہی لکہا ہے اور اس خواب کی شہرت ہندوستان کے شہرون مین بہت ہورہی ہے الخ اقول اب فرمائیے مشفق

اتہو آپ جنکو اپنا دوست تصور کرتے تہے وہ بہی آپکی دجالیت کو
مقرہو ہی جاتے ہین ایسا نہو کہ آپکے حواری بہی ادہر آجاوین اور
آپ تن تنہا رہجاوین مگر ہان یہ خیال البتہ قوی ہے کہ آپکے پاس
خزینۃ البضاعت نے وٹہب جمع ہوگیا ہے اور ہمارا فقط خزینۃ التوکل
پر مدار ہے مگر خیر اگر اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے اور یہہ الفاظ
آپکے **قولہ** کہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ جنکے
سبب لوگون نے دہوکا کہایا ہے الخ **اقول** اسکا جواب یہہ ہے
کہ لوگون نے دہوکا نہین کہایا ہے فقط آپ ہی نے دہوکا کہایا
ہے اسکا جواب آگے تحقیق القمر کے جواب مین ہم بتا دینگے
اب آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ اب ہمکو یہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ جب
مکہ معظمہ کا محاصرہ ابرہہ نے کیا تو درحقیقت اسکے لشکر مین چیچک
کی وبا پہیلی تہی اور یہ بہی بیان کرنا ہے کہ اس سورہ مین خداتعالے
نے اسی واقعہ کا ذکر کیا ہے نہ اور کسی قصے کا بس اب ہم امر اول
کو مفصلۂ ذیل کی دلیلون سے ثابت کرتے ہین اول سیرت ہشامی
مین ایک حدیث ہے جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** یعنے ابرہہ کے بدن
مین بیماری ہوگئی تہی اوسکی اونگلیان گرتی تہین اونمین سے پیپ
اور خون بہتا تہا یہانتک کہ جب صنعان مین آیا تو لنجا تہا الخ اسی

کیفیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چیچک کی بیماری مین ابرہہ مبتلا ہوا تھا الخ پہر دوسری حدیث سیرت ہشامی مین لکھا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے قولہ یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہون نے دیکھا ابرہہ کے فیلبان اور چرکٹے کو کہ مکہ مین کہ وہ اندہے ہو گئے تہے الخ اس روایت مین جو کیفیت مندرج ہے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ چیچک کے بیماری سے وہ اندہے ہو گئے تہے غرضکہ اسی قسم کی چند حدیثین آپ اور بہی لائے ہین کہ وہ نہین معلوم صحیح ہین یا غلط مگر آپ ہی کے بیخ کنی کرتے ہین مابعد پہر آپ فرماتے ہین قولہ کہ قرآن مجید سے بہی ابرہہ کی تشبیہ عصف ماکول سے دی گئی ہے وہ بالکل چیچک کے مرض کی پوری تشبیہ ہے کیونکہ چیچک کی بیماری مین بہی آدمی کا بدن کپڑے کہائے ہوئے چیز کی بالکل مشابہ ہو جاتا ہے اور اس آیہ کا ترجمہ آپنے یون کیا ہے فجعلہم کعصف ماکول ترجمہ پہر کر دیا اونکو جیسے کیڑے کہائے کہیتی دوم حجر کا لفظ بہی اس مرض کی طرف اشارہ کرتا ہے اسلیئے کہ حجر اور حصبہ کے ایک ہی معنی ہین اور حصبہ چیچک کے مرض کو کہتے ہین سوم سجیل سے بہی اگر وہی مراد لیجاوے جو کہ مفسرین نے لی ہے یعنے دوزخ کی آگ کی پکی ہوئی

طبقہ دوم

کنکریان تو وہ بھی چیچک کے دانون سے نہایت مناسبت ہے
چہارم ابابیل کا لفظ بھی اس مرض کی حالت سے نہایت مناسب ہے
اسلیے کہ ابابیل ایسی کثرت کو کہتے ہین جو گروہ گروہ نپے درپے ہو
مرض چیچک کا بھی ستہ یہے حال ہوتا ہے کہ ایک غول آج اس مرض مین
مبتلا ہوا اور دوسرا غول کل وارسل علیہم طیرا ابابیل کا ترجمہ آپنے
یون کیا ہے **قولہ** کہ بھیجی اونپر وبا کے غول کے غول الی **قولہ**
پس قرآن مین جس آفت کا ابرہہ پر نازل ہونا مذکور ہوا ہے اگرچہ
اوسکا نام نہین لیا گیا مگر اوسکے الفاظ اور اوسکے تشبیہین مرض
چیچک سے ایسی مناسبت رکھتے ہین کہ اوس سے صاف مرض
چیچک کے وبا کا پایا جاتا ہے الخ **جواب** اول بات کا اب
ہمکو یہہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ ابرہہ کے لشکر مین چیچک کی وبا
پہیلی تہی الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ یہہ آپکی سچ باتین آپکی تو ایک
ابجد خوان بھی نہ مانیگا جسکی وبا تو سنتے تہے چیچک کی وبا تو
حضرت آدم کے زمانہ سے آجتک نہین سنا ایضا جب حکما
تو کہتے ہین کہ یہہ ایک مادہ ہے مادری یعنے ماکے پیٹ مین
جب خون حیض کا جمع ہوکر جسم انسانی ترکیب پاتا ہے تو اوسکی
گرمی مخلوط جسم رہتی ہے جب بالیدگی بعد پیدا ہونے کے شروع

ہوئی تو کرمی جوشش بار کے بدن مین آبلہ پڑے اگر زندگی ہے
تو زندہ رہا ورنہ مرگیا یہ کوئی و با نہین ہے پھر سوا اسکے
کسی تفسیر یا تواریخ معتبر اسلامیہ مین بھی اسکا ذکر نہین ہے ایک
انگریز نے شاید اپنی تواریخ مین یہ طوطیہ باندہا ہے سو وہ قابل
اعتبار کے نہین وہ مدعی الابطال قرآن ہے ہان اگر یہ کہیں کہ ہمکو
اوسکے قول کی تصدیق ہے تو آپ کی نسبت کل علمار ہند نے
ثبوت کفر کا فتوی دیدیا اور جناب مولانا محمد علی بخش خان صاحب بہادر
کعبۃ اللہ سے فتوی اثبات کفر آپ پر دستخط کرالائے تو آپ کا
قول وفعل خارج از اعتبار ہوگیا اور نہ کسی انگلی ہست پر اللہ تعالی نے
بطور عذاب مرض چیچک کے وبا نازل فرمائی جو قیاس کیا جاوے
یہ انکل آپ کی محض نے انکل ہے اب ہم نین نظیرات حدیث وغیرہ
لیجہ ثبوت دعوے تحقیقی آپکو بدو ہنین دیتین پہلی روایت قولہ
یعنے ابرہہ کے بدن مین جاری ہوگئی تہی اور اونگلیان سڑ سڑکے
گرتی تہین الخ اقول یہ بات چیچک مین ممکن ہوتی البتہ اندہا یا کانا شل
آسکے جواری سے کہ ایک آدہ شخص ہوگیا ہے تو اب کیا اونکو آپ
ابرہہ کا فیلبان یا پرکٹا سمجھینگے اور دوسرے حدیث بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا کے روایت کہ مین اوسنکے وقت مین ایک آدہ شخص

او سکے فیلبان یا جرٹلٹون مین سے تہا جو کہ اندہا تہا الخ **اقول** یہ تو آپکی خوش فہمی سے بہلا سنہ عام فیل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہے اور چالیس برس کی عمر حضور کی جب پہونچی تہی تب نبوت ہوئی اور شاید اٹہاون برس کی عمر حضور کی جب پہونچی تہی تب بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا اور وہ مشخصہ فیلبان اندہا آپکا الیقین ہے کہ کسی قدر عمر پاکی اندہا ہوا ہوگا تو اب فرمایئے کہ اگر آدمی زیادہ عمر کی زندگی پاوے تو وہ اندہا ہو جاتا ہے پہر حدیث آپکے مطلب پر کب صادق آتی ہے مثلاً اب آپ تیسری پنپہ مین آ چکے ہین اگر آپکے زندگی کو طول ہوا اور آپ اندہے ہو گئے تو کیا لوگ یہ گمان کرین گے کہ جناب سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس خلف میان متقی مذہب نیچری بہ نیچری ابرہہ کے لشکر کے فیلبان یا جر کٹے ہین اور بسبب آفت وبائی نیچایپ کے اندہے ہو گئے ہین خیر یہ تو فقرات تہین جواب ترکی بہ ترکی ہو گیا اب اصل قصہ اور صحت تراجم اگلی آپ پر بان آتا ہون پر اہل دانش ولقین کو سناتا ہون **اقول** بفضل جبار القوی یہ بات کتب سیر وتفاسیر قدیما جنمیں کہ جمہور علما و فضلا کا سواے آپ تا لشنا با جماع کے اتفاق ہے کہ جسوقت ابرہہ اشرم مع ہاتہیون کے بقصد

انہدام خانۂ کعبہ مین آیا تو حضرت عبدالمطلب جد امجد ہمارے
آقاے نامدار کے درخانۂ کعبہ پر تشریف لے گئے اور ایک
لمحہ مشغول بمناجات رہے کہ اسی اثنا مین اونکی نگاہ طیراً ابابیل
پر پڑی کہ جدے کی طرف سے کہ متصل دریاے شور سمت غربی
مکہ شریفہ کی ہے جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتے
ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز رنگ تھے اور بعضون نے
روایت کیا ہے کہ سیاہ رنگ با گردنہای سبز تھے اور مواہب
علیہ مین لکھا ہے کہ اون جانورون کی منقار زرد تھی مثال مرغ کے
اور پنجے اونکے مانند کتون کے اور سر پیر یا بٹیرون کیسے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز تھے با منقار ہاے زرد ہر ایک
چمگادڑ سے چھوٹا اور بڈ لیسے بڑا کسی نے ایسے جانور کبھو
نہ دیکھے تھے اور تفسیر مولانا چرخی مین لکھا ہے کہ چمگادڑ جیسے
تھے سر اونکا مثل سر مرغ اور کف دست اونکے سگ کتے کیسے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ سفید تھے ولیکن جو کہ کلام اللہ ناطق ہے
اس بات پر کہ ابابیل تھی اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تھے
جسکو عرف اطبا مین خطاف بضم خاے معجمہ اور طار مہلہ کہتے ہین اور
عربی اسکی ابابیل ہے اور نصاب ابو نصر فراحی مین لکھا ہے قولہ

ابو الملیح چکاوک راست قبرہ نام القصہ وہ طائر زرین بال ہنگام صبح افق مشرق سے طالع ہوکر سمت ولایت نیم روز سے طیران مین آئی اور فیل گردون نے جہت قلع و قمع شجرہ روضۃ الحیات مخالفان گردن دراز کے پس جب اصحاب فیل ہاتھیون کو لیکر گرد خانہ معظمہ کے جمع ہوئے اس اثنا مین لشکر الٰہی کہ عبارت طیراً ابابیل سے ہے پیدا ہوئے اور ہر جانور کے پاس ایک گل خشک سی چونچ مین اور دو سنگ دیگر دو نون پنجون مین کہ ہر ایک سنگ کے اوپر اون سنگ دلون کا نام بکلک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتے ہین کہ وہ سنگریزے مسور کی دال سے بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے پس جب وہ جانور بمحاذات لشکر وبار انثر ہوپہنچے اونکو سنگ باران کیا جس سوار کے سر پر وہ پتھر گرا معاً ناف چارپایہ سے باہر نکل گیا اور جس پیادے کے سر پر آیا اوسکے سوراخ مقعد سے روان ہوا پس مجموعۂ لشکریان مع چارپایان سواے فیل محمود کے قہر الٰہی جل ذکرہ سے گرفتار ہوکے واصل جہنم ہوگئے اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سے بھاگا لیکن انہین چند روز مین مرغ روح اونکا چنگال عقاب موت مین گرفتار ہوا اور صورت دوسری واقعۂ موت اوس ناپاک کی یون بھی لکھی ہے کہ اوس روز وہ ہولناک اپنے لشکرگاہ سے الگ ہوکر باستجال تمام

بجانب حبش روان ہوا اور ایک طیور اون طیران سے طوق ملازمت
اوسکا اپنی گردن مین ڈال کے عقب اوس خون گرفتہ کے باہر آیا
مگر راہ مین ایک مرض صعب بہی اوسے لاحق ہوا کہ اونگلیون کے
بند جدا ہوگئے نہ مردہ نہ زندہ حبشہ مین پہونچا بپایہ سریر نجاشی حاضر
ہوا اور سرگذشت لشکریان وحکایت طیور عجیب بادشاہ سے بیان
کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر وتعجب مین تہا کہ ناگاہ
اوس جانور نے جو کہ عقب اوسکے گیا تہا ابرہہ کے سر پر وہ سنگ
ریزہ چہوڑ دیا اور وہ بہی فی الفور اپنے یارون سے ملحق ہوا حضرت
اللہ جلشانہ بیچ سورۂ فیل کے اشارہ فرماتا ہے الم تر کیف فعل ربک
باصحاب الفیل آیا نہ دیکہا تو نے ای محمد کہ کیا کیا رب تیرے نے
ساتہ صاحبان فیل کے یعنے ساتہ اوس لشکر کے کہ فیل کو آگے
آگے بنا بر ہدم کعبہ کے لائے تہے اور لفظ دیکہنے مین اس طرف
اشارہ ہے کہ یہ واقعہ عظمی اساس تیری نبوت کا ہے اور منظور اللہ
دکہانے اس کرشمہ سے اثبات پیغمبری تیری کا ہے تا کہ ربوبیت
کہ تیرے حق مین مبذول ہے بمدد غیبی آسمان پر سے نازل ہوا
اور جو لشکر تجار اتفاق پڑیگا کہ بسبب فتح ایک لشکر کشی کریگا الم یجعل کیدہم
فی تضلیل آیا نہ گردانا مکر بد اندیشونکا بیچ گمراہی اور نے حاصلی کے

لیکن وہ سب رایگان گئے اور خفت بر خفت اونکو حاصل ہوئی اور ہر چند
کہ عقلا کو فنائے ہونے سعی اہل اپنے مین عزت کافی حاصل ہوتی ہے
مگر چونکہ وہ عقل سلیم مثل آپکے نہ رکھتے تھے واسطے تنبیہ اونکے
عقوبت شدید آسمان سے نازل فرمائی چنانچہ فرماتے ہین وارسل
علیہم طیرا ابابیل اور بھیجا اونپر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتے تھے
لفظ ابابیل اصل لغت مین جوق جوق ہے اور واحد اوسکا مستعمل نہین
بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اوسکا ابولہ یا ابالہ ہے اور عرف مین
اس لفظ کو اس جانور پر اطلاق کرتے ہین جیسے خادم اسکے لفظی
اور اصلی معنی یہ ہین یعنے چھوٹا تابعدار یا نوکر مجازا لونڈی غلام کو کہتے
ہین اور چونکہ اصحاب فیل نے قوی حیوانات کو کہ ہاتھی تھے بنا بر ہدم کعبہ
قرار دیا تھا تو منتقم حقیقی نے اونکے جواب مین جانوران کوچک
وناتوان کو کہ ضعف سلاح کہ سنگریزہ خرد تھے مسلط فرمایا کہ لوگ
جانین کہ بتائید آلہی ضعف مخلوقات اقوام موجودات کو زیر وزبر کر سکتے
ہین اور بدون تائید اوسکے قوی ترین مخلوقات کے قوت کچھ کام
نہین آتی ترمیہم بحجارۃ من سجیل مارتے تھے وہ جانور لشکریون کو پتھرون
سے کہ جنس سجیل سے تھے اور سجیل معرب سنگین ہے یعنے وہ
خاک اور مٹی کہ منجمد ہو گئے لشکل سنگ ہو جاوے جسکو ہندی مین

کناری لیتے ہین اور جوق جوق نازل کرنے ان جانورون مین حکمت
تہی کیونکہ یہ مقدر تہا کہ بعد از سنگ اندازی عروم لشکر پراگندہ و متفرق
ہوکر باطراف وجوانب فرار کرین گے ناچار جانور بہی متفرق و پراگندہ
ہو نگے تو کوئی اونمین سے چہپ نہ سکیگا اور اکثر جو لوگ کہ یہ
سانحہ بچشم ظاہر بین مشاہدہ کرینگے تو عبرت پاوینگے اور اس خانۂ
معظم و متبرک کی تعظیم کرین گے اور جب اکثر مخلوقات واقف ہونگے
تو یہ قصہ بعینہ مشہور ہے رہیگا اب اس آیہ مین فرماتے ہین فجعلہم کعصف
ماکول بس کردیا اونکو مانند چیری ہوئی گہانس کے جسکے تفسیر ہماری
نجری مناٹے کیڑہ کہائی کہیتی کی ہے یعنے مثل اوس کاہ کے
جسکو دواب کہاتے ہین اور آخور باقی رہتی ہے یہ کنایہ تفرق
اجزای بدن سے ہے بحدیکہ شکل بدن تمام نہ رہا اور یہ تاثیر خلاف
عادات سے ہے یا اون سنگریزون مین ایک ایسا سبب مخلوق
ہوا تہا کہ مجرد پہونچنے کے بدن اجزاے بدن پاش پاش ہوجاتے
تہے اور سبب اوسکا یعنے خشکی ایسی سرایت کرتی تہی کہ تماسک والتصاق
اعضا بالکل زائل ہوجاتا تہا اور یہ قصہ نمونہ تہا معجزات الٰہی سے اور مشتمل
تہا چند خوارق عادات پر پہلے یہ کہ اون ہاتیون کا آنا اور قریب
مکہ کے نہ جانا اور دوسری یہ کہ ایسے جانور ساتہ کثرت اور ہجوم کے

طرف دریا کے شور سے کہ بسبب ظاہر بود و باش اونکے نہ تھے
اور بعد اس واقعہ کے بہی اون جانوروں نکو کسی نے نہ دیکہا تیسری
یہ کہ لانا اون سنگریزون کا کہ معدن بہی اونکا معلوم نہ تہا چوتہی یہ کہ
تاثیر قوی جو اون کنکریون مین عطا کی تہی اور اہل تحقیق نے لکہا ہی
قولہ کہ وہ حجارا بابیل بنابر عبرت واستعجاب کے اکثر قریش نے رکہہ چہوڑی
تہی اور تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بعد وفات بہی
اکثر صحابہ کے پاس رہے اور نظر سے گذرے الخ اقول اب
ہم اپنے مخاطب صاحب سے پوچہتے ہین کہ خدا کو حاضر و ناظر
جانکے فرماوین کہ شبہات نے اٹہلی اونکی تو بالکل یا کل خانہ کے
طرح ہو گئے ایک شبہ بہی ہمارے بیان پر صادق نہین آتی لہذا
غور کیا جاوے تو تمام تفسیر سورہ فیل کا جواب شافی ہو گیا
ضرورت زیادہ بحث کی نہ رہی کیونکہ مخاطب صاحب نے بڑا انتظام کیا تہا
کہ قصہ اصحاب فیل غلط ٹہر جاوے سو یہ سب طلسم بنایا ہوا جناب مخاطب
کا ٹوٹ گیا اور خدا کی طرف سے مہر اونکے منہ کے واسطے پہونچ
گئی اب اسکے بعد اونکو یہی کہنا پڑیگا کہ جب ہمکو مفسران پیشین کا اعتبار
نہین تو وکیل صاحب بہی تو انہین کے پیرو ہین اونکا کون ٹہکانا
لہذا ہمارا بہی یہی جواب ہوگا کہ جناب مخاطب کو جبکہ جمہور سے اختلاف

تو ہم بہی اونکی نے انگلی باتو نکوا ختراع بیگو کی جانتے ہین تواریخ
تیمور یہ مین لکہا ہے **قولہ** کہ ایک شخص میر محمد حسین نام ساکن مشہد
مقدس عہد عالمگیر مین خوشبو خانہ شاہی کا داروغہ تہا سنہ ۱۱۱۸ ہجری
مین وقت وفات عالمگیر کے ساتہہ یا ستر ہزار روپیہ کا مال دبا کر فقیر
بن بیٹہا اور اوس روپیہ کو بایہ توکل سمجہہ کے باتفاق ایک
شاگرد کے ایک نیا مذہب ایجاد کیا اور خود بیگوک بنا اور اپنا لقب
نمود اور معتقدین کا نام فرنود رکہا اور اوسکا دعوی یہ تہا کہ بیگوں ایک
مرتبہ ہے مابین نبوت اور امامت کے اور ہر نبی کے ۹ بیگوک
رہتے ہین چنانچہ بعد حضرت خاتم رسالت کی خاتم بیگوکین مین ہون
اور مجہپر وحی آتی ہے اور الہام بہی ہوتا ہے اور اوسنے مجموعہ
الہامات سے ایک کتاب بنائی تہی جسکا نام فوزہ مقدس رکہا تہا
اور سوائے نماز پنجگانہ کے تین وقت واسطے دیدار الہی کے مقرر
کیے تہے اور اوسکا معتقد فرخ سیر بادشاہ بہی ہوگیا تہا آخر کار محمد شاہ
بادشاہ کے زمانہ سنہ ۱۱۳۰ ہجری مین فوت ہوکر مقر سقر کو پہونچ گیا الخ
اقول اب جناب اگر مناسب سمجہین تو آپ یون مشہور کیجیے بلکہ
اخبار خانہ ساز مین اشتہار دیجیے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو ۱۲ بیگوک ملنا چاہیے کہ یہہ خاتم الرسل ہین اگلے بیگوکون نے

نتعداد مین غلطی لی ہے اوسلو ہماری لعنت عن الخبائث کا حال معلوم نہتا کہ ایک شخص اور آخر تیرہوین صدی کے قریب قبل خروج دجال بدآل کے ظاہر ہونیوالا ہے جو زمانے سے نرالا ہے لقولہ ؎ روبرد اعلے کے اشغل سرکشی کرتا نہین ؛ سامنا تہپسکی نسے ہوسکتا نہین ہے یاد کا ؛ لہذا دسوان بیکوک مین ہون اور میرے بعد گیارہوان مفتی دہر منشی چراغ علی صاحب میرے مصاحب اور اونکے بعد بارہوان خدا کا قہر مقلد دہر سید مہدی علی میرے نائب ہونگے تو یقین ہے کہ اس مذہب نیچر سراسر سینچر سے آپکی ترقی ہوگے بس اب ہم آپ کو بطور دوستانہ فہمایش کرتے ہین کہ آپکے شبہہ ڈالنے سے پہلے بہت ملحدین بیدین ڈاہل یقین نے اس باب مین کوششین کی ہین کہ اصل دین خلط ملط ہوکر کوئی بات آزادی کی ہوجاوے مگر اللہ جلشانہ چونکہ اس دین حق الیقین کا محافظ ہے کچہ کسی کی تجویز نے بجز بدنامی کے فروغ نہ پایا دیکہو تواریخ ابوالغدا کا صفحہ ۳۷۔اوسمین لکہا ہے قولہ کہ خلیفہ صاحب اول رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین مسماۃ سجاح بنت حارث تمیمہ نے دعوی نبوت کیا تہا قبیلۂ بنو تمیم کی بہت آدمی معا اوسکے نامون کے جو کہ قبیلہ تغلب وغیرہ سے

تہی اور بنی ربیعہ نے بھی گویا سب نے اوسکی تصدیق کی تہی اور اوسے
زمانہ مین ایک شخص مسیلمۃ الکذاب نام نے بہی دعویٰ نبوت کیا تب یہ
عورت اوسکے پاس گئی جب وہان پہونچی اور چاہا کہ اوس سے ملاقات
کرے مسیلمۃ الکذاب نے کہلا بہیجا کہ اپنے اصحاب کو میرے
پاس نہ لانے یعنی تنہا ملاقات کو آنے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا
کہ سب کو اپنے سے دور کرکے علیحدہ اوس سے ایک خیمہ مین جوکہ
مسیلمۃ الکذاب نے قائم کرکے مبخور و خوشبو سے مطیب کرر کہا
تہا ملاقات کی اور سلسلہ کلام شروع ہوا پہلے اوس عورت نے پوچھا
کہ آپکے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے تب اوسنے یہ آیات پڑہین
قولہ الم تر الی ربک کیف فعل بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشی
ترجمہ کیا نہین دیکہتا تو طرف پروردگار اپنے کے کہ کیا کام کرتا ہے
جننے والی سے کہ نکالتا ہے اوسمین سے روح دوڑتی ہوئی پردون اور
جہلیون سے الخ اقول اب ملاحظہ کیجئے کہ معاذ اللہ نبوت کا تو دعوی
اور یہ بے ربط بات کہ نکالتا ہے روح دوڑتی ہوئی پردون اور جہلیون
سے یہ نجانا کہ روح دوڑتی ہوئی یہ معنی دار فاکر کتا کہ جسم دار چیز جہوٹی سی
کہ وہ چند عرصہ مین دوڑنے لگتی ہے اور گویا ہوتی ہے اور پردون
اور جہلیون سے دہیانے معنی محض ہے یون کہنا تہا کہ سکمون

اور مضمون سے جب وہ عورت یہ سن چکی تب کہا کہ کچہ اور سنایئے
تب یہ آیات منزخرفات پڑہے قولہ الملم قرآن اللہ خلق النساء افراجا
وجعل الرجال لہن ازواجا فتولج فیہن ایلاجا ثم نخرج ماشئنا اخراجا فینتجن
لنا انتاجا ترجمہ کیا نہین دیکہتا تو کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا عورتون
کو اور اونکا وہی فرج اور بنایا مرد و نکو اونکا خصم لس گہسیڑتے ہین وہ درمیان
اونکے گہسیڑنا پہر نکال لیتے ہین ہم جو چاہتے ہین نکالنا اور جنتی ہین وہ
عورتین واسطے ہمارے بچے الخ جب یہ آیتین سن چکی اوسوقت
اوس عورت نے کہا کہ مین گواہی دیتی ہون کہ بیشک تو نبی اللہ ہی
پہر مسیلمہ کذاب نے کہا کہ اگر صلاح ہو تمہاری تو ایک جماع کی ٹہراون
اوسنے کہا بہت اچہا پہر کیف تین روز اوسکے پاس رہے پہر اپنی قوم
کی طرف چلی گئی الخ **اقول** اب دیکہو باوصف اسکے کہ مسیلمہ کذاب عرب کا
رہنے والا تہا مگر چونکہ مقابلہ کلام آلہی سے کیا تہا اتنا نہ سمجہا کہ ایسے
مضمون بے ربط بمقابلہ ایسے فصیح کلام کے لانا اور اوسے منزل
من اللہ بتانا بالکل واہیات ہے کہ نہین بہلا مین پوچہتا ہون جب
اوسنے یہ کہا تہا کہ خلق النساء افراجا تو دوسرے فقرات مین کہنا تہا
وجعل الرجال لہن ازواجا ذکرا تو خیر اگر مضمون پوچ تہا مگر قافیہ تو ٹہیک
ہوجاتا دوسری یہ کہ کوئی مشتبہ اور کوئی اعتراض کسی بات پر بیہودہ خیال سے

خالی نہین اول یہ کہ عقلی ہے یا نہین اگر عقلی نہین ہے تو کچھ کام کا نہین بہتیرے دیوانے واہی تباہی بکا کرتے ہین شل یاد ریون کر اونکا کیا اعتبار اور عقلی ہے تو بالبداہت ظاہر ہے کہ عقلی ہونے کے یہی معنے ہین کہ کسی بات کی بطلان پر کوئی برہان عقلی قائم ہو یا وہ بات بداہتہ البطلان ہو جیسے تسلسل و اجتماع نقیضین اور وہ بات کسی مذہب مین حق ٹھہرے ہو تو وہ مذہب عقلا باطل کہلائیگا یا یہ کہ کوئی بات برہاناً یا بداہتاً عقل کی روسے واجب الثبوت ہو اور کسی مذہب مین اوسکی نفی وارد ہو تو وہ مذہب بھی عقلاً غلط و باطل کہلاتا ہے پس جاننا چاہیے کہ اصول مذہب اسلامیہ مین کوئی بات منجملہ ممتنعات عقلیہ کے ممکن اور منجملہ ضروریات عقلیہ کے ممتنع نہین ہے اور اگر نیچریہ لوگ اپنے عندیہ کے موافق کوئی اعتراض اس قسم کا اصول اسلامیہ پر رکھتے ہون یا لندن سے لیکر آئے ہون تو پہلے بطلان الوہیت خاصہ عیسویہ اور امتناع اونکی ملعونیت و سکونت جہنم کا جیسا کہ کتاب استفسار مین مذکور ہے جواب دے لیجیے بعد اوسکے کوئی اعتراض کسی دین پر کیجیے اور اگر یہ کہیے کہ تثلیث اگرچہ عقل کے روسے درست نہین ہے مگر چونکہ نقل کی روسے دین عیسوی رائج الوقت مین ثابت ہے لہذا اسکو ہم صحیح جانتے ہین چنانچہ

بعضے اہل علم چار پاسے برو کنائے چند عیسائیوں سے یہ بھی سنا ہے تو پہر آپکا مخاطب جسکے دین پر آپ اعتراض کرتے ہین یہی کہیگا کہ اگرچہ فلانی بات عقلاً ممتنع ہے مگر چونکہ ہمارے دین مین نقلاً اوسکا امکان یا امتناع ثابت ہے لہذا ہم مانتے ہین پس مقتضائے غیرت و نمک حلالی تو یہ ہے کہ آپ بقول مشہور جسکا کہائیے اوسکا گائیے مسئلہ الوہیت و ملعونیت کو عیسائیون سے توبہ کرا لیجیے اور مذہب حقہ اسلامیہ پر اونکو قائم کرا لیجیے بعد ازان تحقیقات قصص ہاے مندرجہ قرآن قوی البرہان کی تحقیق کیجیے اور اگر اعتراض عقلی سے مراد یہ ہے کہ مثلاً ایک بات اگرچہ اوسکے امتناع یا ضرورت پر برہان بہی قائم نہو مگر عقل سلیم اوسکے ہونے یا نہونیکو مستحسن جانتے ہو سو درصورت استحسان اوسکے ہونیکے جس مذہب مین وہ بات مذموم ہو اور درصورت اوسکے استحسان نہونے کے جس مذہب مین وہ منجملہ ضروریات ہو تو وہ مذہب مذموم ہے یا اوسکے مفسر یا راوی غلطی پر تہے سو ایسے شبہ کا جواب فرع ہے پہلی قسم کے شبہ کا جواب تو یہ ہے کہ ہرگاہ ملت عیسائیہ و نیچریہ مین ممتنعات عقلیہ کے جواز کا بلکہ وجوب کا عقیدہ داخل ہے تو استحسان عقلی کے خلاف ہونے پر کچہہ اونکو گنجایش ہی

نذرہی علاوہ برین استحسانات عقلیہ موافق اختلافات عقول کے اور
رسم و رواج ملک کے مختلف ہوا کرتے ہین علی الاطلاق او نہ استحسان
کا اعتبار کسی عاقل کے نزدیک نہین ہوتا مثلاً جانور کو کہانے کے لیے
ذبح کرنا ملت قدیمہ پارسیہ او یہود اور ہنود کون اہل ہنود کے یہان عقلاً
نہایت ظلم و نا انصافی و بے رحمی ہے اور توارات و انجیل بت پرستی
کا ماننا ہے اور بہر سرا وگی کوئی جی نہ مارین اور گائی نہ کہائین اور لکڑی ہاتھ
مین لیکر پاخانہ جاوین اوس سے غلیظ کو منتشر کردین تاکہ کیڑا نہ پیدا
ہو اور سبھی لوگ بہیر بکری سور گوا چیل گدہا اور فیل سب کو نجان فرماوین
کہ بعض جانور مقتضاے حکمت نہ کہاوین ورنہ سب جانور موجب مقولہ
انجیل کے اونکے یہان مثل ہری ترکاری کے مقصود ہین اور پارسی
لوگ ماں بیٹی بہن سے نکاح کرنے کو اور زنہ و ہر ہ ملت بہی اور شاید نیچریہ
و برہمو سماج بہی مستحسن جانتے ہین اسلیئے کہ غیر کے پاس جانے
دینے سے آپ ہی رکھنا بہتر جانتے ہین کہتے ہین کہ سوائے
علاقہ حرمت کے ایک اور علاقہ محبت کا اس صورت سے پیدا
ہوتا ہے اور برعکس اسکے ہندو لوگ کئی پشت اوپر کی قرابت
مین ہی نکاح کو سخت بے حیائی جانتے ہین اور مسلمان لوگ بول و براز
یا او حیا غلاظت و نجاسات سے آلودہ رہنا اور لباس انکا رہی دہنا

ہنود ومجوس کہ گردان ہمہ وری مرغی و لحم خنزیری وبقول مولوی محمد علی
صاحب سلمہ اللہ ہنیدر نے دار ٹوپی اور آپکے صاحبزادون کی طرح
ایک ٹوپی مثل لگر تنے سے کیے دہرنے کو بھی نامستحسن سمجھتے ہین اور
عیسائی و ملحدین اسبات پر انہین مفسا کرتے ہین بالجملہ استحسان عقلی کا
کچھ اعتبار نرہا معہذا اسلام مین کوئی بات نامستحسن علی الاطلاق واقع
نہین ہر چند کہ منصف ذہین و ذی فہم آدمی کو یہ بیان کلی ہمارا کافی ہے
مگر نظر لبعض وجوہ ہم اپنے جناب مخاطب لندنی کی خدمت سراپا ندمت
مین یہ عرض کرتے ہین **اقول** کہ حضرات عیسائیہ اور پادری صاحبون نے
کوئی شکوک نسبت دین اسلام کے ڈالنے مین باقی نہین رکھا ہے
جواب آپ اشارتاً وکنایتاً نسبت قرآن وحدیث ومفسران قرآن
ڈالنے مین مستعد ہوئے ہو کوئی کتاب عیسائیون کی جسمین انہون
نے جی بھر کے نکات اسلامیہ پر اعتراض نہ لکھے ہون ہمارے
نگاہ سے نہین گذری اور اونکے جوابات دندان شکن بھی
ہمارے علماء دیندار نے ایسے دیے کہ پھر جواب الجواب
مین عیسائیان باوصف اقتدار کے ساکت ہی ہوتی رہی دیکھو یاد رکھو
فنڈر صاحب کی کتاب میزان الحق باطلہ متعلق جو کہ بعد منشی قمر الدین
صاحب ساکن آگرہ ہمنے سنا ہے کہ بڑی عقیل تھی زبان فارسی

مین تصنیف ہوکر ۱۸۳۳ء مین طبع ہوئی اسمین اُنہون نے جو اعتراضات
لکھے ہین اونکے مقابلہ پر آپکے اعتراضات تو محض لچر و پوچ معلوم
ہوتے ہین تو میرے با اونکو فروغ نہ ہوا تو آپ کی کوشش ہم محض
بے فائدہ جانتے ہین مگر بطور مشتے نمونہ خروارے آپکو کچہ سنانا
ضرور ہے پہلے شروع مطلب اُنہون نے اپنے عذریہ مین بڑی
آب و تاب سے یہ لکہا ہے قولہ کہ بت پرست لوگ اتنا بہی ایمان
نہین رکہتے کہ خدا کو واحد اور قدیم اور قادر اور علیم اور حکیم اور رحیم
اور عادل اور مقدس جانین اور کتابین اونکی خدا کی ذات و صفات سے
نسبت بدگمانیونکا شروع دیتے ہین اور آدمی کو بت پرستی کیطرف دلالت
کرتے ہین الجواب مین کہتا ہون کہ ظاہراً بت پرستون سے
ہندو لوگ مراد ہونگے لہذا مجہے اس مضمون پر مثل آپکے دو شبہ
وارد ہوتے ہین ایک یہ کہ جتنے صفات خداوند تعالے کے پادری
صاحب نے یہان لکہے ہین آیا ہندوؤن کے دین کی کتابین
جو اسوا سے مین ہین سب مین وہ صفات لکہے ہین اور سب براہمہ ہنود
اسکا اعتقاد رکہتے ہین یا نہین لس جب دریافت کیا گیا تو اکثر ہندوؤن
کے بید شاستر مین یہ اعتقاد پایا گیا نہکال جوتی سروپ یعنے
ایک خدا ہے ہوا اشلوک شام بید قولہ اجنتا اوکت روپائی نرگن آئی گنات

منہ سمنت جگت ادہار موز تالی برمنہ نماترجمہ نہ نے نگر ونے پروا اوگست
رویا آسے کوئی طرح اور کوئی شکل نہین یعنے نہ نے جگون ونے بمو
نرگن آسے یعنے کوئی ہیئت نرسے کہے کتات منسے یعنے کل کا پیدا کرنیوالا
اور پاپ لنے والا اور سا کہلانیوالا سمنت جگت ادہار یعنے سبکا روز ی
دینے والا اور پاپ لنے والا الخ **اقول** تواب ثابت ہوا کہ پادری صاحب
خلاف واقعہ ہے روایت کیا کرتے ہین دوسرے یہ کہ ہندؤونکے
بت پرستی مین شناخت عقلی کیلیے آیا یہ ہے کہ احجار وغیرہ کو اپنے
ہاتہون سے تراش کر اوسے خدا جانتے ہین سو یہ محض غلط ہے اونکی
کسی کتاب معتبر مین یہ نہین لکہا ہے رہا یہ کہ قبلہ عبادت قرار دینا
تو یہ زبور کی روسے بہی جائز ہے چنانچہ اوسمین لکہا ہے **قولہ**
زبور ۹۹ ترجمہ اُردو آیہ ۱ خداوند جو کروبیون پر کرسی نشین ہے الخ
ترجمہ فارسیہ **قولہ** سوی کوہ مقدس او سجدہ نمائید کہ خدا اور سیحو نست
الخ رہا یہ شناعت ہی کہ ہندو لوگ بعضے شخصونکو جو مظہر امور غریبہ کے
ہین خدا کرکے مانتے ہین تو یہی عقیدہ عیسائیون کا جانب حضرت
عیسے علیہ السلام کے ہے بالجملہ پادری صاحب کی روایت کا
یہ حال ہے کہ جو مضمون ہندؤون کی دینی کتابون مین لکہا ہے
اوسکی نفی کرتے ہین اور روایت کا یہ حال ہے کہ مریم کے

بیٹے کو خدا تصور کرنا یہ بت پرستی نہین جانتے اور کوشلیا اور دیوکی کے بیٹے کو خدا تصور کرنا بت پرستی فرماتے ہین آفرین برین عقل و دانش کسی نے سچ کہا ہے ؎ گدہون کو اپنے باندہیے یا حضرت مسیح۔ کھیتی تمام حضرت آدم کی چر گئے اب دیکھیے جب اہل اسلام کی طرف رجوع کیا ہے تو یون فرماتے ہین باب اول فصل اول صفحہ ۱۵ قولہ قرآن نیز مقر است کہ انجیل و کتب عہد عتیق کہ درمیان مسیحیان مستعمل ست از خدا میباشد الخ اقول مین کہتا ہون کہ قرآن صرف اس بات کا مقر ہے کہ کلام الٰہی اہل کتاب کے پاس ہے یا تھا یہ اقرار اوسکا اسطرح پر ہے جس طرح بعضے نوشتجات کا اہل تحاریر کو اقرار ہوتا ہے کہ میرا لکہا ہوا ہے مگر طرف ثانی نے اوسکو مخدوش کر ڈالا ہے اگر پادری صاحب کا یہی مطلب ہے فنعم الوفاق اور اگر یہ مطلب نہین بلکہ یہ مطلب ہے کہ قرآن اس بات کا مقر ہے کہ توریت و انجیل مین کچھ خرابی نہین ہوئی تو یہ محض غلط بلکہ اغلط ہے قرآن ہرگز ہرگز اس بات کا مقر نہین بلکہ قرآن تو گواہی دیتا ہے یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ ترجمہ یعنے لکہ لیتے ہین کتاب اپنے ہاتہ سے اور کہتے ہین کہ یہ خدا کی کتاب ہے لیجیے اے جناب مخاطب صاحب قرآن مین یا مفسرون کی نسبت آپکے

شکوک محض بے علمی کا نتیجہ ہے گو تشفی جیسے چاہیئے نہ ہو مخاطب صاحب
بہی مشغول کہا کریں ہاں میں ہاں ملایا کریں مگر کچھ برآمد مطلب نہوگا
ہاں یہ بات اور ہے کہ انکار و عناد ضرور ہے تو اسکو عمر نوح چاہیے
اور دور فلکی بہی ایسا ہی رہے سو یہ تغیر ہے بقول شخصی یک لحظہ بیک
ساعت بیکدم دگرگون شود احوال عالم رہا مغالطہ میں آجانا
سو یہ کچھ آپ ہی پر موقوف نہیں میری دیکہی ہوئی بات ہے کہ ایک
صاحب مثل آپکے یا آپکے حواریوں کے دہلی میں یقین ایک
پادری کے مغالطہ میں آگئے اور سنتے ہی فیضی کی عبارتیں غیر منقوطہ
کچھ لکہ کے اونکے آگے رکہ دیں اور کہا کہ آپکو فصاحت و بلاغت
قرآن کا بڑا دعوی ہے تو اسکا جواب دیجیے وہ بہولے بہالے صاحب
ایسے اوکہڑ گئے کہ آپ ہوتے تو صاف اونکا اپنی ہٹی کا سمجھ اعلی ہی کر لیتے
کیا معنے کہ آپکو ایسے لوگوں کی تلاش ہے مگر خدا کی شان ہے
عقل حیران ہے کہ ایک اور صاحب جو کہ شعر و شاعری کا ملکہ رکہتے
تہے چند ساعت میں بیس پچیس شعر عربی کے اونہی صنعت و اہمال
میں آب و تاب میں کہہ دیئے تب جا کر اون بہولے بہالے صاحب کا
چہیتا اترنے لگا اور پادری صاحب بہی شرمندہ ہو بیٹھے ایک اور صاحب
نادان شاید آپکے صحبت یافتہ کچھ عبارت عربی جو کہ دبستان مذاہب نے

بنام زد سورۃ النور بنائی ہے پیش کر کے کہنے لگے کہ اسمین
اور قرآن شریف کی عبارت مین کیا فرق ہے بندے نے عرض
کیا کہ انشا کی بلاغت اور بلیغیت ایسی چیز نہین کہ ہر کوئی سمجھ سکے سوائے
اوسکے کہ جو شخص زبان دان ہے ہوئی اور اوس زبان کا منشی بھی
ہووے اسپر سب ملکر بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ یہ جواب تو
ہر کوئی دیسکتا ہے مین خاموش ہو رہا اور علیحدہ ہو کر اوس عبارت
سے زیادہ عبارت طویل مین بنالایا بہ نام زد سورۂ النفاق او کہا
کہ بتلایئے اسمین اور اس عبارت مین جو کہ صاحب دبستان نے
گڑھی ہے کیا فرق ہے تب تو سب دنگ ہو گئے سکتے کے
ڈہنگ ہو گئے حالانکہ مجھے احمد عرب شروانی کی اونے شاگردون
کے برابر بھی سلیقہ نہین ہے بالجملہ آپ لوگون کو اتنا سمجھ لینا چاہئے
کہ دین اسلام پر کبھو اعتراض کسیطرح کا ممکن نہین اور تفسیر وانی آپ کی
یا آپ کے نائب ثانی کی بالکل سٹ پٹ ہے زیادہ کہان تک
خامہ فرسائی کرون مگر ہان یہ قول کسی کا آپ پر صادق آتا ہے قولہ
سے بہ شیکام مین نا غیرون کے ہین سعادتمند + ہما کو اپنے لیے فکر عزوجاہ نہین

پھر اسکے بعد یہ لفافہ کیا ہے واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کتاب کیا جاتا ہے ۔

ھو المستعان

نامۂ والا مقام بجواب سید الاتہام

سید صاحب والا مقام سید الاتہام سید محمد فضائل مآب بانی ... جناب زاد لطفہ

بعد ما وجب کے آمدم بمطلب ورثیو لا نیازمند

بعد سفر ضلع کے دورے سے مکان پر آیا تو دو جلد

پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق ایک محررہ تاریخ ۱۵ شعبان المعظم

سنہ ۱۳۰۲ ہجری اور دوسرا محررہ ۱۵ ربیع الثانی سنہ الیہ ہجری اول مین
تو تقریر دافع البہتان نسبت جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش
خانصاحب بہادر جج گورکہپور بایں مضمون کہ اُنھون نے خدا نخواستہ
آپ پر اتہام کیا ہے بڑے شد و مد سے ایک ایک فقرہ بیان
کرکے نشتر تشنیع آپنے بریت اپنی کی ہے حواریان خیرسگال کو خوشخبری دی
ہے مگر انجام کار نہ سوچا کہ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ✣
حضرت مین اتہام کرنا ہماری علمار بیدار سعات شعار محمدیہ کا کام نہین ہے
یہ خدمت لائقہ پادریان ہند کا کام ہے اور دوسرے پرچہ مین تو آخر
بذریعہ دوربین آسمان کو جریب خیال سے خوب پیمایش کیا خوب
دوائر بنائے سبع سیارہ ثابتہ آپنے جوڑ کر دکھلائے واہ کیا
بات ہے علم ریاضی مین تو آپ فیساغورس کے بھی بڑے بھائی ہو گئے
ہین لہذا پہلے تو ہم آپکے فقرات دافع البہتان مین درج کرتے ہین آپ کو
سید الاتہام بناتے ہین آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ جناب مولانا علی بخش
خانصاحب جج گورکہپور نے ایک کتاب مسمی بتائید الاسلام تحریر فرمائی
ہے جسمین مجھپر بہت سے اتہام کیے ہین اگرچہ مین ایسی باتون کی
کچھ پروا نہین کرتا مگر بہت سے دوست بھی ہوسکے کہ جن اتہامات کو
سید الحاج نے اتہاما ہماری طرف منسوب کیا ہو اونکی نسبت بالابحث

واستدلال صرف اتنا لکھہ دو کہ حقیقت مین وہ تمہارا عقیدہ ہے کہ نہین یا تمیز اتہام ہے پس مین اونکے ارشاد کی تعمیل کرتا ہون الغرض اقول سبحان اللہ سے وزیر چنین شہریار چنان + جہان جمعین نگیر د قرار چنان + بھلا یہ تو مین جیتنا کہ آپکو دوستونکو یہ بات آپ سے پوچھنے کی کون ضرورت تھی بچند وجہ موجہ اول یہہ کہ آجتک کسی شخص نے کبھو اپنی نسبت لغویات مین اقرار کیا ہے کہ ہان فلانی بات جو مین لکھہ چکا ہون وہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ کیا یہ جو تہذیب الاخلاق اون دوستون سے یہان آپ نہین سمجھتے ہین تیسرے یہہ کہ اسقدر شرح کرنا اتہامات کی آپکو کون ضرورت تھی فقط اتنی بات کافی تھی کہ یہہ سب جھوٹھہ ہے اور خلاف فطرت نیچریہ کے ہے انبیاء علیہم السلام پر لوگون نے اتہام کیا ہے مین کس گنتی و شمار مین ہون بقول شخصے برہما تو کی کہا یہ بات کہ مین کچہہ پروا نہین رکھتا یہ کلمہ آپکا بہت صحیح ہے بلکہ اصح ہے اور مین آگے بھی خدمت والا مین اپنے نامہ مین تحریر کر چکا ہون کہ اگر آپکو بدنامی کا ڈر ہوتا تو آپ گردن مروڑی مرغی کا ہیکو کھاتے اور حکم اتناع ساتھہ نصاری کے بابت اکل و شرب جو کہ اہل اسلام مین مثل آفتاب نصف النہار کو ہی کا ہیکو دیتے اور برادر ونکو مثل مولوی محمد فصیح صاحب غازی پوری اور اونکے صاحبزادگان وغیرہ کو سمیٹتے

جامۂ نیک نامی والحاد اسد لقالے نے آپ ہی پر قطع کیا ہے لہذا
بندہ کہ دکیل ہے اوی سبیل ہو آپکے اتہامات آپ ہی پر پھیک مارتا ہے
سید الحاج صاحب کو نہین وہ بہاتا ہے کہ وہ کام اپنا دے چکے ہین
اب ہم ہین اور آپ ہین اس اتہام مصنوعی پر ایسے حاجی صاحب
صاف ہین **قولہ** آپ فرماتے ہین کہ سید الحاج فرماتے ہین کہ مجموعہ
موجودہ اسلام مخاطب یعنے میرے نزدیک باطل ہے یہ محض
اتہام ہے میرا یہ عقیدہ نہین ہے مین نے ایک مقام پر جہان
یہ بحث کی ہے کہ مذہب مختلفہ مین سے کونسا مذہب صحیح ہو سکتا ہو
اور بعدہ ایک لنبی تقریر بیان کی ہے کہ مذہب اسلام کے سوا اور
کوئی مذہب صحیح نہین ہے نہ ہو سکتا ہے وہان مین نے لکھا ہے
کہ اسلام سے مراد یہ مجموعہ احکام نہین ہین کیونکہ ان مین احکام منصوصہ
اور اجتہادات اور قیاسات سب شامل ہین جنمین خطا کا احتمال ہے ہمتمام
بر میری مراد مذہب اسلام سے صرف احکام منصوصہ ہین پس یہ کہنا
کہ مخاطب کے نزدیک مجموعہ موجودہ اسلام قطعا باطل ہے کیسا غلط اور
کتنا بڑا اتہام ہے الخ **جواب** پہلے تو اس تحریر مین آپ ہی دہرلیے
گئے کیا معنے کہ جب آپ خود ہی اقرار کرتے ہین کہ اسلام سے مراد
یہ مجموعہ نہین ہے اس سے کیا مطلب لیا جاوے آیا یہ اشارہ

اور انگریزونکے بابیل کی طرف ہے تو یہہ بالکل غلط ہے کہ وہان اجتہادات و قیاسات کہان ہین یہہ تو فقط فقہ و حدیث و اجتہادیات ائمۂ اربع پر رجوع ہے جس کہ اہل اسلام مین کفر کا فتوی صاف صاف بلا اختلاف سنی و شیعہ دونون مین آپ کی نسبت ہوگیا ہے عقیدہ باطنی آپکا ہویدا ہوگیا ہے ای سبحان اللہ ایسے ہی باتونکو آپ ہمدردی قومی اور خیرخواہی اسلامی قرار دیتے ہین یہ تو مشتق من بالکل الحاد ہے آج ہمکو ثابت ہوا کہ آپ امت محمدیہ کو گمراہ کرتے ہین اور یہہ دیکہو سب و شتم جو آپ واعظین اور صوفیہ پر فرماتے ہین اسکو بہی اہتمام کیجئے گا تقریر نمبر ۲۳ پرچہ یکم محرم ۱۳۰۸ ہجری ہاین قولہ واعظین اور پیرجی صاحبون کو مکار اور خدا کا دشمن لکہا ہے اور جو مولوی تفسیر و حدیث پڑہاتے ہین اونپر دجل اور خوار ہونیکا الزام لگایا ہے اور تقریر نمبر ۲۷ پرچہ ۱۵ محرم کا خلاصہ یہ ہے قولہ کہ جو احکام درباب معاد کے بعد موت کے ہین جنکو ہم دیکہہ سکتے ہین نہ چہو سکتے ہین وہ سب اصل نہین ہین بلکہ تمثیلی ہین رنج روح سے مراد عذاب قبر ہے اور کٹ ملا ؤنکے اس فتوے سے کہ عذاب قبر سے انکار کیا اور معراج سے منکر ہوئے اور شیطان کے وجود جداگانہ جاننے سے نص قرآنی کا انکار بلا کچہ ڈرنا نہ چاہیے اور تقریر نمبر ۲۹ پرچہ مذکور کا خلاصہ یہ ہے قولہ

بعض اہل اسلام نے جو یہ عہد کیا تہا کہ تمام رات نماز پڑہین گے اور ہمیشہ روزہ رکہین گے کبہو روزہ نہ چہوڑین گے عورتا سکے پاس کبہو نہ جاوین گے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکو منع کیا اس حدیث سے بڑی سند ملتی ہے کہ اصلی عبادت یہ ہے جو قانون فطرت کے مطابق ہو تمام قوای انسانی جو پیدا ہوئے ہین اسلیے نہین جو بیکار کر دیے جاوین بلکہ سبکو شاداب رکہنا چاہیے ادا ے فرائض اصلی عبادت ہے مگر جو اوسکے سوا اور عبادت ہے ہم اوس سے بحث کرتے ہین ایک بڑی غلطی مسلمانون مین یہ ہے کہ اونہون نے زہد و ریاضت کو صرف راتونکو جاگنے اور ذکر و شغل کرنے اور نفل پڑہنے اور نفل روزے رکہنے پر منحصر سمجہا ہے قطع نظر اسکے اونکا ایسا کرنا اور حد اعتدال سے گذرنا مقصود شارع ہے یا نہین اور قانون فطرت کے خلاف ہے الی قولہ ہم تسلیم کرتے ہین کہ وہ عبادت صحیح اوسکے سوا اور نیک باتون کو عبادت نہ جاننا جو اونسے زیادہ مفید ہین ایک جہوٹا خیال ہے الخ پیر نمبر ۳ پرچہ یکم ربیع الاول سنہ ہجری قولہ خدا نے جو ہمپر فرض کیا ہے وہ بہت تہوڑا ہے اگر ہم یزید وا لا ینقص کے مضمون پر یقین کرین تو صرف فرائض کے ادا

قطعاً بہشتی ہین یعنی اوپر کی نیکی وہ نادان خدا پرست بننے سے حاصل
نہین ہوتی ہمکو دینداری کے لیے دنیا کے کامون مین مصروف
رہنا چاہیے محرمات شرعی سے بچنا اور مباحات شرعیہ کی مزے
اوڑانا اور دنیا کو نیک کامون مین برتنا ہی سب سے بڑی نیکی
اور اصلی عبادت ہے الخ بہر تقریر نمبر ۲۷ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین آپ کا
یہ قول ہے **قولہ** یہ بات سچ ہے کہ ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے
اختلاف ہے ہم تقلید کو تسلیم نہین کرتے مذہب کو تقلیداً قبول نہین کرتے
تحقیقاً اوسپر ایمان لانا بہتر جانتے ہین الخ **اقول** اب فرمائیے کہ یہ آپکے
پرچہ ہاے تہذیب الاخلاق خانہ ساز مین اڈیٹر صاحب اخبار نے
الحاق کیا ہے یا جناب حامی الحرمین نے لکھدیا ہے جو آپ اتہام
تباتے ہین منہ کی کہاتے ہین اب ناظرین منصفین ملاحظہ فرماوین
کہ جناب مولانا علی بخش خانصاحب بہادر نے رسالہ تائید الاسلام صفحہ
۴۳ مین نسبت سید الاتہام صاحب کے معذرتاً یہ لکھا ہے **قولہ**
کیا انصاف اسکا نام ہو کہ خود ہی نیچرل است ہو پر آپ افتخار کرین اور
جب مین وہ لفظ آپکے شان مین لکھون تو بدمذہب بخشت لفظ بیان
کیا جاوے اور مسلمانون کے متقدمین و متاخرین اکابر دین
کے سب و شتم سے لکھے کیونکہ آپکو ذرا بھی تامل نہو خیر بالعموم کا ذکر

رہنے دیجئے خاص اس خاکسار جو کہ ناصح سرکار ہے اوسکو بھی حسنوہ والاٹ نے محروم نہین کیا قید اسلام سے خارج کر کے نسخہ اس شعر کا ٹھہرایا ہے سے گر اسلام اینجنیت کہ واعظ دارد۔ وائے گر در پس امروز بود فردائے۔ اپنے نمبر ۲۳ یکم محرم الحرام ۱۳۱۲ھ کے پرچہ کو ملاحظہ کیجئے کہ حدیث صحیح پر ایمان اور یقین لانے کے گناہ پر تو مجکو آپنے کافر ٹھہرا دیا اور اوسکے انکار کرنے پر آپ تو مسلمان بنے رہے اور عبارت مذکورہ سے آپکے اسلام کا حال بھی ظاہر ہوگیا کہ جس اسلام کے آپ حامی ہین وہ مغائر جمہور اہل اسلام ہے اور مجموعہ موجودہ اسلام کو آپ مٹانے والے ہین لیس مین تو مقلد آپکو دشمن اسلام کا نہین جانتا نہ کہتا ہون جو مطابق آپکے مقاصد کے اکابر دین فلاسفۂ متقدمین نیچرل اہٹ صاحبون کے ہے اور جنکا حال کتاب شہاب ثاقب مین بہے کسیقدر لکہا گیا ہے بلکہ اوس مذہب مٹانیوالا بیان کرتا ہون جسکے ابطال کا آپ تشدد کر رہے ہین اور جو میرے نزدیک بلکہ جمہور اسلام کے نزدیک صحیح اور مرضی خدا و رسول ہے وہ فرقۂ ناجیہ نہ تو قائل یہود و نصاری کا ہے نہ عقائد ہم لوگونکے خلاف اور مخالف کتاب و سنت کے ہین آپ کو بیشک مخالفت کلی اس مذہب اسلام سے ہے تو انقلاب دینے والا اسلام کا یا کسی دوسرے

انتساب کے ساتھہ مین نے اگر کسی جگہہ لکھا کیا گناہ کیا ہر چند کہ تحریرات
مذکورہ بالا سے خود ہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور والا کو اسلام سے
کیا اختلاف شدید ہے تمام اصول و فروع مین آپ کو گفتگو ہے
مگر سیقدر تصریح تحریرات شریف سے جو مستنبط ہوتے ہین اونکی
تفصیل یہہ ہے الی قولہ مخفی نرہے کہ تحریرات و تالیفات والا سے
جو عقائد جناب کے مین بیان کرنا منشا سمجھتا ہون عقیدہ اول وجود
اصلی مادہ عالم کا ازلی و ابدی و ناقابل فنا و لازم ذات باری تعالے
و عین ذات باری ہے وہ بھی ایک صفت ہے ذات کی اور صفات
عین و ذات عین صفات ہے لامحالہ القدم ذات باری کا مادہ وجود
عالم پر نہین ہے جیساکہ ذات کو دیگر صفات پر تقدم نہین ہے اسیطرح
عالم پر بھی نہین ہے گو تشخصات کا تبدل ظہور مین آوے مگر اصلی وجود
ناقابل فنا عالم کا عین ذات ہے پس وہ ذات باری تعالے خالق مادہ
اصلی عالم نہین ہوسکتی نہ اوسکے فنا کرنے پر قادر ہے کیونکہ کوئی ملزوم
اپنے لازم کی دفع کرنے پر یا کوئی ہستی اپنے وجود کے معدوم کرنے
کی قدرت نہین رکھتی الخ عقیدہ دوم ذات باری علت تامہ وجود
ہر شئے کی نہین ہے بلکہ علت بھی ایک معلول اول کی علت ہے باقی
جسقدر معلول ہوتے جاوینگے وہ اپنی اپنی علت سے قائم ہووینگے

یا یون کہو کہ علت العلل و علت ثانیہ مالم ہر معلول کی علت قائم ہو گی
لامحال ذات باری ہر شے کی علت ناقصہ ٹھہری نہ تامہ پس خالق کل
شے کہنا ذات باری تعالے کو حقیقت مین غلط ہو جائیگا گو مجازاً صحیح
ٹھہرے الخ عقیدہ سوم اصلی وجود مادہ عالم کا جب ناقابل فنا ہے
اور وہ عین ذات باری ہے تو قیامت کے دن فنا ہو جانا اوسکا
ممتنع بالذات ہوگا وکل من علیہا فان صحیح نہ ٹھہرے گا الخ عقیدہ
چہارم اصلی مادہ وجود عالم کا صلاحیت و قابلیت تشخیصات و تغیرات
کے رکہتا ہے ورنہ ظہور مین آنا اجسام مفقودات کا متعذر ہو جاتے
کیونکہ مادی ہونا عالم کا قابل انکار کے نہین ہے لامحال ذات باریتعالے
مادی ہے یا یون کہو کہ وہ مادی و غیر مادہ سے مرکب ہے یا محل
مادہ کا ہے الخ عقیدہ پنجم ذات باری تعالیٰ عین صفات ہے
اور صفات عاین ذات ٹھہرین اور مفہوم ذات واحد کا قابل تعدد نہین
ہوگا لیکن مفہوم صفات کا بے متحد و غیر متعدد ہوگا پس یہ کہنا
غلط ٹھہریگا کہ مفہوم ذات و صفات کا باہم متمیز و متغایر ہے اور متحد بالذات
مین حقیقت علم و قدرت وغیرہ متحد الحقیقت ہونگے الخ عقیدہ ششم
ذات باری تعالے پابند قانون فطرت یعنی نیچر کے ہے جو اوسنے
مقرر کر دیا ہے اوسکے توڑنے یا تبدیل و تغیر کرنے پر آپ اوسکو

اختیار نہیں ہے بلکہ ممتنع بالغیر ہو گیا ہے الخ عقیدہ ہفتم
دوسرا علۃ العلل کسی دوسرے عالم کا ممتنع عقلی نہیں ہے گو ہمکو
اوسکا وجود نظر نہ آنے سے یقین کا مرتبہ حاصل نہو سکے مگر تو بھی
شبہ وجود دوسرے علۃ العلل کا زائل نہیں ہو سکتا الخ عقیدہ
ہشتم سوائے عقل کے کوئی رہنما نہیں ہے اور حسن و قبح
تمام اشیا کا احکام عقلی ہے نہ شرعی لہذا باوجود قانون قدرت
کے یعنے نیچر کی بعثت انبیا کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انبیا
صرف نیچر کے حالات بیان کرنے والے ہین خود کوئی چیز نہین
لاتے ہین نہ خلاف نیچر کے تعلیم کرتے ہین غایۃ الامر یہہ
کہہ سکتے ہین کہ انبیا علیہم السلام نیچرل اسٹ فلاسفہ سے کچھ زیادہ قانون
فطرت سمجھے ہونگے مگر پھر بھی اسوقت خاص ہین جسمین وہ مبعوث
ہوئے تھے نہ اسوقت ہین کہ زمانہ ترقی علوم کا ہے اور لاکھون
نیچرل اسٹ موجود ہین اور وہ خود پیغمبر ہین جو لندن مین ایڈیسن و
اسپنسر تھے اور اسصورت مین ختم ہونا نبوت کا نبی آخر الزمان
پر صحیح نہ ہوگا الخ عقیدہ نہم قانون فطرت یعنے نیچر کے خلاف
کوئی امر ظہور مین آنا ممکن نہین ہے لہذا معجزات انبیا پر یقین لانا
صحیح نہوگا کیونکہ قانون فطرت مقتضی اس امر کا نہین ہے کہ موسی

کی لکڑی سانپ بنجاوے اور آسمان سے علاوہ معمولات کے
وہ چیزین برسین جنکا ذکر کتب آسمانی مین ہے اور دریاے نیل لکڑی
کے مارنے سے دو حصہ علیحدہ ہوکر ایک قوم کے واسطے
خشک ہوجاوے اور دوسری قوم کے واسطے پھر دریا بنجاسنے
اور من وسلوی نازل ہو اور ابراہیم کے واسطے آگ مین برودت ہوجو
ہوجاوے اور پتھر مین سے ناقہ پیدا ہو اور ہوا و پہاڑ و طیور
بحیر و لیقل کہ نبی کی تسخیر مین آجاوین اور جن و شیاطین جنکا وجود فی الخارج
نہین ہے قوای جسمانی انسانی ہین اور فرشتے بھی انسان کی
صورت بنا کے انبیا کے پاس حاضر ہون یا حضرت مریم کے
پاس حاضر ہو اور بغیر طریقہ نیچر کے حضرت مریم حاملہ ہوجاوین اور
ایک دن کا بچہ پیدا ہوتے ہی انسان کامل العقل کی طرح باتین کرے
بلکہ نبوت کا دعوی کرے اور مٹی کی چڑیان بناکر روح پہونکے اور
وہ اچھے خاصے طیور ہوجاوین اور مردہ جی اوٹھے اور آفتاب ایک
نبی کی دعا سے ٹھہرا رہے اور تھوڑا سا کہانا بہت سے آدمیون
کو سیر کردے اور سیرا و تنے کا اوتنا بنا رہے اور ایک مشت خاک
سے کفار محاربین کو شکست حاصل ہو اور پیشین گوئی کرسکے
وغیرذلک من المعجزات جونکہ یہہ باتین قانون فطرت کے توڑنیوالے

ہین اور اونکا وجود وقوع ناممکن سے ہے لہذا نہ تو وہ معجزات صحیح ہین نہ اونکی خبر جس کتاب آسمانی ہین ہے نہ وہ صحیح ہے کیونکہ خدا کا قول اوسکے فعل کے موافق ہونا چاہیے الخ اب اسکے بعد مولانا صاحب نے بطور جواب کے صفحہ ۳۷-اور اوسی رسالہ ہین کل عقائد آپکے جو ۳۰ ہین تحریر کرکے فرماتے ہین آپکو شرماتے ہین جو آپ اتہام بتلاتے ہین **قولہ** یعنے جب یہہ عقائد آپکے ظاہر ہوگئے تو اب قرآن مجید کی جزم و یقین کا حضور والا کیواسطے کیا موقع باقی ہے جسقدر عبارات البطالی اجماع است و اتباع جمہور و البطال صحت احادیث و اصول و فقہ وغیرہ دینیات کے باب ہین آپنے لکھی ہین اور آزادی رای کا آرٹکل ہی تحریر فرمایا ہے جو مسلمات عموماً یقیناً ہین مانع انکار کا نہین ہے سب کو پیش نظر رکھکے مہربانی فرماکے تمام الفاظ قرآنی کا طریقہ بتادیجیے ورنہ صاف فرمادیجیے کہ حدیث سے انکار کرنا باوجود صحت قرآن شریف کے مسلمانون کو کلیتاً ہمارے طرف سے بد اعتقاد نہین کرتا تھا لہذا بالفعل قرآن کی صحت کا اقرار بظاہر مناسب سمجھا گیا ہے ورنہ جو فلسفہ مزاج ہماری اصلی غرض سے واقف ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ ہمارا اصول مقررہ کیا ہے اور اوس سے صحت کلام اللہ خود ہی نہ مانین گے خصوصاً جبکہ ہمنے

قاعدہ کلیہ مقرر کردیا ہے کہ علوم جدیدہ و نیچر کے خلاف جو قول ہو
نہ وہ خدا کا کلام ہے نہ رسول کا اور بالبداہت قرآن شریف مین معجزات
انبیا و نزول اشیاء غیر معمول خلاف نیچر کا لبطور عذاب کے آسمان
سے مذکور ہے وہ نیچرل تہا لجی کے بالکل خلاف ہے اور سات
آسمان قابل انشقاق و انفطار و گردش و عدم وجود اور تمام کیفیت موجود
اور اونکے مذکور ہے جو پیغمبران یورپ مسٹر اڈلیسن و اسپنسل وغیرہ کے
خلاف ہے اور خالق کل شئ کا دعوی اوس علۃ العلل کا بیان ہوا ہے
جو صرف ایک معلول اول مادہ وجود عالم کے علت ہو سکتا ہے اور
قیامت کے روز ٹوٹ جانا تمام انتظام نیچریہ کا بیان ہوا ہے
اور ایسے اشیا کے ایمان لانے کے تاکید ہے جسکا وجود فی الخارج
محسوس نہین ہے مثلا صراط و میزان و جنت و نار و حور و قصور وغیرہ
اور استغراق مین احکام نازل ہوئی ہین و قصۂ آدم و ابلیس کا ایسا
بیان ہے کہ سوای تاویلات سے اصل و اپنے خلاف نیچر کے واقع
ہے تو قول و فعل کے عدم مطابقت لازم آتی ہے ورنہ وہ کلام الہی
کسی نیچر کے نہین ہو سکتا باقی رہا یہ امر کہ آپ زبردستی مسائل فلسفہ منطقیہ
ملاکر تاویل کرتے ہین اور استغراق مین دلیل منطقی قائم کی گئی ہے اور
بحث ابلیس مین قوای انسانی کا قصہ بنایا گیا ہے اور افلاک مین تاویل

تخمینہ کرکے بغیر مصارف حقیقی کے معنی معدوم کیے جاتے ہیں
جسقدر وسائل ہیں یا عقل و انصاف سے دیکھنے والے ہیں وہ
خرافات ہونا ایسے تاویلات کا آپ سمجھ لینگے اور جب اس اصول
کو دل مین جما لیا جائیگا کہ ہان اگر وہ تاویلات صحیح نہ ٹھہرین تو قرآن کلام الٰہی
نہ رہے تو وہ لوگ صاف کہدینگے کہ آپکی اصل غرض اور کچھ نہین ہے
سواے اسکے کہ پہلے تو معقولات غیر مذہبون کے صحیح مان لیے
جاوین اور یہ اقرار کیا جاوے کہ اگر وجود اس اغراض کا مذہب اسلام
اور قرآن مین پایا جاوے تو مذہب باطل ہے اور قرآن کلام اللہ
نہ رہیگا بعدہ ایسی تاویلات واہیات بیان کیے جاوین جس سے
مسلمان جاہل تو آپکو حامی اسلام سمجھین اور معترضین و عقلا ہنستے ہنستے
لوٹ لوٹ جاوین اور دو حرف ہین اوس تاویلات کو باطل کر دکھاوینگے
اسکے بعد تو آپکو بطلان مذہب اسلام و کتاب اللہ کے سوا کچھ
چارہ نہ رہیگا حالانکہ آپ کو یون کہنا چاہیے تھا کہ جو کچھ قرآن شریف میں
ہے وہ قطعاً و یقیناً کلام الٰہی اور واقعی ہے اگر فلاسفہ کا کوئی قول
اوسکے خلاف ہے تو غالباً فلاسفہ مذکورین کی تحقیق غلط ہے اور
اونکو دہوکا ہوا ہے جیسا کہ ہمیشہ تجربات سے ثابت ہوتا رہا ہے
آج تک زمانہ میں فلاسفہ نے کوئی بات مسلمات میں ٹھہرائی ہے

معبدہ وہ سب باطل قرار پائی ہے تو مقابلہ قرآن شریف کے
اقوال عباد کا اعتبار کلی کر لینا اور کلام الٰہی کو یا تو جھوٹا سمجھنا یا واہیات
تاویلین کرنی کیا ضرورت ہین برعکس اسکے پہلے اپنا الیقین کامل
اہل یورپ پر جماتے ہین اوسکے بعد جو قرآن شریف مین معنی پہنانے
ہین اور کتاب اللہ کو ہر زمانہ کے فلاسفہ کی رائے سے تابع بنانے
ہین ورنہ صاف ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن شریف باطل ہو گا وجہ اس
سارے فساد عقیدہ کی یہ ہوئی ہے کہ دلمین یہ بات جم گئی ہے
کہ حکماء یورپ جو کچھ فرماتے ہین وہ سب صحیح اور ناقابل ابطال ہے
پس جب دیکھا کہ حدیث نبوی یا اصول فقہ یا مسائل فقہیہ یا اقوال علماء
دین اوسکے خلاف ہین تو قطعًا یہ امر طے کر لیا گیا کہ اونمین سے کسیکو
مت مانو باقی رہا قرآن شریف پھر پہارے معنی پہنا لئے جاؤ اور
آم کو املی بتائے جاؤ کچھ نہ کچھ کہے جاؤ صاف انکار کرنے سے انقطاع
کلی مذہب اسلام سے ثابت ہو جائیگا اور پھر کوئی ہمارے مذہب جدید
وملت نیچریہ مین داخل نہو گا چہ حال نیچر ابست مثنا حیوان کا ہے کونسا
مسلمان کان لگا کر سنتا بھی نہین ہے وہی حال ہمارے مقولات
کا ہو جائیگا میرے نزدیک اسکے سوا اور کوئی بات نہین ہے حمایت
اسلام اور خیر خواہی قومی کا مجرد دعوی ہے ورنہ انقلاب واستیصال

دین اسلام و ترویج ملت جدیدہ کے سوا اور کچھ مد نظر نہین ہے
اب عقلاے اہل اسلام کو غور کرنا چاہیے کہ بالفرض حضور والا طریق
تحصیل معاش دنیوی تو سکہا تے ہین مگر آخرت مین تو مستحق جہنم
بنا تے ہین پہر یہ کیا خیر خواہی قومی ہے اس سے تو وہی لوگ بہتر
ہین جو صاف و صریح مذہب اسلام کے مخالف ہین کیونکہ اونکے دہوکے
مین کوئی نہین آتا مگر یہان سخت مغالطہ در پیش ہے کہ تمام اصول
و فروع مذہب اسلام کا استیصال کر رہے ہین اور دعوی یہ ہے
کہ ہمتو حامی اسلام ہین لامذہبونکے اعتراضات کو قبول کرے
انکار کرتے چلے جاتے ہین کہ دین اسلام مین وہ بات نہین جسپر
بناے اعتراض ہے ہان اگر وہ بات نکل آوے تو مذہب اسلام
باطل ہے پہر جواب اعتراض کا ایسا دیتے ہین جو ہر ایک ذی شعور
سمجہتا ہے کہ محض بناوٹ ہے لامحالہ ابطال مذہب اسلام کا کس
خوبصورتی سے آپ کر رہے ہین کہ دونون طرف رضامندی ہوجاے
یہ نہین کرتے کہ جس اصول پر کہ معترض کا اعتراض ہے اوسکو جانچین
اور سوچین کہ وہ خود ہے وا ہیات ہے پہر اوسکی بنا پر مقابلہ کلام خدا
و رسول کہڑا ہونا اور اپنے ہی گہر مین آگ لگانا کیا ضرور ہے پہلے
تو معترض اپنے اعتقادی مسئلونکو بدیہی اور یقینی کر دکہا دے تب

اہل اسلام کے سامنے آوے اور تماشا یہ ہے کہ اہل اسلام کو
دھمکی کے مارے ڈالتے ہین اور علوم جدیدہ کے برخلاف
مسلمات اہل اسلام کے ہے اور علماء اسلام جواب دینے
مین عاجز ہین حالانکہ مین یقین سے کہتا ہون کہ کوئی مسئلہ
علوم جدیدہ کا جو مذہبی اور قطعی ہو ایسا نہین ہے کہ جسکے
خلاف قرآن شریف مین ہو اور جو فلاسفہ جدیدہ قرآن شریف کے
خلاف بیان کرتے ہین وہ اسی قسم کے مسائل ہین جنہین محض اٹکل
اور قیاس ناقص وڑاتے ہین بدیہی اور قطعی نہین کر دکھاتے ہین
اور پھر اپنے تعصب وغرور سے جسکا قول پاتے ہین اوسپر ہنستے
ہین مگر ہمارے جناب مخاطب اونہین کو یقینیات مین سمجہ رہے ہین
لہذا مجکو منظور ہوا کہ مین یہ سوال کرون کہ بسم اللہ علوم جدیدہ کا جو مسئلہ
آپکے علم و یقین کے نزدیک قطعی ہوا ہوا وسکو آپ خدا کو حاضر و ناظر
جان کے پیش کرین اور ثابت کرتے جاوین اور ہماری کتاب
وسنت واجماع امت سے مخالفت اوسکی دکھاتی جاوین اور ہمسے
ہر ایک کا جواب شافی وکافی عقلی ونقلی وبدیہی لیتے جاوین طعن و
تشنیع ودھوکے بازی سے تو اہل اسلام ڈرتے نہین لبس فلاسفہ
قدیمہ وجدیدہ کی طرف سے آپ خم ٹھونکے کے میدان مین آوین

اور خلاف بات اہل اسلام کو بدیہی و خلاف عقل اہل تمیز دکہاتے ہو ورنہ اس کہنے سے کیا ہوتا ہے **قولہ** کہ ایڈیسن اور اسٹیل کے کچھ ضرورت نہین ہے مقدس لوتھر کی ضرورت ہے الخ **اقول** یہہ تو مولانا صاحب جزاک اللہ و سلمہ اللہ نے آپکو آڑے ہاتھون لیا ہے آپکی فلسفیت کو خوب تہ و بالا کیا ہے مگر اب مین یہہ کہتا ہون کہ یہہ جو چند عقیدے آپنے تراش کے نسبت ذات باری تبارک و تعالی شانہ کی اشیٔ قابلیت منطقی کو بگہارے اور ذات باری کو علت اول اور علۃ العلل بنایا ہے اس سے کیا ہوتا ہے یہہ تو آپکے مقتدای فلسفہ بہت کچھ بہک بار گئے ہین آخر کو اسمین بہی ہمارے علماء سعادت شعار سے ہار گئے ہین بلکہ ریزہ ریزہ بیکار گئے ہین پہلے تو ہمسے اسکا خلاصہ سن لیجیے **قولہ** حکماء فلسفہ یونان ہین دو قسم کے تہے ایک مشائین اور دوسرے اشراقین مشائین کا تو یہہ مقولہ تہا کہ پہلے عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل ثالث اسیطرح عقول عشرہ قرار دیکر کل کائنات کا ثبوت بتاتے تہے اور ہمیشہ ہمارے علماء اسلام نے بعد دلائل بسیار کے یہہ جواب دیا تہا کہ اگر تمہارا قول صحیح ہے تو ہم یہہ کہتے ہین کہ جسے تم عقل اول کہتے ہو اوسکو ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے لیکن جنس ایک ہی ٹہری

مثلاً آنا اور جون یسان جنس واحد ہے مگر لہجہ وزبان کا فرق ہے
اور اشراقین کا شاید یہ بیان تہا کہ خدا نے سب کچہ بنایا اور وہ
ایک بڑا خدا حکیم ہے مگر اب اسکو کچہ دخل نہین ہے ہم فاعل مختار
ہین الخ اقول سو یہ بالکل خلاف عقل ظاہر ہے کہی بہی ہے الیقین ہے
کہ اسکو آپ بہی نہ مانین گے اب رہے آپکے مقتدا نیچرل اسٹ
تہالجی یہہ فیثاغورس ہین انکا یہ مقولہ چلا آتا ہے قولہ کہ یہ عالم قدیم
ہے اسکا کوئی بانی نہین ہے فقط اسمین ایک مادۂ شخصی ہے
اوس سے ہر ایک وقت ہر شے کا نمو و عدم ہوتا چلا آتا ہے الخ
اقول سو اسکو ہم لوگ اور سب اہل دانش وعقل مالیخولیا اور جہل مرکب
خیال کرتے ہین اسواسطے کہ فعل بغیر فاعل کے سرزد نہین ہوسکتا
اسکی نظیر یہہ ہے کہ مثلاً قلم دوات کاغذ ہم سب موجود کردین مگر
جب تک کہ کوئی فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے ایک حرف کاغذ
پر نہ برآمد ہوگا یا یون سمجہو کہ گہڑے آپکے جیب مین ہے اور اوسکو
آپکے فلسفہ نیچرل اسٹ جدید صاحبون نے موافق گردش فلکی کے
گہڑے اور منٹ اور پل خوب جانچ کے بنایا ہے والا چار پہر کے
یا ہفتہ کے بعد اگر نہ کوئی چاوے تو جس منٹ پر کہ سوئی جا ٹہرے گی
ہزار برس تک نہ تجاوز کریگی تو اب ثابت ہوا کہ کوئی اسکا کوکنے والا ہے

اسیطرح فرض کرو کہ یہ عالم ایک بڑا گھر ہے اور حکیم مطلق نے اسکو
اپنی حکمت بالغہ سے ایک ترکیب میں ایسا بنا دیا ہے کہ وہ موافق
اوسکی خواہش کے دائم اور قائم ہے اور پھر دیکھو موافق تشخیص حکما
کے بھی ہمارا قول صادق آتا ہے کیا معنے کہ حکما کا اسپر اتفاق
ہے کہ اگر سورج نہ نکلے تو کوئی پھل اشجار میں پختہ نہو سب خام رہین
اور اگر ماہتاب نہ طلوع ہو تو کسی پھل میں شیرینی نہ آوے اسی طرح
انتظام عالم سات ستارون اور گردش فلکی سے متعلق ہے
لہذا عدم ذات باری تعالے شانہ کسی طرح سمجہ مین نہین آتا ہے
اب آپکے منطقی قواعد پر مین آتا ہون بعونہ تعالی آپ کو سناتا ہون جو
پنجاد کہاتا ہون اقول پہلے جاننا چاہیے کہ مفہوم شے تین حال
سے خالی نہین یا عدم اوسکو بہ نفس تہ اولی ہوگا و جانب وجود
مغلوب اور ظاہر ہے کہ ترازو کے دو پلے جبکہ برابر وزن ہون
جہک نہین سکتے اور مغلوب بدرجہ اولی نہین جہکسکتا پس جانب
مرجوح ہرگز نہ ہوسکے گی ایسے چیز بالضرور محال ہے جیسے وجود
و عدم بلکہ اجتماع نقیضین یا وجود اسکو نفسہ اولی ہوگا پس عدم اسکو
مغلوب و محال ہوگا ورنہ ترجیح المرجوح ممکن ہوسکے اوسکا وجود واجب
ہوگا یا اپنی ذات مین نہ وجود اولے ہوگا نہ عدم بلکہ تابع اپنے علت کا

ہوگا اگر ملت وجود ہوتا ہے ور نہ غیر ثابت اسکو ممکن کہتے ہین
اور جو بھی کوئی شق نہین اور ظاہر ہے کہ جیسے زید عمرو سے
معنے انسانیت ہم سمجھتے ہین ویسے زید و دیوار سے نہین
سمجھتے بس جبکہ نفس الامر مین تب ہمارے فہم کے ایک علاقہ
کو مجہولة الکنہ ہی ہو ما بین زید و عمرو مشترک نہین کیسے ہم معنی
انسانیت واحد متعدد کو من حیث ہو متعدد سے سمجھ سکتے ہین
اور زید و دیوار سے نہین سمجھتے لیس بالضرور ایک علاقہ
ہوا مشترک اوسی سے انسانیت کو ہم انتزاع کرتے ہین اور
وہ مطلق ہے اشتراک و امتیاز کی قید سے کہ بنظر اشتراک مشترک
و بوجہ خصوصیت ممتاز بنفسہ کیونکہ مقید کہتے ہین جو بوجہ خاص اوسی
قید کے ساتھ ہو جس قید سے لیا گیا ہے اور مطلق کے
دو معنی ہین ایک یہ کہ اوسمین اعتبار عدم قید کا کرین یہ بھی مقید عدم
قید سے ہوگیا کو لحاظ مین ہی سہی دوسرے جسمین نہ اعتبار
قید ہو نہ عدم اعتبار قید لیس اس معنی سے مطلق کی صفت یہ ہے
کہ وہ بنفسہ موجود ہو سکتا ہے اور اس سے طرح طرح کی اعتبارات
واقعیہ و اختراعیہ خصوصیات منتزع ہو سکتے ہون کیونکہ انضمام
غیر ثابت مین متصور نہین اور بعد ثبوت کے انتزاع خصوصیت کا

ناشی ہیں واضح ہو کہ عقل جزوی کے نزدیک ثبوت و وجود در
اصل مطلق کو ہے متصور عمومیت و خصوصیت دو اسکی وصف اعتباری
گو واقعی لیکن اکثر مقلدین ذی مقراطیس یورپی اس مطلب کو نہیں
سمجھتے اس سبب سے کلی طبعی کے وجود کے منکر ہیں الحاصل
جیسے زید و عمرو سے انسانیت کے سمجھنے سے معنی انسان
فی الواقع مشترک ویسے ہی انسان و جمیع حیوانات سے حیوانیت
کے انتزاع سے معنے حیوان فی الواقع مشترک ویسے حیوانات
واشجار و گیاہ ہیں معنے جسم بڑہنے والے کے مشترک ویسے
جسم نباتی وغیرہ اجسام ہیں جو بظاہر ذی حس دریافت نہیں
ہوتے جسم مطلق مشترک و جسم و زوج وبالا ئلہ ہیں معنی جوہریت
و جوہر عرض ہیں معنے ممکن و واجب و ممکن سے وجود بمعنی بودن
مصدری منتزع ہے پس اگر ممکن کے لیے وجود حقیقی ہو وجوب
کے لیے دوسرا مقید محتاج اپنے مطلق کا ہوتا ہے کہ اگر
مطلق ہے نہیں کیونکر مقید ہو سکے اور محتاج ہونا واجب کا
بالبداہت باطل ہے یا یہ صورت ہو کہ وجود حقیقی وہی واجب الوجود
و شیونات اوسکے وہ ممکن موجود تو در اصل نہیں لیکن باعتبار
منشا کے ثبوت اونکو ہی او ر انتزاع وجود مصدری خود اون

تو نہین کا اولا و بالذات اوس سے منتزع ہو لیکن وجود حقیقی واجب
سے بالذات ہو یا بالتبع شیونات سے ہو یہی مدعا ہے
اسی مقام سے وجود واجب ثابت کیونکہ ہر خصوصیت محتاج
ہے اپنی ذات مین ثبوت و عدم ثبوت اونکو بنظر ذات
بالمساوی پس کل اپنے ثبوت مین محتاج واجب اور اسی مقام
سے وحدت الوجود ثابت اور توحید باہر کیونکہ اگر دو واجب
الوجود ہوں محتاج مطلق وجود کے ہوں پس بالضرور سارا
جہان اپنے خصوص ثبوت و اعتبار مین محتاج وجود مطلق ہوا
دوسری دلیل اسپر کہ ممکن موجود اصلی نہین یہ ہے کہ وجود حقیقی
ممکنات مین ممکن کا منشا ہو یا عین حقیقت ہو منضم یا منتزع اگر عین
حقیقت ہو پس وجود اوسکی ذات ٹھہری پس بالضرور وہ وہی احد
اولی بالوجود واجب ہے اور انضمام اور انتزاع بالبداہت
فرع ہین ثبوت منضم الیہ و منتزع عنہ کے پس بالضرور ممکن اعتبارات
واقعیہ و خود واجب منشا ہی سے ٹھرا اور وجود حقیقی اوسکا منشا
پس اسی مقام سے حصر ظاہر و باطن فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
و لیس کمثلہ شئی واللہ علی کل شئی قدیر ثابت اقول اب جناب
سید البرہان صاحب کی خدمت مین یہ عرض ہے یہ غرض ہے

کہ آپ کو اگر علم منطق فلسفہ نصاری میں دخل ہے تو کوئی قاعدہ
قانون قدرت نیچریہ ہماری تقریر کی رد میں لکھ کے اپنے اخبار
خانہ ساز میں جسکو لوگ تخریب الاخلاق مشہور کرتے ہیں چھاپ کے
مشتہر کیجیے یا حفظ علماء اسلام ذوی الاحترام کی شان میں اپنے
اتہام لگانے کو وعدہ کر آئے ہیں آپ تو باوریان حال سے
بھی کچھ ناقص العقل معلوم ہوتے ہیں اور یہ جو آپنے تقریر دافع
البہتان میں تحریر فرمایا ہے قولہ کہ ایجاد شریعت مخالف یعنی
میرے نزدیک ضرور ہے لعنۃ اللہ علی قائلہ و علی معتقدہ الخ
اقول اب فرمایئے کہ قول سید الحاج صاحب کا حسب تشخیص ہمارے
آپ پر صادق ہو گیا تو یہ لعن بھی آپ ہی پر آگری مولوی عبد العزیز
صاحب رحمہ اللہ اپنے کتاب تحفہ میں تحریر فرماتے ہیں قولہ
کہ جو کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو وہ لعن آسمان پر جاتی ہے اگر
جسپر لعن کی گئی ہے وہ مستحق اوس لعن کا ہے تو اوسپر آتی
ہے ورنہ لعن کرنے والے پر واپس ہوتی ہے الخ پس معلوم
ہوا کہ یہ جو آپ پر ہمارے جانب سے لعن کی بوچھار ہے یہ
آپ ہی کی لعن ہے جو درگاہ باری سے واپس ہو کر آسمان
سے برس رہی ہے شاید اس وجہ سے آپنے آسمان کے

وجود کا انکار کیا ہے جسکا ثبوت جناب مولانا محمد علی صاحب
تحصیلدار بلاری ضلع مرادآباد سے خوب دیا ہے پرچہ اخبار
نورالآفاق دیکھیے مگر آپ تو داد لینے سے شاید آپکو خبر نہین ہے
اب مین اطلاع دونگا پھر آپنے تاجی پر اسے تقریر کی نسبت سید الحاج
صاحب کے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ جناب سید الحاج
صاحب نے کیون ایسی سخت اور محض غلط بہتان صحیح کیے ہین مگر ظاہر
دو سبب اسکے معلوم ہوتے ہین اول صرف اس خوشی خیالی کا
حاصل کرنا کہ لوگ کہین جناب سید الحاج کو کہ واہ کیا مسلمان ہین
حضرت سلمان عالم ایسے ہی ہوتے ہین جب بدیا دن مین تشریف
لیجاتے ہونگے تو دو چار سلمان محلہ کے آدمی آپکو کہتے ہونگے
کہ واہ کیا لکھا ہے اور جناب سید الحاج خوش ہوتے ہونگے
و دیگر صحیح دوسرا سبب یہ ہے کہ جناب سید الحاج نے جب یہ
رسالہ لکھا ہے اوسی زمانہ مین حج کو تشریف لیجانے والے
تھے اونھون نے خیال کیا ہوگا کہ لاؤ حج کو تو جاتے ہی ہین تھوڑ
گناہ ہین سب کرلین حج کے بعد تو سب ہاتھ سے پاک ہو ہی جاوینگے
جیسے کہ بعض آدمی جب مسہل لیتے ہین تو خوب بدپرہیزی کرتے
ہین اور سمجھتے ہین کہ سب نکل جاویگا مگر سید الحاج کو معلوم ہوگا کہ

حج اور زیارتیں جو بشارتیں اونکو ملی ہوں ملی ہوں اور جو خطائیں اونکو معلوم ملا ہو جسکا تذکرہ آپ ہر نشانت فرمایا کرتے ہیں اور حج سے اونکے گناہ معاف ہوگئے ہوں اور آپ شبلی اور جنید کے مرتبہ پر پہونچ گئے ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ مگر حق العباد کبھی نہ حج سے بخشے جاتے ہیں اور نہ کسی بشارت سے پس اب آپنے جو اتہام مجھپر کیے ہیں جب تک میں نہ بخشوں نہ معاف ہونگے پس مقتضائے ایمانداری یہ ہے کہ اب آپ ورا حمد کا احترام بائیں اور گناہوں کی معافی چاہیے ورنہ روز جزا کو آپکو اپنے ان کرتوتوں کا مزا معلوم ہوجائیگا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم الخ راقم سید احمد جواب پہلے قول کا آپکے تو یہ جواب ہے کہ وہ بیان آپکا سراسر غلط ہے اسواسطے کہ بہ صافی الضمیر آپکا معلوم ہوتا ہے کہ آپ جب لندن تشریف لے گئے ہیں اور وہاں آپ ایمان سررشتہ نیچریہ پر لائے ہیں اور ہاں جناب خنزیری میز پر بیٹھ کے خوب مزے لےلیکر کھائی ہیں بقول آپکے خوب بامزے اوڑائے ہیں تو اب آپ سمجھ چکے ہونگے کہ خدا کے یہاں حصہ پایا معلوم لاؤ اور ونکو بھی اپنا شریک کرلیں کہ وہاں مصاحب ہم جنس ضرورت ہے چنانچہ جواری آپکی قریب ۱۲ اکے

بہیج بہی چکے ہین اور یقین ہے کہ اہل لندن سے بہی کچہ وعدہ
وعید درمیان مین آئے ہونگے کہ مناذی یادریان سے تو کچہ
کام نہ نکلا اب جناب سید البہتان صاحب کچہ کام بنائینگے
بقول شخصے گہر کا بہیدی لنکا ڈہائینگے انعام پائینگے
سو یہ خیر ہے مگر ہان اتنا ہوتا ہوگا کہ حواریان کمیٹی جو کہ نیچر مزاج ہین
وہ فرماتے ہونگے ہان مین ہان ملاتے ہونگے کہ واہ سید
صاحب کیا بات ہے روٹی کمانے کی خوب گہات ہے
اگر آپکی حیات بخیر ہے تو عنقریب سب ایک دین شتر بے مہار
ہوئے جاتے ہین ہندو مسلمان کوئی دن مین ایک ہی تہالی
مین کہاتے ہین اودہر ہندوون مین برہما سماج کی دہوم ہے
اودہر آپ کی ذات سے مذہب نیچریہ علی العموم ہے یہ کہنگے
آپ خوب مزے مین آتے ہونگے بغلین بجاتے ہونگے
میان عزازیل کو بہی شرماتے ہونگے کہ اونکو بہی یہ نہ سوجہی تہی
جواب سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین آپکو سوجہی حقیقت مین یہہ قول آپ پر
صادق آتا ہے بیت زبان زبان سے لڑے اور وہان تن
سے لڑے ٭ جو حکم ہوئے تو بندہ فرشتے خان سے لڑے
اب دوسری بات کا جواب یہ ہے یعنے آپنے جو فرمایا قولہ

کہ حج اور زیارات سے جو جو بشارتیں اونکو ملی ہوں ملی ہوں اور وہ
شبلی اور جنید کے مرتبہ کو پہونچ گئے ہوں الخ **اقول** یہہ بات
آپکی نسبت حاجی الحرمین شریفین نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے
اکثر لوگوں سے سنا گیا ہے کہ جناب حاجی صاحب کو بشارت ہوئی
ہے کہ تم ہندوستان میں جاکر مرشد الحاد ایک شخص لندن سے
لیکر آیا ہے اور ہماری امت کو گمراہ کر رہا ہے اوسکا تدارک کرو اور
ہمارے وکیل کی کمک میں مشغول رہو حج سے زیادہ ثواب پاؤگے
جنت میں حوروں سے مزے اوڑاؤگے شبلی اور جنید کے
ہمنشینی پاؤگے اور یہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ حق العباد نہیں معاف
ہوتا در احمد کا احرام باندہو ورنہ ان کرتوتوں کا مزہ پاؤگے **اقول** اسکا
جواب یہ ہے کہ اب آپ سزائے اعمال کو پہونچ گئے اب مناسب
یہ ہے کہ توبہ نصوح کرکے خداوند امر ابر علی بخش کہتے ہوئے
جناب حاجی الحرمین شریفین کے در اقدس پر سر جہکاو اور جناب سید امداد العلی
صاحب کو ہمراہ لیکر حاضر ہو جیے اور عذر گناہاں ناتقدم فرمائیے ورنہ
بقول آپکے اوس جزا کو آپکو آپنے ان کرتوتوں کا مزا معلوم ہو جائیگا پہر پچتاؤ گے
سزا پاؤگے آیندہ آپکو اختیار ہے مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد و
بس ہ الخ اب میں یہہ جتا دوں کہ آپکی تہذیب الاخلاق موجد نفاق

مطبوعہ ۵ ارجع الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری جلد ۵ نمبر ۵ پر آتا ہون جسمین آپنی
تفسیر السموات کا ماہوا اسٹیشن ہی ہم نے بہت کچھ تحریر فرمایا ہے موافق
قاعدہ یونانیون کے ایک دائرہ بنایا ہے پہر تحریر کیا ہے
کہ یونانیون نے سات آسمان سات ستارون کے لیئے قرار
دیے ہین وہ بالکل غلط ہو گئے اور علمار اسلام نے جو لفظ سبع
سموات کی تفسیر مین وہی یونانیون حکیمون کے سات آسمان
سمجھے تھے یقینی ان علما نے غلطی کی ہے کیونکہ کلام الٰہی کبھو
خلاف واقع کے نہین ہو سکتا بس اس سے ثابت ہے کہ سبع
سموات سے یہ مطلب نہین ہے جو کہ علمار اسلام کی تفسیر مین ہے
اسپر آپنے نظام عالم مطابق مشاہدہ دور بین کے ایک دائرہ فلکی
بنایا ہے اوسمین ۱۴ یا ۵ ستارہ قائم کیے ہین اونکو
پیش خود صحیح سمجہا ہے اور تمامی پر اس تقریر کے لکہہ دیا ہے
کہ باقی آیندہ الجواب اب مجہے آپ سے یہ عرض ہے کہ یہ
کیونکر آپ کو ثابت ہوا کہ یونانیون نے سات سیارہ سات
آسمان قرار دیے ہین وہی علمار اسلام نے بہی بموجب کلام خدا
کے قرار دے لیے ہین کہتا ہون کہ یونانیون مین کوئی حکیم
کیا آسمان پر گیا تہا اور دیکہہ آیا تہا فقط بات اتنی ہے کہ جب

قرآن شریف نازل ہوا تو اوس زمانہ مین حکمت یونانیونکا بڑا چرچا تھا
جس طرح سے حضرت موسے علیہ السلام کے وقت مین جادو کا
بڑا چرچا تھا اور دستور یہ رہا ہے کہ جس زمانہ مین جس بات کا کفار
کو بڑا دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اُسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا ہے
پس معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت مین آسمانون کے باب مین اون کی
تشخیص مین اختلاف تھا لہذا اونکی تسکین کے واسطے اللہ جل شانہ
نے یہ کیفیت سما مفصلا قرآن شریف مین جناب رسالت مآب کی نسبت
مین بیان فرمائی ہے جسکو اون حکما نے بھی اپنی عقل پر جانچ فرمایا اور
تسلیم کیا اور اپنی کتب حکمت مین درج کیا نہ یہ کہ اونکی تشخیص کو علماء
اسلام نے تسلیم کیا یہ ایسی بات ہے کہ کوئی کہے کہ لندن مین
ہمیشہ سورج غروب نہین ہوتا ہے وہان ایک پہاڑ ہے کہ اوسکا پتھر ہمیشہ کا
کام دیتا ہے اور سننے والا کہے کہ یہ بات قریب قیاس نہیں
ہے یہ تمنے سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس سے سنا ہوگا
کیونکہ وہ لندن گئے تھے اور پھر بانشاء اللہ وچشم بد دور آ گئے
تحریر فرمایا ہے قولہ کیونکہ خدا کا کلام خلاف واقع کے نہین ہو سکتا
الخ اقول مین کہتا ہون کہ خلاف واقع آپنے کیونکر فرمایا آپنے جو
تشخیص لکھی ہے وہ بموجب قواعد فلسفہ اہل فرنگ کے ہے اوسکو

ہونے پر کیا دلیل ہے آپنے پرچۂ نور الآفاق مطبوعہ ۱۴ شعبان
سنہ ۱۲۹۲ ہجری نمبر ۱۹ جلد ۳ شاید نہین دیکھا جناب مولانا محمد علی صاحب
سلمہ اللہ تحصیلدار پرگنہ بلاری ضلع مرادآباد آپکے کل اقوال قال قال
نقل کر کے تحریر کرتے ہین فرماتے ہین اہل علم کو آپ پہنچانتے ہین
وہو ہذا اقال ہمنے سما کا ترجمہ بلندی کیا ہے اور اسکی وجہ ہے
کہ اس آیہ مین کوئی محل خاص یا کوئی یونانیون والا خاص جسم مراد
نہین ہے نہ ہو سکتا ہے کیونکہ کسی ایک آسمان کے سات
آسمان بنائے گئے بلکہ وہ الگ الگ جداگانہ سات آسمان ہین
الخ اقول یہہ خوب بات ہے اگر یونانیون والا آسمان نہ ہو سکے
تو زمین کو آسمان ٹھہرا دیجیے اور مصداق اس مثل مشہور کے بنجائیے
کہ ہرب من المطر و وقف تحت المیزاب اور سماوات کا مجسم ہونا تو
آیات قرآنی سے یہانتک ثابت ہے کہ مجبور ہو کر آخرکار آپنے
بہی اوسکا اقرار کیا اور یہہ بہی ثابت ہے کہ خدا نے اونکو پیدا
کیا ہے اور جو چیز کہ مشخص مخلوق ہوئی وہ بحکم ضرورت جسم خاص
ہو بس گو کہ وہ جسم خاص فلاسفہ کے ہوئی صفات پر نہو مگر اسمین
تو شک نہین کہ آیہ مین سما سے ایک جسم خاص موسوم بہ سما مراد ہی
اور یہی ہے مدعا ہمارا یہہ تو ہم بہی نہین کہتے کہ سما ایسا مجسم ہے

جیسا کہ فلاسفہ یونان نے ٹھرایا ہے مگر ہمارا عقیدہ یہہ بہی نہیں
ہے کہ مطابق توہم فلاسفہ فرنگ کے خارج مین اوسکا کچہہ وجود نہیں
جیسا کہ آپ اونکے تقلید سے فرماتے ہین لا وجود السموات
مجسما اور جیسا کہ آپکے ایک بڑے مقلد نے اوسکے وجود
خارجی سے انکار اپنے رسالہ مطبوعہ ۱۵ شعبان سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین
لکہا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ ایک آسمان کے سات
آسمان نہین بنا ہے اور یہی تصحیح اوسکی غلطنامہ مین اسطرح پر فرمایا
ہے کہ اونکے نزدیک آسمان کے سات آسمان الخ اقول
اس سے معلوم نہین ہوتا کہ مطلب کیا ہے اگر مدعا یہ ہے
کہ یونانیون کے سے آسمان ایسا نہین ہے تو ہمکو تو یونانیون
سے کچہہ بحث نہین اور اسحالت مین یہ قول آپکا صرف بیدلیل
ہوگی کہ یونانیون والا جسم مراد ہی نکر فقرہ اول کہ کوئی جسم مراد
نہین نے دلیل رہا اور اگر مراد یہ ہے کہ عموما ثبات سما کے نزدیک
ایسا نہین تو یہ آپکے مقولہ کے بہی خلاف ہے اسلیے کہ آپ
خود فرماتے ہین قولہ کہ جو کچہہ اوسنے ہمارے اوپر کیا تہا وہی
سماوات ہوگئے تو معلوم ہوا کہ سما سماوات ہوگئے بس ایک
آسمان کے سات آسمان ہوگئے علاوہ بران یہ آپکے ناواقفی

ف یعنی آسمان جسم نہین ۱۲ منہ

علوم عربیہ سے ہی ہمنے اوپر لکھا ہے کہ ضمیر من ضمیر مبہم
ہے کہ اوسکی تفسیر سبع سموات ہین ہو گئے یعنے جنس
آسمان بنانیکا ارادہ کیا تو درست کر دیے سات آسمان یعنے
اوس جنس کے سات فرد جدا جدا بنادئے پہر سواے اسکے
خود جناب مفسر وہی دخان ہین ترجمہ شاہ عبد القادر کا استحسان
بیان کرکے یہ فرماتے ہین قولہ کہ آسمان ایک تہا دہوان سا اوسکو
بانٹ کے سات کیے پہر یہان اب برخلاف اوسکے کسطرح جبر
فرماتے ہین ایک آسمان کے سات آسمان نہین بنائے گئے
پس جو وجہ آپنے آسمان سے بلندی مراد لینے کی رقم فرمائے خود
آپ ہی کے اقرار سے باطل ہو گئے سواے اسکے وہی
دخان صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد سما سے بلندی یا
فضا نہین ہے کیونکہ یہہ کہنا بلندی دخان تہی محض بے معنی
ہے کہ بلندی اور چیز ہے اور دخان اور چیز ہے نہ پہلے کبہی بلندی دخان تہی
نہ اب ہے اور نہ وہ بلندی عین دخان تہی نہ مادہ دخان قال جب فضاے مرتفع
ستعد دنشانون سے منقسم ہو جاتی ہے تو اوسکے ہر ٹکڑے
پر طبقہ یا سما یا ارتفاع کا اطلاق ہو سکتا ہے الخ اقول مثلا زمین
سے جناب کی کوٹہی چہت ہین جو بلندی ہے اوسمین سے ہمنے

سات نشان ارتفاع میں کردیے تو بقول آپکے جناب مخدوم
و مکرم کے سقف خانہ ہے تک خاتمہ سبع سماوات طباقا کا
ہوگیا اور ارض و سما سب جناب کی کوٹھی ہی میں سما گئے تو جناب
کی کوٹھی بھی بموجب عقیدہ جناب کی مصداق سبع سماوات کے
ہوگئے مگر جو لوگ کہ اوسکی چھت پر ہیں وہ ساتوں کے تحت الاقدام
ہی رہے اور آپکے ساتوں آسمانوں میں سے ایک پر بھی اوہم
یروالی السماء فوقہم صادق نہ آیا بلکہ برخلاف اوسکے ہر ایک اونمیں
سے اولم یروالی السماء تحتہم کا مصداق ہوگیا پس ظاہر ہوا کہ آپکے
مقرر کیے ہوے آسمان کسی طرح بر مصداق سماء منصوصہ قرآن اولم
نہیں ہوسکتے آپکے سماوات معتقدہ کے بنسبت یوں نامیں
ہی کے سماوات بدرجہا مطابقت نصوص قرآنی رکھتے ہیں با
انہمہ برا التعجب ہے کہ آپ او نپر معترض ہو کر اپنے تئیں مورد مثل
فر من المطر ووقف تحت المیزاب بناتے ہیں بنظر ان امور
کے جناب میں عرض کرتا ہوں کہ طبقات سماء ارض کے اور انکی
نشان کرنے سے ہمکو نہیں خالق ارض و سما نے خود اونکو
ایک دوسرے سے متمائز کرکے ہمکو خبر دی ہے کہ خلق
سبع سماوات طباقا جناب کے اختیار کرنے یا نہ کرنے پر موقوف

نہین رکھا اوسنے اپنا کام آپ پر یا جناب سید محمد لعلی صاحب
بر نہین چھوڑا قال اگرچہ ہم یونانیون حکیمون کے قول کو تسلیم
نہین کرتے الخ اقول یعنے اسوجہ سے کہ تقلید فلاسفۂ فرنگ
کی آپنے اپنے اوپر فرض کر لی ہے مگر عنقریب معلوم ہو جائیگا
کہ کسقدر تو آپ پر بھی اونکے قول کی تسلیم بالضرور لازم آویگی
قال اسیطرح اس وسعت کی تقسیم سماوات ہوتی ہے یعنے اس
وسعت کی اس محل کی جہان یہ نیلی نیلی چیز ہمکو دکھائی دیتی ہے
ہم آسمان کہتے ہین کیونکہ یہ سب محل ہماری نسبت مرتفع ہین الخ
اقول جناب کی تقریر و تعلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جو چیز بہ نسبت
آپکے مرتفع ہے اسکو آپ آسمان کہتے ہین تو بالضرور جناب
سامی اپنی کلاہ ہندسے دار کو بھی سمات کہتے ہونگے کیونکہ وہ بھی
بہ نسبت آپکے جسم کے مرتفع ہے اور سمت الراس پر بھی ہے
اور پھر ہر خط بخیہ سے جو نشانات متعدد متمائز اوس کلاہ مین درزی نے
کر دیے تو اطلاق سبع یا متعدد سماوات کا جناب کے نزدیک
اوسپر بھی صحیح ہوگیا ماشاء اللہ جناب کے پارچہ دوز سیکے سبب
اگر آپکے درزی کو بھی خالق سموات کہا جاوے تو جناب کی تفسیر
کے مطابق غلط نہوگا علاوہ بران اس نیلی نیلی ہیئت سے سمجھے

جو بعد ہے اسکو اور جو کچھ اسکے اندر ہے اون سبکو بدرجہ
اولے آپ سما فرماتے ہونگے پس آپکے اعتقاد کے
موافق جو سما الدنیا ہے ہزارون ہو گئے اور مطابقت کلمات
قرآن کی باقی نہ رہی پھر اسکے سوا ایسی نیلی جہت جسکی بابت
آپ آگے بیان فرماوینگے اس سے جو بعد مدار قمر تک ہے
وہ بھی آپکے نزدیک بالضرور سما ہے علی ہذا القیاس ایک
کوکب سے دوسرے کوکب تک جو بعد ہے اور جو مدار
ہر ایک کوکب کا ہے وہ سب آپکے نزدیک سماوات
ہین اور چونکہ ہر ایک بعد و مدار بایکدگر ملاصق ہین تو عقیدہ
جناب کا بھی مثل عقیدۂ یونانیون کے ہے کیونکہ ہر ایک
سما مقعرہ اپنے کے حسیت کے آپ بھی قائل ہین اور اوپر
والے کو محیط بھی ٹھہرا چکے ہین اور ایکدیگر کے مثل ورق
پیاز کے ملاصق ہونیکے بھی قائل ہوے اور کوکب کی اونمین
متمکن ہونے کے بھی آپ معترف ہوے پس آپ مین اور یونانیون
مین بجز نسبت کے کیا فرق رہا اور جسطرح پر یونانیون کے اصول
پر برخلاف مثل اہل اسلام ہند کے انحصار سموات سات مین
نہین اسیطرح آپکے نزدیک بھی برخلاف اہل اسلام اور نص

قرآن کے عدد سماوات کا محسوسات مین نہین پس نفس وجود سماوات اور اکثر صفات سماوات مین توآپ بہی یونانیون کی متفق ہوگئے البتہ ایک صفت حرکت وسکون مین اختلاف رہا سوا اس صفت کو نفس وجود مین دخل نہین اس قسم کے اختلافات تو ہمیشہ خرامین مین ہوا ہی کرتے ہین چنانچہ فلاسفۂ فرنگ بہی اجرام علویہ کے صفات مین باہم مختلف ہین اب غور فرمائیے کہ وہ توجیہ جو آپنے اپنے قول وجود السماوات صمانیات کے تہی وہی غلط ہوگئے کیونکہ خود جناب وجود ایسے سموات مجسمہ کے قائل ہوئے کہ زیادہ تر مطابق اعتقاد یونانیون کی ہین اور دعوی مخالفت یونانیون کا صرف قول زبانی ہے عوام کے سنانے کے لیے رہ گیا فقد اشکل تو آپ کی تفسیر السماوات کی جناب مولانا ومخدومنا کرد کہائے آپکی قابلیت کچہ کام نہ آسکے اب جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر رسالہ تائید الاسلام کے صفحہ ۱۴۳ مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ آپکے مقولین وائمہ دین جنکے آپ مقلد ہین کون کونسے ہین ہیئت دان اور کس کس کے قول پر آپکو جزم ویقین حاصل ہے چونکہ میرے نزدیک اتبک آپ بڑی مغالطے مین گرفتار ہین یعنے یہہ سمجہ رکہاہے کہ جو ہیئت

مدارس مین پڑہائی جاتی ہے تمام فلاسفہ کا قول ہے اور اوسمین
افلاک کا ذکر نہین ہے لہذا وجود افلاک قطعا باطل ہے مگر
افسوس آپنے ہرگز دریافت نہین کیا کہ ہیئت کے مسائل
مین کیا کیا خرابیان اور خرافات اور اختلافات ہوتے چلے
جاتے ہین ہر وقت ردو بدل جاری ہے کوئی دیندار جو کلام الٰہی
پر ایمان رکہتا ہوگا ایسے اختلافات واوہام فلسفہ کا حال دیکہہ
سکے ضرور ہے کہیگا کہ بعد چھوڑنے ایمان اور قرآن کے جو ہیئت
کی پیش نہ آوے وہ غنیمت سمجہو بالجملہ مین بقدر ضرورت بعض کتب
علم ہیئت سے کچہ نتائج نکال کر پیش کرتا ہون آپ بہی ذرا جی
لگا کر سن لین فورا دیکہتے ہی فیصلہ کردین اور بات کی پرورش
پر نہ آجاوین اور ملاحظہ فرمائین کہ اس ہیئت جدیدہ مین سوا
آرتکل اور وہم دوڑانے کے کئی مسئلہ ہین جو قطعی ہو چکے
ہین کتاب ہرشل صاحب اور لونیکیل صاحب کی کتاب
ہیئت کا ترجمہ جو پنڈت اجودہیا پرشاد مدرس علوم انگریزی
و رام چند مدرس انگریزی نے کیا ہے اور ۱۸۴۸ء مین طبع
ہوا ہے اوسکی پانچوین فصل صفحہ ۱۳۱ کا خلاصہ لکہتا ہون جو
متعلق نظام بطلیموسی ٹائی کو برہی کوپرنکس کی ہے صحیح صحیح مسائل

نسبت گردش سیارہ ونکی زمانۂ قدیم سے معلوم تھی اور حکما،
زمانۂ قدیم اونکو سامایا کرتے تھے نہیں کورس جو گذشتہ سال
پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام کے جب پیدا ہوا تھا اس مسئلہ
سے واقف تھا بلکہ وہ ہی موجد نہ تھا اور مضمونوں کے
تصنیفات سے اخذ کرتا تھا اوسکے شاگرد یہ تعلیم کرتے تھے کہ
زمین اپنے محور اور گرد آفتاب کے گردش کرتی ہے اور دمدار ستارونکا
وہ ہی حال بتاتے تھے جو فی زمانا مروج ہے اور وہ لوگ
یہ ہی کہتے تھے کہ ہر ستارہ ایک دنیا ہے جسمین کہ مثل زمین کے
ہوا اور پانی ہے اور قمر مین زیادہ خوبصورت حیوانات نسبت
زمین کے بستے ہین یہ مسائل ایسے خلاف عقل معلوم
ہوتی تہے کہ ترقی اونکی زمانۂ قدیم مین نہ ہوئی اور مایوس
ہوکر حکمار قدیم نے جمہور کی موافقت اختیار کی مگر اول اول
لوگوں نے اسنلج کے مسائل ایجاد کیے اور دلیل سے اونکو
استحکام دینا چاہا اور سنے مثل جاہلون کے یہ فرض کیا
کہ زمین نے حرکت مرکز کائنات مین مقیم ہے اور سیارے
گرد اوسکے گردش کرتے ہین اور اونکے اوپر ایک آسمان
ہے جسمین ثوابت جڑے ہوئے ہین اور بعد عرش و کرسی

ہے اور واسطے ثبوت مختلف حرکات کے دوایر خارج المرکز
بھی فرض کیے تھے الی قولہ تالی کوپرنیکس نے ان مسائل کی
غلطیان دور کرنے کے لیے چاہا کہ ایک نیا نظام ایسا مقرر
کرے جس سے لوگ نفرت نکرین تب اوسنے آلات بہت سے
تیار کیے اور اجرام فلکی کو مشاہدہ کیا اوسنے نظام بیتی کورنیکس
کو پڑہ کے اوسکی صحت کی اور بہت تعریف کی مگر چونکہ وہ فقرات
انجیل کے برخلاف تھے اونکے مشتہر کرنے مین سعی نہین
کی اور یہ چاہا کہ ایسا نظام مقرر کرے جو انجیل کے مقابل ہو اوسنے
یہ فرض کیا کہ آفتاب معہ ستارون کے سال بہر مین ایک مرتبہ
گرد زمین کے گردش کرتا ہے اور تمام سیارے موافق اپنی اپنی
حرکات کے گرد آفتاب کے مختلف زمانہ مین دورا ختم کرتے ہین
اوسکے تجربات سے ہیئت والون کو بڑا فایدہ حاصل ہوا نتیجہ
اوسکی یہ ایجاد ہے کہ اوسنے انحراف شعاع جو نکاہوا ہین دریافت
کیا اور بصحت تمام ہیئت مقام ثوابت کے جو سابقین کو معلوم نہ تھی
دریافت کیے اور اوسنے یہ بات ثابت کی کہ چاند سے مدار سیارے
بہت بلند ہین گو رائے حکما کے اوسکے خلاف تھی اور اوسکی
تجربات سے مسائل حرکات سیارون کے مرکب ہوسے

بعدہ انقلاب سلطنت سے باوجود ترقی پر پہونچنے کے علم
ہیئت کے پیتھی گورس کو بہت تنزل ہوا اور نظام شمسی پھر فراموش
ہوگیا بعدہ کوپرنیکس نے نظام پیتھی گورس کو صحیح تصور کرکے سنہ ۱۵۳۰ع
مین معہ دلیلاون کے پھر مشتہر کیا اور چونکہ یورپ مین جہالت
کا زور تھا اوسکی طرف لوگ کم متوجہ ہوئے اور جن حکیمون کے
خلاف اوسکی مسلمات تھے وہ بھی دقت کرنے لگے پھر بھی
وہ گردش زمین متعلق اپنے تالیف مشتہر کرنے مین باز رہا ۳۶
سال کے بعد اوسکی کتاب چھاپی گئی اوس زمانہ سے اب تک
دلائل اوسکے استحکام مین چلے آتے ہین اور باوجودیکہ مسئلہ
گردش زمین برخلاف شہادت حواس خمسہ کے ہے اور حکیم
ارسطو برخلاف اسکے تعلیم کرتا تھا مگر پھر بھی وہ مسئلہ مشتہر ہوکر
تمام دنیا مین پھیل گیا سولھوین صدی کے آخر اور شروع ۱۷ صدی
مین کپلر اور گلیلیون نے ان مسائل کو مشتہر کیا اور بذریعہ
دوربین کے بہت سے نئی باتین نکالین زہرہ کو دوربین سے
دیکھا کہ وہ مثل چاند کے گھٹتا بڑھتا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ
کیا کہ وہ آفتاب کی گردش کرتا ہے اوسنے آفتاب کی سطح پر
سیاہ داغون کو متحرک پاکر یہ تحقیق کیا کہ وہ اپنے محور پر حرکت

کرتا ہے اسی باعث سے گردش زمین کا ثبت مقرر ہے
مشتری کے گرد چار چاند کی گردش و ملیت کے تصور کیا کہ قمر بھی
گرد زمین کے گردش کرتا ہوگا اور اوسنے پہاڑ اور گڈہا قمر
مین دریافت کین اور علم ہیئت نے ایک نئی صورت پکڑ لی ڈشم
کارنیٹر اور کوپیڈس کینی اور نیوٹن صاحب نے اس علم کی ترقی
کے لیے بڑی جد وجہد کی اور خاص نیوٹن صاحب نے نظام
کوپرنیکس کو علم ریاضی پر اسطرح مستحکم کیا کہ کوئی اوسکو کہود نہ کرسکیگا
جبتک دنیا قائم ہے جاری رہیگا الخ مختصراً اب تو معلوم ہوگیا
کہ کوپرنیکس اور نیوٹن کے اقوال پر اس ہیئت جدیدہ کا اعتبار ہے
اور طریقۂ استخراج مسائل کا بھی قیاسات بعیدہ اور مماثلت و مناسبت
غیر ضروریہ کے ساتھہ واضح ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیشہ یہ
مسائل مختلف فیہا سے چلے آتے ہین باقی رہا یہ دعوی ہرشل صاحب
کا کہ جب تک دنیا قائم ہے یا رہیگی یہی مسائل قائم رہینگے
محض جہوٹی پیشین گوئی ہے جو بہت جلد معلوم ہوئی جاتی ہے
ہم ایک دوسری ہیئت کا بھی ذکر کرتے ہین جو مثل نیوٹن صاحب
کے چل نکلے تھے مسٹر وسٹکا ٹیر نے ایک ہیئت ایجاد کی
تھی اور اوسی نے مادہ وجود عالم کو ناقابل فنا اور ازلی اور ابدی اور

جمع ہو جانا انتظام عالم اتفاقات سے قرار دیا تہا اور خلاف
محال فرض کرتا تہا ہرشل صاحب لکہتے ہین کہ یہہ مسائل وقت
ایجاد سے اکثر بدلتے رہے اور مختلف طور یہہ فرض کیے گئے
اور قریب سو برس گذری ہونگی کہ بہت سے ذہین اور فہیم شخصون
نے اوسکے مقرر کرنے کے واسطے جد وجہد کے الخ ذرا
غور کرنا چاہیے کہ جس زمانہ مین اس ہیئت وستکارٹر کے
ایجاد ہوئی تہی اور بڑے بڑے ذہین وفہیم اوسکی ترویج کر رہے
تہے تو کیا اوسوقت مین اوسکا بہی ویسا ہی اعتقاد ہمارے
جناب مخاطب کو نہ ہو جاتا جیسا کہ نیوٹن کے ہیئت کی نسبت
ہے اور خدا جانے قرآن شریف کے معنے کی نسبت کیا کیا
تصنیف کیے جاتے بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ شاید ہمیرین اور
ہیئت کے زمانہ مین دیکہہ سکے اور نیوٹن کی ہیئت دیکہہ کر کچہہ
تردد حضور والا کی طبیعت مین پڑجاتا خدا خیر کرے اب تو ہر زمانہ
کی ہیئت تراشون کی رائے پر قرآن شریف کے معنے بدلے
جاتے ہین سو آگے چلکر ہیئت جدیدہ نیوٹن صاحب کا بہی حال
کہلا جاتا ہے فانتظروا انی معکم من المنتظرین ایک اور ڈہکوسلا
نیچ کا بہی سن لیجیے کہ بقول ہرشل صاحب کے مسٹر لینیس کہ مخالف

نیوٹن سے وہ کہتا ہے کہ انتظام عالم سے یہ لازم نہیں
آتا ہے کہ وہ موافق اون اصولون کے ہو جو کہ حرکت مادہ سے
متعلق ہین یا موجب قواعد علم ادب کے ہو وغیر ذالک من الاوہام
اب ذرا ہیئت ہستان نیوٹن وہارشیکس کے استخراج مسائل کا تماشا
دیکھیے کہ تقلیدی ایمان لانے والے جسپر یقین کر رہے
ہین ہرشل صاحب کہتے ہین کہ نیوٹن صاحب جو نہایت مشہور
شخص ہے یہ خیال کرتا ہے کہ کائنات مین ایسے ثوابت بھی
ہین جنکی روشنی باوجود رفتار ۲۰ لاکھ میل فی سکنڈ کے زمانہ ابتدا کے
مخلوق سے ابتک ہم تک نہین ہوسنچے بلفظہ انصاف کیجیے کہ
یہہ مسئلہ کیونکر قطعی سمجھا جاویگا اور کیا دلیل ہے اسپر نہ تو
دوربین سے وہ ثوابت نظر آتے ہین نہ فی سکنڈ ۲۰ لاکھہ
میل اونکی بھی روشنی کے چلنے کا کوئی ثبوت ہے اور ہرشل
صاحب کہتے ہین کہ عالم زمین کا دیکھہ کے خیال آتا ہے کہ
ثوابت ہین بھی اجسام و بروج ہونگے اگرچہ ہم سے مختلف
الوجوہ ہونگے اور کوئی مخلوقات ہین بہت سا اختلاف پایا
جاتا ہے مگر اونمین ایک طرح کی مشابہت پائی جاتی ہے
اور ایک ہی غرض سب سے دریافت ہوتی ہے بلفظہ اقول

اگر رجما بالغیب اسی قسم کے دلائل سے مسائل قائم کیے جاوین
تو جسکے جی مین جو کچہ آوے قائم کرسکتا ہے اوسیطرح یہ ہے
کہ ہرشل صاحب کہتے ہین کہ وہ بہی اپنے سیارون کو روشنی
دیتے ہونگے اور نباتات کی نشو نما کو مدد کرتے ہونگے الخ مین
پوچہتا ہون کہ وجود نباتات کا ثوابت مین فرمایئے کہ سوائے وہم
اور خیال کے کس برہان سے پایا جاتا ہے دور بینون کی تو
یہہ کیفیت ہے کہ بقول ہرشل صاحب کے سب سے قریب
ثوابت مین سے سرس ہے اور درجۂ اول مین داخل ہے پہر
بہی فاصلہ درمیان زمین اور اوسکے اسقدر واقع ہے کہ باوجودیکہ
زمین اپنے مدار مین ساڑہے نو کروڑ میل آفتاب سے قریب ہو جاتی
ہے تب بہی اوسکے مقدار مین ذرا بہی تفاوت نہین آتا پہر ہرشل
صاحب لکہتے ہین قولہ کہ جس وقت کوئی ستارہ نہایت نزدیک
آفتاب کے آتا ہے تو اوسوقت ازبسکہ کشش نہایت زیادہ
ہو جاتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ سیارہ بنے تامل آفتاب پر گر پڑے
لیکن ہم کہتے ہین کہ اس نزدیکی سے سیارہ ہٹنا شروع کرتا
ہے اور جیسے فاصلہ پر پہلے تہا وہین چلا جاتا ہے یعنے مدار
پر پہر گہومتا ہے اقول یہہ تقریر ہرشل صاحب کی مخدوش ہے

کیونکہ اگر زور تنفر المرکز اوس سیارہ مین اسقدر قوی ہوتا ہے
کہ پھر اپنے مدار مین چلا جاتا ہے اور قوت جاذبۂ شمسی پر غالب
آتا ہے تو ضرور ہے کہ جس وقت وہ سیارہ بہت دور تھا اور قوت
جاذبۂ شمسی نہایت کمزور تھی اور سیارہ کی قوت تنفر المرکز قوی تھی
تو وہ سیارہ ہرگز قریب آفتاب کے نہ آتا نہ آفتاب اوسے
کھینچ بلاتا دوم وقت معاودت کے جو قوت جاذبۂ شمسی بیکار ہوگئی
تھی پھر اوسکے کھینچنے پر قدرت نہ پاتی وہ خود میل آفتاب کی
طرف کرتا سوم قوت جاذبہ ہمیشہ سیدھا کھینچتی ہے کوئی وجہ
نہیں ہے کہ باوجود مغلوب نہ ہونے قوت تنفر المرکز پر کرکے
کوئی سیارہ گردی مدار مین دائرہ بناتا اور جب دائرہ بناتا تو زور
تنفر المرکز ہرگز مساوی نہین رہ سکتا ہے نہ قوت جاذبہ مساوی
ہوسکتی ہے کیونکہ قوت جاذبۂ شمسی جسقدر اوسکے وسط مین ہے
اوسقدر کنارون مین نہین ہے اور بالفرض کنارون مین بھی
ہو مگر قوت جاذبہ مستقیم ہونے کی وجہ ہرگز دائرہ بنانے ویگی
چہارم کیا ثبوت ہے کہ قوت تنفر المرکز و قوت ہاربہ کواکب و
وقوت جاذبۂ شمسی سب برابر و موافق ہین تو بڑا زاویہ بناتے بناتے
چھوٹا چھوٹا زاویہ بناتا اور قریب آفتاب کے آتا اور پھر غیر منتظم

حرکت سے کے سات پلٹ جانا متعذر ہوگا وغیر ذلک من ارادتہ
اب ہم سوال کرتے ہین کہ دار و مدار علم ہیئت اس امر پر ہے کہ آفتاب
اور زمین مین کسقدر بُعد ہے اور اسی پر قیاس کرتے کرتے تمام قاعدۂ
کشش کے اور روشنی کی رفتار کی مرتب کر کے نظام شمسی درست
کیا جاتا ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ آجتک یہ امر ہی طے نہین ہوا
ہے کہ کس قدر بُعد واقعی ہے لہذا ایک فہرست اختلافات
معتقدات ہیئت دانون کے ہم لکھتے ہین اسکو دیکھ لیجیے کہ
کون عاقل اسکو یقین کرسکتا ہے

فہرست یہ ہے

ہی پارکس صاحب	[illegible] ۱۵ امیل
پوسی ڈونیس صاحب	۴۱۰۱۳۱ میل
ٹالومی صاحب	۱۰ ۱۲ میل
النتی ننیس صاحب	۳۲ ۹ ۷ میل
کوپرنیکس صاحب	۳۰ ۹ میل
کنیار صاحب	۳۴۳۸ میل
رپلنس صاحب	۰۰ ۷ میل
نیوٹن صاحب	قریبا ۰۰ ۵ امیل

دیگر ہیئت والون کا قول	۲۱۰۰۰ میل
ہرشل صاحب	۴۰۹۳۴ میل

یہ فہرست صفحہ ۴۴ کتاب علم ہیئت مصنفہ آرچی بارلیشن صاحب سے نقل کی گئی ہے پس افسوس ہے کہ ابتک ہیئت جدیدہ والونکی تحقیقات کو ہمارے جناب مخاطب قطعی سمجھ رہے ہین اور قرآن شریف کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے حالانکہ اوسکے مسائل مین اصول قلیل ایسے ہین جو کہ قطعی ٹھہرائے جاوین اور اسقدر نہ قرآن شریف کے خلاف ہین نہ احادیث صحیحہ اب ہم کتاب آرچی بارلیشن صاحب سے ایک خط نیوٹن صاحب کا مضمون نکالتے ہین جو اوسنے بنام ڈاکٹر بیلی صاحب کے لکہا ہے اور صفحہ ۹ کتاب مذکور مین درج ہے بیلی صاحب کو نیوٹن صاحب لکھتا ہے قولہ کہ آپنے فاصلہ آفتاب کا سات ہزار گونہ زمین کے قطر کا قرار دیا ہے اور فلیمسٹا اور کسینی نے بیس ہزار گونہ مین خیال کرتا ہون کہ دونون حساب درست ہین اسکو کچہ بدلنے کی ضرورت نہین فقط مسٹر بارلیشن صاحب اس خط کو نقل کرکے لکھتا ہے کہ نیوٹن صاحب بیلی صاحب سے کہتے ہین کہ فاصلہ آفتاب کا دو کرور اسّی لاکھ میل خواہ ایک کرور بیس لاکھ میل سے پھر بھی دونون یکسان

ٹہراتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی راے مین
۵ کرور ۰ ہ لاکہہ کا فرق کسی شمار و حساب مین نہین ہے الخ
اقول ای عقلاے عالم اس نیوٹن کی بے پروائی اور خود رائی
کا تماشا دیکہیے کہ اسقدر فرق کثیر حساب مین اوسکے نزدیک
ثابت ہوا تیسپر بہی وہ ہئیت جدیدہ کی صحت پر دعوی کیے جاتا ہے
مین کہتا ہون کہ جب ایک نیر اعظم کے حساب مین اسقدر بطلان
اوسکے تحقیق کا ظاہر ہوگیا تو دیگر سیارات کے حساب مین کیا
حال ہوگا الحمد للہ جن نیوٹن کی تحقیقات پر ہمارے حضرت مجاہد
ہئیت جدیدہ پر مذہب سے بہی زیادہ یقین رکہتے ہین اوسکی
قلعی کہل گئی سبحان اللہ جو لوگ کہ موجد یا بانی و حامی و کاملین
ہئیت جدیدہ کے ہین اونکا تو یہ حال ہے کہ خود ہی اطمینان
نہین رکہتے ہین اور فاصلہ ستارون کا بلکہ آفتاب کا بہی زمین
سے تحقیق نہین کر پایا مگر حضرت اعلی قرآن شریف سے بہی
اوسپر ایمان لانیکو زیادہ طیار ہو گئے ہین اب مجکو یہہ خیال ہوتا ہے
کہ جب حضرت مخاطب سمجہہ لین گے کہ دوربین سے نہایت شفاف
چیز کا نظر نہ آنا خصوصًا بعد کثیر کی وجہ سے خلاف عقل نہین ہے
اور شیشہ دوربین کے ابتک موجودات قمر کے استدراک

ہین بھی قاصر ہین اور ضروریات علم ہیئت کے نظر آتے ہین قابل
یقین نہین تو دوربین سے نظر نہ آنا افلاک کا مستلزم انکار وجود
آسمان کا نہ ہوگا اور کوئی استحالۂ عقلی کسی دلیل سے وجود افلاک
پر قائم نہ ہوسکیگا تب مجبور ہوکر بر ورشن بات کی نہ چھوڑینگے
اور تمام علم ہیئت کو غربال کرکے کوئی دوسری دلیل تلاش کرینگے
جس سے وجود سبع سماوات طباقا قطعًا باطل ٹھہرجائے میری
دانست مین انشاءاللہ کوئی برہان نہ ملے گا الخ اقول اور بندہ
کاتب الحروف جناب سید البہتان صاحب کو چونکہ ریاضیات فرنگ
کے بڑے مقلد ہوئے ہین جنکی غلطی جناب مولانا و مخدومنا
صاحب نے خوب کہولدی اپنے علماء ریاضی دان کے بیان
سے بتلاتا ہون جو عقلًا و نقلًا و علمًا غلط نہین ہوسکتے دیکہو مولوی
عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ جنکی ریاضی دانی کا شہرہ از شرق
تا غرب ہورہا ہے وہ تفسیر عزیزی مین والسماء ذات البروج کی
تفسیر مین تحریر فرماتے ہین ذرا کان لگاکر سن لیجیے قولہ کہ سبب
گردش آفتاب کے بیچ آسمان کے ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے
کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور خورشید اوسکے دائرہ کو
بیچ مدت ایک سال کے تمام کرتا ہے اور یہی دائرہ ہے

کہ ۱۲ حصہ برابر پر رہتا ہے ہر حصہ اوسکا موسوم ساتھ برج کے زمانے
اس حساب سے واضح ہے کہ زیادہ ۱۲ برجون سے آسمان مین
نہین ہین اور انحصار اس تقسیم کا اوپر ۱۲ قسم کے ہے کہ زیادہ ہو
یہ کم ملہم غیبی نے ذہنون جمیع بنی آدم مین القا کیا ہے کہ جمیع
طوائف ہنود اور جملہ یونانی اور کل فارسی اور سائر عرب اور ہمہ فرنگی
اور چینی قومین کہ وجود اونکا اطراف عالم مین ہے اتفاق کیا ہے لہذا
مدت ہونے آفتاب کے بیچ چوتھے حصہ چارون حصہ مین سے فلک
کو ایک فصل مقرر کی ہے کہ ہوا و خاصیت اوسکی مخالف دوسرے کے
ہے مانند ربیع و خریف و تابستان و زمستان اور ہر فصل کو تین
حالتین ضرور ہین ایک ابتدا ایک اوسط ایک انتہا کہ حکم اوس فصل کا
بیچ قوت و ضعف کے مختلف ہوتا ہے لاجرم تقسیم فلک کے
ساتھ ۱۲ قسم کے واجب ہوئی اور اوس ہر قسم کا ایک برج نام کہا
ہے اور نیز آفتاب کو بیچ عرصہ ایک دورہ تمام اپنے کے ۱۲ مرتبہ
ساتھ ماہتاب کے اتفاق ایک جگہہ ہونیکا پڑتا ہے اور ہر اجتماع
شمس و قمر تا آخر ماہ قمری ہے اسواسطے فلک کو بعد اجتماعات شمس و قمر
۱۲ حصہ کیا ہے اور ہر حصہ کو ایک برج بنا لیا ہے اور ہر برج کو ساتھ
اوسکے نام زد گردانا ہے مثلا حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور

سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت
اور ہر ایک کو اون برجون مین سے بمقدار ایام حرکت آفتاب
تیس ۳۰ قسم کیا ہے اور ہر قسم کا اوس برج سے درجہ نام رکھا ہے
اور ہر درجہ کو ساٹھہ قسم کر کے ہر قسم اوس درجہ کا دقیقہ نام کیا ہے
کہ لغت ہندی مین مدت قطع اوس مقدار کو گھڑی کہتے ہین اور ہر
دقیقہ کو ساٹھہ قسم کر کے ثالثہ نام رکھا ہے کہ اوسکو ہندی مین
چھن اور پل کہتے ہین وعلی ہذا القیاس اور یہ ۱۲ برج باہم صورت
مین اور احکام مین اختلاف تمام رکھتے ہین پس حمل بصورت برہ یعنی
دنبہ کے بچے کے ہے کہ سر جانب مغرب اور دم بطرف مشرق
رکھتا ہے اور منہ نیچے کو کر کے کسی چیز کو دیکھہ رہا ہے اور ستارے
بھی اوسکے صورت مین واقع ہوئی ہین ۱۳ - اور ۱۳ ہین اور وہ
ستارے اور بھی اوسکی صورت کے ساتھہ متعلق رکھے
گئے ہین گو صورت سے خارج واقع ہوئے ہین اور ثور ایک
گائے کی صورت ہے کہ سر اوسکا جانب مشرق اور دم اوسکی
جانب مغرب اور صورت اوسکی ۳۲ ستارون سے مرکب ہے
اور ستارے بھی مثل عین الثور و ثریا کہ مثل خوشہ انگور کے ہے
اور اور بھی اوسکی صورت کے ساتھہ تعلق رکھتے ہین اور اکثر

اوسکی صورت سے خارج ہی ہین جوزا بصورت دو آدمی باہم
چسپان و آمیختہ کہ سر اونکے بجانب شمال و مشرق اور پا اونکے
بجانب جنوب و مغرب ہین اور ۱۸ ستارے اس برج کے
صورت مین داخل ہین اور سات خارج کہ ذراع و ہیغہ وغیرہ ہین اور
سرطان بصورت ایک جانور معروف کہ اوسکو فارسی مین خرچنگ
اور ہندی مین کیکڑا کہتے ہین اور ۹ ستارون سے اوسنے
ترکیب پائی ہے اور ستارے بہی مثل قلب الاسد اور زہرا اوسکے
ساتھہ تعلق رکہتے ہین اور اسد بصورت شیر کے ہے منہ بطرف
مغرب اور پشت بجانب شمال اور یہ ۳۲ ستارون سے مرکب
ہے ۲۷ داخل اور ۸ خارج اور اونمین کہ داخل ہین ایک ستارہ
ہے کہ نہایت روشن اور سرخ ہے اوسکو قلب الاسد کہتے ہین
اور سنبلہ ایک عورت کے شکل ہے اور اوسکے ہاتہ مین ایک
خوشہ ہے سر اوس عورت کا بجانب دنبال اسد اور پاؤن اوسکے
بجانب میزان اور ۲۶ ستارونسے مرکب ہے اور اور ستارے بہی
اوس سے متعلق ہین اور متصل اوس ہاتہ کے کہ اوسمین خوشہ ہے
ایک ستارہ ہے کہ اوسکو سماک الاعزل کہتے ہین اور میزان بصورت
ترازو کے ہے آٹہہ ستارون سے مرکب اور عقرب بچہو کی

شکل ہے ۲۱ ستارون سے مرکب اور قلب العقرب اور
اکلیل اور اور ستارے بھی اوسکے ساتھہ متعلق ہین اور قوس
ایک مرد کی شکل ہے اور تیر و کمان ہاتھہ مین لیے ہوے ہے
۳۱ ستارون سے مرکب ہے اور جدی بصورت بزغالہ یعنی
بکری کے بچے کے شکل ہے ۲۷ ستارون سے مرکب ہے
اور سعد ارجح بھی اُسکے ساتھہ متعلق ہے اور دلو ایک مرد کے
شکل ایک ڈول کنوئین مین سے نکال کر ہاتھہ مین لیے ہوئے
اور اوس دلو کو اولٹا کیے ہوئے زمین پر پانی گرا رہا ہے اور
صورت اوسکی ۴۲ ستارون سے مرکب ہے اور حوت دو
مچھلیون کی شکل ہے کہ باہم پشت و شکم ملے ہوے پڑی
ہین ایک کو اونمین سے سمک مقدم کہتے ہین اور ۳۴ ستارونسے
سے مرکب ہے اور پوشیدہ نرہے کہ ستارے دو قسم
ہین ایک ثوابت جسکو بالذات حرکت نہین بلکہ بحرکت تیسرے
آسمان کے بالعرض حرکت کرتے ہین اور شمار اونکا بجز باریتعالی
کے کوئی نہین جانتا ہے اور دوسرے کہ وہ سات ہین اور
بیان اوپر ہو چکا تفسیر ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح ترجمہ یعنی
تحقیق زینت دی آسمان دنیا کو کہ زمین کے نزدیک ہے

کہ چاند اوسمین جڑا ہوا ہے ساتھ چراغون بہت سے کہ اوس
آسمان پر درجہ بدرجہ معلق ہین اسطرح پر کہ ثوابت کرسی مین اور
زحل ساتوین آسمان مین اور مشتری چھٹے مین اور مریخ پانچوین
مین اور آفتاب چوتھے مین اور زہرہ تیسرے مین اور عطارد
دوسرے مین اور قمر پہلے مین کہ آسمان دنیا مراد ہے اور روشنی
ان سب چراغون کی آسمان اطلس مین جمع ہوکر اسی نیچے کے
آسمان کو کہ آسمان دنیا ہے زینت فراوان بخشتے ہین اور یہان
اختلاف بروج و احکام اسطرح پر ہے کہ حمل خانۂ مریخ ہے اور وبال
زہرہ و شرف آفتاب اونیسوین درجہ مین ہے اور ہبوط زحل
بھی اونیسوین درجہ مین ہے اور حمل مذکر و نہاری و حار یابس
و صفراوی اور برج منقلب و ربیعی و شمالی جانتے ہین اور ثور خانۂ زہرہ
ہے اور وبال مریخ اور شرف قمر تیسرے درجہ اوسکے مین ہے
اور اسکو مونث و لیلی و سرد و خشک و سوداوی و ثابت گمان کرتے ہین
اور جوزا خانۂ عطارد ہے اور وبال مشتری ہے اور شرف راس
اور حوت ذنب اور اسکو مذکر و نہاری اور گرم و تر و دموی و ذو جسدین
کہتے ہین اور سرطان خانۂ قمر ہے اور وبال زحل اور شرف مشتری
اور ہبوط مریخ اور مونث و لیلی اور برج منقلب و راسد خانۂ شمس ہے

اور وبال زحل اور اسی میں شرف و ہبوط نہیں ہے اور ثابت
ہے اور مذکر اور روزی ہے اور نار یابس اور صفراوی اور
خانہ عطارد ہے اور شرف عطارد اور وبال مشتری اور ہبوط زہرہ
اور ذو جسدین اور مونث و لیلی اور سرد و خشک اور سوداوی اور
میزان خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ و شرف زحل اور ہبوط آفتاب
اور برج منقلب و مذکر و نہاری اور گرم و تر و دموی اور عقرب خانہ
ہے اور وبال زہرہ اور ہبوط قمر اور برج ثابت و مونث و سرد و بلغمی
اور قوس خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف ذنب اور
حوت راس ہے و جسدین و مذکر و نہاری و گرم و خشک و صفراوی و جدی
خانہ زحل ہے اور وبال قمر اور شرف مریخ و ہبوط مشتری اور منقلب
اور مونث اور دلو خانہ زحل ہے اور وبال آفتاب اور کسی کوکب کو
شرف و ہبوط نہیں ہے اور برج ثابت ہے اور گرم و تر
مذکر اور نہاری اور ہبوط خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف
زہرہ اور مونث و لیلی و سرد و تر و بلغمی اور ذو جسدین با جملہ خواص اور
احکام ظاہرہ ان بروج سے کہ نسبت باوہان عوام شیخی رد
پیدا ہے اختلاف فصول سے الخ لہذا اظہار ہے سید الشہدا
خنا صاحب جنکہ کسی طرح کی قاعدہ علمیہ سے بہرہ نہیں رکھتے ہیں

ہر عالم مین بحث شروع کر دینا دنیا کہ منسا ناہے یا ہین اب میں ایک
قول فیصل لکہ کے مقدمہ کو ختم کرتا ہوں

قول فیصل

سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس مدعی بنام جناب
حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر سبجج گورکہپور
مدعا علیہ وغیرہ اتہام

ایکبار جو ہم دوسرے مکان پر ناام مین آئے اور روبکار
کو دیکہا تو یہ روبکار بات جسکا ذکر اوپر سے چلا آتا ہے مطالعہ مین
آئین صاف واضح ہوا کہ مدعی صاحب کی تقریر پریشان ذہنی
سے ثابت ہوتا ہے اور قاعدۂ طبی ہی گواہی دیتا ہے کہ
جسوقت آنکہ یعنی چشم انسان کا پہیل جاتا ہے بسبب خلل دماغ کے
اوسکو مثل شمع چراغ کے ایک کے دو معلوم ہوتے ہین یا دو
است یا جو ضوئیہ ہون وہبی دو معلوم ہوتے ہین یہ قصور انسان کا
نہین یہ خلل دماغ کی دلیل ہے عنقریب خوف مالیخولیا کا ہے
اور بہت سے امراض دماغیہ کا نتیجہ حاصل ہوگا امید پنشن بہی
جاتی رہیگی اکثر امراض دماغیہ کے لوگ پاگل خانہ مین رونق افروز
رہا کرتے ہین بقول شاعر سعدیہ بہتر سے دوئی حق رنگہ کا ہو خلل

ایک شے دو نظر آتی ہین چشم احول مین تا بتدا آدم علیہ السلام تا اینندم کل انبیا و علما و عقلا بذریعہ کتب و صحف آسمانی کو کب سیارہ سات ہی بیان کر گئے ہین کہ جسپر کل فریق کا اتفاق چلا آتا ہے مگر مدعی کو وہ کسے سے نظر آئے یہ عین دلیل خلل دماغ کی ہے اگر یہان تشریف لاتے تو بندہ آلہ مصنوعی التہاب اطفال سے ایک چیز سکے بیس چیزین دکھلا سکتا ہون شیشہ مین جتنے پہل ہون اوتنے چیزین معلوم ہوتی ہین یہ بات بد اہتا ثابت ہے دوسرے یہ کہ کوکب ۷ دن ۷ زحل کو شنبہ کہتے ہین شمس کو اتوار قمر کو پیر اور مریخ کو منگل اور عطارد کو بدھ مشتری کو پنجشنبہ اور زہرہ کو جمعہ کہتے ہین اگر ۱۴ یوم ہی قرار دیے جاوین تو سیارے ۱۴ ہو سکتے ہین اور بہر سوا اسکے کتب تہذ عتیق مین انہین ۷ یوم کی تصدیق ہے اور متعلق سات کوکب کے ہے اور معتقد علیہ سرکار عیسویہ کی ہی تو پہلے دین عیسوی ہی باطل ہوا جبکی روش پر مدعی صاحب خم ٹہونک کے علماء اسلام سے برسر مناظرہ ہین سبحان اللہ اہل ہند کہ ۱۲ کو ۱۳ کیا کرتے ہین وہ تین برس مین دہوکا کہاتے ہین اور جناب مدعی ہر روز خرابی اعمال اور پریشانی عقل سے سات کو ۱۴ قرار دیتے ہین چونکہ بندہ علم جراحی سے بخوبی ماہر نہین ہے مگر قیاسا ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ لیقہ قریہ مین متنازالیہ کے پہل پڑ گئے ہین اب مجکو
اندیشہ یہہ ہے کہ ایام گرما قریب ہے افراط حرارت اور تفکرات
اجرای مذہب پنچریہ اور نیز کار سرکار سے خشکی طبقہ مین زیادہ ہو گی
اخراط بدل ہو جاہین گے پہر اسکے ہم دکہائی دین گے اکثر تجربہ
ہوا ہے کہ ترچیز جب خشک ہو گئی ہے تو اوسمین شکنین اور پہلو
پڑجاتے ہین غرضکہ تجویز ہوا ۔ کہ دعوی مدعی بابت اتہام بنسبت
مدعا علیہ باطل اور مدعا علیہ کا دعوی صحیح بس محل ہماری سرکار ابد قرار
سے بحق مدعا علیہ بنام مدعی نافذ ہووے ۔ لہذا حکم ہوا
کہ منشی علی حسین خان نقل کو عدالت ہذا کے ایک ایک پرت بعد ثبت
مہر کے خدمت مین فریقین کے ارسال کرین فقط
۱۲ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۳ ہجری

الراقم نعمان خان کیل سرکار ابد قرار سپیمبر آخر الزمان صلی اللہ
آلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ ۔

جناب عالی

حسب الحکم حضور نقل کوا مخذات ہذا کا ایک ایک پرت نقل کرکے بعد ثبت مہر کے خدمت میں فریقین سے کے تاریخ ۷ امئی ۱۸۷۶ء کو مقام لکہنؤ سے ٹکٹ جہاپان لطور رانیدہ ہم فلش کے ارسال کیا گیا اطلاعاً گذارش ہے ۔

بندہ سید علی حسین خان
[illegible]

ورنیو لا منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی جب بنارس سے سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی سے ملاقات کرکے تشریف لائے تو کتاب ہدایت الہنود تصنیف کی لہذا اوسکا جواب بہی درج کتاب

ہو المستعان

نامۂ ذیجود بجواب کتاب ہدایت الہنود

منشی صاحب معدن جود مصنف کتاب ہدایت الہنود منشی ظہیر الدین صاحب تحریر و ارسال کردہ واقف کا مسعود کنز گاہ مدرس سے مسعود خلف الصادق

بعد سلام بوسہ بہ پیام و نمسکار و رام رام از طرف ہنود دان مطیع الاسلام آمدم بمطلب کتاب ذو ماعین مصنفہ آپکی جو کہ مطبع اسلامین باہتمام سید حبیب اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ حبیبی اور مشتہر ہوئی ہرکارہ اسلام نے ہمین پہونچائی کیفیت واقعی ہمین ذہن مین در آئی اول تو آپکا دعوی یہ ہے قولہ کہ جب تک صحت اوتاران ہنود قرآن سے نہ کرلیجاوے تب تک اونکے اقوال بصحت رسالت ناممکن الخ سو اسکا جواب یہ ہے کہ ثبوت دعوی کو ناظران اسلام نے مسلمات مدعی کو سند گردانا ہے کہ جواب خصم کا مسلمات

خصم سے ہونا چاہیے ہیہات ہیہات یا ابن جبیر الانتساب نے آپکو تاحال اتنا بھی نہیں معلوم کہ جواب کے تین قسم قرار پائے ہیں الزامی و تحقیقی و تنزلی الزامی اوسکو کہتے ہیں جو کہ مسلمات خصم سے ثبوت دیا جاوے کچھ اس سے یہ نہیں مراد ہے کہ وہ ہمارا بھی مسلّم ہو دوسرا تحقیقی وہ ہے کہ اپنے مسلمات سے ثابت کیا جاوے خواہ عقلی ہو خواہ نقلی اور تنزلی اوسکو کہتے ہیں کہ بالفرض محال یوں ہے سہی اور یہ بھی نہ بات یا وہ بات ثابت نہیں تو اب اس صورت میں آپکا وہ دعوی کہ جبتک اوتاران ہنود کے صحت نہ ہو اور اونکے معاذ اللہ رسالت قرآن سے پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے تب تک ثبوت رسالت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر ممکن محض باطل و عاطل ہو گیا اب اسکے بعد آپنے بہت آیات قرآنی کو اپنے مطلب سے تطبیق دیکر یہ طرح ڈالی ہے خوشنودی ہنود کی تجویز نکالی ہے

قولہ صفحہ ۱۴۲ - اوتار خاص اسطے رہنمائی اور ہدایت کے اوترے ہیں اونکا صالح اور برگزیدہ اور مقبول خدا ہونا ضرور تر ہوا اور ہم ہوشمند میں کیونکر قدم بڑھا اونکی صلاحیت اور ہدایت پر دلالت کرتا ہے جو اون دیوزادوں نہیں گمراہ اور باغی ہوتے

راچھس کہلانے لگے اور جو اونمین ہادی ویرا اور راستی پر رہتے تھے
وہ دیوتا اوتار کہلانے لگے جو اونمین نیک اور صالح اور ہدایت
پذیر تھے دیوتا اور رکھشا اور سادہ اونکی کہلانے لگے اول
دیوزادون مین جو سب سے بڑا اور اصلی ہادی کامل تھا
مہادیو کہلایا کہ مہا ہندی مین بڑے کو کہتے ہین جیسے مہاجن
و مہاراجہ یعنی اوسکے ہر زمانہ اور ہر وقت مین مقتضائی مصلحت
جیسا کہ مناسب مقام ہوا اوسکے موافق اوتار پیدا ہوتے گو
وہان برعایت وقت اور مقام کچھ تخصیص دیوتا اور جن اور حیوان و
انسان کے بھی نہ رہے جیسے رام اوتار کرشن اوتار بہیا ناتک
کچھ اوتار اور مچھ اوتار نرسنگھ اوتار باون اوتار پرسرام اوتار
باراہ اوتار جگناتھ اوتار رو پارسناتھ وغیرہم علی ہذا القیاس حساب سے
ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تکمیل جو امام حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ نے
کی ہے بخوبی تمام ہو سکتی ہے اور منافی عقیدہ اہل اسلام
نہین بلکہ موافق نص قرآنی حسب عقاید اہل اسلام کے جیسا کہ جز
آٹھ رکوع ۳ سورۂ انعام مین رسولون اجنہ کے شمول مین رسولون
انس کے اس صراحت سے خبر دیتا ہے یا معشر الجن والانس
الم یاتکم رسل منکم ترجمہ اے گروہ جن و انسان کے آیا نہین آئے تم

رسول تم مین سے یعنی تمہاری جنس سے الخ جواب مشفق
من اول تو عذر یہ ہے کہ اس آپکے بیان سے ثابت ہوا
کہ دین اسلام و دین ہنود دونون صحیح ہین تو اگر کوئی ہندو یا مسلمان
آپکو بجا نشی ٹھیرا دیکے گنگا دین یا کالکا دین تحریر کرے تو آپ تسلیم
کیجئیگا کچھ انعام وغیرہ دیجیے گا یا برا مانیے گا دوسرے یہ کہ سورۂ
انعام مین اس رکوع ۳ کا پتہ نہین ہے مگر ہان ۴ رکوع سورۂ
انعام کا اب مین بتا دون شاید آپنے اسپر خیال کیا ہو مگر وہ آپکی
مذاق کے موافق کب ہے بلکہ آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے
وہو ہذا ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناہم ترجمہ ا ور تحقیق
بہیجا ہمنے طرف امتون کے پہلے تجھسے یعنے پیغمبر الخ
تو اب مطلب آپکا اس آیہ سے بالکل فوت ہوا بلکہ مغالطہ وہی
ثابت ہوئی کہ ایسی ہی اور آیہ قرآنی آپنے تحریر کی ہونگی اور
صاف ثابت ہوا کہ تجھسے پہلے بہی اور امتون پر پیغمبر آئے ہین
جنکا قرآن ناطق ہے اور جب امتون کی لفظ آئے تو اس سے
فقط انسان ہے مراد ہوئی کچھ نبی جان یا خلقت شیطان نہین
پائی جاتی اور یہ ترجمہ آپکا بالکل لغو ہوا یعنے تمہاری جنس سے ہمارے
نزدیک آپسے بڑی غلطی ہوئی اگر آپ اپنے کو بھی مرسلین مین

شمار کر لیتے تو ایک لاکھ چھپن ہزار کا شمار ہو جاتا اسواسطے کہ
اسوقت آخر مین آپ بجای ایک ہزار کے ہین اور جسقدر آپکی ہم نامۂ
اول آیۂ ظہر الفساد فی البر والبحر مین بخوبی دے چکے ہین اب ولکل قوم
ہاد کا مطلب سنئے جس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نسبت علماء یہود ونصاری نے یہ عذر پیش کیا کہ
اگر آپ پیغمبر بھی ہین تو اپنی قوم عرب کے واسطے ہین ہمارے
واسطے نہین ہین اسپر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ آپ تو ہر قوم
کے لیے ہادی ہین ایسا نہین ہے جیسا کہ یا قبل تیرے
ہر ہر قوم پر بھی ایک ہادی ہوا ہے اب تا یوم حشر کل فریق کیو
تو ہی ہادی ہے قاعدۂ نحوی ملاحظہ کیجیے جب کلمہ مین لام کے
نیچے کسرہ ہو تو وہ لام جر کا کہلاتا ہے اور جب لام جر کا قرار
تو اوس سے مخاطب مراد ہوا افسوس ہے کہ آپ اس علمیت پر
دبیر الانشا کہلاتے گہڑی تو پائی بلکہ گہنٹی غلط بجائی ایضا جب آیۂ
کتب سیر اور تواریخ اہل اسلام بھی شاید نہین دیکھین دیکھو کتاب
ناصر الابرار مناقب اہلبیت اطہار مین روایت ہے اقول حضرت علی مرد
شیر خدا سے روایت ہے بیچ بیان آیۂ انما انت منذر ولکل
قوم ہاد کے کہ رسول اللہ منذر ہین اور مین ہادی ہون اسواسطے

آیہ متذکرہ بالا کا ذکر سینے وہ پارہ ولو اننا کے شروع رکوع ۱۴ ہے نیز
یون ہے ترجمہ - ای جماعت جنون اور آدمیون کی کیا نہ آئے
تہے پیغمبر تمہارے پاس پیغمبر تمہین مین سے بیان کرتے
تہے اوپر تمہارے نشانیان میری اور ڈراتے تہے تمکو آلخ
اقول اسکا منشا بہی آپ نہین سمجہے حاشیہ پر فایدہ ۳ جو
مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ نے کیا ہے آپنے نہین
دیکہا یا قصداً مغالطہ دہی مراد ہے وہ یہ ہے یعنی مولانا تحریر
فرماتے ہین قولہ کہ دنیا مین انسان بہت پلید جتنے ہین وہ دنیا کی حقیقت
جن ہین الخ کچہ اس سے یہ نہین مراد ہے کہ جنون مین بہی پیغمبر
ہوئے ہین پیغمبر آدمیون ہی مین مبعوث ہوئے ہین اور جنون
نے بہی انہین کی اطاعت کی ہے چنانچہ سورہ جن مین ایمان
لانا جنون کا ظاہر ہے آپنے خوب ترجمہ کیا اور اپنے مطلب پر
جمایا اب کچہ حال اصلیت مہادیوجی کا حسب مقولہ سنو دستی لیجیے
دل کو شاد کیجیے ادہیان ۱۳ شیو پران ترجمہ منشی شنکر دیال صاحب

ہکذا - قولہ نظم

بیان کرتے ہین یون سوت نکو فقرا	سنو یہ اتفاق حسن کی بات
رکہیشر ایک جا خلوت نشین تہے	سر کیلاس پر مسند گزین تہے

غرض اک دن وہ ارباب پرستش — گئے لینے کو ارباب پرستش
ہوا شنبھوں کو دل میں جوش مستی — ہوئی آمادہ عشرت پرستی
زنوں کے پاس بیتابانہ پہونچے — کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے
ہوئیں غائب ہزاروں صورتیں ہوش — ہزاروں نے شراب وصل کی نوش
بیاباں سے رکھیشر پھر کے آئے — شگفتہ غنچے سب تر مردہ پائے
ہوئے غواص دریای قلق میں — دعاؤں کی صدا شیو جی کے حق میں
کہ لنگ شمبھ گرے کٹ کر زمین پر — نہ رغبت ہو سکے زہرہ جبین پر
اوسی دم لنگ شنکر گر پڑا صاف — جدا قالب سے ہو کر گر پڑا صاف
تمام ہیں لنگ نے آفت مچائی — قیامت دیوتوں کے سر پہ آئی
رکھوں نے فرط غم سے ہو کے لاچار — حقیقت کی سری برہما سے اظہار
سری برہما نے فرمایا کہ ہیہات — تری تمسے قباحت کی ہوئی بات
رہے مہمان شیو شنکر تمہارے — ہوئے خود رونق افزا گھر تمہارے
قدم دہو دہو کے چرنامرت پیتے — جگہہ شنبہو کو سنگاسن پہ دیتے
عوض ہیں اوسکے تمنے بد دعا کی — جہالت کی حماقت کی خطا کی
غرض سب رکھ ہوئے مصروف طاعت — دہائی کھینچ کے چاہی شفاعت
ہوا گوری کو جوشش مہربانی — بنی خود صورت ارگھا ہوانی
ہوا وہ مستقل لنگ آخری کار — ہوئی خلقت میں عشرت سی سرشار

پرستش سب نے کی آنکھون کے سر سے	زمین پر آسمان سے پھول برسے
کیا پھر یون سداشیوجی نے ارشاد	کرین سب لنگ پوجا با دل شاد
اسی سے جا حاصل آرام ہوگا	پس از مردن بخیر انجام ہوگا الخ

اب فرمائیے آپ تو مہادیوجی کو اصلح اور ہادی فرماتے ہین اور اونکے پوتھیان اور مقلدین ایسا کچھ سناتے ہین کہ زنا معیوب نہین بلکہ جن لوگون نے مرتکبین زنا کو بد دعا دی اور لعنت کی اونپر آفت عظیم آئی اور مہاجی نے اونکو ملامت فرمائی اور آپکے زنا کی طاعت نجات آخرت ٹھہرائی پھر دیکھو دھیان بھم ہسکند پران مین مرقوم ہے قولہ جب عورت ہنود کی سن بلوغ کو پہونچتی ہے اور اونکے فرج پر بال نکلتے ہین اور اونکی چھاتیان لوٹ کے نکالے لیتے ہین تو دیوتا اور گندہرب او سے درجہ بدرجہ معاشرت فرماتے ہین الخ اقول تو اب ظاہر ہوا کہ آپنے بھی اسی لحاظ سے دین ہنود کو پسند کیا ہوگا کہ ایسے دیوتا اونکی اتباع سے مواخذہ گناہون سے البتہ نجات ممکن ہے لقولہ ؎ عبث ہے رندون کے حق مین ملامت ای ناصح ✣ جو غرق بحر ہین شبنم سے اونکو ڈر کیا ہے ✣ کتاب ظفر المبین جو کہ بجواب لالہ اندر من مرادآبادی مصنفہ جناب مولانا محمد علی صاحب سلمہ اللہ تخصیصا ا

بلاری ضلع مراد آباد شاید آپکی نگاہ سے نہین گذری اوسمین جناب
موصوف صاف صاف بلا خلاف تحریر فرماتے ہین قولہ کہ پیشوایان
ہنود مین اکثر مرتکب زنا ہوئے ہین ہان ایکبار مرتبہ مہادیو جی
نے ارادہ تعزیر چندر مادیوتا کا فرمایا تھا جسوقت کہ اوسنے
سماہ تارا زوجہ پیر و مرشد سے زنا کیا تھا چونکہ جناب برہما
صاحب خود اسی بلا مین مبتلا تھے کہ اپنی بیٹی سرستی کے ساتھ
مشغول رہے تھے اس سبب سے ہمیشہ ملجا و ماوا زانیون و بدکارونکی
رہا کرتے تھے لہذا چندرما کے سفارش پر آمادہ ہوئے اور
مہادیو جی کے ہاتھ سے اُسے بچادیا اور چونکہ مہادیو جی خود بہی اس
بدکاری مین ملوث تھے کہ رکھیشروں کے جورو ون سے انہون نے
کمال بیحیائی فعل بد کیا تھا کیا ہوا کہ از راہ ظاہرداری کے حوصلہ
تعزیر دینے چندرما کا کیا تھا جب سفارش برہما جی کے موافق
مرضی باطنی کے اون تک پہونچے تو تعزیر دینے سے باز
رہے اسیطرح ازوده پوتے سری کشن جی کے بعلت زنا کے
ساتھ اوکہا کے ماخوذ ہوئے اور اوکہا کے باپ نے ہمار
جرم مین اسکو قید کیا اور یہ خبر جب کرشن کو پہونچی تو اوس زانی نا سعو
کے حمایت پر مستعد ہوئے اور بید ماگہ کہا یہ فتح کشی کے اور

لغت مقاتلہ عظیم کے اوسکو مع اوکہا منزبیہ کے اپنے
گہر لائی اور گہر لاکر اون دونون کا نکاح کرا دیا الخ اور دیکہیے
راجہ دیود اس کے عہد مین یعنے ست جگ مین لسقدر زنا
وغیرہ کثرت سے ہوئے ہین راہیات ۲۰۶ کاشی کہنڈ پران
ملاحظہ کیجیے اوسمین صاف لکہا ہے قولہ ترجمہ فارسیہ کہ زنا
شوہر را گذاشتہ با ہر کہ دل رغبت می شد می پیوستند وہمچنان
مردان نیز بعمل می آوردند بلکہ بسیار زنان ودختران محل خاص
راجہ بہانج پردہ اختند الخ اور عہد پرسرام مین بہت چہترانیان برہمنون
سے زنا کراتی تہین اور اونسے اولاد حاصل کرتی تہین پرب
مہابہارت کا دیکہیے اوسمین لکہا ہے قولہ ترجمہ فارسیہ کہ در
ایام گذشتہ در عالم چہتہری نماندہ بود زنان چہتریان بعد طہارت
از حیض غسل کردہ پیش برہمنان می آمدند و برہمنان از ایشان
صحبت میداشتند وآنہا را فرزندان پیدا می شدند بہمچنان بار دگر
از برہمنان چہتریان پیدا شدہ اند الخ اقول غرضکہ کوئی دور ایسا
نہین ہوا کہ جسمین فحش کروہ ہنود مین جاری نہوا ہو مشتقی
ہین جس دین کی یہ شکل ہو اور اونکی پوتہیان یون گواہی دین تو پہر
اونکا صالح ہونا اور معاذ اللہ رسولون مین اونکو شامل کرنا یہ

کیونکہ آپ کی راے مین آیا جو آپنے قرآن مین اونکے آیت کو بلایا پہر مہابہارت آسمید پرب مین مرقوم ہے قولہ ترجمۂ فارسیہ کرزن دیوے گفت کہ من پستانہای خود را کہ بدرازی چہار گروہ است گردانیدہ ام چن را خواہم زد الخ بہاگوت کے نوین اسکند سے ثابت ہے کہ راجہ سگر کے چہہ ہزار بیٹے قابل جنگ کے ایک وجہ سے اونکی حیات مین موجود تہے کہ اسمید جگ کے گہوڑے کے ساتہہ وہی تہے الخ اب کرشن جی کا کچہ نسب نامہ بہی سن لیجئے مولوی محمد علی صاحب کتاب ظفر المبین مین بجواب اندرمن تحریر فرماتے ہین صفحہ ۳۵۰ قولہ قصہ حال ہونا بہائی کرشن جی کا اور دستۂ آہنی جننے کا یاد کیجیے بہت مرد اکابر ہنود مین سے غلبۂ شہوت نسائی کے سبب عورت ہوگئے اور مردون کے ساتہہ منعقد ہوے منجملہ اونکے ایک فرزند ارجمند خاص سورج دیوتا کے ہین کہ عورت ہوجانے کے بعد نکاح مین بدہ کے جو زنا زادہ چاند کا ہے آئی اور مہاراجہ کرشن جی او نہین کی نسل مین ہین الخ اقول مشفق من آپنے ہدایت الہنود کا ہیکو تصنیف کی بلکہ تخریب الہنود اسکو کہنا چاہیے یقین ہے کہ جب اس نامہ کی نقل مہاراجہ بلرام پور کی نگاہ سے گذر یگی تو

آپ کی تنخواہ جو کچھ ہو گی موقوف ہو جاویگی اپکی خوش آمد کچھ کام نہ آئیگی جناب من دیوتایان ہنود اور اونکے بیدون کی کچھ اصل نہین ہے آپنے تو ارتخین نہین دیکھین صاحب مصنف کتاب خلعت ہنود یون تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جب بمقابلہ موسے علیہ السلام فرعون مع فوج غرق دریای نیل ہوا تو اوسکے ارباب نشاط بہاگ کر ملک ہندوستان مین آئے اور یہان کے راجگان بت پرستون سے ملاقی ہوئے اور اونکو گانا بجانا سناکر خوب محظوظ کیا تو وہ گویا اون بت پرستون مین بڑی عابد خدا پرست مشہور ہوئے چنانچہ آپنے زبان ہندی مین اونکا نام برہمن قرار دیا برہ بمعنی ورد اور من بمعنی دل یعنے اونکے بیان سے دل مین محبت الٰہی کا اثر پیدا ہوتا ہے اور وہ لوگ اہل ولایت اور ذوتعلیم اور مصاحب بادشاہ فرعون کے تو تھی ہے انہون نے سونچا کہ یہ قوم ہندی کہ نہایت ابلہ اور سادہ ہین محض تو ہین انکو کسی سررشتہ باطلہ پر لگائیے روٹی کہانیچے تب اون لوگون نے کل قواعد اپنے نفع کی تلقین کرنا شروع کیے کہ جس سے پوتہیان مملو ہین چنانچہ لفظ مصر جسکا ہمارے اس بیان کی صحت کرتا ہے کہ وہ لوگ مصر ہی کے

رہنے والے تھے پس اسیوجہ سے برہمنوں مین قوم مصر
بہت معزز اور کہرے برہمن کہلاتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے یہ شعر ؎ اپنے خدا کی ذلت خالق کو بہی خوش آئی یہ کہ تھی
کار رزق لکہا تقدیر برہمن ہین ٭ جیسے میان عزازیل جب
قریش مین ایک مرد ضعیف بنکر آسنے ہین تو انہون نے اپنے
تئین شیخ نجدی ملقب کرکے بیان کیا ہے کہ مین نجد کا رہنے والا
ہون اسیوجہ سے صاحب غیاث نے اُسکو بشیخ نجدی ملقب کیا ہے
چنانچہ آپ بہی بلگرامی کہلاتے ہین فقط اسی راہ سے کہ آپکا
مولدگاہ قصبہ بلگرام ہے چنانچہ بعد عرصے کے جبکہ زمانہ زردشت
کا ہوا تو بیاس جی نامے ایک برہمن ہندوستان سے طرف
خطۂ ایران کے چلا گیا اور زردشت سے ملاقات کی اور اوسکا
آئین پسند کرکے واپس آیا ہندوستان کو پس اوسنے کچہ
پوتہیان اور آئین پرستش اہل ہنود کو تلقین کیا ہے اب ہم
اپنے اس قول کی صحت کو عبارت دساتیر زردشتی مین جو نامہ
موسوم بنامہ ست دخشور ہے آپکے پیش کرتے ہین قوله
چون بیاس ہندی بہ بلخ آمد گشتاسپ زردشت را بخواند و باد خشور
یزدان آئین آن گفت پیغمبر پاسخ داد کہ یزدان آسان کند پس

شہنشاہ فرمود تا از ہر کشور فرزانگان را خواندند چون ہمہ گرد آمدند زردشت
از آفرین خانہ برآمد بیاسن نیز وران انجمن در آمدہ با وخشور یزدان گفت
ای زردشت از پاسخ وران گذارے چنگرنگاچہ جہانیان آہنگ
گزیدن کیش تو دارند و جز این فرجود بالاے تو بسیار شنیدہ ام
و من مردے ام ہندی نژاد و بدانش در کشور خود بے مانند رازے
چند سربستہ دارم کہ از دل من بزبان نہ آوردہ ام چہ گروہے
گویند کہ امرستان آگہی با ہر کیش و پیوست و نہاد جز از دل من ہیچ
گوشے نشنیدہ اگر درین انجمن یک از ان رازہا خوانے
بآئین تو در آیم زردشت گفت کہ پیش آمدن تو یزدان از ان رازہا
آگہی بخشیدہ لیس این دبیرم را از آغاز تا بانجام برو خواند چون
بشنید و چشم پرسید و بمغز رسید یزدان را نماز برد و بہ آئین
در آمد و بہ ہند باز گشت الخ اقول دیکھیے یہ دساتیر تمہاری بنائی ہوئی
نہیں ہے پارسیونکی کتاب ہے وہ اسکو کتاب آسمانی سمجھتے
ہیں گو وہ کتاب آسمانی نہو مگر پھر بھی خالی اس سے نہیں کہ اسکو
مثل کتاب تاریخ کے سمجھنا چاہیے بہرصورت مدعا ہمارا ثابت ہوا
کہ بیاس جے نامے بلخ میں جا کر دین زردشت میں داخل ہوئے
ہیں چنانچہ یہ قول دساتیر کا کہ بآئین درآمد گواہی دیتا ہے اور

یہ عقیدہ عناصر عبادت و آفتاب کی پرستش کا جو ہنود رکھتے
ہین بلاشک عقیدہ زرتشتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آج سے
سات سو برس پیشتر ہر شخص خوب جانتا تھا کہ دین ہندؤنکا بعینہ
دین آتش پرستون کا ساتھا اور کتابین اونکی تراجم استا وژند
کتب آتش پرستون سے ماخوذ ہین چنانچہ سومنات مین جو
شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے برہمن تبخانہ کی تعریف کی ہے تو اوسنے
اوسکو اوستاد اوستاو ژند سراہا ہے وہ لکھتے ہین بیت
مہین برہمن استو دم بلند + کہ ای پیر دانای اوستاو ژند + اور
تاریخ ہند مولفۂ الفنسٹین صاحب مین مرقوم ہے قولہ کہ ہندؤن
کی بنیاد بیاس جی سے جو ہندؤن کے مفروضہ مولف ہین قریب
۱۴۰۰ برس قبل مسیح علیہ السلام کے ہوئے ہین غالبًا ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اس مولف نے گو وہ کوئی کیون نہ ہوا ون تالیفون
کی منشا اور ضروری مسئلونپر ایک رسالہ لکھا ہے لیکن کلبروک
صاحب کی یہ رائے ہے کہ باقی پانچ فرقہ اس سے پہلے کے
ہین بلکہ بدھ اور جین کے فرقون سے یہ فرقہ نیا ہے اسلیے
کہ جس کتاب مین اس فرقہ کے مسائل اور عقائد کا بیان ہے
چھ سو برس پیشتر حضرت عیسی سے نہ لکھے گئے ہونگے الخ

اقول یہ رای مسٹر الفنسٹن صاحب و کالروک صاحب کی ہے مگر مین زیادہ معتمد اس باب مین دساتیر کے بیان کو ٹہرا کر یہ کہتا ہون کہ خروج بیاس کا بعد زرتشت تہا اور زرتشت ہی کی تعلیمات سے وہ بہرہ اندوز ہوی اور ہند مین آکر پیر مغان بنے اور وہی آئین زرتشتی اور عقاید تناسخ اور تہذیب اور زمانہ اور دین آتش پرستی وغیرہ کا اُنہون نے یہان شایع کیا اور باتفاق اہل تاریخ ثابت ہے کہ زرتشت ایک عرصہ دراز کے بعد جناب ارمیان پیغمبر علیہ السلام سے پیدا ہوا تہا چنانچہ روضۃ الصفا مین مرقوم ہے قولہ در تاریخ بیان جی در پنجم مسطور است کہ زرتشت حکیم در زمان گشتاسب ظاہر شد و سیدار حال شاگردی یکے از تلامذہ ارمیان پیغمبر می نمود تا علوم عربیہ بیاموخت الخ اور چونکہ زمانہ ارمیان پیغمبر علیہ السلام قریب ۶۰۰ برس پیشتر جناب مسیح علیہ السلام سے تہا بس کچہ شک نہین کہ خروج بیاس کو عرصہ زیادہ دو ہزار پانچسو برس سے نہین گذرا اور یہان یہ امر بہی یقینی لکہتا ہون کہ تالیف ایکہنڈ کی بلاشک و شبہ بعد طلوع نیر عالمتاب اسلام کے ہند مین ہوئی ہے کیونکہ ہندو کا بکہنڈ اتہرمن مین شیاں حال سکراچارج کا اسطور پر لکہا ہے کہ جب وہ وحدت سے کثرت کا

متوجہ ہوتا ہے تو پہلے غذا موجود ہوتی ہے الغرض اب دیکھو
یہ خبر زمان ماضیہ کی ہے کہ جس سے صاف واضح ہے کہ سنکر
اچارج قبل تالیف ابکہنڈ سے گذرا ہے اور زمانہ شنکر اچارج
کا سنہ عیسوی ہے کہ جس عرصہ مین آفتاب عالمتاب اسلام
نے ظلمات ہند روشن کر دیا تہا اور اکابر دین اسلام زیب افروز
ہند ہو گئے تھے غرضکہ ان وجوہات متذکرہ بالا سے صاف
واضح ہوا کہ دین ہنود کا کچہ وجود نہین ہے تو پہر آپ کیونکر اور کس
دلیل عقلی یا نقلی سے اس دین کی صحت قرآن قوی البرہان سے
تطابق کر لے ہین بدنامی کا ٹوکرہ اپنے سر پر دہرتے ہین اب یہی
یہ بات کہ آپنے بزعم فاسد خود ثبوت خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم بیش خود تجویز کیا ہے سو وہ فقط بہزار خرابی بصرف آپنے
اس لفظ پر گفتگو کی ہے کہ مہامت سے محمد ثابت ہوتا ہے اسپر
اشلوک بہی چہاپا ہے سو یہ تجویز آپکی مثل آپکے نہایت ضعیف
ہے کہ نہ ہندو کہہ سکتے ہین کہ مہامت اور محمد مین کسیطرح کی
مناسبت نہین اسلیئے کہ مہامت کے معنی اردو مین بڑے
ہمت والا یعنے بڑا عاقل ہوگا اور محمد کے معنے حمد کیا گیا اور تعریف
کیا گیا اور صفت کیا گیا ہوگا تو یہ نظیر آپ کی درست نہ آئی ہین و کہیر

کہ بڑے عقل والی سے یہاں بقراط وفلاطون وارسطو مراد ہیں کہ وہ لوگ بڑے عقیل تھے کہ ظاہر ہے لہٰذا کتب ہنود سے ابھی تک آپنے بشارات ہمارے حضور اقدس کے نہیں دیکھی ہیں لہٰذا نہایت مناسب معلوم ہوا کہ اب ہم آپکو کتب ہنود سے بھی بشارات واضحہ مع متن و سمت سنادین وہی ہذا قولہ دیکھو کلکی پران مین لکھا ہے الی قولہ کہ کلکی منظر اسکے کہا جاتا ہے کہ کلک کو دور کرینگے جو زمانہ کے دلوں پر چھایا ہوا ہوگا جیسا کہ باب چہارم مکاشفات انجیل سے ابراہیم علیہ السلام کو فرشتہ کا قول کہ اسمعیل سے بادشاہ لینے بڑے بڑے پیدا کرونگا صاف صاف بتطبیق ہے پہر پران مذکور مین لکھا ہے قولہ کہ قوم کلکی اوتار گرک یعنے رشی ہوگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوم قریش رشی عابد تصرکی ہے جو کہ اولاد پاک قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام کے ہین کہ اپنی عقل سے حق تعالے کو ایک جانکے عبادت کرتے تھے (۲) یہ بھی لکھا ہے کہ نام والد ماجد کلکی اوتار کا وشنو دلیس ہوگا اور وشنو اللہ کو کہتے ہین اور دیس معنے عبد کے ہین وہی والد ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد اللہ نام تھا (۳) نام والدہ ماجدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یا سنگونتی لکھا ہے جسکے معنی معتمدہ کے ہوئے وہی آمنہ
کے معنی ہوتے ہین (۴) پران مذکور مین لکھا ہے کہ کلکی اوتار
کے چار بھائی ہونگے پھر تین بھائی کے نام بھی لکھے ہین ایک
کا نام کوی دوسریکا نام سمنت تیسریکا پراگ جیسے کتاب حزقیل
وذکریا و مکاشفات مین چار یارون کے نام کی طرف اشارہ
ہے ویسے ہی جیسے لوگ کلکی اوتار صاحب کے چار جانشین لکھتے
ہین کہ کتاب ڈوالی گلپ کتب معتبرہ اپنے سے جیسے لکھا ہے
ویسے ہی اسمقام پر کلکی پران مین یون معلوم ہوتا ہے کہ بجاے
اسکے کہ کلکی اوتار کے چار جانشین ہونگے چار بھائی لکھ دیا
(۵) مقام مولد کلکی اوتار کا شنبھل نگری یعنے عرب کی بستی
لکھی ہے (۶) پران مذکور مین ہے کہ اپنے وطن سے شمالی
پہاڑون مین ہجرت کرینگے اس سے مدینہ منورہ جانا حضور اقدس
کا ثابت ہے (۷) پران مذکور مین تلوار کی بڑی تعریف لکھی
ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونکا دین تلوار کے ذریعہ سے
پھیلیگا جیسے کہ مکاشفات انجیل مین صاف لکھا ہے قولہ وہ لوہے کے
عصا سے تیر حکومت کریگا اور رحم کمہار کے برتنون کے مانند
چکنا چور ہو جاوینگے (۸) یہ بھی لکھا ہے کہ تمام مقدسین کے

تشریف کریگا یہ بات قرآن سے عیان ہے کہ کل انبیا علیہم السلام
کی تعریف اوسمین موجود ہے الخ اب مین آپکو تیسرے کی تحقیق کی
وسمت ملائے دیتا ہون کہ میلاد مبارک بتاریخ یوم دوشنبہ تاریخ ۱۲ ربیع الاول
۱۱ یا ۱۲ - اپریل ۵۷۱ء ولادت باسعادت صبح کے وقت عرب مین یا
شہر مکہ معظمہ مین ہوئے کہ وسط ہند مین دو ہزار میل کے فاصلہ
مکہ معظمہ سے دو گھنٹہ کا فرق پڑتا ہے اوسوقت مین ہند کے
وسط مین دو گھڑی دن صبح صادق عرب کے وقت مین چڑھتا ہے
اور بغیر اسکے کہ کلکی اوتار صاحب عرب مین ہون یہ مطابقت بہت
مشکل ہے کہ حمل کا طالع ہو اور دو گھڑی پر ۲۱ پل زیادہ دن
چڑھے ولادت باسعادت ماہ بیساکہ بارہوین چاند کے ہو او
۱۲ ربیع الاول سنہ ولادت ۱۱ یا ۱۲ ماہ اپریل کو آفتاب حمل مین
تہا اور تاریخ ۱۲ چاند کے تہی چاند سرطان مین ہوا جیسے ابومعشر
نے آفتاب حمل مین اور ذنب قوس مین اور راس جوزا مین لکھا ہے
بدستور مطابق ہے اور حساب سے زہرہ حوت مین اور عطارد
ومشتری ثور مین اور مریخ جدی مین اور زحل میزان مین
پس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے جو کلکی پران کے
اشلوک مین ہے اور وہ اشلوک یہ ہے آپ کی خاطر سے ترجمہ

اُردو مین کیے دیتا ہون ہٰذا۔ ترجمہ قولہ بارہوین چاند سدی ماہ بیساکہ ہشت نام نچھتر ہرسن جوگ کرن بالب مین سورج حمل چاند سرطان مشتری ثور نیز عطارد ثور مریخ جدی مین یہ گرہ عمدہ اوقات مین راس جوزا ذنب قوس زہرہ حوت میزان کا زحل وقت عمدہ نام پر ہوش ہین دو گھڑی سورج نکلے پر حمل کے طالع مین جنم لگن کا ہوگا بیساکھ سدی چاند کی بارہوین ہشت نام نچھتر مین ہرشن نام جوگ بالب نام کرن مین پیر کے دن جبکہ اکیس گھڑی پل چوبیس کا ہوگا سورج کے دو گھڑی نکلے پر ۱۲ پل اکیس ہونگے عبداللہ راست گو کے گھر سنو متی آمنہ کے شکم سے کلگی نام دہرم کا پالنے والا ایسے وقت مین تشریف لاویگا۔ جسکا کہ زائچہ یہ ہے

اب آپکو مناسب ہے کہ اس مقدمہ کو کسی صاحب نجوم سے دریافت کر کے دل کو تسکین دیجیے ہرچند آپنے بردۂ اسلام مین

بہت سی تدبیر کی مگر سوائے ایک گھڑی کے اور کچھ حاصل نہوا پھر
آپنے تحریرات شہادت جناب امام حسین علیہ السلام پر اس
پردہ مین لکھا کہ کوئی نہ سمجھا پھر کتاب اسرار نبوت ضعیف القوت
اس ترکیب سے تصنیف کی کہ کسی کی سمجھ مین نہ آیا پر جناب کہ ہمنے
سبکا جواب تحریر کرکے آپکو سنایا آپنے ایک کا بھی جواب
نہ دیا وہ مین مبارک کو سوزن معقولیت سے سیا بس اب
غرض یہ ہے کہ ان خیالات فاسدہ سے باز آئیے عاقبت
نہ گنوائیے مشفق من دروغ کو فروغ نہین ہوتا ہے یہی وجہ ہے
کہ شیطان سر پر ہاتھ دھرے روتا ہے زیادہ و بس فقط

در ذیل ایک نامہ تازہ بتازہ جو لکھا گیا ہے وہ بھی درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے کہ واعظین کے کام آوے ۔

نامۂ مبارکباد

یوم کلان

سید صاحب حامی مسلمانان پنشنر واقع علیگڈھ زاد لطفہٗ

بعد دعا و ثنا کے مطلب یہ ہے کہ آج پرچہ تہذیب الاخلاق مطبوعہ شوال ۱۲۹۲ ہجری ہرکارۂ اسلام نے ہمیں پہونچایا مژدہ مبارکباد عید کا خوب ہماری سمجھ میں آیا واہ کیا خوب طریقہ ہجو ملیح کا آپ کو

آپکے دوست خیالی نے بتایا الہذا کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے
ہین ہی مبارکباد لو ہم کلان کی آپکو سناتا ہون وہو ہذا۔ قولہ
السلام علیک وعلیکم السلام حضرت مبارکباد شد مل تو لیجیے معانقہ
تو فرمائیے اسکے جواب مین آپ فرماتے ہین قولہ آئیے آئیے
تشریف رکھیے دل سے لئے ہوئے ہین معانقہ کیا ہے اسپر
آپکو جواب دیتے ہین قولہ کیا آپ معانقہ عید کو جائز نہین سمجھتے
اسپر آپ فرماتے ہین قولہ جناب ہین کوئی مولوی ملا مفتی تو
ہون نہین کہ جائز ناجائز سے بحث کرون اس جھگڑے کو جانے
دیجیے سنیئے عزیزی مزرکی الخوش کن باتین کیجیے اسپروہ فرماتے
ہین قولہ نہین صاحب پہلے اس بات کا تصفیہ کر لیجیے کہ عید کا
معانقہ جائز و مستحب ہی کہ نہین اسپر آپ فرماتے ہین قولہ حضرت
سیر سی ہی جب آپ سنین گے تو چونکین گے اور متعجب ہونگے
اور فرماوینگے یہ تو سب سے انوکھی راہ ہی الی قولہ خیال
کیجیے کہ جائز ناجائز یہ سب قسمین افعال مذہبی کی ہین عید کا
معانقہ کوئی مذہبی افعال مین سے نہین ہے جسپر جائز ناجائز کا
اطلاق ہوسکے یہ بات صرف باہم معاشرت کی ہے اگر اسپر بحث
ہوسکتی ہے تو یہ ہوسکتی ہے کہ آیا یہ طرز معاشرت قابل

پسند ہے یا نہیں مہذب ہے یا نہیں سوا اسکا یہ حال ہے
کہ جبتک قوم کے خیالات نہین بدلتے اور تعصب نہین دور
ہوتا اوسوقت تک جو رسمین اوس قوم کی ہین گو وہ کیسی ہی نامہذب
ہون مہذب ہی معلوم ہوتے ہین اسکے فیصلہ کرنیکو کوئی پیمانہ
نہین ہے جس سے اس رسم کا مہذب یا نامہذب ہونا ناپ
لیا جاوے اگر کوئی پیمانہ اسکے لیے ہوسکتا ہے تو فقط ترقی
علوم وفنون سے ہوسکتا ہے گو یہ مثل مشہور ہے کہ لیلی را
بچشم مجنون باید دید ہر ایک شخص اپنے معشوق کو سب سے
زیادہ خوب سمجھتا ہے الخ اسکے بعد آپنے بڑی لمبی چوڑی تقریر
محض بے فائدہ یعنے عید کے معانقہ کو آپنے فرمایا ہے قولہ
کہ یہ وسانپون کا سا گتھنا یا دو کٹڑے نیولون کا لڑنا ہے اب سکے بعد
اپنی تمامی پر کہا ہے قولہ یہ بات سنکر میرے دوست خیالی آنسو
بہر لائے اور کہا میان کتنے تو تم سب سچ ہو پہر چاہے کوئی مانے یا نہ مانے
زیادہ والسلام — راقم سید احمد خان — جواب واہ سبحان اللہ
حضرت من گذ مین ہین پوچھتا ہون کہ یہ ٹیٹ اسلام کا دعوی اور روش
اسلام پر یہ مزخرفات بہلا آپ تو فرماتے ہین کہ مین ملا یا مفتی نہین
پہر بہلا تفسیر قرآن مجید کی آپ کیون کرتے ہین عید کے معانقہ پر

تو آپنے دو سانپون کا لپٹنا یا دو کہڑی نیولون کا لڑنا فرمایا یہ معاشرت
آپکو ناپسند معلوم ہوئی حقیقت ہین بقول آپکے لیلی را بچشم مجنون باید
دید کسی نے سچ کہا ہے ؎ ہر کہ خسپید درمیان آن ہا ہیند بخواب
تشنہ آب و خوابیدہ در سگ استخوان بیند بخواب ✝ مگر مین حیران ہون
کہ یہ معانقہ آپ کو کیونکر پسند آیا ہوگا جو کہ آپکے صاحبان علم و فنون
یعنے علم کے دیوتاؤن مین رائج ہے مثلاً بروقت رخصت کسی
عزیز یا عزیزہ کے بہائی جوان بہن جوان کا منہ سر بازار چومنا یا
ایک کا دوسرا سر پر رکہ کے بیٹنا ہاتہ مین لیے ہوے سیٹی
بجاتے کتا آگے آگے لیکر چلنا اور بعضے آپ ایسے تہذیب یافتہ
کو مین نے دیکہا ہے کہ کتے کا پلا جیب مین یا گود مین لیے رہنا
یا خوشی کے دن مین بہائی جو روبیٹی ہو کے گلے مین ہاتہ ڈالکے
ناچنا منہ اور ہونٹونکو چومنا قبل از نکاح امتحان پسند یا ناپسند عورت
کا مرد کو پسند کر لینا کہ ظاہر ہے مناسب تو یہ تہا کہ پہلے ان صاحبان
تہذیب کو نصیحت کی ہوتی نیکنامی لی ہوتی جو ستنا وہ آپکو سراہتا
برخوردار بنانا نہ یہ کہ برعکس آپ ایسے تہذیب یافتہ سے وقوع
مین آیا یہ کچہ عجیب بات ہے مشفق من ہنگام جہالت کی سمین
ابہی آپنے سنے نہین جسکو اسلام نے مٹا دیا خیر ایک آدہ مین بیان

کرود ن اقول کسی کتاب مین مین نے دیکہاہے کہ جب اسلام
پہیلا اور رفتہ رفتہ مراسم اسلامیہ جاری وشایع ہونے لگے اور
رسمیات ہنگام جاہلیت مٹنے لگے تو ایک عورت شل آپ کے
ہمارے حضور اقدس روحی فداک کی خدمت مین حاضر آئے اور
عذر کیا کہ ہم پر رسمیات اسلامیہ نہایت شاق ہین حضور نے انکے
اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس سے پوچہو کہ وہ کون سا رسم
ہے جو تجہہ شاق گذرتا ہے اوسنے عرض کی کہ عدت کی رسم
جو کہ اسلام مین مقرر ہوئی ہے کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جائے
وہ چار ماہ اور دس یوم خانہ نشین رہے سرمہ کنگہی کچہ نہ کرے
مابعد بہر اختیار ہے نکاح ثانی کا یہ سررشتہ ہم کو نہایت شاق ہے
آپنے فرمایا کہ ہنگام جہالت مین کیا دستور تہا اوسنے عرض کیا کہ ہنگام
جہالت مین یہ دستور تہا کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جاتا تہا تو جو کپڑا
کہ وہ اپنے بدن پر پہنے ہوتے تہے وہی کپڑا سال بہر تک پہنے رہتی
تہے اور ایک کوٹہری مین جو کہ اسقدر ہو کہ لیٹ رہے او سمین رہتے
تہے اور سال بہر کے بعد خانہ کعبہ مین حاضر ہو کر ہبل نامے بت جو
اندر خانہ کعبہ کے دہرا تہا اوسکے آگے برہنہ ہو کر بیٹہتے تہے اور
ایک سو مینگنی بکری کے یا لونٹی کی اپنے سر سے ایک ایک کرکے

طرف پشت کے پھینک دیتے تھے اور ایک جانور پرندہ
اپنی شرمگاہ سے مس کر کے اوڑا دیتے تھے تب عدت سے
باہر آتی تھے اسپر حضور اقدس نے تبسم کیا اور فرمایا کہ بڑھیا اس سے
تو رسوم اسلامیہ کہین آسان ہین لہذا میری عرض یہ ہے کہ آپ
جو رسمیات اسلامیہ کو رسم جہالت تصور کرتے ہین یہ کون نادانی ہیچ مدانی
مذلت او ٹھانی ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر سہ کوئی دیکھے
لالے ہزار یکے پھول ۔ ہم اپنے کسوتنجی کی جڑ دیتے کھکتے ہین ۔
جناب ہین آپکے حواریون شمس العلما منشی چراغ علی صاحب و مولوی نذیر احمد
صاحب نے تو مجھسے آپکی علمیت و تواریخ دانی کی وہ تعریف کی تھی
اور ڈرایا تھا کہ اگر دوسرا شخص کوئی مدرسات حال کا تعلیم یافتہ ہوتا تو
آپکے مقابلہ پر قلم بھی نہ اوٹھا تا بلکہ ایک آدھ صاحب نے تو آپکے
تعلیات سے کچھ اشعار بھی سنائے مگر چونکہ تائید الٰہی و پرورش
جناب رسالت پناہی یہان شامل حال تھی کچھ خیال مین نہ آئے
اشعار یہ ہین قولہ تعلی سید احمد خانصاحب بہادر

آجکل ہو گئین ہر بستر خواب راحت	نشۂ علم سے مسرور و غرور و نخوت
مزے لیتا ہون بڑا علم و عمل کے اپنے	ہے تصور مرا ہمراہ ہین تصدیق صفت
ہو گیا علم حصولی سے حضوری مجکو	ہے مرا ذہن نہ محتاج حصول صورت

جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی ہین تمام عقل کو و تفہ لیو رتبے ہیولی ہی کثرت

لدن پاک کی تاثیر یہ ہے مجکو حصول کہ جسے چاہوں کروں عقل سے باطل ثابت

کبھی مین کرتا ہون تقریر معانی و بیان کبھی مین کرتا ہون توضیح نجوم و ہیئت

کبھی تقسیم فرائض کبھی تفہیم اصول کبھی تعلیم عقائد بکتاب و سنت

کبھی ہون مسلم الٰہی کی طرف ذہن رسا کبھی کرتا ہون طبیعی مین طبیعی جودت

کبھی ہے عقل پہ مذہب مرا مانند حکیم کبھی مثل متکلم مجھے پاس ملت

کبھی کرتا تھا قدم جہان کا ثابت تنہا اور کبھی کرتا تھا باطل بسمار اشفقت

کبھی انکار قیامت پہ مین لاتا تھا دلیل کبھی تکرار تناسخ پہ مجھے سو حجت

حشر اجساد مین تھا گاہ تردد مجکو کبھی تھی عالم برزخ مین مجھے اک حیرت

کبھی تھی عرصۂ تدویر فلک کی مجکو کبھی مین ناپتا تھا سطح زمین کی وسعت

کبھی مین کرتا تھا اعراض ہین جو ہر قائم کبھی مین کرتا تھا معلول سے ثابت علت

کبھی منقول پہ مائل کبھی سوی معقول کبھی مین فقہ پہ راغب تھا کبھی سوے حکمت

کبھی کرتا تھا مجسطی پہ جو تھی تحریر کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت

کبھی مین کرتا تھا قانون سے تشریح علاج کبھی مین کرتا تھا قاموس مین تصحیح لغت

کبھی مین نفی حقایق مین تھا سوفسطائی کبھی مین معتزلی باطل رویت

کبھی مین جبری سا مجبور بعقل تدبیر کبھی مین قدری و مختار بقدر طاعت

کہ بلا حد کی تھی تردید کلام الحاد کہ وجودی و شہودی ہی بیان وحدت

کبھی پیش نظر انجیل و زبور و توریت | کبھی مصحف پہ نظر میری سر آیت
کبھی زردشت بو نہین ایسا کہ ساری ہو بلیت | زہد بار رند کی کرتے تھی سر تبعیت
کبھی تھی آگے شاستر و بید و پران | کرتا تھا بات ہین پنڈتکی کبھا ہین کہنت

غرضکہ اسی طرح اور بہت زیادہ گوئیان آپکے سنی ہین کہانتک قلمبند
ہون پہر صفحہ ہین آپ یون جہکتے ہین یا بہکتے ہین قولہ ابھی یہہ
آٹہوین خاتم النبیین کیسے آپنے سنا نہین کہ مولوی یعقوب صاحب
اور اونکے ساتہی سات خاتم النبیین تو زمین کے اوپر اور اندر
بتلاتے ہین اور اب اونپر وحی آنا شروع ہوئی ہے پہر آٹہوین
ہوگئے کہ نہین الخ جواب یہہ آپنے خوب نئے پر کی اوڑائی
ہے الصاحب یہ جہگڑا سات و آٹہہ خاتم النبیین زیر زمین ہونیکا
بالسن بریلی ہین ایک آپکے شاگرد صاحب ہمذہب نے
اوڑایا تہا سو وہ بالکل توہمات شیطانی جہوٹی کہانی ہمارے
علماء دیندار سعادت شعار نے کر دکہایا کتاب تنبیہ الجہال
ہین دیکہیے اگر آپکو بہم نہ پہونچے تو ہمسے عاریتاً طلب کر لیجیے
کہ ہمارے کتب خانہ ہین موجود ہے ہمارے حضور کے خاتم النبیین
ہونے ہین تو کوئی کلام کی گنجایش ہی نہین اللہ جل شانہ نے خود
اپنے کلام پاک ہین خاتم النبیین فرمایا ہے ہان البتہ خاتم شیاطین

ابھی تک نہین ہوا ہے اگر آپ فرماوین گے تو یقین ہے
کہ چند انفار مین گن بھی دونگا جیسا کہ مولوی محمد یعقوب صاحب نے
اپنے خط مین لکھا ہے قولہ یعنے عالم رویا مین مین دیکھتا ہون
کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ سید احمد خان دجال ہے یہ سنکر مین نے
عذر کیا کہ وہ دجال کیونکر ٹہرا تو وہ فرمانے لگے کہ تمنے یہ حدیث
نہین سنی کہ جناب سالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہین
ثلاثون دجالا یعنے میرے بعد تیس دجال ہونگے اب فرمائیے
کہ اسمین آپکو یا آپکے نائب جدید منشی چراغ علی صاحب ہمارے
دوست کو کیا عذر ہے دیکھو چند تو مین گنے بھی دیتا ہون سوکو
محمد یعقوب صاحب تو آپ ہی تک رہے مثلاً علیگڈہ مین آپ اور صوبہ اودہ
ضلع سیتاپور مین منشی چراغ علی صاحب اور حیدرآباد دکن مین
مولوی سید مہدی علی اور دہلی مین تاراچند اور جبلپور مین مولوی صفدر علی
رئیس آگرہ اور امرتسر مین مولوی عماد الدین بانی تپی لا امتی
اور بنارس مین آپکی اول الحواری مرزا رحمت اللہ صاحب یہ سب
بقید حیات موجود ہین باقی تا یوم قیام ہوتے چلے جاوینگے
اور جو مر گئے اونکا شمار ہے نہین کیس آپکے خیالات جو بعد
مراجعت لندن کے جو بہک گئے ہین اونکا اوترنا معلوم

بقول شاعر ؎ چڑھی ہے ایسی تمہاری دلبر شراب الفت ،،
کتاب حکمت ہزار دیکھیں کہیں نہ اوسکا اوتار دیکھا ،، فقط

راقم نعمان خان وکیل سرکار ابدقرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۳ نومبر ۱۸۷۸ء کو لکھنؤ
سے روانہ ہوا ٹکٹ چسپان ۱/ ـــ

نقل خط ہذا بذریعہ عرضی تاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۷۸ء عیسوی کو آلہ آباد میں
خدمت میں سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر سابق مغربی
وشمالی کے روانہ ہوئی تھے لندن کو ٹکٹ چسپان اطلاعاً قلمی ہوا
۲/

پھر اسکے بعد یہ نامہ بطور ہدایت کے تحریر ہوا
درج کتاب ہوتا ہے جو سنتا ہے وہ روتا ہے
سید صاحب کی قابلیت کو بجز نہ ہست میں ڈبوتا ہے

ہو المستعان

نامۂ ششم

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس زاد لطفہ

بعد با وجب کے آدم مطلب قطعۂ نامۂ نامی گرامی از زبان زبدۃ العلما جناب محمد علی بخش خانصاحب بہادر جج واقعۂ باندا محررہ ۲۵ اگست سنہ حال بنام نیاز مند شعر باین مضمون آیا سرفراز فرمایا قولہ جناب

خانصاحب ابتو ہمارے مخالفین مذہب کا یہ حال ہے کہ قواعد عربیہ و علم تفسیر و حدیث سے کوئی معنی کسی آیہ کے لکھنے سے معذور ہوگئے ہین نسخہ توراۃ کہ مجموعہ اہیات ہے سنے اصل ہے سامنے رکہہ کے منشی چراغ علی معنی قرآن کی لکھتے ہین نہ وہ الفاظ قرآن مین موجود ہین جنکے معنی تصنیف کیے جاتے ہین نہ توریت مین وہ الفاظ موجود ہین جنکی سند لاتے ہین حتی کہ طیر کا لفظ اونکے معلم اول نے بمعنی آفت اخذ کیا ہے اور اونکے حواری نے بمعنے لشکر اختیار کیا ہے اور نمل سے مراد قوم انسان قرار دی ہے اور ہدہد نام رکہدیا ہے حضرت سلیمان کے لشکر کے سردار کا جب یہہ حال ہے تو اب ہم کیا خاک بحث کرین ہر شخص کو اختیار رہے کہ قواعد صرف و نحو و لغت و معنی و بیان کو چھوڑ کر جہن آیہ قرآنی کے جو چاہے معنی بیان کر دیا کرے اور احادیث کی نسبت متعدد تحریرات مین لکھدیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معاذ اللہ افترا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا کرتے تھے مفسرین کو کذاب اور مفتری اور فسانہ گو لکھتے ہین جب یہ حال گالیان سنانیکا اکابر دین کی نسبت ہے تو بہلا وہ لوگ قابل خطاب علماء دین کے کیونکر ہو سکتے ہین ابتو بحث علمی و مذہبی نہ رہی بہنگڑ خانے کی آوازین اور گالی گلوج

پر وہ لوگ آگئے ہین اور طرفہ یہ کہ مفسرین پر طعن کرتے ہین کہ وہ
اہل کتاب سے اخذ مطالب کیا کرتے تھے مگر خود بدولت بہی
اوسی طعن مین شریک ہین سواے اقوال بیجا محرفہ کے کوئی
سند نہین لاتے ہین اسی سے اونکے سخن سازی والحاد وزندقہ و تحریف
ظاہر ہے الخ جواب مین کہتا ہون کہ بہلا یہ کون تہذیب اور ثبوت
اسلام کی روش ہے الیا حب ایسے تاویلات تو یہود ونصاری
جو کہ قدیم سے ابطال اسلام کی مدعی ہین اونسے بہی سرزد نہین
ہوئی برا نہ مانیے یہ تو وہی مثل ہوئی بلکہ آپ کی نسبت اصل ہوئی
بیت برزبان تسبیح ودردل گاوخر ٭ اینچنین تسبیح کے دارد اثر
فرمایئے کسی دین آئین کی نسبت کلمات لاطائل تو ہینا لکہ کے
طبع کرانا کس قانون مین جایز ہے اہل فارس کا قول ہے چیزے بگو
کہ بگنجد گستاخی معاف ابہی کوئی تاویل کرے کہ سید احمد خان صاحب
بہادر جج بنارس کے گلے مین آماس ہے لہذا اس سے مرگہٹ
بنارس یا علیگڈہ کا جمگد مراد ہے اور منشی چراغ علی صاحب چونکہ
ہمارے بہی شفیق ہین اور رنگ گورا ہے اس سے دودہیا
لٹو رائے مراد ہے تو آپ کو کیسا ناگوار ہوگا جو سنیگا وہ کہیگا یہ
محض واہیات ہے قابل تاویل ہذا الکم ذات سنے دیکہو کتاب

موید الاسلام جو کہ دہلی مین ترجمہ ہوئی مصنفہ مسٹر جان ڈیونپورٹ
صاحب کا پہلا صفحہ قولہ مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کے عیب
اون لوگون کے بات ہرگز میری خیال مین نہین آتی جو کہتے ہین
کہ آنحضرت معاذاللہ جعلساز تھے اور انہون نے قرآن ایسا
لکھا ہے یعنے قصداً فریب کیا ہے جیسے کوئی جعلساز لکھے
میری رای مین جو منصف آدمی قرآن کو پڑھیگا اوسکا یقین اس
قول سے بالکل مختلف ہوگا الخ از کتاب کارلل صاحب جلد ۲ صفحہ
۱۲۴ مطبوعہ لندن اقول سبحان اللہ مدعی الابطال اسلام تو یون
فرما دین اور مدعی تہمت اسلام اونکے مفسرین اور صحابہ کرام کے
نسبت یہ ایمانداری جتا دین پس قربان اون مسلمانون کے اسلام
کے جو کہ آپکے شریک چندہ ہین نہین معلوم حاکم مطلق سے
یوم جزا کو کیا عذر پیش لائینگے جب آپکے ہمراہ کردیے
جائینگے دیکھو قرآن مین جہان چیونٹیون کا ذکر ہے وہان
خدا فرماتا ہے کہ کہا چیونٹیون نے گھس چلو اپنے سوراخون
مین ایسا نہو سلیمان کا لشکر ہمین پیس ڈالے وہم لایشعرون
یعنے اونہین معلوم نہو اب فرمایئے وہ کون قوم ہے پردہ
زمین پر جو کہ سوراخون مین رہتے ہون ہان اگر ایشیان پیغمبر

یورپ ہون تو یہ اور بات ہے باقی ہفت اقلیم مین تو ہمنے
نہین سُنا کسی تواریخ مین لکہا دیکہا ہے مشفق ہکن آپ علم
تواریخ سے بہی نابلد ہین دیکہو کسی اوستاد نیک نہاد کا شعر ہے
سه آپ ایسے عاجز ہو دیا مین اوسے ہرگز نہ چہیڑ حق نے
فرمایا ہے قرآن بیچ چیونٹی کو نمل ؟؟ اور جہان ہُدہُد کا ذکر ہے
اوسکے اول آیہ دیکہیے یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے وتفقد
الطیر یعنے خبر لے پرند جانور کی اب فرمایئے کسی محاورہ مین
سردار لشکر کو کسی نے پرند جانور بولا ہے اور پہر اسکے
بعد آیہ ولا اذبحنه شہادت دیتی ہے جانور ہے اگر سردار
آدمی ہوتا تو حضرت سلیمان کہتے ولاقتلنه آپ اجتہاد فی اللغت
تو کرتے ہی تہے اب خیر سے فی العبارت بہی شروع ہو گیا جناب
من اب بہی باز آیئے توبہ فرمایئے کہ ہنوز در توبہ باز ست آیندہ آپکو
اختیار ہے بندہ لاچار ہے بقول مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد و بس
اطلاعاً گذارش ہوئی

اسکے بعد پھر یہ نامہ لکھا گیا مناسب معلوم ہوا
کہ یہ بھی سر رشتہ داخل کتاب ہے —

ھو المستعان

نامہ ہفتم

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس پنشن دار واقع علی گڈہ زاد لطفہ

بعد ما وجب کے آدرم مطلب یہ ہے پرچہ اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
صاحب واقع ۲۴ رمضان المبارک سنہ ۱۸۸۹ع ہجری
آج ہمارے نگاہ سے گذرا جسمین آپکی رائے
مالک مطبع نے نسبت مسلمانوں کے لکھی ہے

اوسا پڑہ کر نیاز مندیت محظوظ ہوا اگر مناسب معلوم ہو ا
اپنی راے بہی نسبت آپکی راے کے ماننا چاہیے بس
چند فقرات اوسمین سے منتخب کرکے مع اپنی راے کے
عرض کرتا ہون معاف فرمایئے گا **قال** ہماری یہ راے
ہے کہ اس زمانہ مین مسلمانون کی ایسی حالت ہے کہ جو لفظ
خراب سے خراب اور سخت سے سخت اونکی نسبت استعمال
کیجائے وہ سب درست اور بجا ہے الخ **اقول** اس آپ کی
راے سے کچہ ہم بہی اتفاق کرتے ہین بدو وجہ اول یہ کہ
باوصف دستخط ہوجانے استفتا ثبوت کفر نسبت جناب
والا کے کل علماء ہند کا فریقین سے پہر آپکے اجراے مدرسہ
کے تائید مین لاکہون روپیہ کا جمع ہوجانا اور خزینۃ البنات
قرار پانا بے شک قول آپکا بعد استثناء دو سہ علماء ہند کے
صحیح معلوم ہوتا ہے لقولہ تعالے شانہ تعاونوا علی البر والتقوی
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل یہ کہ اللہ تعالے اپنے
کلام پاک مین صاف صاف فرماتا ہے کہ باہمدگر اعانت کرو تم
اوپر نیکی کے اور پرہیزگاری کے اور ایک دوسرے کی اعانت
نہ کرو تم اوپر گناہ اور تعدی کے دوم یہ کہ باوصف اسکے کہ اجازت

۱ برخلاف سید امداد علی صاحب و مولوی محمد علی بخش خان صاحب و مولوی محمد علی صاحب مرادآبادی سرگروہ

حالم وقت سے ہمنے اپنی تحریرات طبع کرانیکو لوکل گورنمنٹ اوود
سے حاصل کیا جسکو عرصہ ہوا اور یقین ہے کہ نصف ہندوستان
مین گشت کرآئی ہونگے اور مسلمان صاحبون سے بخوبی
سمجہا یا کہ آپ لوگ اگر چندہ اسقدر جمع کردیتے تو ہم بہی جوابات
جو کچہ الابطال قرآن مدرسالت مین ہوئی ہین اونکو طبع کراکے مسلمانونکو
تقسیم کرتے مستمداد کنند گان یوم جزا کو ثواب پاتے مگر باد صف
جد وجہد کے ابہی تک کہ عرصہ ہفت سال کا گذرتا ہے یا پچہتر روپیہ
کی نوبت بہی دآئی ہوگی پس ادہرستی اور اودہر حسیتی کہ حسبکا آل
ظاہر ہے تو اس صورت مین آپکے فقرات بعض مسلمانان کی
نسبت نہایت درست اور ہمدردی قومی کا تقاضا معلوم ہوتا ہے
مگر جب یہ قول حق سبحانہ تعالی کا یاد آتا ہے کہ ہل جزاء الاحسان
الا الاحسان یعنی عوض احسان کے احسان لازم ہے
تو البتہ کوتہ ہمتہ آپکی لیاقت مین عائد ہوتا ہے پہر اسکے بعد
یون نشان دہی کرتی ہو قال کہ سلیکٹ کمیٹی خواستگار ترقی
تعلیم مسلمانون مین یہہ سوال بحث مین آیا تہا کہ ہندوستان
مین انگریزی تعلیم کا اثر کیون نہین ہوتا جیسا کہ انگلستان
مین ہوتا ہے پس اسکا جواب ابزرور کا آرٹکل لکہنے والا

یہ دیتا ہے قولہ آپکو (یعنے مسلمانون کو) گورنمنٹ سے
ذات سے یہ توقع نہ کرنا چاہیے کہ وہ سور کے بالون سے
ریشم کی تھیلی بناوین الخ اسپر آپ فرماتے ہین قولہ پس اب ہم
اپنی قوم سے پوچھتے ہین کہ سلیم کے دیوتا نے ہمین سور کا خطاب
دیا ہے پس ہمکو اسی خطاب مین خوش رہنا چاہیے یا کوشش کر کے
اور اپنی حالت کو درست کر کے دنیا کو بتلانا چاہیے کہ اس خطاب کا
مستحق کون تہا الخ اقول مشفق من سلیکٹ کمیٹی کی نظیر کا جواب
تو یہ ہے کہ اسی طرح مجالسات اسلامیہ جو کہ اکثر جا بجا ہوتے
ہین اون مین آپ کی اور آپکے حوارین اور صاحبزادگان کے
نسبت بھی یہی سوال کیا گیا تہا کہ کیا وجہ ہے کہ ان اشخاص مین باوصف
آپکے ہر چہار جانب کی نصیحت اور لعن و طعن کے ایسا اثر کیون نہین
ہوتا جیسا کہ صاحبان اہل فرنگ مین ہوا اور مسلمان ہو گئے
پس اسکے جواب مین یہی کہا گیا انکو (یعنے سید احمد خانصاحب
اور اونکے حواری و ہمدرد و پسران) کو ہند کے مسلمانون کو یہ امید
نہ رکھنا چاہیے کہ وہ نصیحت پذیر ہون اسلیے کہ سور ہمیشہ سے
سے تپیا تاہے ہر چند کہ غذاے لطیف پیش کرو وہ غلیظ ہی کھاتا
ہے رہا وہ دوسرا فقرہ آپکا قولہ کہ ہم اپنی قوم سے پوچھتے ہین

کہ علم کے دیوتا نے ہمکو سور کا خطاب دیا ہے الخ جواب اسکا یہ ہی
اقول کہ اب آپکی قوم ہندوستانی ہو نہین سکتی اب آپ اونہین
خطاب دہندگان سے رجوع کیجیے بلکہ ہمارے شفیق منشی
چراغ علی صاحب کو بھی ہمراہ لے لیجیے کہ اونکو بھی ان علم کے
دیوتاؤن سے کمال رجوع ہے مشفق من روش اسلام اور
اسلامیون پر آپکا کوئی اعتراض جمتا نہین دریا کے بہاؤ مین خس و
خاشاک تھمتا نہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ تکلف سے
بری ہے حسن ذاتی ✤ قبای گل مین گل بوٹا کہان ہے ✤
آپنے سنا نہین حکما کا اتفاق ہے کہ ہر امر اپنے باطن سے
خبردار ہے اور ظاہر ہے کہ باطن امور ظاہر کا اوسکے ظاہر
ہونے سے آشکارا ہے مگر چشم بینا درکار ہے اور ظاہر و باطن
نیک و یکسان رکھنے سے آدمیکا اعتبار ہے جو لوگ کہ ظاہرا دعو
ہی اسلام بتاتے ہین اور باطن حمایت مدعیان اسلام فرماتے
ہین وہ انجام مین شامت اعمال سے مطعون خلائق ہوکر ذلیل
و خوار ہو جاتے ہین بقول شاعر ؎ برا او سکا ہوا جسنے کسیکا
کچھ برا چاہا ✤ ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردون کو ✤ الملا
کمترین ارشد ہوئی فقط۔

پھر اسکے بعد یہ نامہ بھیجا گیا ہے

ہو المستعان

نامہ ہشتم

سید صاحب منبع الطاف و کرم سید احمد خان صاحب بہادر پنشن دار واقع علیگڈہ زاد لطفہ

بعد ما وجب کے عرض پرداز ہون آج ایک پرچہ اخبار علیگڈہ نامی سے انسٹیٹیوٹ گزٹ محررہ تاریخ ۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۹ع بمقام اعظم گڈہ مین ایک مسلمان نے پیش کیا آپکے ہماری سرکار پایدار کا خیر اندیش کیا

جسمین آپ کی یہ تحریر ہے پس کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے
مین بھی عذر کرتا ہون نکوئی آخرت پر قدم دہرتا ہون آپ کے
کان ذرا معنے سے بہرتا ہون **قولہ** غرض ہمارے پاس جو کچھ ہے
وہ یہ ہے الی **قولہ** کہ ای مسلمانون ای کمبخت بدنصیب مسلمانون
بادشاہ بابونکے غلام فرزند معزز بابون کی ذلیل اولاد مالدار بابون
کے مفلس ذریات تمکو کچھ خبر ہے نے تاریخ کی کتابون مین تمہارے
بزرگون کے کارنامے لکھے ہین مین سچ کہتا ہون ابھی انکی سیاہی بہی
نہین سوکھی روئے زمین پر تمہارے بزرگون کے فتوحات
کے شادیانے بج رہے ہین یقین جانو کہ ابھی تک اوسکی گونج
بند نہین ہوئی الخ غرضکہ اسیطرح صفحہ بھرین کل تقریر آپ کی
اشتعال طبع ہر صغیر وکبیر ہے **جواب** سبحان اللہ یہ آپ ہی
کی دلیری ہے کہ ایسے وقت مین اپنے پوچ خیالات فاسدہ بنیاد
خلاف قانون چہاپ کر مشتہر کرنا اور سرکار دولت کا خیال نہ کرنا کہ
جنکی بدولت آپ لاکھون روپیہ کے آدمی ہوگئے حتی کہ خزینۃ العبث
قرار پایا کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہا اصل نہ چھوڑے
نسل کو کم اصل اصل نہو وے لاکھ برس تپ کرے سو کاگ ہنس
نہ ہووے + پہرا سکے بعد آپکا یہ بیان ہے یا ہذیان ہے

قولہ ہمنے یہانتک مضمون کو ختم کرکے تھوڑی دیرتک سوچا کہ کس پیرایہ مین مسلمانون سے خطاب کرین کہ جو کچھ ہم کہنا چاہتے ہین مسلمان اوسے دل سے سنین لیکن غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ایسی فکر کرنا لاحاصل ہے مروج اسلام کو برا کہین اور برہم نہین ہوسکتے اور مذہب کی برائی سنین اور آگ بگولہ نہوجائین یہ مسلمانون سے نہوا ہے نہوسکتا ہے الخ جواب واہ شاباش نکوکاری اور خیرخواہی کی یہ معنی ہین بہلامین پوچھتا ہون کہ آپنے جو آجتک توہین اسلام پردہ اسلام مین تحریر کی اور طبع کرائی اوسپر تو مسلمانون نے تحریر جواب مین کچھ کمی نہین کی کہ جواب ترکی بہ ترکی ہوتا ہے پھر آپ کیا فرماتے ہین کہ یہہ تو مسلمانون سے نہوا ہے نہوسکتا ہے ہان اگر یہ مراد آپکی ہے کہ پادری لوگ جو بازارون مین ابطال اسلام کا دعوی ظاہر کرتے ہین اسپر مسلمان لوگ آگ بگولہ کیون نہین ہوتے سو یہ بات خلاف آئین اسلام ہے بلکہ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کس قدر گستاخیان کفار عرب نے کین مگر آپنے کبھی صبر

تحمل سکے کچہ نہین کہ تا وقتیکہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو
تشریف نہ لے گئے یعنی ہجرت نہ کی مشفق من جسکی عملداری
مین رہے اوس سے مذہب کی مقدمہ مین مستعد بجنگ
ہونا سر رشتۂ محمدیہ کے خلاف ہے یہ سب مسلمان جانتے
ہین آپکی اشتعالک سے کیا ہوتا ہے اور پہر آپکے
اعتقادات مولوی محمد علی بخش خانصاحب بہادر دام اقبالہ
نے اپنی کتاب تایید الاسلام مین صاف صاف بلا خلاف
بیان کر دیے کہ آپتو ملحد بیدین ہین نہ کسی انبیا کی نبوت کا اقرار
ہے نہ خدا کی ذات وصفات پر یقین ومدار ہے آپکا تو فلسفیت
مین دارومدار ہے تو اب حضور مین مسلمانون کی نسبت
آپکو اپنے خیالات ظاہر کرنا کونسی ضرورت ہے مگر یان انگلونکا
قول صحیح معلوم ہوتا ہے مست نیش عقرب نہ از پی کین است مقتضای
طبیعتش اینست ... اب سنیے یہ فقرات آپکے قولہ کہ مسلمان
خود مٹی کو سنکہ کی طرف دوڑتے اور قدر کرتے ہین مگر ہم تو ایک
نوکیلا تیز نشتر لاتے ہین اور مسلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے
دماغون مین خلل ہے ادہر آؤ تمہاری فصد کہولدین تمارے
ہاتہ مین دوا کر دیکہا پیالا ہے اور ہم مسلمانون کو بلاتے ہین

که تپ ہو اگر مسلمان نشتر کی تکلیف نہین سہتے نه سہی مگر طیار
رہین اور اس سے بڑی تکلیف کیواسطے بوٹی بوٹی کاٹی جائیگی الخ
جواب حضرت من اسکا جواب مسلمان یه دیتے ہین که سائل
سے کہدو بقول محمد علی بخش خان صاحب بہادر **قوله** یعنے بانا
ہمنے که آپ فکر معاش تو بتاتے ہین مگر آخرت مین تو مستحق
جہنم بناتے ہین اور یه قول آپکا **قوله** که ہم ایک نوکیلا نشتر
لائے ہین اور مسلمانون سے کہتے ہین که تمہارے دماغون
مین خلل ہے آؤ تمہاری فصد کہولدین الخ اسکا جواب یه ہے
که مسلمانون کے دماغون مین خلل نہین ہے فقط آپ ہی کے
دماغ مین خلل ہے اور خشکی آگئی ہے اور نزله نیچے کو اتر گیا
ہے جسکا ماده گلوگیر ہو رہا ہے جیسے اہل دہلی نے شاید
یه مصرعه موزون کیا ہے مصرعه نیست در دین رسولے که
رسولی دارد • لہذا اگر آپ لکہنؤ مین تشریف لاتے تو حکیم
سلطان جان صاحب ہمارے ہم مکتب اب مصر سے طبیب
الفطالیه پڑہکے تشریف لائے ہین وه فرماتے ہین که حقیقت
مین سید صاحب کے دماغ مین بسبب کہانے اغذیۂ حاره
و ملبوسات گرم در لندن حسب التشخیص جناب سید امداد العلی صاحب

بہادر ڈپٹی کلکٹر مولف کتاب امداد الآفاق مثل لوتش للاہ پندت دیانند
ایسا کہ مرخ اونکے دماغ مین خلل آگیا ہے اگر بہانتک تکلیف
کرتے یا مجھے بلاتے بطور بیرنگ پیل پر تو ہین وہ نشتر تیز
اوس ملک سے لایا ہون اور تشریحات سے کل رگ و پٹھے
انسانی سے واقف آیا ہون کہ ایک ہی نشتر مین کل مفسدات ناقصہ
و حرکات مجنونانہ مثلاً صرعہ یا نیاقطرب جنون خبط و مالیخولیا بسبب استام
دفعہ ہو سکتے ہین اور اس تشخیص پر حکیم عزیز اللہ ساکن نام خاص اور
ممتاز علی خان صاحب ساکن الہ آباد وہ ہمارے شفیقون کی رائے
متفق ہے پھر اسپر بھی اگر سید صاحب نشتر کی تکلیف سہنی نہین
چاہتے تو ہلنا رہین اوس دن کیواسطے کہ جسدن اونکی بوٹی اول
اس روٹی کے عوض مین کاٹی جاینگی لقولہ چاہ کنندہ را چاہ در پیش
و بمصداق شعر ؎ برا اوسکا ہوا جسنے کسیکا بُرا چاہا۔ ہمیشہ
دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردونکو مشفق من اسہما الہ آباد
مولوی فیض الدین صاحب جوکہ ایک اعلیٰ درجے کے خواد
آنکے ہین مجھے ملے انہون نے تو فرمایا کہ مین نے
کو ہجویات اہل اسلام کی بیان کرنی اور طبع کرانی سے باز کر
سے و الا اس پرچہ کے دیکھنے سے تو مقدمہ بالعکس

ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ آپ اپنے حواریون کے بھی ہیرو
مانتے ہین ہو کون ستو سانتے ہین حسب الفاظ شیطانی سکھ
سکھاتے ہین اب ہمین تصدیق ہوا کہ شاید کوئی ہوا ہندوستان
مین ایسی آئی ہے کہ لوگ خبطی ہوتے چلے جاتے ہین چنانچہ یہان
ضلع اعظم گڈہ مین ایک مقام موضع گھوسی مین ایک مولویصاحب
کو یہ خبط ہوا ہے کہ مین امام ہون اور شاید بعضونکا قول ہے
کہ اوس موضع مین ایک مسجد اڑہائی اینٹ کی اجلات کی ہے
اوسکا نام بیت الحرام قرار دیا ہے اور کچہ جولاہونکو مثل آپکے
حواریون کے متعلق کرلیا ہے اور جمعہ کے دن اس بات کا وعظ
فرماتے ہین کہ مسلمان انگریزی بنا کپڑا نہ پہنین جولاہونکا بنا دیسی
لیکر پہنین کہ پرورش قوم اور ہمدردی قومی لازم ہے ہمارے
نزدیک اگر اونہین آپ اپنا نائب بنا لیتے تو عین مناسب تھا
بقول سعدی دوال یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را +
اس مذہب نیچر اسپیریچ سے یہ ترکیب مولوی صاحب مسبوق الذکر
نے یاد کیا ہے کیا معنے کہ اصول کو اگر لیے رہے اور فروع مین تفرقہ
ڈالے تو ممکن ہے اور سنیے جو آپکے جوابات اونکو سنائے
تو بہت محظوظ ہوے اور بڑے جوش و خروش مین آکر فرمانے لگے

مصرعہ ہم دونون بہائی الطرف ساری خدائی اکطرف ÷ آیر
مین کے عذر کیا کہ آپ اونکو اپنا بہائی نہ بنایئے اونکی حوارینون
کی نسبت جو کچھ اخبارون مین چہپا ہے آپنے شاید نہین دیکہا
فرمانے لگے کہ وہ کیا ہے مین نے کہا کہ انیسویں پرچہ اخبار
نیر اعظم واقع مرادآباد مطبوعہ نواسی عشرہ صفحہ ۹ مین رقم طراز
ہے قول علیہ ۳ ایک سور نہین معلوم کہان سے جیمس انجمن
صاحب جج ماتحت کے بنگلہ مین گہس گیا اوسوقت وہان کوئی
آدمی موجود نہ تہا خانصاحب نے خود ہی اوسکا نکالنا چاہا وہ
موذی نہ ٹلا بلکہ اولٹا حملہ آور ہوا اور بائیان ہاتہ اونکا منہ مین لیکر
چابنے لگا پہر تو سخت کشتی ہوئی آخر جب اُنہون نے دیکہا کہ چہوڑتا
ہی نہین تب نے تماشا چلائے کہ دوڑیو یار ذوالاحسن اتفاق سے
ایک بہنگی اونکے بنگلے کے پاس ہتا تہا وہی اونکی فریاد کو پہونچا
اور بہزار مشکل اوس موذی کے پنجہ ظلم سے چہوڑایا مگر یاران ظریف کہتے
ہین کہ اوس مسئلہ کی رو سے جس سے گردن مٹر دری مرغی جایز
ہے اوسکو برائے طلباے مدرسۃ العلوم حلال کر دیتے دہنے ہاتہ
مین چہری تہی اور بائین سے اوسکے تہو تہنی دبایا چاہتے تہے کہ وہ
اوسے زبردست تہا نہ دبا اور تہوتہنی چہوڑا کے ہاتہ چبا گیا

اور اگر ایسا نہوتا تو یہ غیر ممکن تھا کیونکہ سور یجات حمایہ کانپ مارتا ہے
ہاتھ ہرگز نہیں جیاتا یہ نکی خاموشی پہ ڈبوش ہوے پہر ملاقات نہین کی

یہ نامہ بنارس سے روانہ ہوا ہے

ہوالمستعان

نامۂ نہم

سید صاحب مظہر الطاف کرم سید احمد خانصاحب بہادر پنشن دار واقع علیگڈه زاد لطفه

بعد ادب کے عرض رسا ہون نیاز مند دربنولا یہان مقام بنارس مین بطور دورہ کے آیا اکثر رؤسا سے مثل مولوی اسمعیل صاحب علمار اثنا عشری کہ بہت بڑے عالم متقی ہین اور آپکے دوست ہین

اکثر اونکی تعریف فرماتے رہتے ہیں کچہ بندیکی بہی تحریرات کو سنا اور
تعریف کے مابعد مولوی محمد عمر صاحب ساکن جونپور کہ علم عربی
مین مہارت کامل رکہتے ہین اونسے بندیسے صحبت رہی مولوی
محمد علی صاحب سلمہ اللہ ساکن مرادآباد کی تصنیفات کے ملاحظہ کا
بہت اشتیاق ظاہر کیا مین نے کہا کہ آپ ایک خط مولوی صاحب
موصوف الصدر کی خدمت بطلب کتاب رد انشقاق جواز الاستر جاع
کے لکہہ کیجئے مجہے یقین ہے کہ اوسیوقت وہ ارسال کرینگے
پس بموجب میرے اظہار کے مولوی صاحب نے خط لکہا کتاب
آئے اوسکو ملاحظہ فرماکے مجہہ سے فرمانے لگے کہ درحقیقت
اکثر غلطیان سید صاحب کی جو مولانا محمد علی صاحب نے پکڑی ہین
وہ بہت صحیح ہین بلکہ قابل خندیدگی الفاظ لکہتے ہین عربیت مین
تو جناب ممدوح کو کچہہ وقفیت ہے نہین معلوم ہوتے اور تواریخ
دانی کا دعوی اونکا تو صاف نادانی ہے کیا سنئے کہ جب اونکو
یہی نہین معلوم کہ فرزدق شاعر ایام جہالت کا نہین ہے تو پہر
اور کیا وقفیت اونکی دیکہی جاوے رہی عربیت تو اوسکی بابت مین
اس کتاب کی صفحہ ۲۰۳ مین ایک حدیث سید صاحب نے
پیش کی ہے یعنی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے جسکا ایک لفظ یہ ہے (سہم غائر) اسکا ترجمہ
سید صاحب نے کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک غلام تہا اوسکے ایک مقام پر تیر لگا الخ اسکے جواب
مین مولوی محمد علی صاحب نے لکہا ہے قول مجتہد صاحب
اصابہ سہم عائر کو لکہتے ہین اور ترجمہ کرتے ہین کہ اوسکے ایک
مقام پر تیر لگا حال آنکہ یہ ترجمہ غلط ہے اور محض نے علمی ہے
جناب مجتہد صاحب کو عاہر کے معنی نہین معلوم حال آنکہ عائر
کے معنی ایک مقام کے نہین بلکہ سہم عائر اوس تیر کو کہتے ہین کہ
جسکا پہینکنے والا معلوم نہ ہووے کہ کسنے پہینکا ہے کہاجاتا
ہے جیساکہ جوہری نے صحاح مین لکہا ہے جسکا ترجمہ
یہ ہے قولہ یعنی عائر سہام اور حجارہ سے وہ ہے کہ نہ معلوم
کسنے پہینکا الخ اسپر مولوی صاحب نے لکہا ہے کہ عربی دانی مجتہد صاحب
کے ظاہر ہے اور پہر دعوی اجتہاد ہے یہ بیان کرکے مجہے
مولوی محمد عمر صاحب نے فرمایا کہ آپکے اور جناب سید صاحب
کے خط کتابت ہے اگر آپ اونکو اطلاع دین تو مین عبارت چند
اونکو عربی پڑہا سکتا ہون چاہین خزینۃ البضاعت مین بہی نہ غور کرین
لہذا بندہ عرض پرداز ہے کہ اگر مناسب ہو تو مین جناب

مولیصاحب موصوف الصدر کو بر سبیل بیرنگ روانہ کردن
کچھ مضائقہ نہیں ہے مگر یہ عذر البتہ بندے کی طرف سے
قابل اظہار ہے کہ مثل منشی چراغ علی صاحب ہمارے دوست
کے اونکو بھی اپنے حواریون مین شامل نہ کر لیجیے گا کہ یہ مثل
ہمین پر صادق آجاوے مصرعہ این روشنی طبع تو بر من بلا
شدی ۔۔ اطلاعاً عرض کیا فقط

یہ پرچہ نامہ لکھنؤ سے لکھا گیا درج کتاب ہذے۔

ہو المستعان

نامہ دوم

سید صاحب فضیلت پیرای مجتہد بالرای سید احمد خان صاحب بہادر پنشن دار واقع علیگڈھ سلامت

بعد واجب کے عرض پرداز ہون بندہ دورے سے مع الخیر والظفر مکان پر آیا تو دو قطعہ پرچہ اخبار اودھ پنچ ایک مطبوعہ ۲ جولائی جلد ۲ ۱۸۷۸ء اور دوسرا جلد ۲ مطبوعہ ۹ جولائی سنہ الیہ عیسوی

اول مین تو آپکے تہذیب کی حتیہاڑ اور دوسرے مین آپکی
قار بازی پر بوچہار ہمنے پایا جسکے مطالعہ سے نہایت سرور
طبیعت مین آیا بہت شکر خدا بندہ بجالایا معلوم ہوا کہ خدا کے
فضل سے اور مسلمان بہی آپکی خبر لیتے ہین خلعت ندامت آپکو
دیتے ہین آپکی انانیت کو تہ و بالا کرتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے یہ شعر سہ حق تو یہ ہے یہ انانیت عجب غماض ہے ؛
قصہ منصور ہونچا یا زبان دار تک ؛ اب مین پوچہتا ہون کہ حلت
قمار آپنے کس ملت و قانون سے جائز ٹھرائی ہے یہ کیا حرکت
لغو آپکی راے مین آئی ہے حلت منخنقہ مین تو آپکے شاگرد اول
نے یہ تاویل کی تہی کہ میتۃ تانیث کی ہے اور یہان والمیسر
مین تو میسر مذکر موجود ہے اسمین آپ یا آپکے حواری کیا
تاویل کرینگے کسطرح بیانہ خوش آمد کو بہرینگے اور نماز سکہ
کا حال بہی بنارس مین آپکے خوب معلوم ہوا جو کہ مسلمانون سے
آپنے پڑہوائی ایک صاحب جو کہ اوس نماز مین موجود تہے
انہون نے مجہسے کہا کہ بعد اجتماع لوگون کے سید صاحب
منبر پر تشریف لے گئے اور آیات سجدہ پڑہنا شروع کین
اسپر سب مسلمان سر بسجدہ ہوئے بعد سب لاحول پڑہتے ہوے

اپنے اپنے گہرونکو روانہ ہوے مگر حکام کو یہ ثبوت ہوا کہ سید صاحب نے معاہ مسلمانون کے نماز شکریہ ادا کی غیر المائنی لا نیذ گراب بندہ وہی نمونہ صداقت مشحون اور وہ نخچ جو کہ آپکی قمار بازی کی نسبت طبع ہوا ہے پیش کرتا ہے باین لحاظ کہ شاید آپکے ملاحظہ مین نہ آیا ہو حواری صاحبون نے چہاپا ہو قولہ جلد ۲ مطبوعہ ۹ جولائی سنہ الیہ عیسوی

غزل

اب ارادہ ہی بدل الین ہٹیشن اپنا
کوٹ و پتلون سے کر دین یونیفارم اپنا

بناکشتی مژدہ کہ سرکار سے ساقی کو ملی
پیتنا اک رم کا ہوا آج سے رشن اپنا

جہوڑ کر چرچ و حرم و دیر و کلیسا ہمنے
اوسکو پہر کو بنایا ہے سٹیشن اپنا

قومی ہمدردی کی کونسل مین شراکت کرلی
اب علیگڈہ مین گذارینگے وکیشن اپنا

رات اک شیخ سے یہ کیا بہت انگلش بگڑا
ہمنشین بیٹنے کے قابل ہے مرشین اپنا

وصف مین ارگرش کی یہ مضامین باندہے
برکی انکہو نسے لگا تا ہے او ڈیشن اپنا

شوق مین مرغ و مٹن چاپ کے اہل نجیر
کہو دیا تمنے سوی لائیزیشن اپنا

مغربی جاری خیالات کرینگے حاذق
ہمنے ٹہرالیا لبن یہ الوکیشن اپنا

باقی آیندہ قولہ شعر جو دل قمار بازی مین بہت سی لگا چلے + وہ کعبتین چہو کعبہ کو جا چکے + حضرت کل زمانہ کی اولٹا باٹی یارون کی بہتیہ

خیال جو ادہر رجوع ہوا تو اپنی طبیعت کی زور سے اوسکو بہی جایز
کردیا مقصود اس سے فقط جدت ہے نہ بدعت ماشاء اللہ چشم بددور
پڑہو تجدید سے حضور کو بیانتک شوق ہے کہ شاید ایکمرتبہ خود
بخود پرانی مسجد ڈہا کر نئی گڑی ہوئی تعلیم کا طریقہ نئے طور پر تبدیل
ہوا لباس کا خاک کوٹ وپتلون سے اوڑایا گیا بجائے ہاتہہ کے
چہری کانٹے سے کہانا کہایا گیا بیت الخلا مین آپ ہی کا راج
دیا ٹہی سبحان اللہ کیا بات ہے دینیات مین اسقدر تجدید
کو کام فرمایا گیا تفسیر گڑہ ڈالی اجتہاد کا وہ شوق کہ گلا گہونٹی مرغی
ہی حلال کردی گئی نئی روشنیت سے نیچریت کی شمع جلادی گئی
غرضکہ تجدید مین تو ہمیشہ توغل رہتا ہے حضور کی ذات والا صفات
قریب الممات نہایت مغتنمات سے ہے بات کی بات مین جدت
پسندی کا جلوہ ہے ایسے لوگ کہان پیدا ہوتے ہین خدا
سلامت رکہے اسکے جواب مین مجرم صاحب نے پہلے تو
ریش مبارک پر ہاتہہ پہیرا اور کہل کہلا کے خوب ہنسے پہر اسکا اسکا
اسطرح جواب شروع کیا ہان بلاشبہ ہمنے مدرسۃ العلوم کی عمارت
کی تائید کی سیلیے لاٹری ڈالی ہے بلاشبہ گورنمنٹ نے اپنی مہربانی
سے ہمکو اجازت بہی دیدی ہے ہمکو تعجب تہا کہ ابتک ہمارے

لسی شفیق نے اس امر کی نسبت ہمپر اعتراض نہین کیا تھا ہمارے
خیال مین نہ تھا کہ ہمنے متعدد دفعہ تسلیم کیا تھا کہ ہمکو ایسے پرہیزگار ہونیکا
دعوی نہین کہ اوس شے سے پرہیز کرین کہ جسمین نفع دنیا ہو اوس سے
پرہیز کرین کو آخرت مین مواخذہ ہو کیونکہ آخرت ایک گمانی بات ہے سو جو
لوگ معتقد ہیں تو صحیح نہین مگر ہم شکر کرتے ہین کہ ہمارا یہ خیال غلط تھا ہمارے
شفیق مشیر قیصر نے ہمپر لے دے کر ہی دی لیکن جو کچھ ہمارے شفیق
نے اوس جوش قلبی سے جو ہماری نسبت فرمایا ہے ہم نہایت
جوش تابی سے اوسکا شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے دوستون
کو اوسکی خوشخبری سناتے ہین کہ لاٹری بہت کامیاب ہوئی ہے
اور بہت ٹکٹ فروخت ہو چکے ہین اور تھوڑے سے جو باقی ہین
وہ بھی بہت جلد فروخت ہو جائینگے واللہ در من قال بیت

اگر شراب خوری جرعۂ فشان بر خاک * ازان گناہ کہ نفعی رسد بغیر چہ باک *

اسپر اشرا سپیچ کا تمام ہونا تھا کہ ایکبارگی لوگ ایک زبان
ہو کر بات گلٹی اونہین مجرم پکار اوٹھے پھر کیا تھا وہ تالیان پٹین
کہ عمارت کے پرلے قہقہات ہوئے اور وہ خوشی کے نعرے بلند ہوئے
کہ سارا مکان گونج گیا وہ جنہون نے وارٹر کی ٹوپیان اوچھالین کہ
گویا سارے جہان کے شہاب ثاقب ٹوٹ پڑے حضرت عقل بیچارے

الملہ جو لکہتی ہے تو علیگڈہ انسٹیٹوٹ اخبار ہاتہ مین لیے چہتے پہرتے ہین کیون بہی علیگڈہ کی راہ کدہر ہے جہان قمار بازی بہی روا ہے اب ہمکو یہ فکر ہے کہ سید صاحب کی دیکہا دیکہی اگر وہ تینون مجرم بہی کہین کہ مدرسۃ العلوم کے واسطے جب روپیہ سیدہے طور سے نہ ملا تو ہمنے چوری کی قتل کیا فریب دیا ہم تو خود وہ جمع جو اسطرح ہاتہہ لگی کمیٹی خزینۃ البضاعت کے سپرد کرتے جاتے تہے کہ اتنے مین پکڑ آئے تو کیا وہ بہی بری ہوجائینگے ممکن ہے کیونکہ آج ہی کے دنکو ما فقط فرما گئے ہین مصرعہ از ان گناہ کہ نفعی رسد بغیر چہ باک. ہمارا تو نعوذ باللہ صفا ودع ماکدر مسالک لا تقربوا الصلوۃ پر عمل ہے الخ اب لیجیے پرچہ دوسری جسمین آپکی تہذیب پر لیکچر ہوئی ہے **قولہ** تہذیب وہ پرندہ ہے جسکا آشیانہ اہل دانش کے دماغ مین ہے یہ وہ کتاب ہے جسکو پڑہکر احمق سا احمق آدمی انہو کا نہہ کمیت ہوجاتا ہے وہ چست لباس ہے جسکو پہنتے ہی بدن مین چستی آجاتی ہے وہ پہل ہے جسکے کہانے سے آدمیکا خاکا اور سے اور ہوجاتا ہے چیستان تو در کنار آپکے تو بذر جاج کو بہی بات کیا ذرا فرائے نہ ہرسیئے ذرا باک کور دسکے ہوے دیسی زبان مین حرفا حرفا سمجہایئے جبہی تم موٹی سمجہ کا آدمی اکل سکے

اور دو دو بالا دزن اور جو تو کو کہین ... بر ہانے نفرت ... دوسری طرف

تیتے ڈنڈا لیے پہرتا ہے خیر تمہارا قول سہی سنو اول حرف (ت) کو
سے منے تڑاق پڑاق مزاج کا جواب تنگ ہو تقدیر کوئی چیز نہیں
تخفیف مد نظر تو تو مین مین سے کام تین تیرہ کردینے سے غرض
دوسرا حرف (ہ) ہر کس بخیال خویش خبطی دارد مصرعہ ہم بہی ہین
پانچوین سوارون مین ؛؛ ہر گہڑی وضع نئی بات نئی چال نئی رنگی
ہر کس بفہمید خویش صفا خواہد داد ؛؛ آئینہ خویش را جلا خواہد داد +
ہر لحظہ پی صفای دل بادہ بنوش ؛؛ بشنو کہ ہمین کالنہ صدا خواہد داد +
تیسرا حرف ذال ہوکر خیر آپکا کچہ ڈر ہے کے شیطان سے بہی ہے
ذراسی چاٹ ریاست سے اپنے ہاتہہ دہو بیٹھے ذراسی آدمیت
تہی اوسے بہی آپ کہو بیٹھے چوتہا حرف (ی) یا وحشت یک
نہ شد دو شد مصرعہ یہ بہی لہو لگا کے شہیدون مین مل گئے +
پانچوان حرف (ب) بگڑو دین چاق چوبند + مصرعہ بادہ پیمائی
سے ہے آٹہہ پہر کام ہمین ؛؛ بڑے بڑے بہے جائین +
گر دریا پوچہے کتنی تہاہ وقت تہوڑا ہے گرانی سے اگر جیتے
بچے تو پہر کہین گے ڈنڈا البغل مین لیے کہٹ پٹ چل
دہ چل حمیت النخ الراقم اعشوق ــ اب فرمائیے اس پیرانہ سالی
مین آپ پر یہ پوچہا کر بہلا یہ کون تہذیب ہے قمار باز ہمہی

مدرسہ قائم کرنا یہ کون وضعداری ہے جناب من وقت اخیر ہے
کچھ گناہان ناقبل کے تدبیر کیجیے ناحق کاکاغذ سیاہ کرنا قدم
کو جادہ راستی سے باہر دہرنا یہ کون دانائی ہے بقول حافظ شیراز
بیت چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو ** رندی و ہوسناکی
در عہد شباب اولی ** زیادہ والسلام

نامہ ماقبل کے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا گیا

ہو المستعان

نامۂ یازدہم

سید صاحب مجتہد لاثانی مفسر کتب آسمانی سید احمد خانصاحب بہادر پنشن دار واقع علیگڈھ زاد لطفہ
بعد ماوجب کے عرض یہ ہے کہ بعد از ارسال نامۂ ماقبل
محمد عمر خانصاحب کہ قرابت دار اور خصوصیت واقعی
نیازمندی سے رکھتے ہیں بہت مسن جہاندیدہ
سن رسیدہ گرم و سرد چشیدہ ہمیشہ عہد شاہی تیز

شاہ اودہ کی سرکار مین عہدہ معزز پر سرفراز رہے ہین بندہ جب
یہان لکھنؤ مین آتا ہے تو اونہین کے مکان پر اوترتا ہے
مجھسے فرمانے لگے کہ آپکے اور سید احمد خانصاحب بہادر کے
خط وکتابت رہتی ہے لہذا میری طرف سے بعد ادائے
آداب تسلیمات فقط اتنا دریافت کر دیجیے کہ انہون نے
جو تفسیر توراۃ کی کی ہے نیکنامی لی ہے تو اس عبارت کتاب
حزقیل باب ۲۳ کے کیا تفسیر کی ہوگی لہذا مجبوراً نیاز مند
بعینہ عبارت مذکور قلم بند کرکے بذریعہ نیاز نامہ ہذا ارسال
خدمت کرتا ہے جو کچھ اسکی تفسیر آنیکی ہو ضرور مرحمت فرمایئے
مجکو پیشین خانصاحب سرالیہ جھوٹا نہ ٹھہرائیگا **قولہ** باب ۲۳ کتاب
حزقیل ۔ اور خداوند کا کلام مجکو پہونچا اور اوسنے کہا (۲) ای
آدم زاد دو عورتین تہین جو ایکہی ماں کے پیٹ سے پیدا
ہوئین (۳) انہون نے مصر مین زناکاری کی وہ اپنی جوانی
مین یار باز ہوئین وہان اونکی چھاتیان ملی گئین اور وہان اونکی
بکر کی پستان چھوئی گئی (۴) اونمین سے بڑیکا نام اہولہ اور اوسکی
بہن اہولیبہ اور وہ میری جورو ان ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنین اونکے
نام اہولہ سمرون اور اہولیبہ یروشلیم (۵) اور اہولہ نے جن دنون

وہ میری تھی چھنالہ کرنے لگی اور اپنے یارون سے یعنے
اسوریون پر جو ہمسایہ تھی عاشق ہوئی (۶) کہ وے سرلشکر اور
حاکمان تھے اور سبکے سب دل پسند اور جوان مرد اور سوار تھے
جو گھوڑون پر چڑھتے تھے اور ارغوانی لباس پہنے ہوئے تھے
(۷) اسطرح اوسنے اون سبکے ساتھ جو اسور کے برگزیدہ مرد
تھے چھنالہ کیا اور وہ اون سبکے ساتھ جنسے وہ عشقبازی کرتی
تھی اور اونکی ساری بتون سے ناپاک ہوگئی (۸) اوسنے ہرگز
زناکاری کو جو اوسنے مصر مین کی تھی نہ چھوڑا کیونکہ انہون نے
اوسکی جوانی مین اوس سے خلوت کی تھی انہون نے اوسکے
بکر کی پستانونکو ملا تھا اور اپنے زنا اوسپر اونڈیلی تھی (۹) اسلیے
مین نے اوسے اوسکے یارون کے ہاتھ مین یعنی اسوریون
کے ہاتھ مین جن پر وہ مرتی تھی کردیا (۱۰) انہون نے اوسکو
بے ستر کیا اوسکے بیٹون اور بیٹیون کو چھین لیا اور اوسی تلوار
سے مار ڈالا سو وہ عورتون کے درمیان انگشت نما ہوئی
کیونکہ انہون نے اوسے عدالت سے سزادی (۱۱) اور اوسکی
بہن اہولیبہ نے یہ سب کچھ دیکھا پر وہ شہوت پرستی مین اوس سے
بدتر ہوئی اور اوسنے اپنی بہن کی زناکاری کی نسبت سے

زیادہ زناکاری کی (۱۲) وہ بہی اسور یعنی اون سرشکروں اور حاکموں پر جو اوسکی ہمسایہ تہی جو ہر کیلی پوشاک پہنتی تہی اور گہوڑونپر چڑہتی تہی اور سبکے سب دل پسند جوان مرد تہے عاشق ہوئے (۱۳) اور مین نے دیکہا کہ وہ بہی ناپاک ہو گئے اون دونوں کی ایکہی راہ و رسم تہی (۱۴) بلکہ اوسنے زناکاری زیادہ کی کیونکہ جب اوسنے دیوار پر مردوں کی مورتین دیکہین کسدیونکی تصویرین جو شنگرف سے کہنچی ہوئی تہین (۱۵) اور کمر اونکے کمروںپر پٹکے کسے ہوئے تہے اور اونکے سروںپر اچہی رنگین پگڑیان اور دیکہنی مین سب کے سب سرلشکر ہین بایل کے بیٹون سے مشابہ جنکا وطن کسدستان ہے (۱۶) تب دیکہتے ہی وہ اونپر مرنے لگے اور قاصدوں کو کسدیون کے ملک مین اون پاس بہیجا (۱۷) سو بابل کے بیٹے اوس پاس آکے عشق کے بستر پر چڑہے اور انہوں نے اوس سے زنا کر اوسی آلودہ کیا اور وہ جب اونسے ناپاک ہوئی تو اوسکا جی اونسے پہر گیا (۱۸) تب اوسکی زناکاری علانیہ ہوئی اور اوسکی برہنگی نے ستر ہوئی تب جیسا میرا جی اوسکی بہن سے ہٹ گیا تہا ویسا میرا دل اوس سے بہی ہٹا (۱۹) لیکن بہی اوسنے اپنی جوانی کے دنوں کو یاد کرکے جب وہ مصر کی سرزمین مین چہنالا کرتے تہے

زناکاری پہ زناکاری کی (۲۰) سو وہ پہر اپنے اون یارونپر مرنی لگی
جنکا بدن گدہونکا سا بدن اور جنکا انزال گہوڑون کا سا انزال تہا
(۲۱) اسیطرح سے تو نے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کہ جسوقت
وہ مصری تیری جوانی کے سبب تیری چہاتیان ملتے تہے پہر
یاد دلایا (۲۲) اسلیئے اے اہولیہ خداوند یہواہ یون کہتا ہے دیکہہ
مین اون یارونکو جنسے تیرا جی پہر گیا اوبہارونگا کہ تجہسے مخالفت
کرین اور انہین بلا لاونگا وے تجہے چارون طرف سے گہیر لیوینگے
الغرض اب فرمایئے جنکا خدا اپنی جورونکا یہ بیان کرے اون لوگون
مین تہذیب کی جا اور آپنے اونکو علم کا دیوتا فرمایا ہے اسواسطے
یقین ہے کہ آپنے ان آیات کے تفسیر لندن کی پادریون سے
دریافت کرکے خوب لگہی ہوگی اور مسٹر اڈیسن اور مسٹر اسٹیل
پیغمبران یورپ سے خوب آپنے دریافت کرلیا ہوگا بس امیدوار
ہین کہ اسکا جواب ضرور تحریر فرمایئے گا اور حواریان خیرسگال کو
بہی یہ نامہ دکہایئےگا شاید اونکے ذہن مین کوئی تاویل آ جاوے

زیادہ والسلام علی من اتبع الہدی

[illegible]

اسکے بعد یہ نامہ مقام پٹنہ عظیم آباد سے روانہ ہوا ہے درج کتاب ہوتا ہے۔

ہو المستعان

نامۂ دوازدہم

لطف زاد سید صاحب مجتہد بالائی سید احمد خان صاحب بہادر

بعد ما وجب کے کاشف مدعا ہون در یتولا بندہ بطور دورہ جو ہمیشہ ہوتا رہتا ہے مقام پٹنہ مین آیا تو ہرکارہ اسلام ذو الاحترام نے ایک پرچہ پاینہ تہذیب الاخلاق جسمین ایک نائب تحصیلدار صاحب آپکے ہم مذہب نے

ایک خط آپ کو بسوال ملحدانہ بطلب جواب از جانب آپ لیسے لکھا
تھا اور آپنے اوسکا جواب بقول مشہور پیران نمی پرند مریدان می پرانند
لکہ کے طبع کرایا ہے ہمنے پایا لہذا کچہ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے
ہین بہی جواب دنیہی آپکو سناتا ہون وہو ہذا ۔ پرچۂ تہذیب الاخلاق
جلد ۴ نمبر ۲ مطبوعہ یکم صفر ۱۲۹۰ ہجری مسئلہ جبر و اختیار از جانب
سید محمد حسین صاحب نائب تحصیلدار واقع الہ آباد خلاصہ سوال تحصیلدار
صاحب کا یہ ہے قولہ کہ جب خدا نے قرآن مین فرمادیا ہے کہ ہمنے
بہتونکو جن و انسان سے دوزخ کی واسطے اور اکثرونکو جنت کے
واسطے بنایا ہے اور اونکے دلونپر اور آنکہونپر مہر اور پردہ ڈالدیا
ہے کہ حق بات سنتے نہین تو پہر انبیا کا آنا اور ہدایت کرنا فضول
ٹہرا اسکے بعد تحصیلدار صاحب نے تحریر فرمایا ہے **الی قولہ**
کہ اسکا جواب بمن حیث العقل و النقل تواریخ البرسی ہو لکیہے گا الخ —
سکے بعد آپنے جو کچہ خامہ فرسائی کی ہے وہ فقط خیالی لا اُبالی
بادہ معقولیت سے خالی موافق مذہب نیچریہ کے بہ چند تاویلات
و تمہیدات جنکو ہم لوگ و کل اہل علم مالیخولیا خیال کرتے ہین لکہا
ہے مصرعہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند ہنگہ بان بقول جناب محمد علی بخش خان
صاحب کہ آپنے اپنے دل کے پہپولے اس پردہ مین خوب

بہوڑے ہین بمثلہ کہ آپ ہی تیہ دلی سکے روڑے ہین الکتھو
قولہ کہ خدا نے ان پڑہ بدوون کے لیے قرآن اونکی زبان مین
اوتارا ہے بس ہمیشہ قرآن مجید کی سیدہی سیدہی صاف صاف
معنے لیے جامین اور نکات لعبد الوقوع اور کنایات و استعارات
و دلالات کے قسم کو اوسمین گہسیڑ کر اوسکو کہینا اور تاننا نہ چاہیے
الخ الجواب بہلا مین پوچہتا ہون کہ آپکو پہلے تحصیلدار صاحب
سے یہ بات اقبال کرالینا تہا کہ آیا آپکو خدای وحدہ لاشریک لہ
کی ذات کا اقرار ہے یا نہین اگر وہ اقرار کر لیتے کہ ہان بموجب
عقیدہ اہل اسلام کے مین اس بات کا قایل ہون کہ خداوند تعالے
اس کائنات کا بانی ہے تب آپکو اونسے پوچہنا چاہیے تہا
کہ جب ذات باری تبارک وتعالے کا ثبوت ہوا تو پہر اوسکے اوامر
ونواہی کے تمیز بدون انبیا علیہم السلام کے تشریف آوری کے
کیونکر ہوتی مثلا جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا اس ہندوستان کے
بادشاہ ہین تو اب کوئی کہے کہ وہ یہان ہندوستان مین کبہو
تشریف لائین نہین تو اب کیا ملکہ صاحبہ کا کچہ وجود نہ ٹہرا اسکے
جواب مین مدعی یہی کہیگا کہ لاٹ صاحب اور کمشنر صاحب اور کلکٹر صاحب
کی زبانی ہمنے سنا ہے کہ جناب ملکہ معظمہ یہان کے بادشاہ

ہین اور ایسا حاکم فرماتے ہین اب اگر کوئی رعیت یا غیر رعیت
کے لیے کہ ہم ان احکام مذکورہ بالا کا اعتبار نہین کرتے تو فرمایئے
موافق قانون کے احکام وقت حکم جو بلحاظ انسبت منکرے کے صادر
فرماوینگے یا نہین لہذا جبکہ آدم علیہ السلام جنت سے دنیا
مین تشریف لاے اور اولاد کثیر چھوڑی تو ہر وقت اور ہر زمانہ
مین انبیا علیہم السلام اور کتاب ہدایت کی اللہ جل شانہ کو ضرورت
ہوئی ورنہ خلقت یوم جزا کو عذر وار ہوتی کہ ہمکو کسی نے احکام خدا وندی سے
مطلع نہین کیا جو ہم اوسکی پابندی کرتے تو اب معاذ اللہ صفت
عدالت مین حاکم مطلق کے بٹہ لگتا دیکھو شیطان علیہ اللعنت
جب تک کہ قصور ظاہری سرزد نہو لیا ملعون نہین کیا اور نہ کیا
خدا نے پہلے سے نہ جانتا تھا کہ یہ مردود ہے اب رہی یہ بات
کہ خدا قرآن مجید مین جو فرماتا ہے کہ بہتونکو جنت اور بعضونکو
دوزخ کے لیے بنایا ہے یا اونکے دلونپر اور آنکہون پر
مہر یا پردہ ڈالدیا ہے سو یہ آپکے اور آپکے سائل صاحب
کی عقل کی خوبی ہے اور اونکے بیان کی خوش اسلوبی ہے
ایصاحب قرآن کا مخاطب کون ہے بس اللہ جل شانہ اپنے
مخاطب سے فرماتا ہے کہ تو جو معجزات باہرہ دکہاتا ہے

اور سمجھاتا ہے اور لوگ ایمان نہین لاتے سو تو استعجاب نکر
جب تک کہ ہم ہدایت نکرین کوئی ہدایت نہین پا سکتا تو فقط
واسطے پہونچانے حکم کے بہیجا گیا ہے اب اگر یہ کہیے کہ برائی
و بہلائی تو پہلے ہی سے ہماری نام یوم ازل سے لکہدی گئی ہے
تو ہم قصوروار کیونکر ہو سکتے ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ
اگر اللہ تعالے نے ہمکو شعور اور عقل معاش اور انبیا واسطے فہمائش
کی نہ بہیجی ہوتی تو البتہ تمہارا قول کچہ جا رکہتا تہا مثلاً ایک شخص صاحب
شعور و تمیز کو ہمنے نوکر رکہا اور سب طرحکی پرورش اور ہزارون نعمتین
اوسکو مہیا کردین اور اختیار بہی اچہے برے کام کا نامہ دیدیا اور منع
کردیا کہ اگر یہ کام تمسے سرزد ہوگا تو تم سزا پاؤگے اور اگر ایسا کروگے
تو تمکو انعام ہوگا اور پہر اوپر بہی اوسنے منہیات کو اختیار کیا
تو اب اسکو آقا اگر سزا دے تو کیا جائے الزام ہے ہان اگر منع نکرتا
اور اختیار اوس فعل پر نہ دیتا تو البتہ جائے گفت تہی دوسرے یہ کہ جو صاحب
کہ جبر و اختیار کے مسئلے مین گفتگو کرتے ہین کہ یہ مسئلہ لاحل ہے
پہلے اونسے یہ پوچہنا چاہیے کہ آپ اس مسئلہ کو زبان ہی سے
فرماتے ہین یا عمل بہی ہے اگر کہین کہ عمل بہی کرتے ہین تو خوردنی
و غیر خوردنی اونکے آگے رکہدیجاوے اور کہا جاوے کہ یہ دونون

اگر آپ بلا اکراہ کہا جاوین تو ہم جانین کہ آپ اس مسئلہ پر قائم ہین
بس جبکہ آپکو اچھی چیز کہلانے اور بُری نہ کہانیکی تمیز ہے تو اعتراض
آپکا باطل ہے اور یہ جو آپنے بعض عقلمند فرماتے ہین کہ خیرہ و شرہ
من اللہ تعالے یعنے خیر و شر سب خدا کی طرف سے ہے یہ محض غلط
فہمی ہے ایصاحب اسکا مطلب یہ ہے کہ بانی خیر و شر کے خدا تعالے
ہے دوسرا کوئی نہین ہے حسب عقائد پارسیون کے یعنے وہ
دو خدا بتاتے ہین ایک خیر دوسرا شر کا اب رہی یہ بات کہ جو کچھ خدا
نے ہماری تقدیر مین لکھدیا ہے وہی ہوگا اب ہمکو عبادت
اور اطاعت کی ضرورت نہین ہے یہ عذر بدتر از گناہ ہے اول
یہ کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار دوسرے یہ کہ عند الرجعت
جب خدا تعالے پوچھیگا کہ تمنے یہ کیونکر جانا تھا کہ ہماری تقدیر
مین کفر لکھدیا ہے ہم مسلمان کیون بنین تو اسکا کیا جواب ہوگا
اور آپنے جواب مین اللہ جلشانہ اور دنیا کو علت اور
علۃ العلل فرمایا ہے یہ بالکل غلط فہمی آپکی ہے کیونکہ ذات باری تبارک
و تعالے شانہ صیغہ اشتقاق نہین ہے کہ کوئی چیز اوس سے
مشتق ہو وہ حاکم مطلق ہے فرماتا ہے کن فیکون یعنے کہا
ہمنے بس ہوگئے تم مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حکما کے قول پر

کاربندی کر رہی ہیں مگر یہ دریافت نہیں کیا کہ حکماے فلسفہ کا
کیا قول ہے دیکھو حکیم رئیس جو بڑا فلسفی ہے وہ اپنی کتاب الٰہیات
میں لکہتا ہے قولہ کہ اتحاد متقدم الوجود و متاخر الوجود محال
ہے عند العقل اور ساتھ اسکے مخلوق متاخر الوجود کو حدوث
لازم اور خدا کو قدم تو اتحاد قدیم اور حادث کا لازم ہوا اور یہ بہی
عند العقل محال ہے کہ قدیم وجود ابد الآباد ہے اور وجود حادث
کا مسبوق العدم ہے اور اتحاد درمیان قدیم و مسبوق العدم
کے محال ہے کہ اگر اتحاد ہو تو لازم ہے قدم حادث کا اور
حدوث قدیم کا اور وہ مفہوم متنبا ہے اور اتحاد آپکا عند العقل
محال ہے کہ اتحاد علت و معلول لازم آتا ہے کہ علت مقتضی تقدم
کو ہی اور معلول مقتضی تاخر کو ہے ذاتاً اگرچہ تقدم زمانے نہ ہو پس
اتحاد ذاتی عند العقل محال ہے پس ہر گاہ کہ اتحاد ذاتاً ناممکن ہے
لازم ہوا التغایر ذاتاً اور یہ مقتضی تعدد آلہہ عقلاً و نقلاً باطل ہے الجواب
فرمائیے کہ آپ تو موافق عقیدۂ فلسفہ کے بہی باطل ہوے ابو الفضل
نے سچ کہا ہے شعر ولد الزنا ست حاسد منجم آنکہ طالع من ٭
ولد الزنا کش آنچو ستارہ یمانی ٭ اور یہ قول آپکا قولہ کہ خدا نے
قرآن مجید آنحضرت پر بدو وحی اوتارا ہے اور مین معنی کمیشر کا بتانا چاہیے

نما فرمانا شید ہے سید ہے معنے لینا چاہیئے اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بات بھی آپ ہی کی شقاوت ہوتی ہے تقدیر ہنستی
ہے تقریر روتی ہے آپکی قابلیت کو بحر ندامت مین ڈبوتی
ہے اسلیے کہ آپنے جو تاویلات لاطائل الفاظ قرآنی مین
کیہی ہین جسکا جواب ہم دے چکے ہین یعنے سورہ نمل مین نمل سے
مراد قوم لی ہے اور ہدہد کی تاویل حضرت سلیمان علیہ السلام
کے لشکر کا سردار مراد لیا ہے بھلا فرمائیے یہ تاں تو آپکی
سید ہے سید ہے معنی رکہتے ہین دیکھو قرآن مین جہان
نمل کا ذکر ہے اوسکی بعد کی آیہ یہ ہے یعنے کہا چیونٹیون نے
کہ گھس چلو اپنے سوراخون مین ایسا نہو کہ سلیمان کا لشکر تمہین
پیس ڈالنے والا ہم لشکرون یعنے اونکو معلوم نہوا ہو اب
فرمائیے کہ وہ کون قوم ہے کہ آدمی کے پاؤن کے تلے پیس جاوے
اور اوسکو معلوم نہو اور جہان ہدہد کا ذکر ہے آگے صاف صاف
یہ آیہ ہے کہ کہا سلیمان نے ہدہد کو کہ اگر تو یہ خبر لاتا تو مین
تجھے ذبح کر ڈالتا اب فرمائیے آپکا قول اور تاویل کیسی باطل
ہوگئی والدہ عزازیل آپکے مرنے رو گئی باقی یہ الفاظ آنہ بیدہ
بدوون کی نسبت ہمارے آقائے نامدار فخر الانبیا کے مخصوص

بیہودہ گوئی ہے آپنے سنا نہین جسوقت مین کہ جس بات کا
کفار کو دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا
ہے لہذا اسوقت فصاحت و بلاغت کا کفار مکہ کو دعوی تھا
اسواسطے مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اس بات کی کہ بیپڑھے
کو مرتبۂ رسالت خاتم النبیین کا دیا گیا اور وہ عبارت پیش کرائی
گئی کہ کسی سی الا الآن اور سبکے مقابلہ مین ایک اقصر سورہ نہ بن سکے
اب آپسا منہ ہیٹ رذا لیکا لشہہ نہ مانے تو کیا ہوتا ہے میان
جرأت نے سچ کہا ہے ؎ اب اونکو طایر معنے کی صید کی ہے
تلاش ✣ کہ نت ہین کے تھے کوا یکٹے نے جنگی ہماس ✣ لگا کے
مسند قالین پہ بیٹھے جب فراش ✣ تو کیون نہ قصر پہ ہو را کے
ادہ موسے خفاش ✣ حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی ✣ لہذا
اسی مختصر پر نامہ تمام کیا فقط ــ

[illegible]

پھر یہ نامہ لکھا گیا وبیچ کتاب ہے

ھو المستعان

نامہ سیزدہم ۱۳

لطفہ زاد علیگڈھ واقع

سید صاحب منبع الطاف و کرم سید احمد خان صاحب بہادر

سبحان اللہ والحمد للہ جزاک اللہ علی مصنفہ کہ بعد عرصہ دراز کے تحریر نامہ کی نوبت آئی عرصہ سے مزاج والا کی خبر نہ ملی تھی تعلیم انداز بیٹھے تھے کہ قطعۂ اخبار مسٹر اودہ پنچ مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۸۷۹ء نازل ہوا طبیعت

مسرور ہونے تمام شہا یا اطلاع تہا جناب ہو الاکو تحریر ہے مسٹر اودھ بیخ صاحب تحریر فرماتے لیکن چونکہ آپکا مفید مطلب کی بات ہی لہذا اسمین آپکو جتاتے ہین کیا تعجب کہ اسکے صلے مین آپکو مرحبا فرماتے ہین قولہ نئی تعلیم مسٹر اودھ بیخ صاحب ہزار کوئی سر پٹکے سمجہائے بہمائے کچہہ ہی کیون نکرے یہ ہندوستان کے بہاد ربانشا تہذیب کو گردن پٹکنے دین گے سبب یہ کہ انکا طریقہ تعلیم درسا ہمین یکتب غیر مہذب مولوی غیر مہذب کتابین غیر مہذب خربزہ کو دیکہہ کر خربزہ رنگ پکڑتا ہے یہ مہذب کیون ہونے لگے ہان مین وہ بات سوچتا ہون کہ جس سے نئے مہذب بنے کچہہ بین ہی نرپڑے وہ کیا بہت آسان اور بڑی دور کی بات نہین پہلے تو مسلمانون کی کتابون سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بلکلیہ محو کر دیا جاوے اور دوسرے آمدنامہ قدیم کی ترمیم ضرور ہے لہذا آمدنامہ مین مین سب تہذیب ختم کیے دیتا ہون وہو ہذا الی قولہ خوردن گلا گہونٹی مرغی کہانا۔ نوشیدن شراب پینا۔ پوشیدن خاکستی پتلون یا لال ٹوپی و کالا بوٹ پہننا۔ آویختن لال ٹوپی کا پہننا لنگا دادن گالیان دینا۔ فروختن دنیا کے واسطے دین بیچنا پروردن کتا پالنا لینڈی ہو یا ولایتی۔ آرمیدن شراب پیا

دکار لینا۔ بازیدن لاٹری یا کوئی اور جوا کھیلنا۔ شاشیدن کھڑے
ہوکر موتنا۔ گفتن سنوائے اپنے سبکو برا کہنا۔ گریختن آبادی
سے دور بہاگنا اور دن اچہے اچہے یورپ سے بلا لینا۔ یافتن
رشوت سے روپیہ پانا۔ بوسیدن کتے کا منہ چومنا الخ اور بہی
اسی قسم کے الفاظ خیال کر لیجیے گا راقم اع شوق پہر اسکے بعد
ایک نیا سلام بہی درج ہے چونکہ آپکے مفید مطلب ہی لہذا درج
نامۂ ہذا کرتا ہوں رست و دروغ برگردن راوی دہرتا ہوں قصور معاف
نام آوری تو آپ پر ختم ہے **قولہ** وہ لکہتے ہین کہ چند جولاہوں
نے ایک روز سعید دیکہ کر پنچایت مقرر کی اس بات کی کہ ہمارے
پیغمبر صاحب کی وفات کو ایک زمانۂ کثیر گذر گیا اور ان حضرت کا سلام
یعنی السلام علیکم بہت پرانا ہوگیا اور پرانی چیز سے ستہرا کام نہین چلتا
اسلیے کوئی نیا سلام ایجاد کیجیے یعنی بجاے سلام علیکم کے
(فلانون بہائی ٹڑ فلا فون) مقرر کیا جاوے اور اسی پر سبہون نے
عمل کیا بس یہی حال نیچریہ کا ہے الخ راقم بنارس نیچ اور اس سے
وہ نیچ پرچۂ اخبار مطبوعۂ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۴ع مین تحریر فرمایا تہا
دیکہنے مین آیا تہا یعنی کسی صاحب نے بطور خیر خواہی آپکے
قولہ کہ تہذیب الاخلاق اسلیے بند نہین ہوا جیسا کہ عرض کیا

بتاتے ہین اور نہ اوسکے مصنف کا اتباب لنگوٹ کہلاسے
وہ لنگوٹ باندہے ہوئے تیار ہے اور یہ لنگوٹ خدا کے
سامنے کہلایگا جہان اوس پہلوان کے سر پہ پگڑی بندہیگی الخ
اسیر اور دہ پیچ جواب دیتے ہین قولہ حضرت ہمین ایک بات کا شبہ
رہا کہ یہ لنگوٹ کہلاکے جو فرق مبارک پر پگڑی بندہیگی تو آیا وہی
لنگوٹ اُجو ہو کر اول بآخر نسبتی دار وسکے موافق سر پر ہو سپنچے گا
یا کوئی جدید پگڑی ہوگی فقط آب راقم یہ عرض کرتا ہے کہ آپکا حال
سنکر اکثر کف افسوس ملنا اور رونا آتا ہے کہ آپ کی ذات سے
بدینی شائع ہوئی چنانچہ ابہی چند روز کا عرصہ ہوا بندہ بطور دورہ
عظیم آباد پٹنہ مین وارد ہوا اور آپکے حواری صاحبان مثل قاضی
رضا حسین صاحب و سید شمس الہدیٰ و مولوی فضل الرحمن صاحبون
سے ملاقات ہوئی اور آپکے اعتراضات نسبت قرآن کے
اور اونکے جوابات جو کہ میرے قلم سے نکلے ہین سنا تو سکوت
کیا اور بعضے صاحبون نے یہ چند اشعار فرمائے اور فرمایا
کہ خدا کے کامون مین کسکو دخل ہے اشعار یہ ہین نظم

زادۂ آذر خلیل اللہ ہو	اور کنعان نوح کا گمراہ ہو
کعبہ مین پیدا کرے زندیق کو	لاوے بتخانہ سے وہ صدیق کو

عالم و فاضل ہو شیطان لعین　　امی مطلق ہو خیر المرسلین

چاہ بابل میں معذب ہوں ملک　　ہو مقام زہرہ بالاے فلک

بلعم باعور کو دوزخ سے ملے　　جتنے ساحر ہیں فرعون کے

زوجۂ فرعون ہووے طاہرہ　　اہلیہ لوط نبی ہو کافرہ

کربلا میں قرۃ العین نبی　　لال زہرہ کا حسین ابن علی

ظالموں کے ہاتھ سے یوں ہو شہید　　اور اپنا کام دل پاوے یزید

ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر　　دشمنان حق کو ہو یوں کروفر

دیر کو مسجد کرے مسجد کو دیر　　غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر

غرضکہ اسیطرح اور بہت کچھ افسوسانہ لوگ سے کہتے رہے اور اکثر اشخاص آپکے معتقدین تائب بھی ہوے اور میری نسبت فرمایا کہ خدا آپکو جزاے خیر دے اطلاعاً گذارش ہوئی فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم القلیم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ انام سے تاریخ ۲۷ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۶ ہجری کو روانہ ہوا انگشت چسپان مہر

اسکے بعد یہ نامہ بطور خوش طبعی کے لکھا گیا
چونکہ سید صاحب کا مزاج شاعرانہ یگانہ ہے
اسلیے بندہ نے بھی خالی مباش کچھ کیا کریہ نامہ
لکھا درج کتاب کیا -

هو المستعان

نامۂ بہاہم

لطفہ زاد علیگڈھ واقع

سید صاحب خوش رای قابلیت گرامی سید احمد خانصاحب بہادر
بعد یاد حب کے آمدم بمطلب پرچہ اودھ اخبار مطبوعہ ۲۴ ستمبر
سنہ ۷۰ء جسمین آپکے لکچر موعوخ درباب تعریف لفظ نیچر

بلکہ تفسیر شاید ایک اونٹ کا بار ہو یعنی خلاصہ اوسکا یہ ہے
کہ معاذ اللہ نیچر خدا او نیچر رسول و موسیٰ و جملہ انبیا نیچر لہذا جو کوئی
ہا نیچر کہے اوس سے برا ماننا نہ چاہیے اسپر یہ شعر بہی خوب سے
موزون کیا ہے ~ تو و طوبا و ما و قامت یار ~ فکر ہر کس بقدر ہمت
اوست ~ الحمد جواب ہست کلید در گنج حکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

سپاس ایزد جان آفرینی
خدا جان بل جملہ کیہان آفرینی
حکیم داد گستر دانش آموز
درون جان چراغ بینش افروز
بلندی بخش ارباب اطاعت
بہ پستی افگن اہل ضلالت
زہے پیرو بیانی اہل تحقیق
شکست انداز خصمان بدلیق
لوا افراز حق از حق پسندی
بحق جویان بہ بخشد ارجمندی

جناب میں اول تو لفظ نیچر کے معنی ہماری تحقیق میں از روی اقوال
علما وقت جو کہ نامی گرامی ہیں چھپ آئے ہیں مولوی لطف احمد سلمہ
جواب استفتا می ثبوت کفر بہ نسبت جناب کے الا جو کہ پرچہ اخبار
نور الآفاق و دافع نفاق میں طبع ہو کر مشتہر ہوا ہے اور نیز کتاب
امداد الآفاق او میں بہت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں
آپکو جتلاتے ہیں قولہ کہ لفظ نیچر بروزن لیچر ایک لغت بلا وجہ بادر ہو

انگریزی زبان مین اسکے معنی بہت ہین ازانجملہ خواہش قلبی اور
خودطلبی یعنی جس چیز پر جی جہکے اوسکے کرنے کرانے مین
نہ رکے مرغوب کو حلال جانے گو کسی مذہب مین حرام ہو مہروب
کو حرام مانے گو کسی مشرب مین حلال نہوا اور یہی حال ہے اور
معنونکا کہ قطع نظر اطلاق عنانی اور بیقیدی اور بی ایمانی کے ہر ایک
منفرد او مستطرداً بیدینی اور خودرائی اور خودبینی او رخودنمائی و مانی معنا ہا
پر دلالت کرتا ہے اور اس قاعدہ کے پیرونکو انگریزی مین نیچرل اسٹ
کہتے ہین یعنی پیروی کرنیوالا نیچر کا پس نیچرل اسٹ نے اگرچہ
فی زماننا یورپ مین اسقدر زور پکڑا کہ تقریباً ستر لاکہہ کے نوبت
پہونچی ہے ازانجملہ چہیاسٹہ ہزار انگلنڈ مین اور چالیس ہزار
لندن مین لیکن بحمد اللہ کہ عقلای مسیحیہ اونہین دیار و امصار مین تحریراً
بالمکاتبہ و تقریراً بالمشافہہ نچی گوشمالی فرمارہے ہین اور اونکو آٹے
دال کا بہاؤ بتارہے ہین استادو صاحب کی کتاب ایڈوالنسڈ ریڈر
اور بارنصاحب کی کتاب انٹرکشن لو ہسکریپ و نیچر بہا مین دیکہو تو
کسطرح کہلم کہلا نیچریونکے مذمت اور مکاری او ر نالائقی اور عیاری وغیرہ
من عمائح مالاتحصی مذکور و مسطور ہین اسپر بہی اگر نیا نیچری نہ شرمائے
اور بطمع ترقی جاہ خیال ہے کہ اس نچی کبہی بلا کو اس ہندوستان مین

پھیلاتے تو ہمارے علماء محمدیہ نے جس طرح فلاسفہ اور اہل
اعتزال اور اونکے کوچک ابدال رتاب خیال کی دھجیاں اوڑائے
ہین اور اونکو عدم کی راہین دکھائے ہین اوس سے زیادہ اہل
نیچر کا سنیچر اوتارین گے اور شواظ من نار کی براہین بارین گے ذرا
بگڑے دل اللہ نیچر پرست یہ تو فرماوین کہ قبل قبول نیچریت کے
تو پہلا درم کھو چکے تھے اور آپکے سارے کرم ہو چکے تھے لندن
مین جا کر جاکٹ پتلون مین آئے خمر خنزیر در کنار کلا گھونٹی مرغی
کے کھانے مین نہ شرمائے سنیات و محرمات کی نسبت اشتیاق
ہے بنات و امہات کی نسبت اختیار باقی ہے سی ایس آئی
یعنی نحوست دلیس جائیگا خطاب پائیگا پھر کیا باقی رہا تھا جو نیچر یہ
طریقہ کی جانب للچائے گئے کیا جی چاہتا ہے کہ لاٹ یادری بنجاویں
اور جناب میم صاحبہ کو لیڈی کہلاے سو یہ نیچر ہے نے کلاہ
خسروی و تاج شاہی + سرکل کے رسد جاشا و کلا + ہان بقول العوام
نیچر یونکے کہ ہر قوت جسمانی کے ہر اقتضا کو پورا کرنا چاہیے
تاکسی قوی کے حرمان لازم نہ آئے شاید بمقتضای قوت
شہویہ بانی نیچر کو زنا کا خیال آیا ہوتا اوس جانب کو لوٹتے
کچھ دنون وہان کا مزا لوٹتے برای خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرمائیے

پس جو لیس کو یکسان تم بتاتے الخ اب نیاز مند یہ عرض کرتا ہے
لفظ نیچر کے معنی جو آپنے مخصوص کیے ہیں اور مثل پادریوں کے
ایک بنیا الگ ہی گڑہا ہے یہ فقط عند یہ آپکا ٹہرا جب تک دعوی پر کوئی
برہان عقلی یا نقلی نہ قائم ہو وہ مالیخولیا کہلاتا ہے مگر ہان یہ فرمانا آپکا
موجب فکر ہر کس بقدر ہمت اوست یہ دوسری بات ہے مگر ہمین آپسے اتنا
عرض کرتا ہوں کہ آپ کچھ دنوں ہمارے علماء دیندار کے صحبت نشینی
سعی مین کرو مگاد یکہو مولوی محمد علی صاحب تحصیلدار بالا ری واقع
ضلع مراد آباد نے جو کتاب ظفر المبین بجواب اندرمن لکھی ہے
اور طبع کرائی ہے اوسکے صفحہ ۳۷ مین پہلے قول اندرمن لکہا
ہے قولہ حاصل آنکہ قبول ایمان آزادی ہے الخ اسپر جناب مولانا
صاحب سلمہ اللہ جواب دیتے ہین اقول حرف درویشان بدزد
مرد دون تا بخواند بر سلیمی صد فسون لالہ جی تمکو ہرگز مناسب نتہا
کہ بات ترازو چہوڑ کر مباحثہ دینے پر ساتہہ اہل اسلام کے آمادہ
ہوتے تمنے کرشن جی کی نصیحت گوش نہ فرمائی انجام کار بہت لیت
اوٹہائی تم قبول ایمان اور وحدت ارادی کو کیا جانو بقول شخصی مصرعہ
چہ داند بوزنہ لذات ادرک سنو تو قبول ایمان تو مقولہ انفعال سے
ہے اور وحدت مقولہ کم سے اور ارادہ مقولہ فعل سے ہے پہر تمنے

کیا سمجھ کے یہ کہا کہ قبول ایمان وحدت آزادی ہے کچہ الفاظ
کے معانی بہی سمجہا کرتے ہو آنجناب نے بضاعتی پر وبیری کا دم بہرتے
ہو تمنے صرف روٹی کما کہا نیکی یہ صورت پیدا کی ہے یہ سمجہا ہی
کہ جاہلون مین بیٹہ کے اس قسم کے الفاظ بیان کرین گے
چونکہ وہ حمقا کچہ سوسب نجتے سمجہتے نہین البتہ اسقدر تو بے شبہ
و شک آپ کے مدح مین زبان پر لاتے ہونگے سو ہوئی
شکست اگرچہ بنصیب برادر + مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا
مگر خوب سمجہ لیجیے کہ مدح جاہلونکے مانند ضراط گہانس کی ہے
انجام اسکا بجز نہین صاحبان عقل جب دیکہین گے تو آپ پر
سخت لعن کرینگے کہینگے کہ اس آگندۂ جہل کی عقل مین
فتور آگیا ہے کہ ایسی چیز کو جو مقولۂ انفعال سے ہے کسطرح پر
عین اوس شے کا جو مقولۂ کم سے ہی ٹہراتا ہے اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ فنون حکمیہ اہل ہند مین مفقود ہین ورنہ ایسا حکیم
کل سرسبد حکمای ہند کا مبادی فنون حکمیہ مین مثل خر در کل عاجز
نہوتا الخ پس نیاز مند بنی نوع سمجہ کے عرض کیا کرتا ہے امیدوار
ہے کہ ناگوار خاطر عاطر نہ ہو ہان ایکبات میرے خیال مین گذرتی
ہے کہ شاید آپکا خیال ادہر گذرتا ہوگا کہ کچہ ایسا کام کیجیے کہ

جس سے آگے کو یادگار رہے سو ایسے خیال سے ملحد
بننا فضول ہے دیکھو کتاب اصول عجیبہ مصنفہ محمد جمال الدین
خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست بھوپال مطبوعہ مطبع نظامی
واقع کانپور ۱۲۹۳ ہجری انہون نے کیا خوب اصول عجیبہ تجویز
کرکے واسطے تعلیم مبتدیان حال کے ایک کتاب ضخیم طبع کرایا ہے
لہذا آپ بہی اگر ایسے ہی کوئی کتاب تصنیف کرکے حسب صوابدید
اپنے حواریون کے طبع کرا کے تقسیم کرتے تو آجکل
ہندوستان بالکل ایک پاگل خانہ کے تو ہو ہی رہا ہے واسطے
یادگار ذات والا صفات عین مناسب تہا بدین وجہ دو رقعہ اوس
کتاب کے بطور مشتے نمونہ از خروارے درج نامۂ ہذا کرتا ہون
ملاحظ فرما لیجیے گا وہو ہذا رقعہ اول مہربان من سلامت بیچ سمات
کے آیا کہ نوکر تمہاری نے نوکر ہمارے کو ایسا مارا اور مارا ہے کہ کسی نے
ایسا نہ مارا تہا نہ کوئی کسیکو ایسا مارتا تہا نہ ماریگا نہ مارتا ہے بہر کیف
جیسا ہنا تمہارا واسطے تمہارے زیب نہ دیا اور زیب نہ دیا ہے
اور نہ زیب دیتا تہا اور نہ زیب دیگا اور نہ زیب دیتا ہے درحقیقت
نوکر تمہارا بیچ دنیا کے ساتہ بدنامی کے جیا اور جیا ہے کہ نہ کوئی
ایسا جیا تہا نہ جیتا تہا نہ جیے گا نہ جیتا ہے کسی مادر نے ایسا بیٹا

جیسا کہ نوکر تمھارا ہے نہ جنا نہ جنا ہے نہ کسی نے ایسا جنا تھا
نہ کوئی ماں جنی تھی نہ جنے گی نہ جنتی ہے لیکن بسبب موقوف
کرنے تمہارے کے اپنے نوکر کو اتنے قصور پر نرنگاراس غم
کا دل میں ایسے چھوٹا اور چھوٹا ہے کہ کبھو ایسا نہ چھوٹا تھا نہ چھوٹیگا
نہ چھوٹا ہے اگر موقوف نہ کرتے دل میں ایسے بہ رنگ کبھی نہ چھوٹتا
باقی خیریت ہے الخ دوسرا رقعہ غریب پرور سلامت
کوئی مثل جناب کے عنایت فرما ہمارا نہ ہوا نہ ہوا تھا نہ ہوا ہے
نہ ہوگا نہ ہوتا ہے جو کوئی حضور سے پھرا اوسکا نصیب سے
ٹوٹا اور ٹوٹا ہے اور ٹوٹتا ہے کہ کسی کا سر ایسا نہ ٹوٹا تھا
نہ ٹوٹیگا نہ ٹوٹا ہے وصف تمہارا کسی نے زمانہ میں نہ سنا بلکہ
تمام خلق نے سنا ہے اور سنا تھا اور کون نہ سنتا تھا اور
سنیگا اور سنا ہے اور کسی نے آپکو رفیق پرور نہ گنا
بلکہ سب نے گنا ہے اور ہر ایک نے گنا تھا اور ہر کوئی گنتا تھا
اور گنیگا اور گنتا ہے یہاں سوای ذات عالی کے میں نے
دوسرے کو نہ پہچانا اور نہ پہچانا ہے اور نہ پہچانا تھا اور نہ پہچانتا تھا
اور نہ پہچانیگا اور نہ پہچانتا ہے بلکہ دوسرے کا خیال اپنے دل
سے دہویا اور دہویا ہے ایسا کسی نے نہ دہویا تھا

نہ کوئی کبھی دہوتا تہا نہ دہوئیگا نہ دہوتا ہے گہوڑا زبان کا
میدان تعریف تمہاری مین وڑا اور روڑا ہی جو کبھی ایسا دوڑا تہا نہ دوڑتا تہا
نہ دوڑیگا اور غنچۂ دل میرا پیچ ہوا محبت تمہاری کہلا اور کہلا ہی کہ کبھی کوئی غنچہ نہ کہلا تہا
کہلیگا نہ کہلتا ہے او سیر غیر کو ایسا چڑا اور چڑا ہے کہ کسی نے
نہ چڑا تہا نہ کوئی کبھی چڑتا تہا نہ چڑیگا نہ چڑتا ہے دل میرے نے
خیر کے نام پر موتا اور موتا ہے کہ کسی نے ایسا نہ موتا تہا
نہ کوئی موتتا تہا نہ موتیگا نہ موتتا ہے الخ **اقول** میرے نزدیک
ایکبار رئیس کلان کی یہ تصنیف ہے اور نئی بات ہے اور آپکو
جدت پسند ہے اگر آپکے مدرسہ مین اسکی مزاولت ہو تو عین
مناسب ہے ۔

الراقم لقمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ

طبقہ دوم

ھو المستعان

نامہ پانزدہم

لطف زاد علیگڈھ واقع نشن وار بہادر انصاف جناب سید احمد خان

سید صاحب معدن توہمات و تخیلات ازو سوسہ شیطانی نالا ال

بعد ادب کے عرض پرداز ہوں کہ بندہ در میولاد دورہ کرتا ہوا علیگڈہ میں جو وارد ہوا تو اکثر مشتاقین سننے آپکے جوابات کے میرے پاس حاضر آئے اور فرمایا کہ آپکے جوابات جو کہ جانب سید صاحب ہوئے ہیں ہمیں سنائیے ثواب دنیا و آخرت کمائیے ـ

چنانچہ بندہ دو جمعہ مقیم رہا اور وہاں کی مسلمانوں کو آپکے جوابات جامع مسجد میں ممبر پر بیٹھکر سنایا سب محظوظ ہوگئے

من بعد آپکے مدرسہ کی سیر کی ایک جلد کتاب آیات بینات خریدی
اور کچہ کتب درسی طفلان جو آپکے مدرسہ مین پڑہائی جاتی ہین دیکہنے
مین آئی ہین جس سے ثابت ہوا کہ اس تعلیم کے لڑکے ضرور تہذیب
یافتہ ہونگے اور ایک پرچہ اخبار اسٹیوٹ گزٹ مطبوعہ تاریخ
۱۰ ماہ جولائی ۱۸۸۰ء ایک مسلمان نے پیش کیا اوسمین ایک
تقریر پر از تزویر بجانب آپکی دیکہنے مین آئی جسکا خلاصہ یہ ہی
قولہ یعنے آپ فرماتے ہین کہ خلیفہ جس سے اشارہ ایک مذہبی
پیشوا امردار نکلتا ہے مدت سے معدوم ہے شیعہ لوگ
توکسی شخص کے خلیفہ ہونے کی قایل نہین ہین البتہ امام کو مذہبی
پیشوا اور سردار سمجہتے ہین باقی رہے سنت جماعت انکے
پیغمبر صاحب نے فرمایا تہا کہ خلافت تیس برس رہیگی
اور اسکے بعد ظالم بادشاہون کا زمانہ ہوگا لبس اہل سنت کی
مذہب کی روسے خلافت جس سے مذہبی پیشوا کا اشارہ
نکلتا ہے حضرت ابوبکر صدیق سے شروع ہوئی اور حضرت امام حسن
علیہ السلام پر ختم ہوئی بلکہ اگر ٹہیک مذہب اسلام پر غور کیا جاوے
تو ان پانچون کو بہی جنکو اہل سنت جماعت خلیفہ برحق جانتے ہین
مذہبی پیشوا ہونیکا کوئی استحقاق نہین ہے فقط اقول آپکی وجہ

مثل ہوئی کہ ایک بھوکے سے کسی نے پوچھا کہ دو اور دو کے
اوسنے کہا چار روٹیاں بھلا فرمائیے جبکہ آپکو رسالت اور معجزات
اور ثبوت ذات باری تبارک وتعالے سے انکار ہے جیسا کہ
جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر کے
بیان سے ثابت وظاہر ہے تو پھر خلافت کی ثبوت وعدم ثبوت
چہ معنی دارد رہی یہ بات کہ ان پانچوں کو اہل سنت جماعت خلیفہ
برحق نہیں جانتے ہیں یہ آپکا عندیہ ہے یا اسپر کوئی دلیل
عقلی یا نقلی بھی آپکی جیب میں ہے ثبوت خلافت صحابہ رضوان اللہ
میں بمقابلہ شیعان مولوی سید مہدیعلی صاحب آپکے اول
حواری نے کتاب آیات بینات لکھی جو کہ اب ہمنے آپکے مدرسہ
سے خریدی کتاب مذکور کیا آپکے ملاحظہ میں نہیں گذری جو
آپنے یہ تقریر طبع کرائی رہے خطرات شیعہ وہ فقط تین سے انکار اور
دو کا اقرار کرتے ہیں میرے نزدیک آپکو ماننا قطرب جنون یا خبط
یا مالیخولیا ان پانچ میں سے ایک نہ ایک عارضہ ضرور لاحق دماغ
ہے اب ضرور کسی طبیب حاذق سے خواہ مخواہ رجوع کرکے
تنقیۂ دماغ فرمائیے لندن میں جو آپ رہے ہے اور وہاں غذا
حارہ وملبوسات گرم حسب تشخیص سید امداد العلی صاحب بہادر

جوکہ استعمال مین آئین اوس سے کیا عجب کہ نصیب دشمنان
خشکی دماغ مین آئی ہوگی جس سے یہ خیالات سوجھتے ہین خدا
نخواستہ لشرط مداومت جنون فاحش کا احتمال ہے اور آپکی
دیکھا دیکھی جناب سمیع اسد خانصاحب مع صاحبزادگان بلند اقبال
لندن کو تشریف لے گئے ہین مجھے اسٹیشن اٹاوہ پر ملے تھے
خدا اونکی خیر کرے اب دوسری بات یہ ہے کہ بندے نے
جو آپکے مدرسہ کی سیر کی تو اوسمین یہ کتاب جسکا پہلا باب یہ ہے
لٹریری چونکہ ایک آدہ بات قابل ترمیم ہے عرض کرتا ہون
قولہ کتا ۔ نام کتوجانور ہے ۔ ہر آدمیکا اوراسکا قدرتی ساتہ ہے
جہان دس گہربہی آدمیون کے ہونگے وہان ایک کتا ضرور ہوگا ۔
اسکی خوبیان ایسی ہین کہ خواہ مخواہ اسکا رہنا غنیمت معلوم ہوتا ہے
ایسا غریب ہوشیار ایسا محبت کرنیوالا کوئی جانور نہین ۔ یہ اشراف کا
دربان ہے ۔ گنڈریون کا چوکیدار شکاریونکا مددگار ۔ اسکی
سمجہ بہت اچھی ہے جسطرح سدہاؤ اوسیطرح کام کرتا ہے اسے
غریبی اور امیری برابر ہے جسکا ہو رہا اوسیکا ہو رہا سو کہے
ٹکڑے آدہے پیٹ کہائیگا مگر جس گہر کا ہے وہین رہیگا اچھی
کہا سکنے لیے امیر کے گہر نجائیگا اپنے مالک کی برسے

وقتون مین رفیق ہے اور وقت پڑے پر جان دیدیتا ہے
یہ نیک جانور نیکی کو یاد رکھتا ہے برائی کو بھول جاتا ہے نیکی کرنیوالا
اسے دکھ بھی دے تو خیال نہین کرتا ابھی بلایئے تو دم ہلاتا چلا آتا
ہے جس ہاتھ سے مار کھاتا ہے دم بھر مین اوسکو چاٹنے لگتا
ہے اسکی پھرتی اور دوڑ غضب ہے بڑے بڑے ہیبت
اور جنگلی جانور اسکے شکار مین خرگوش لومڑی قسمت ہی سے بچ
نکلتے ہین شکار کی بو دور سے لیتا ہے اور بو کے پتہ پر زمین
کھودتا ہے نگران باتون کے واسطے سدہانا ضرور ہے ہمارے
ملکون مین کسیکو خیال نہین ولایت مین لوگون نے قسم قسم کے
کتّے پالے ہین اور انھین سدہایا ہے الخ اقول ثم فنکہ اسیطرح
اوسمین اور بہت تعریف کتّے کی لکھی ہے اسپر مجھے خیال آیا کہ اور بہت
خاصیت کتّے کی ہے جو مصنف کے خیال مین نہ آئی ہو مین خدمت
والا مین بذریعہ نامہ ہذا عرض کرتا ہون اگر بطور ترمیم حاشیہ اوس کتاب
مین کردیا جاوے تو لڑکون کی تعلیم کو یقین ہے کہ بہت مفید ہووے
یہ ہے **قولہ** پرچہ اخبار ہندوستان مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۶۷ء نمبر ۱
جلد ۲ مین مرقوم ہے۔ پیرس کے جاردن ڈے انکلمن جانتا
ہے کہ کتون کے پلون کا گوشت عام طور پر کھانے مین آنے لگا

چنانچہ پہلا جاسہ کتون کے کہانیکا اس ماہ مین ہونیوالا ہے مگر بنا
والون مین ایک بات کی گی ہے کہ چین والے کہا نے کے
بلون کو تقریبًا ایک سیر روپیہ کا گوشت گائے یا بیل کا کھلا کر پالتے
ہین یہ بات فرانس والے شاید نہ کرسکین روزنامچہ پنجاب مطبوعہ
۱۰ دسمبر ۱۸۸۸ء مین دیکھیے اوسمین لکھا ہے **قولہ** یہ ممکن نہین کہ
لچنے نے عقل اور دیہقانی محض غیر تہذیب یافتہ اسکے تلنے
کتے کی خوبیون کو پہچان سکین کتے مین بہت سے نیک خصائل
ہین مثلاً قناعت کہ اپنے مالک کی دی ہوئی چیز اور ٹکڑے پر
گذر کرتا ہے پہر وفادار ہے پہر شب زندہ دار کہ تمام رات چلاکر
صبح کردیتا ہے پہر قوت دماغ پہر انسان سے انتہا درجہ کی محبت
وغیرہ وبس ہر غذا انسان کی بدن مین گرم یا سرد تاثیر کرتی ہی تو کتے
کے گوشت بہی کہانیوالون کے دل مین کتے کی خاصیت یعنی سبب
مذکورہ بالا اوراوصاف حمیدہ ضرور پیدا کریگا بس اسلئے اگر دو دو دمیہ
کا گوشت گائے یا بکری وغیرہ کا کھلاکر کتے پالے جاوین تب بہی
صریح فائدہ ہے اگرچہ تورات مین فاحشہ کی خرچی اور کتے کی قیمت
تک کو ناپاک لکہا ہے لیکن بیچنا اور بات ہے اور نوش فرمانا
اور بات ہے اور بلاؤ نکے منہ بند کرنیکے لیے تو یہی دو باتین

کافی ہین اگر انہین کا قول تسلیم کیا جاوے تو کہتے کہ کوئی شخص
کہتا نیکی ایک گناہ پیر از روی نیچر ان سب بشمار خوبیوں پر ترجیح نہین ہوسکتی
الخ — اور تیسری بات یہ ہی کہ بندہ جو اسکے بار مکان پر آیا تو ایک لفافہ
آیدا از بنارس بنام نیاز مند باین مضمون کہ آسکیلے اور سید صاحب کے
خط کتابت ہے لہذا یہ عرضی شیطان کا او نتک خبر ہو نچا دیجیو گا
قصور معاف بعینہ نقل عرضی مذکورہ ملاحظہ والا ہین گذرانتا ہون معاف
فرماینگے وہو ہذا

عرضی شیطان علیہ اللعن

ایکدن شیطان گیا پیش خدا
یا الہ العالمین دانا ہے تو
پہلے کی بیعت انہون نے بعد ازین
بین ہے نے بہی شایق لئیق اونکو نیچر
طمع دی روزی کی اور پیدا کیا
دہلوی پوشاک لی او نسے اوتار
لیگیا لندن کو وان کی مرغیان
پختہ کار ہوشیار و ذی فنون
عاجزی سے اسطرح کہنے لگا
تیری بندون نے ہی کی مجہسے دغا
علم مصنوعات سب مجہسے پڑہا
جسقدر معلوم تہا سکہلا دیا
دلکو پہیرا اور انگریزی پڑہا
کرتی اور پتلون اور جاکٹ پہنا
غیر بند بوجہ گلا گہونٹی کہلا
جان فشانی اور محنت سے کیا

اب وہ سب تجھسے ہی منکر ہوگئو برملا اسبات کا دعوی کیا
کیا شیطان کسنے دیکھا ہو اوسکو خارج از انسان کب پیدا ہوا
یا الٰہی تجکو تو معلوم ہے توُنے جب آدم کو تہا پیدا کیا
کیا نہین اوسوقت مین موجود تہا کیا نہین سجدہ سے ہین منکر ہوا
عدل کر عادل ہے تو اے کبریا دے مرے منکر لعین کو کچہ سزا
یعنے کر لندن سے اوسکو زرد رو پیروون کی میرے وہ بیاؤ نہ ہو
نیچری ملت سے دے اوسکو نکال پیروونکا اوسکی تو کر پائمال
بس ہوا حکم خداوند کریم جیسا تو فاخرج ہوا ہے اے رجیم
ایسا ہی وہ بہی نکالا جائے گا بعد مرنیکے یہان جب آئیگا
اور دنیا مین بہی وہ ہوگا خراب منہ سے بولیگا تو پاویگا جواب
فتوئی تکفیر اوسیر ہوئے گا تا ابد پچتائیگا اور روئے گا

الراقم

بنارس پنچ - محلہ اوٹہہ بار ٹولہ - کتبۂ ع ن ق

اقول اب نیاز مند عرض یہ کرتا ہے کہ اس مذہب جدید کے اختیار کرنے سے تو البتہ شہرت آگئی اس قدر ہوئی کہ خدا تک نوبت پہونچی میرے نزدیک اب آپ مذہبی گفتگو سے ہاتہ اوٹھائیے کچہ خیر خواہی سرکار وقت بجا لائیے بقول جسکا کہائیے اوسکا گائیے

باہمہات سے تو انکار نہ فرمایئے - اب چوتھی بات بطور خیر خواہی
آپکے عرض کرتا ہون کہ اسکا تدارک آپ پر چونکہ آپ ممبر کمیٹی کونسل
ہین لازم و الزم ہے فقط ابطال روش اسلامیہ سے کچہ
خیر خواہی سرکار متصور نہین ہوتی دیکہو اخبار عام واقع لاہور ۲ اکتوبر
سنہ ۱۸۸۱ع نمبر ۲۹۰ مین لکہا ہے قولہ ایسے شریر یعنی عبدالرحمن خان
کو امارت دینے کیا اب بہی سرکار چاہتی ہے - اگر نہین تو وہ اب
افاغنہ اور افغانستان سے کیونکر فراغت حاصل کرین گے
اس امر مین سنجیدہ مضامین کو ہم لکہ نہین سکتے لہذا افغانستان
سے فراغت حاصل کرنیکے طریقہ جو ہمارے دوست لکہنوی ظریف
نے لکہے ہین اور بتائی ہین ذیل مین لکہتی ہین - اول تو امارت
نیلام کردی جاوے کہ سہل الوصول ترکیب یہ ہے دوم ٹہیکہ دی جاوے
اسمین ایک فائدہ یہ بہی ہے کہ اگر ہماری ہی چٹہی مکہی لداوے تو جہگڑا دیگا
ملا اور ہیرا پاک کہاتے مین سوم ہشیاری وقتون مین جیسا دستور
پایا جاتا ہے صبح کو جو شخص پہلے داخل شہر ہو وہ شہر یار بنایا جاوے
چہارم ہما تو عنقا ہے باز کی تلاش ایسی عجلت مین وقت سے خالی
نہین لہذا مناسب ہے کہ کابل مین ایک جلسہ عام منعقد ہو اور
بالاحصار سے الّو اوڑایا جاوے جسکی طرف میل کرے وہ امیر

جتایا جاوے اگر امیروں کی طرح الو کا ملنا ہی کابل مین سہل ممتنع ہو تو فرقہ کنسٹرویٹو سے درخواست کیجاوے وہ ولایت سے بآسانی پہونچ سکتے ہین۔

الراقم

نعمان خان وکیل سرکار انگلیز در خراسان

[illegible] بتاریخ

۱۲ شعبان [illegible] ۱۲۹۰ [illegible]

[illegible]

پھر اس کے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

نامہ شانزدہم ۱۶

سید احمد خان صاحب سلامت علیگڈہ واقع پنشن دار بہادر

سید صاحب مظہر الطاف و کرم عالی ہمم سید احمد خان صاحب
بعد ماوجب کے مدعا طراز ہون ایک پرچہ اخبار شعلہ طور
کانپور مطبوعہ ۱۲ - اکتوبر ۱۸۸۰ء میرے دیکھنے
مین آیا چونکہ آپکے مطلب کی بات ہے گو کہ
تمام عالم کے نزدیک مزخرفات ہے اسلیئے

نیاز مند بطور اطلاع حضور والا مین عرض پرداز ہے
قولہ ولایتی تہذیب اخبار پرونشہ نامے مین لکہا ہے کہ جناب
مسٹر ارٹہ بالٹ صاحب بہادر طولعرہ ممبر پارلیمنٹ آجکل
اس غور و فکر مین ہین کہ ایک اس قسم کا مسودہ قانون پارلیمنٹ
کے جلسۂ آیندہ مین پیش کرین کہ بموجب اسکے روسی ہر شخص اپنی دادی
سے شادی کر سکے اور کوئی معترض نہو اسپر صاحب اخبار نے یہ لکہا ہی
قولہم سچ ہے تہذیب بڑی نعمت ہے الخ **اقول** لہذا بندیکو
عرض یہ ہے کہ آپ ہندوستان مین کل مہذبین کے اعلیٰ افسر
یا سرگروہ ہین آپکو اس جلسۂ آیندہ مین مع سوارون کے شریک
ہونا ضرور ہے نیاز مند جو ابہی آپکی طرف سے دورہ کرتا ہوا ماہ
شعبان مین گہر کو آتا تہا تو راہ مین شاہجہان پور مین اتفاق قیام کا
ہوا لوگون نے جناب زین العابدین خانصاحب سے ملاقات کرائی
پہ میرے روبکاری سنین بعد جدید فرمایا کہ سید صاحب ہمدردی
قومی اور رفاہ خلائق کی مدعی ہین چاہتے ہین کہ ہر وعلم خلقت حاصل
کرے کہ جس سے صورت معاش متصور ہو اسپر مین نے عرض کیا
کہ معاش کسی علم پر منحصر نہین ہے دیکہو لندن مین کوئی بشر از
عورت و مرد بے علم نہ ہی نہ ہوگا مگر افلاس کا یہ حال ہے کہ ہر چند اخبار

مشتہر قیصر واقع لکھنؤ مطبوعہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۰ء واقع تاریخ ۲۹ جون مین
رقمطراز ہے قولہ لندن کے فقیر ہفتہ گذشتہ کو جو شمار
کیے گئے تو اونکی تعداد ۹۸ ہزار ۹ سو ۹۷ آدمی نکلے اس
سال گذشتہ کی نسبت ۳۴ ہزار ۲ سو ۴۹ فقیر زیادہ ہین الخ
اب فرمائیے کہ علم حاصل کرنیکا نتیجہ کیا ہوگا جو آدمی اپنی عمر عزیز
انگریزی دانی یا جغرافیہ مین صرف کرے رہا مذہب جدید نیچریہ
اوسکی شکل دیکھیے پرچہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۰ اگست ۱۸۸۲ء
کسی صاحب نے اودھ پنچ سے استفسار کیا تھا قولہ حضرت
مدتون سے تمام ہند مین اور خصوصاً آپکے اخبار مین نیچر ہی
نیچر نظر آتا ہے مین گرداب فکر مین غوطے کھا رہا ہون کہ یہ کیا
بلا ہے کس کھیت کی مولی ہے کس جنگل کا جانور ہے افریقہ
کا شتر مرغ ہے یا عرب کا اونٹ ہے یا برہما کا ہاتھی ہے
عوج بن عنق کا ساتھی ہے حشرات الارض ہے یا اجسام فلکی
سے ہے جمادات سے ہے یا نباتات سے ہے ہیولا یا [illegible]
ہے آخر یہ کیا ہے امیر اودھ پنچ نے جواب دیا ہے او
حضرت سنیے یہ موالید ثلاثہ سے باہر ہے ان سے کوئی
نہین باہر ہے مین جاتیہ بتاتا ہون آپ علیگڈہ چلے

ڈھونڈ لیجیے حلیہ سر پر لال سرپوش اور اوپر کالی دم منہ
مین جلتا سوختہ ہاتھہ مین کبڑی ساتھہ مین کتا بدن مین جاکٹ ٹانگ مین
پتلون پیر مین تو بڑا کمیٹیون کا شائق لا مذہبون مین لائق لاٹری
پر عاشق کالون سے نفرت گورون سے الفت روش اسلام سے
کلفت منہ مین سور گڈام پانچون سوارون مین نام گڈ بار ننگ
بجائے سلام بس بس حلیہ تمام ۔ الراقم جوئندہ) اب فرمائیے
اگر نیچر مذہب یہی ہے تو ایسے مذہب کو ہمارا اسلام اسے تو کانپور
کا ٹھگ ع ۔ ن بہتر ہے جیسے ہمارے دوست شیخ رحمت اللہ
سلمہ اللہ متخلص بہ رعد نے کیا خوب کہا ہے ؎ نہ دام زاہد
مکار مین تو آ ای دل ٭ کروان جبہ گر بوریا کے لیے ٭ مگر
ہان شہرہ آپکا البتہ از شرق تا غرب خوب ہو رہا ہے چنانچہ ایک
پرچہ اخبار مشیر قیصر واقع لکھنؤ میری نگاہ سے عرصہ ہوتا ہے
گذرا تھا اوسمین ایک مضمون کی غزل جو یقین ہے کہ آدم سے
تا ایندم بہت شعرا گذرے ہین کسی نے نہ کہی ہوگی دیکھنے مین
آئی ہے چند شعر اسوقت یاد پڑتے ہین بطور ہدیہ احباب
جناب والا کو سناتا ہون قولہ ہر زمانہ اور ہر قوم مین اپنی اپنے
محاورہ کے موافق قسمونکا رواج ہوتا ہے چنانچہ خود خداوند کریم

نے حسب محاورہ اہل عرب کہیں اپنے رسولون کے اور کہیں
اپنے فرشتون کی قسم کہائی ہے اور کہیں تارون کی کہیں درخت
زیتون کی کہیں دوڑتے گھوڑون کی وغیرہ وغیرہ یہی حال زمانے
کے لوگون کا ہے اگر تمام جہان کی قسمون کو جمع کیا جاوے
تو سوا اسکے فالن صاحب کے ڈکشنری کی اور کہیں گنجایش
نہ ہوگی مگر ہم مختصرا لکہتے ہین مثال اہل اسلام واللہ باللہ سوگند
بخدا قرآن کی قسم باباجان کی قسم حضرت عباس علمدار کی قسم مثال
اہل ہنود علم کی قسم گنگا کی قسم رام دوہائی وغیرہ وغیرہ یہ سب قسمین
تو تہین علاوہ اسکے اس زمانہ کے مناسب حال نامہ نگار مسٹر
اودھ پنچ نے اپنے ایک نظم مین کچہ قسمین لکہی ہین جو سب زمانہ
کے حسب ہین چنانچہ انتخاب اوسکا ہم بہی اپنے مذاق پسند ناظرین
کے نذر کرتے ہین وہو ہذا

نظم

تجہے اپنی زندگی کی کچہ خبر — پیا ساقیا کم ہے کم ہے
کرم ہمپہ کر آبرو آج رکہ — ذرا کوٹ پتلون کی لاج رکہ
بڑی ہی بلا ہر قسین جہل کی آج — ونادن لوڑھی کا کس بوتل کا آج
کسی شرم تہذیب باقی رہے — پیالہ نہین لال ٹوپی سہی

قسم اپنے بل ڈانا کے جان کی — قسم ہی چالن کے دوکان کی
قسم مئی کی جسپر ٹپکتی ہی رال — قسم ٹوپیون کی جو ہین لال لال
قسم بوٹ کی جو پہنتے ہین ہم — قسم کوٹ کی جس سے بنتے ہین ہم
قسم لاٹری کی قسم سود کی — قسم بندرونکے اوچھل کود کی
قسم چار انگل کے بالونکی ہے — قسم اپنے عمدہ خیالون کی ہے
گلا گھونٹی مرغی کے سر کی قسم — ہین ننگلے یہ گدا دنکے بیر کی قسم
قسم کرسیونکی قسم میز کی — قسم وادی وحشت انگیز کی
قسم اپنے بتاون کی جو ہیچ ہیت — قسم لہو کی جو ہے عرفا درست
قسم خودسری کی کہ مرغوب ہے — قسم طرز یورپ کی جو خوب ہے
قسم کعبۂ لندن پاک کی — قسم انگلستان کے خاک کی
ٹفن کی قسم حاضری کی قسم — غرض اس نئی روشنی کی قسم الخ

اقول اگر یہ ہدیہ میرا ناپسند ہو تو جواب تحریر فرمائیگا فقط الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۶۔ اکتوبر کو کانپور سے روانہ ہوا ۔ انگشت چیپان ۔

اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا

ہو المستعان

نامۂ ہفتدہم ۱۷

سید صاحب مجتہد بی شعور سراپا زور سید احمد خان صاحب بہادر نشین دار واقع علیگڈہ سلطانست

بعد باد حسب مدعا طراز ہون سے رہنمائی خلق
کی چاہے تو راہ کج نہ چل ٭ شیخ ہونے سے
عصا محروم چوب تاک ہے ٭ در منثور التفسیر
مصنفہ آپکے تعدادی دو پارہ قرآن مجید مرسلہ
علماء اسلام میرے پاس آئی کیفیت واقعی
ذہن مین سمائی واہ کیا بات ہے خرا صولی تو آپ پر

ختم ہے پہلے تو عرض یہ ہے کہ آپنے جو تفسیر سورۂ جن اور
سورۂ فیل کی کی تہی نہایت نامی لی تہی اوسکا جواب نیاز مند
نے عرصہ ہوا کہ لکہہ کے خدمت سراپا مذمت مین روانہ کیا
اوسکا جواب آپنے لکہہ لیا ہوتا تب حوصلہ کیا ہوتا مین حیران
ہون کہ جبکہ آپکو جواب دینے کی لیاقت نہین ہے تو پہر بحث
کرنا کیا ضرور ہے اور پہر بحث بہی ایسی کہ نری زٹل سے بہری
ہوئی دوسرے یہ کہ توریت کے آیات سے مطابقت آیات
قرآنی یہ محض نادانی ہے مثلاً آپنے تحریر فرمایا ہے قولہ۔ جبرئیل
اسپر آپ نظیر لاتے ہین کہ توریت کی پیدایش کی کتاب مین لکہا
ہے کہ یعقوب پیغمبر رات بہر ایک شخص سے کشتی لڑتے
رہے اور صبح ہوتے یعقوب کے یا اوسکی رانوکی بہتر سے
نس مروڑ کے دیمارا اور چل دیا وہ فرشتہ تہا لہذا یہودیون
کی کتب مقدسہ مین بیماری پر بہی فرشتہ کا اطلاق آیا ہے کیونکہ
یعقوب کو وجع الورک کی بیماری تہی الخ۔ اقول واہ سبحان اللہ
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے تالمود بہی شاید نہین دیکہین
اور قرآن کی تفسیر کرنیکو مستعد ہو بیٹھے تاریخ یوسفِ مورخ دیکہئے
اوسمین لکہا ہے اور کل یہود کا اتفاق ہے کہ وہ کشتی لڑنیوالا

خدا تھا چنانچہ یعقوب یہودی جو کہ اب فرشتہ ہوا ہے مین نے
اوس سے پوچھا کہ یہ بات یعنی خدا سے کشتی لڑنا صحیح ہے
اوسنے کہا کہ صحیح ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ جانور
کے پتیر رانکا گوشت نہین کھاتے ہین باین وجہ کہ خدا نے
مروڑی ہے الخ اور آپ فرماتے ہین کہ وہ فرشتہ تھا اور ہماری
تری اب مین خدمت سراپا مذمت مین عرض کرتا ہون کہ اگر کوئی کہے
کہ سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس حاجی الذی صاحب کے
جھگڑے مین آ آس ہے یا مسکن خناس ہے لہذا یہ ایک فرشتہ
ناری ہے جو گاوی نامبارک سید سے چپیان ہے تو پھر اسکا کیا جواب
ہوگا مجھے اس آپ کی لیاقت پر بڑا افسوس آتا ہے کہ آپ بدیہیات
سے انکار کرتے ہین اے صاحب فرشتہ ایک خلقت خدا ہے
اور جبرئیل علیہ السلام تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت مین حضرت دحیہ کلبی کی شکل پر اکثر تشریف لاتے ہین مجمع عام مین
اور فتوح شام و غزوات محمدی مین دیکھیے شکل جنگ بدر و احد
مین فرشتونکا جنگ کرنا آدمیون کی شکل پر صاف ظاہر ہے چنانچہ
روایت ہے کہ جنگ بدر مین حضرت عباس رضی اللہ تعالے
عنہ کو ایک شخص نے چونکہ آپ قوی الجثہ تھے باندھ کے ایک

صحابی کے حوالے کیا تہا اور کہا تہا کہ انہین اسیطرح سے حضرت
کی خدمت مین لیجانا جب وہ صحابی اونہین خدمت عالی مین اسطرح
لائے تو حضور نے فرمایا کہ تمنے اسطرح انکو کیونکر باندہ پایا صحابی
رضوان اللہ نے عرض کیا کہ حضرت ایک شخص سپید پوش کہ اوسکو
مین نہین پہچانتا ہون مجہے انہین باندہ کے دیدیا اسپر حضور اقدس
نے ارشاد کیا کہ وہ فرشتہ تہا تیسرے یہ کہ پہلے توریت و انجیل
رائج الوقت کے اپنی تصدیق کرلے ہوتے کہ یہ وہی توریت
و انجیل ہے جسکا قرآن ناطق ہے ہماری کتاب کا دوسرا طبقہ طبع
ہو رہا ہے انشاء اللہ پہلے خدمت والا مین مرسل ہوگا اور ہمارا
ہفتہ جلسہ مدت ہوئی جو دو ہزار جلد طبع ہوکر تمام ہندوستان
مین مشتہر ہوگیا ہے اوسکو ملاحظہ فرمائیے ایک جلد مولوی اسمٰعیل
صاحب کے پاس موجود ہے کہ جسمین میر مجلس مسٹر آر صاحب
بہادر ڈپٹی کمشنر رای بریلی میر مجلس تہے تو یقین ہے کہ آپکے قلب
منقلب کو تسکین ہوگی تاکہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی ابصارہم کے آپ
مصداق نہین ہوتے ہین ورنہ مصرعہ تربیت نا اہل را چون گردکان
بر گنبد است ۔ جناب من آپنے تکلیف بہت کی مگر چونکہ اللہ تعالے
اپنے کلام پاک کا خود محافظ ہے کچہ ہوا کسی نے سچ کہا ہے

۵ کار خرا وسے ہر گز نہ گئے بید کے خار ٭ بندر خنہ شد ہوا آسے بکے گل ہائے سے ٭ اب اور سینئے ہر چند کہ مجکو لکھتے شرم آتی ہے مگر باین خیال کہ شاید آپ متنبہ ہوں اسلیے بطور اطلاع تحریر ہے پرچۂ اودہ پنچ مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۸۱ع قولہ مفتطان مدرسۃ العلوم کو شرم و غیرت دلانیکی واسطے چند شعر درج کرتے ہین یہ اشعار ہمارے دو نامہ نگارون نے اوس ناپاک مقدمہ کے بابت لکھے جو بقول مراد آبادی ہمعصر کے مدرسۃ العلوم مین ۱۴ مئی سنہ حال کو مولوی مشتاق حسین صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا۔ اسمین تین لڑکے ایک نہ سالہ لڑکے کے ساتھہ فعل شنیع کرتے پکڑے گئے جسمین سے دو نکال دیے گئے اور ایک کی ساتھہ کیقدر رعایت کی گئی وہو ہذا۔ اشعار

چودھوین مئی کا ماجرا ہے یہ	ماجرا کیا کہ ایک بلا ہے یہ
قوم کے حق مین سنکھیا ہے یہ	مجکو افسوس آرہا ہے یہ
ایک لونڈے پہ تین تین ہوا	ایسے اسکول پر علی کی سنوار
ای علیگڈہ تجھے سلام مرا	بگڑا اسکول مین غلام مرا
بدبو اسفت ہی مین نام مرا	اب تو یہ ہی سدا کلام مرا
ایک لونڈے پر تین تین سوار	ایسے اسکول پر علی کی سنوار

کوئی کاظم حسین کو سمجھاؤ
کوئی عبد المجید کو دہمکاؤ

کوئی احمد رضا کو عقل بتاؤ
یا در کھو پڑین گی پڑنے لے بہاؤ

ایک لونڈی پہ تین تین سوار
ایسے اسکول پر علی کی سنوار

راقم

دوسرے صاحب فرماتے ہین
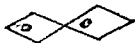
اغلامنوت بروزن اسوخت

ایسا تو علیگڈہ کبھی بدنام نہوتا
بازارون مین چرچا سحر و شام نہوتا

اخبارون مین اس طور سے کہرام نہوتا
تہذیب کا یارو یہ بد انجام نہوتا

سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا

تذکیری الف ہائی مین ادغام نہوتا
آب جو پدر سے جو بہرا جام نہوتا

طلاب مہذب سے تو اقدام نہوتا
وہ فیض سے اسکام کی ناکام نہوتا

سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا

گھر سے تو وہان جاتی ہین پڑہنی پڑہنے
تہذیب کو کہتی ہین یہین آ کر پڑہنے

جب پڑہنے کو لگتے ہین شیطان کو چرانے
سید کو یہ آتے ہین شگرگشت سنانے

سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا
بیدین نہ لقو ہوتا اور بدنام نہوتا

راقم

مسٹر گشت خان از گنڈر کی ضلع مراد آباد

اقول اب فرمایئے کہ ذات قریب الممات والا نے اون امور کو تازہ کیا جو یزید ملعون نے اپنی حکومت مین شایع کیے تھے مولوی عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ اپنی تصنیف سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین اب ہم آپکو جتاتے ہین **قولہ** کہ یزید ملعون نے اپنی حکومت مین منہیات شرعیہ کو مثل زنا و لواطت اور بہن کا بہائی سے بیاہ علانیہ جاری کیا تہا الخ بس معلوم ہوا کہ وہی سر رشتہ آپنے نام تہذیب قایم کیا ہے اور تاریخ اکبری مین لکھا ہے کہ اکبر بادشاہ نے جب مذہب الحاد اختیار کیا ہے تو اس فعل کا نام مشغلۂ آئینہ رکھا تہا جو اسی بدکام جانتا تہا اوسی قتل کا حکم دیا جاتا تہا میرے نزدیک اب اسکے رواج مین دم نہ ماریگا کہ عمائد سرکار ہند امین اسیر سخت سزا مرقوم ہے کسی وکیل ڈ بابو یافتہ سے دریافت کر لیجیے گا جناب من بہت باتون مین ہم آپکے خیرخواہی کر رہے ہین اطلاعًا گذارش ہوئی - بر رسولان بلاغ باشد و بس

کسی نے اسوقت کیواسطے یہ شعر لکہہ رکہا ہتا سے مبادہ میں لو
مرا فعل نامعقول ہے نہ مدرسہ دیکہا تو وان بہی خاعل مفعول ہے

الراقم

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۲ شعبان المعظم کو انہوں سے
روانہ کیا گیا مکت جیبان .

اب کچھ جوابات اعتراضات مولوی سید مہدی علی صاحب
کے بھی درج کتاب ہذا مناسب معلوم ہوئے کہ
واعظین کے کام آویں سب سے پہلے تو وہ جب
تحصیلداری مرزاپور پر سرفراز ہوئے اور
جناب سید احمد خاں صاحب بہادر جج بنارس
سے دست بیعت ہوئی تو یہ اعتراض نسبت شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام کے لکھا۔

الطفہ زاد مرزاپور تحصیلدار صاحب سید مہدی علی

ہو المستعان

نامہ اول

مولوی صاحب معدن فضل و کمال سریع الفہم ضعیف المقال مولوی
بعد از سلام سنت الاسلام ہدایت التیام مشہود رائے
سامی باد دریں ولا قطعہ اخبار مطبع منشی نولکشور ماہ حسب

واقع ہے جون ۱۸۷۰ء مقام لکہنو کا ہمنے پایا تتمہ جواب بغرض ذات سید احمد خانصاحب منجانب آپکے ہمارے مطالعہ مین آیا کیفیت واقعی ذہن مین آئی اجازت تحریر جواب باصواب آپنے جناب معلے القاب سے پائی در گفتگو باز ہوا سلسلہ رسل و رسائل آغاز ہوا آپکا قول ہے بالکل ڈانواڈول ہے جسکی تاب ہے نہ تول ہے بقول نعمت خان عالی قطعہ بسر حد رسید خلق را افراط نادانی کہ معنی ہم نمارد این زبان حرف سخن دانی + محاسب سال را بنوشت ماہ روزہ در دفتر + برای آنکہ محاسب نشد شوال شعبانی ؎ آپ فرماتے ہین قولہ کہ اب ہم آنکہ سے دیکھتے ہین کہ ہم مین علم معقول رہا نہ منقول نہ عقلی مسائل سے وقف نہ نقلی سے اب صرف اپنے پرانے قصون پر اتراتے ہین اور اپنے باپ دادا کی چال ملین پر چلتے ہین اور ذرا عقل و فہم کو دخل نہین دیتے جو بات ہمارے دلون مین عادتًا سما رہی ہے نیک و بد مین ذرا تمیز نہین کرتے اور اگر بعضے عقلمند کچہ سمجھتے بھی ہین تو عوام کے خوف اور تکفیر کے فتوی کی ڈر سے کچہ زبان سے نکال نہین سکتے کسی قصہ کو گو کیسا ہی جہوٹا ہو کسی حضرت کی کیا مجال جو زبان سے کہہ سکے کہ جہوٹہ ہے اور کسی مسئلہ کو کیسا ہی بیوج ہو کسی حضرت کی کیا

طاقت کہ زبان پر لاسکے کہ یہ غلط ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک
حضرت واعظ صاحب سے ہمنے یہ سنا کہ جب سے امام حسین
علیہ السلام شہید ہوئے ہین تب سے آسمان پر شفق کی سرخی
نمودار ہوتی ہے تاکہ ایک نشانی خدا کی غضب کی دنیا مین ظاہر
ہو اگرچہ اسکو سنکے سبھون نے واہ واہ کی پر مین نے
دل سے آہ کی اور رویا لوگ مجھکو رقیق القلب سمجھے اور مرحبا
حسین کہنے لگے مین نے کہا کہ مین امام کو نہین روتا مولوی
صاحب کی عقل پر روتا ہون جو ایسی جھوٹی باتون اور ایسی لچر
روایتون سے ہمارے مذہب کو بگاڑتے ہین اور اسی قسم
کی ہندؤون کے پنڈتون کی طرح بیٹھے کتھا کہتے ہین یہ
یہ سنکر سب مجھے خارجی اور ناصبی کہنے لگے اور دشمن
اہلبیت جاننے لگے مینے کہا کہ بھائیو امام حسین کی بزرگی اور
فضیلت کے لیے اونکی سیادت اور قرابت جو رسول مقبول کے
ساتھہ ہے کیا کم ہے جو تم ایسی جھوٹی باتون سے اسمین داغ
لگاتے ہو اور جو مجھکو اونسے محبت ہے اوسکا ہزاروان حصہ بھی
تمہارے دلون مین نہ ہوگا کہ اگر امام حسین تمہارے آقا ہین تو میرے
دادا ہین اونکی مصیبت پر رونیکا حق مجھے زیادہ ہے یا تمہین پس

جس صورت مین کہ خواص عوام کا یہ حال ہے اور کسی طرح پر اپنے
پرانے خیال جاہلانہ چھوڑنیکا کوئی قصد نکرے تو ترقی اسلام کی امید
معلوم اور مذہب کی ان کدورتون سے صفائی دشوار الخ جواب
مشفق من یہ تقریر آپکی سراسر بے بنیاد ہے اونٹ کا پاد ہے
اسواسطے کہ متقدمین کے قول پر متاخرین کا قول کسطرح ترجیح نہین پاسکتا
دیکھو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی کہ جنکے قول
کی صحت از شرق تا غرب ہو رہی ہے اسکو کون چھوڑیگا کو جیہ رستی
سے منہ موڑیگا اور ایک شخص زردوست دنیا پسند خوش آمد باب جوکہ
اپنے قول مین خود مقر ہے کہ ہم مین علم معقول نہ منقول نہ عقلی
مسائل سے واقف نہ نقلی سے بقول شخصے نہ آخرت گو ہرکے
ہین اپنے ہی بیان سے اپنی علمیت کی ٹانگ توڑتے ہین بہلا
کب یقین کرین گے علماء متقدمین کے قول سے بہرین گے
ایضاً جناب مولانا صاحب رحمہ اللہ کتاب سر الشہادتین مین یون
فرماتے ہین آپکو جتاتے ہین قولہ کہ ابن سیرین اور ابن سعد سے
منقول ہے کہ سرخی شفق کی کنارون آسمان پر قبل شہادت جناب
امام حسین علیہ السلام کی اوسکا کچھ وجود نہ تہا ابن جوزی نے لکہا
ہے کہ آسمان کی سرخی کا بہید یہ تہا کہ جب کوئی غضبناک ہوتا ہے

خون جوش میں آتا ہے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالی
چونکہ جسم او عوارض جسمانی سے منزہ ہے تو اونے
اپنے غضب کے اظہار کے واسطے تمام آسمان کو سرخ کر دیا تھا
اور یہی روایتوں میں آیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت
کی دن سورج گہن ایسا پڑا کہ دوپہر کو تارے نظر آنے لگے اور
لوگوں کو گمان ہوا کہ شاید قیامت آج ہی ہے تحریر از صواعق
محرقہ الخ **اقول** اب فرمایئے خجالت نہ دکھایئے کہ کون جیتا
کون ہارا کسنے یہ میدان مارا حضرت من علمیت پر بزرگی نہیں ہے
عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت میں فتور ہے
تو عمل بھی سراسر زور ہے اسلیے کہ علمیت پر بزرگی ہوتی تو
شیطان کی اتباع لازم آتے اسواسطے کہ اوسکی علمیت کو
آپکی علمیت پر فوق ہے ہر چند کہ آپ اکثر لوگوں کو اوسکی پیروی کا
ذوق ہے **قطعہ** خونابہ دل خور کہ شراب بہ ازین نیست ✤
دندان بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ✤ در کنز ویدا انشوان یافت
ہمدارا ✤ در صفحہ دل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ✤ لہذا یہ جو آپنے
فرمایا **قولہ** کہ مولوی صاحب کی عقل پر روتا ہوں کہ ایسی لوچ
قصے دین میں داخل کرکے دین کو بگاڑتے ہیں الخ **اقول**

تو اب یہ پوچ بیان آپکا کیسا پوچ ہو گیا مادہ معقولیت آپکا اور آپکے
مشیر الدولہ قم کا کہو گیا بقول ؎ اک بچا حجام پہرتے تہے سبہونکو
موںڈتے ؛ آج اس کوچہ مین اونکی ہی حجامت ہوگئی :: اب لیجے
یہ فقرہ **قولہ** کہ مین اونکی اولاد ہون اور وہ میرے جد امجد ہین اونکا
ماتم جو مجہپر ہے وہ دوسرے پر نہین الخ **اقول** یہ بہی آپکا خیال
خام ہے زبانی ہے جہوٹی کہانی ہے ابلہ فریبی کی نشانی ہے
حضرت سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین **بیت** پسر نوح با بدان بنشست
خاندان نبوتش گم شد :: پس اس صورت مین آپ اسکے مصداق
ہوئے ہم وکیل ہین ہادی سبیل ہین اپنے عہدہ جواب دینے
سے بیباق ہوئے ہان اب اگر شاید کوئی کہے کہ وہ سادات
تہے اگر ایسا نہ تہا تو یہ اعتراض انہون نے کیون کیا تو اوسکا جواب
یہ ہے ؎ جو سعادتمند ہین رکہتے ہین وہ سبکو عزیز + ناخلف
بیٹا کرے اپنے پدر کا سامنا + برا نہ مانیے گا ہمکو جواب باصواب
سے ضرور سرفراز فرمایئے گا مثل مولوی صفدر علی صاحب جلیوری
عقل سے دوری اور مولوی عماد الدین پانی پتی لا امتی سر خاموشی

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ ۳ فروری سنہ [illegible] کو اناخم سے روانہ ہوا الحکم چسپان ار

پہر اسکے بعد مولویصاحب کا عمدہ جو بڑا آگو بڑہے قرآن شریف پر اعتراض گڑے اوسکا جواب بہی لکہہ کے روانہ ہوا درج کتاب کیا

ہو المستعان

نامۂ دوم

نامۂ علی الاطلاق بجواب اخبار تہذیب الاخلاق

لطفہ زاد صاحب مہدی علی

مولویصاحب فضیلت پیرا قابلیت بنی ضیا موجد تفسیر بالرای مولوی سید احمد صاحب گرامی

بعد سلام سنت الاسلام ہدایت انجام مشہود رای سامی باد العجب کل العجب کہ درین ایام فرخندہ فرجام قطعۂ اخبار

مسمی بہ تہذیب الاخلاق شہرۂ آفاق ہرکارۂ اسلام والاکرام حضرت
خیر الانام ہمارے پاس لائے عجائب وغرائب مضامین پر
اوسے مشتمل پایا معلوم ہوا کہ کچھہ فتور آپکی راے مین پہر آیا یعنی
اول مین آپ تحریر فرماتے ہین قوله کہ اس پرچہ مین صرف
مضامین مفیدہ جوکہ مسلمانون سے متعلق ہین طبع ہوتے
ہین اور اس سبب سے اخبار دیار وامصار اسمین مندرج نہین ہوتے
مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہ ہے کہ مسلمانون کی حسن
معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور غلط اوہام جو اس فرقہ کے
مانع ہین وہ مٹائی جاوین الی قوله اسکے بعد آپ تفسیر بالراے
پر آتی ہو قرآنی قرینہ کو اپنی راے سے ملاتی ہو کہتی ہو کہ
مسلمان جو یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ اپنی عقل سے قرآن کی تفسیر
کرنا منع ہے اور اسنے اس اعتقاد کی ثبوت پر اس حدیث کو
پیش کرتے ہین ترجمہ یعنے جس شخص نے قرآن کی تفسیر
اپنی عقل سے کی تو وہ اپنی جگہہ دوزخ کی آگ مین ٹہراتا ہے
الخ غرضکہ اسیبت سے نظیرین اگلے علما کے قول آپ
بیان کرکے یہ نتیجہ نکالتے ہو کہ خدا کی کتاب پر غور کرتے
اور اوسکے الفاظ سے معانی مطلب کے تحقیق کرنا اور صرف

اسکلے مفسرین کی بہی پیروی کرنا منع نہین ہے بلکہ جو علوم
کہ اب حاصل ہوئے ہین اونکا قرآن سے جانچنا منع نہین ہے
اور یہ ایسا کرنا تفسیر بالرای ہے مابعد یہہ فقرات ہین قولہ بلکہ
وہ تفسیر تو فی الحقیقت حقیقت قرآن ہے جسکی روشنی خدا سبکو
نصیب کرے الخ راقم مہدیعلی ڈپٹی کلکٹر مرزاپور۔ اب اسکے بعد
آپ تحریر فرماتے ہین آسمان پر جاتے ہین قولہ وجود آسمان
مسلمان جو یہ سمجتے ہین کہ قرآن کی روسے ہر ایک مسلمان کو
اس بات کا اعتقاد فرض ہے کہ آسمان ایک مجوف کروی گنبد
کے مانند ہے اور انڈے کے چہلکے کی طرح دنیا کو گہیرے
ہوئے ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہے اور تمام ستارے جڑے ہوئے ہین یہ سمجہ اور یہ اعتقاد
انکا غلط ہے الی قولہ اب کہتے ہو کہ حکما یونان نے اپنی
حکمت سے ایسا کچہ اسوقت مین تشخیص کیا تہا لہذا مسلمانون نے
بہی قرآن سے آیات متشابہات کی معنی ایسا ہی کچہ سمجہ لیا ہے
ورنہ قرآن شریف کی آیہ سے یہ معنی ہرگز نہین پیدا ہوتے
ہین پس اب ہم مسلمانونکو یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ درحقیقت آسمان
کوئی وجود مجسم مثل گول گنبد کے نہین ہے نہ جو ہر جسم جہت سے کوئی

بلکہ تمام ستارے چاند اور سورج جنمین زمین بھی ایک ستارہ
ہے قضائے بسیط مین معلق ہے اور قدرتی ستونون کے ذریعہ
سے جسکو ہم دیکھ نہین سکتے جسکا نام و نشان شرع مین
عمد غیر مرئی اور زبان اہل علم مین جرب ہے اپنی اپنی جگہہ
پر قائم ہے جو کہ یہ ہمارے سر کے اوپر ہے اسکا نام آسمان
ہے بھی کہتے ہو کہ یہ ہمارا ہی قول نہین ہے بلکہ اگلے مسلمان
عالم بھی اسکے قایل ہین اسپر امام فخر الدین رازی کی نظیر لاتے ہو
کہ انہون نے فرمایا ہے قولہ یعنے آسمان کا لفظ ہر ایک اوپر کی
چیز پر بھی بولا جاتا ہے قرآن مجید مین بھی سما کا لفظ انہین معنون
مین بولا گیا ہے جہان خداے تعالی فرماتا ہے وانزل من
السماء ماء یعنے برسایا اوپر سے خدا نے پانی لبس اسجگہہ سما یعنے
آسمان کے لفظ سے اگلے لوگون کے نزدیک بھی یونانی
حکیمون والا آسمان مراد نہین بلکہ صرف اوپر کے سمت مراد
ہے قرآن مجید سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آسمانون کا
ایسا وجود جیسا کہ یونانی حکیمون نے بیان کیا ہے نہین ہے
کیونکہ خداے تعالی نے ستارون کی نسبت مین فرمایا ہے
کہ وہ تیرتے پھرتے ہین پھر اگر وہ جڑے ہوے ہوتے تو

اتیرتے ہیں کیونکہ پہر نے اس سے ثابت ہوا کہ آسمان کوئی وجود
مجسم نہین ہے نہ ستارے اوسمین جڑے ہوئے ہین
بلکہ معلق ہین اور خود اپنی اپنی جگہہ پر تیرتے پہرتے ہین فلک کے
معنی بہی جو مسلمانون نے مثل آسمان کے جسم مجوف کروی
محیط ارض قرار دیے ہین یہ بہی غلط ہے بلکہ فلک کے معنے
مثل اوس دائرہ کے ہین جو کسی ستارہ کی گردش سے ذہن مین
یا خیال مین پیدا ہوجاتا ہے جیسیکہ پہنبہی کے گھمانے مین
تمنے دیکہا ہوگا کہ ایک گول چکر بنجاتا ہے حقیقت مین وہ چکر
نہین ہے بلکہ پہنبہی کے سرون کی گردش کی راہ ہے جو خیال
مثل فلک کے یعنے دائرہ کے دکھائی دیتا ہے یا کبہی لڑکے
ڈوری کے سرے مین پتہر یا گیند باندہ کر زور زور سے گہماتے ہین
تو ایک وہمی حلقہ معلوم ہوتا ہے حقیقت مین وہ حلقہ نہین ہے
بلکہ اوس پتہر کے یا گیند کی گردش کی راہ ہے جو وہم مین مثل فلک
یعنے دائرہ کے دکہائی دیتی ہے قرآن مجید کی اس آیہ سے
وکل فی فلک یسبحون یعنی ہر ستارہ ایک گہیر مین تیرتا پہرتا ہے
بالکل ٹہیک ٹہیک فلک کے یہی معنی پیدا ہوتے ہین جو ابہی
ہمنے بیان کیے ہین شارح چغمنی نے بہی لکہا ہے **قولہ** یعنے

فلک ایک دائرہ بہی ہو سکتا ہے اور فلک کا لفظ غیر مجسم چیز
پر بہی بولا جاتا ہے جیسیکہ دائرہ پر یا حلقہ پر اور امام فخرالدین رازی
لکہتے ہین **قولہ** یعنے فلک ایک دائرہ بہی ہو سکتا ہے جو ستارہ
اپنے چال سے بناتا ہے الخ غرضکہ بہر صورت آپکا اصل مطلب
و منشا یہ معلوم ہوا کہ آسمان کا کچہ وجود نہین ہے جس طرح سے
حکماء انگلستان کا قول ہے کہ آسمان ایک حد نگاہ ہے
اب اسقدر کا جواب ہم دی لیتے ہین تو آگے کو بڑہین **جواب** لاحول
ولا قوۃ الا باللہ لعنت بکار شیطان مشفق من اول تو عذر یہ ہے کہ جو
دیکہیگا وہ کہیگا کہ یہ شخص جہل مرکب مین پہنسا ہے یا آپکے دشمنون
کو مالیخولیا ہو گیا ہے اسواسطیکہ جب تفسیر بالرای پر مدار ٹہرا تو ہر وقت
و ہر زمانہ مین لوگ اپنی اپنی راے کے موافق ہر ایک قاعدہ
جملہ امور دینی و دنیوی مین گڑہ لیا کرین گے تو پہر علم سیاق
و سباق یہ سب کچہ مصحف لجز و لوح ٹہرا جو کہ قدما نے بنا کر دنیا مین رواج
دیا ہے اور پہر بڑی ابتری کارخانہ دنیا و دین مین پڑ جائیگی اور
تمام عالم کا دفتر درہم و برہم ہو جائیگا ہر ایک شخص اپنی نمود کے واسطے
ایک قاعدہ نیا بنا کر کہا کریگا کہ متقدمین کا مطلب یہ تہا نہ یہ تہا دوسرے
یہ کہ جو نظائرات شارح چغمینی یا امام فخرالدین رازی کے آپ پیش

کرنے مین قابلیت کا دم بہرتے ہین کہ شارح چغمینی یا امام فخر الدین
رازی نے لکہا ہے کہ فلک کے معنی لفظ غیر مجسم چیز پر بہی بولاجاتا
ہے اور فلک ایک دائرہ بہی ہو سکتا ہے یہ سب باتین استعارات
مین داخل ہین جب کہ چشم کو نرگس یا قد معشوق کو سرو کہتے ہین
اور نظیر دیتے ہین تو اب اس سے یہ نہین ثابت ہوتا ہے
کہ چشم کا وجود یا قد معشوق کا کچہ وجود ہے نہین ہے مین حیران
ہون کہ یہ نیا منطق آپنے کس مدرسہ مین پڑہا ہے یا اپنی طبیعت
سے گڑہا ہے تیسرے یہ کہ اس آپکے بیان تہذیب الاخلاق
سے ایک بڑی طرح تخریب الاخلاق کی پیدا ہوتی ہے
وہ یہ ہے کہ فرقۂ ہنود نا ہنود اس آپکے بیان کو پیش کر کے
حضرات عیسائیہ سے کہین گے کہ دیکہو سید مہدی علی صاحب
جو ایک فاضل زبردست اور نمکخوار سرکار عیسویہ کے ہین وہ
کہتے ہین کہ آسمان کا کچہ وجود ہی نہین ہے یہ فقط ایک وہمی
دائرہ ہے جیسا کہ شیشے کہانے مین نظر آتا ہے اور ستارے
بہی معلق ہین تو پہر حضرت عیسی علیہ السلام تو تم کہتے ہو کہ با این جسم
خاکی آسمان پر تشریف لے گئے ہین اور آسمان کا وجود حسب تحریر
بالا آپکے نہ ٹہرا تو پہر وہ کہان تشریف رکہتے ہین جو قریب ختم

آویزنگے عدالت فرماوین سے کے وہ تو معاذاللہ ایک منتہی سے کے
جا میں پڑے ہیں یا مثل ستارون کے معلق ہیں بین السماء
والارض ستلکے ہوئے ہیں بس معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک خدا
کا گہر چمگادڑ کی دعوت ٹھرا جیسے کہتے ہین کہ چمگادڑ کی دعوت
ہے جو آئے وہ لٹک رہے میں نہیں جانتا کہ اسکا آپ کیا
جواب دینگے یا الزام خلاف بیانیکالینگے جو تنے یہ جو آپنے
فرمایا کہ قرآن مجید کے اس آیہ وکل فی فلک یسبحون کی جو تفسیر کی کہ
ہر ستارہ ایک گہر سے مین تیرتا پہرتا ہے یہ معنی معلق ہونے پر
ستارون کی کہان دلالت کرتے ہین تفسیر حسینی مین دیکھیئے اوسمین
لکہا ہے کہ مثل ماہی کے تیرتے ہین تو اب فرمائیے کہ ماہی کو معلق
بدریا نہین کہینگے یہ تو کہین کا محاورہ نہین ہے اگر اٹا دیے کا
ہو تو یہ اور بات ہے کہ وہان کے کاریگر مشہور ہین اور آپکا مولد
ہے پہر سوا اسکے دو آیہ اوپر سے بڑہ کے پڑہ آئیے یہہ
اشارہ فقط بنسبت سبع سیارہ کے ہے کل پر اسکا اطلاق نہین
ہوسکتا ہے چنانچہ مولوی عبد العزیز صاحب دہلوی رحمہ اللہ
اپنی تصنیفات مین بنسبت سبع سیارہ کے لکہتے ہین کہ وہ کبہی
اولٹی چال اور کبہی سیدہی چال آسمان پر چلتے ہین اسیطرح تو اب

نیاز احمد خانصاحب رئیس بانس بریلی جنہون نے اپنا تاریخ روہیلکہنڈ
حسب فرمائش کمشنر صاحب روہیلکہنڈ کے تصنیف کی ہے اونکا
شعر موجود ہے ~ قطرے جو چہرہ پہ پسینے کے نہین تارے ہین +
پر ڈہلکنے سے یہ ثابت ہے کہ سیارے ہین + بس مناسب ہے
کہ آپ پہر سے عربی پڑہیے اگلی تحصیل پر خاک ڈالیے سچے رفعے
کو آستین مین نہ پالیے واہ واہ صاحب کیا خوب پرچہ تہذیب الاخلاق
آپنے مسلمانون کے لیے چہاپا ہے زمین پر بیٹھے بیٹھے
عجیب خیال سے آسمان کو نایا ہے لوگ سچ کہتے ہین میان
عزازیل نے آپکو خوب بہا نیا ہے اور یہ بیان آپکا قول کہ اوقت
مین جیساکہ عقیدہ حکماء یونان کا نسبت آسمانون کے تہا کہ مثل ایک
جسم کروی کی ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہو ایسا ہی مسلمانون نے بہی آیات متشابہات قرآنی سے ثابت
کرلیا ہے یہ خیال آپکا سراسر غلط ہے اہی سبحان اللہ بہلا یہ تو
فرمایئے کہ یہ آپنے کس کتاب مین دیکہا ہے اور کس سے
سنا ہے کہ جو آیات آپنے نسبت آسمان کے اخذ کرکے
تحریر کیے ہین یہ منجملہ آیات متشابہات کے ہین متشابہات
تو آیات چند ید اللہ فوق ایدیہم یا فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یا حروف مقطعات

کو البتہ علمار اسلام کہتے ہین اور یہ آیہ جو کہ آپنے پیش کیے ہین
یہ تو متشابہات سے نہین ہو سکتین اُنکے تو لفظی معنی جابجا
مترجمون نے لکھدیے ہین جناب ہمکو تعجب ہوا اجلی سے
کہ عالم جاہل ہوئے جاتے ہین جسکا کہاتے ہین اوسکا بہی نہین گاتے
ہین فقط اتنی بات پر فخر ہے کہ ہم بہی بانگ سونگ کے ایک
کمیٹی جاتے ہین دوسرے یہ کہ یہ آیہ قرآنی آپنے کیون چہوڑدی
کہ والسمار ذات البروج بہی تو اللہ تعالے نے فرمایا ہے یہ لکہہ کر
کوئی تاویل تفسیر بالرای کردی ہوتی اس سے تو صاف جسم آسمان
پیدا ہے وجود آسمان ہویدا ہے پس معلوم ہوا کہ اسمین کوئی
تاویل آپکی راے مین نہین آئی نہ آپکے مفسر نے اسمین تفسیر بالرای
فرمائی یہ آیہ آپکے ابطال عوسے کو چہوڑ دی قابلیت آپکی بوڑدی
مین کہتا ہون کہ اگر یہ آیہ لکہہ سکے آپ کہدیتے کہ یہ آیہ باول سے
اسکو یون تفسیر بالرای پڑہنا چاہیے اسکے معنی یون کرنا
چاہیے کہ یہ آیہ اصل مین والسمار ذات المفقود تہی مسلمانون نے
بسبب تمادی ایام اسکو ذات البروج پڑہ لیا ہے برا نہ مانیے یہ
فقرہ ہمنے آپکو کیسا مفید مطلب گڑہ دیا ہے مناسب ہے کہ
آپکے کسی پرچہ تہذیب الاخلاق مین اسے بہی چہپوا دیجیے گا ہمکو

دغا سے خیر سے یاد کیجیگا اور ہماری اس تحریر کو اپنی کمیٹی مین
ضرور پیش کیجیگا دیکھیے ارباب کمیٹی ہماری نسبت کیا فرماتے ہین
کسی نے سچ کہا ہے ؎ صدر نشین شد شغال ترکش روباہ بستہ
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت ٭ اب دوسری بات کے
جواب پر مین آتا ہون آپکو سمجہاتا ہون ہر چند کہ آپ نہین سمجہتے
ہین کسی کی نہین سنتے ہین اپنی ہی کہے جاتے ہین **قولہ** طعام
اہل کتاب کے باب مین جبسے کہ ہم لوگون مین اباحت وحرمت
کی نسبت گفتگو شروع ہوئی ہے تب سے اکثر لوگون مین اس امر
کی تحقیق کی خواہش ہر کہ اصحاب نبوی اور اون لوگون کا جو کہ قرون
ثلثہ مین تہی کیا طریقہ تہا آیا وہ اہل کتاب کے کہانے اور اونکے
ساتہہ کہانا کہانیکو حرام جانتے تہے یا حلال یا مکروہ سمجھتے تہے
اور اونکی دعوت کو قبول کرتے تہے یا نہین چنانچہ جن لوگون نے
اہل کتاب کے کہانے اور اونکے ساتہہ کہانا کہانیکو مباح اور جائز
تصور کیا انہون نے اسلاف کرام کے اقوال سے اسکے جواز
کو ثابت کیا مگر اب تک کسی نے صحابہ کرام کے عام رسم ورواج کو اس
معاملہ کی نسبت ہمارے پچہلے محققین اور علما کے کلام سے ثابت
نہ کیا **الی قولہ** مین مدت سے اس تلاش وتحقیق مین ہون چنانچہ اتنا

تو مجھے معلوم ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی اہل کتاب
سے مصالحہ کرتے تو اونسے عہد لیتے اور عہد نامہ مین منجملہ
اور شرائط کے ایک شرط یہ بھی کرتے تھے کہ جب کسی مسلمان کا
اونکے یہان گذر ہووے تو تین دن تک مہمانی کرین مگر یہ بات
صاف معلوم نہ ہوئی تھی کہ اُس وقت مین مہمانی کا کیا دستور تھا آیا اہل
کتاب خشک دانے دیدیا کرتے تھے یا قیمت کھانیکی نذر کیا کرتے
تھے یا اپنے گھر کا پکا کھانا کھلاتے تھے یا اون سے مسلمان مہمان کی
ساتھہ بیٹھکے کھاتے تھے چنانچہ مدت سے مجکو اس امر کے
تلاش تھی کہ آج مین کتاب تبعید الشیطان جو خلاصہ کتاب اعانۃ اللہفان
فی مصائد الشیطان تصنیف علامہ ابن فہم کا ہے دیکھہ رہا تھا کہ اوسمین
ایک مضمون دیکھا جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ صحابۂ نبوی نہ صرف
اہل کتاب کے کھانیکو جایز جانتے تھے بلکہ اونکی ضیافت کو
قبول کرتے اور اونکے یہان کی پکے ہوے کھانیکو اون کے
گھرون اور عبادتخانون مین جاکر کھاتے چنانچہ اوس کتاب کی اصل
عبارت اور ترجمہ کو ذیل مین درج کرتا ہون جس سے جو دیندار مسلمان
آجکل کے لوگون پر اطلاق کفر و تنصر کا اس بات کے کرنے سے
جو صحابۂ نبوی کیا کرتے تھے نہ کرین اور صرف پابندی رسم

وزواج سے دریردہ الزام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر نہ لگاوین

ترجمہ عبارت

اصل کتاب

قولہ اور انہین سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جو شخص دعوت کرتا آپ قبول کرتے اور اوسکا کہانا کہاتے اور ایک
یہودی نے آپکی دعوت جوکی روٹی اور بکرے کے سالن سے
کی تہی اور خدا تعالے نے اہل کتاب کے کہانیکو حلال فرمایا ہی
اور مسلمان اونکا کہانا کہایا کرتے تہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے اونسے شرط کرلی تہی کہ جو مسلمان تمہارے پاس آوے اوسکی
ضیافت کرو اور تم جو کہاتے ہو اوسکو کہلاؤ اور جب آپ شام تک تشریف
لے گئے تو آپکے لیے اہل کتاب نے کہانا تیار کیا اور بلایا آپنے
پوچہا کہ وہ کہانا کہان ہے انہون نے کہا گرجا مین ہے آپنے
اوسکے اندر جانا مکروہ سمجہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ تم
لوگون کو لیجاکر کہلاؤ چنانچہ وہ لے گئے اور کہانا کہایا کہلایا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ گرجا کی تصویرونکو دیکہتے اور فرماتے تہے کہ اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ

تے اور کہاتے تو اونکا کچھ حرج نہ تہا — واضح ہو کہ شام مین اوس زمانہ مین عیسائی رہبن کا تہلکہ تہی فقط الراقم مہدی علی ڈپٹی کلکٹر رابٹ گنج ضلع مرزاپور الخ جواب مشفق من یہ ڈہنگ آپنے خوب ڈالا جلت طعام اہل کتاب کو خوب سنبہالا مگر اول تو عذر یہ ہے کہ شاید اوس وقت مین اہل کتاب اپنی کتاب کے پابند ہونگے جیسا کہ پانچوین باب نامہ پولوس مین لکہا ہے **قولہ** کہ تمکو لکہتا ہون کہ تم خلط نہ کرو ساتہہ اوس شخص کے جو کہ بہائی تمہارا کہلاتا ہو اور زناکار یا بت پرست یا طامع یا شرابخوار یا ستمگر ہووے بلکہ ایسے شخص کے ساتہہ تم کہانا نہ کہاؤ اور نہ پانی پیو اور حرمت اوس جانور کی جسکا گلا گہونٹ کے مارا ہو الخ پہر دیکہو اکیسوین فصل مین نسبت اعمال حواریین لکہا ہے **قولہ** مین نے قبائل مومنین مین حکم کیا ہے کہ یہ لوگ یعنے مومنین کسی عمل کو بجا نہ لاوین مگر یہ کہ اون قربانیون کو جو کہ نام پر بتون کے ذبح کیے گئے ہون اور خون سے اور ان جانورون سے جو کہ گلا گہونٹ کے مارے گئے ہون پرہیز کرین الخ **اقول** اب فرمایئے کہ آجکل کے عیسائی جبکہ اوس کتاب سے بہی منحرف ہوگئے ہین اور بالکل مردارخواری مین پہنسے ہین تو اونکے ساتہہ کہانا کہانا آپ کیونکر جائز کردینگے کیا نامی لین سگے اور لفظ طعام کا اطلاق اگرچہ ہر کہانے پر

ہوتا ہے لیکن غالبا اور اکثر عرب مین اوپر گیہوں کے دانو نپر تہا اوسوقت مین چنانچہ اہل لغت فیروزآبادی وغیرہ قاموس مین اور جوہری نے صحاح مین اور ابن اثیر نے نہایہ مین اور صاحب مجمل اور شمس العلوم نے تصریحا مصباح مین لکہا ہے کہ اہل حجاز جہان کہین لفظ طعام بولے ہین اوس سے گیہونکا دانہ مراد ہے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین عرف مین گندم کو طعام بولتے تہے اور پہر دیکہو جیسا آپ تحریر فرماتے ہین کہین آج کتاب تبعید الشیطان دیکہہ رہا تہا اوسمین یہ عبارت نظر پڑی اور صلح خدا کی شان سے عقل حیران ہے کہ نیاز مند آج تفسیر کشاف دیکہہ رہا تہا کہ یہ عبارت کسی نے ذہن مین جمادی آپ کی بگاڑ دی ہاری بنادی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لاتتخذوہم اولیاء تنصرونہم وتواخونہم وتصافونہم وتعاشروہم وتعاشرالمومنین ترجمہ یعنے بہائی نہ جانو نصاری کو بلکہ مصافحہ بہی نکرو ای مسلمانون اور پہر اس باب مین نصوص قطعی بہی سن لیجیے یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا الیہود والنصاری اولیاء ومن یتولہم منکم فانہ منہم ترجمہ یعنے ای لوگو جو کہ ایمان لائے ہو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست اور جو اونسے محبت رکہے وہ اونہین مین سے ہے اب فرمائیے

مسلمان بھلا آپ کی کتاب تبعید الشیطان پر عمل کرین گے یا تفسیر کشاف اور نصوص قرآنی پر مین پوچھتا ہون کہ جب مصافحہ تک منع ہے اون لوگون سے تو پھر کھانا کھانا چہ معنی دارد ظاہر ہے کہ جب اکل وشرب باہم ہوا تو تولا ثابت ہوئی اور پھر تبعید الشیطان کون ایسی معتبر کتاب حدیث کی پرانی ہے یا تفسیر قرآنی ہے علمار متقدمین نے مانی ہے جو آپنے اوسے معتمد سمجہ کے پیشتر کیا آپکو سرکار وقت کا خیر اندیش کیا معقولیت دائمی اپنے ذمہ لیا جناب بہت اکثر نصاری ہندوستان مین موجود ہین جنکے پاس مین نے تفسیر کشاف ومدارک وبیضاوی وغیرہ دیکھی ہین اور بہت بڑا عربی دان پایا ہے چنانچہ سنا ہے کہ ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر شمالی بہت بڑے عالم علم عربی کے ہین جنہون نے تفسیر قرآن شریف بہی لکھی ہے اگر ایسا ہوتا تو ضرور ہے جناب موصوف لکھتے کہ مسلمانون کو ہمارے ساتھ کہانا کہانا درست ہے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسی لحاظ سے سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس نے آپکی تحریر کے عقب ۲۶ ہم حدیث غیر مستند کا ترجمہ لکھوا کر اسی لیے پیش کیا ہے اور چہپوا دیا ہے کہ مسلمان ہوشیار ہو جائین کہ جبکہ

غیر مستند حدیث پر عمل کرنا ممنوع ہے تو یہ کتاب تبعید الشیطان
پر کب جائز ہوگا ہذا ۔ تقریر سید احمد خان صاحب احادیث
غیر مستند قولہ اسلام کا ادب اور اوسکی دوستی کا کمال اس بات
مین ہے کہ حدیثون کی تنقیح کیجاوے اور جسمین ذرا بھی شک
ہو اوسے دودھ کے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دی حدیث
کی تنقیح نہ کرنا اور ہر حدیث کو سمجھنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول ہے نہایت بی ادبی اور اسلام کی دشمنی ہے بس۔
دوستی حقیقی اور سچی کا ادب یہی ہے کہ غیر کے کلام کو اپنے نبی
پاک کی کلام سے علیحدہ کر دی الخ اسکے بعد حضرت علامہ مجدالدین
فیروز آبادی کہ اکابر دین علماء سید المرسلین سے گذرے ہین
اونکا مال للکہ کے پہر حدیثین لکھی ہین گو کہ اونمین مستند بہت
اور غیر مستند تھوڑے ہین مگذ بذکر کے ذیل مین لکھدیا ہے
اپنے نزدیک ادہر اودہر دونون طرف نیک نامی لیا ہے
خیر بقول میان جعفر زٹلی مصرعہ گندم اگر بہم نرسد بہس غنیمت ست
فقط امیدوار ہون کہ اگر جواب نہ دیجیے گا تو رسید نامہ سے
ضرور سرفراز کیجیے گا چونکہ ہم وکیل ہین ہمیز زیادہ گوئی کا الزام
نہ دیجیے گا مشفق من ایلچی بادشاہان جلیل القدر کی آتے ہین

تو صاف صاف بلا خلاف بات کرتے ہین مقدمہ بھگتاتے
ہین لقولہ تعالی شانہ وما علینا الا البلاغ ۔

[illegible]

جاننا چاہیے کہ باوصف تحریر ہذا کے مولویصاحب مدیر الصدق نے پھر یہ اعتراض پیش کیا آپکو سرکار دولت کا خیراندیش کیا لہذا ہمنے جواب باصواب سنایا وھو ہذا —

ہو المستعان
نامۂ رد مظالم بجواب اخبار عالم

مولویصاحب شریعت مصطفویکی نائب مولوی سید مہدی علیصاحب زاد لطفہ

بعد سلام بالاکلام مدعایہ ہے کہ آج پرچہ اخبار عالم مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۸۳ع ہماری نگاہ سے گذرا آپکی طرف سے جواباً راقم مظہر الحق کو جو فقرات آپنے

تحریر فرماتے ہمارے مطالعہ مین آئے مشفق من آپکی علمیت
پر ہلکورنا آتا ہے کہ آپ ناحق اپنی خواہش نفسانی کے واسطے
یا رسوخ دنیوی درمیان مدعیان دین احمدی کے جان بوجھ
کے اولٹی تقریرین چھیولتے ہین یعنی اول تو آپنے یہ دعوی لکھا
ہے **قولہ** شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق کرنا اوسوقت زیبا
ہے کہ آپ اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین حالانکہ سب مفسرین
اس سے منکر ہین اور بعض محققین نے بدلائل اس سے
انکار کیا ہے اسپر آپنے نظیر دی ہے کہ تفہیمات الٰہیہ مین مولوی
شاہ عبدالعزیز کی والد نے صاف انکار کیا ہے اور لکھدیا ہے
قولہ عندنا لیس من المعجزات اور حدیثین جو حضرت ابن عباس
سے اس باب مین ہین اونپر بھی جرح ہوچکی ہے کہ وہ اسوقت
تک پیدا نہوئے تھے اور حضرت انس کی حدیثون پر بھی قدح
ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تھے پس جبکہ علماء مین
بحث اسکی منصوص اور متواتر ہونے پر ہورہی ہے تو کفر کا اطلاق
کرنا اسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری ہے الخ **جواب** بہت
دن کے بعد آپ بولے عقدہ سربستہ اب اس طرح سے
کھولے پہلے تو اخبار تہذیب الاخلاق مین آپنے وہ تقریر چھاپی تھی

کہ جس سے آسمان کا وجود نہ ٹہرتا تہا فقط ایک شبہی کا جگہ قرار
دیکر معاذ اللہ مسیح علیہ السلام کو آپ چکر مین ڈالتے تہے یہود نابہود
کے اعتراضون کو سنبہالتے تہے اور اب آپ معجزہ شق القمر پر
جہکے ہین سو اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ یہ فقرہ آپکا کہ سب
معسرین اس معجزہ پر متفق علیہ نہین ہین یہ آپ کی سمجہ کی خوبی ہے
تفسیرون مین جو لفظ بعض کی سنے تو یہ لفظ اول دلیل ہے
اس بات کی کہ اس بعض سے کافرین قریش مراد ہین مثل ابوجہل
وغیرہ کہ انہون نے جو یہ معجزہ دیکہا تو کہا کہ انہون نے ہمارے
آنکہونپر سحر کیا ہے کہ ہمکو معلوم ہے ایسا ہوتا ہے مگر یہ بات پہر
اونہین کفار مین قرار پائی کہ اگر سحر ہے تو ہمارے اوپر ہوگا سارے
عالم پر تو ہو ہی نہین سکتا اب باہر کے آنیوالون سے پوچہا جاے
کہ تمنے بہی ایسا دیکہا یا نہین پس جبکہ قافلہ باہر سے آے اور
اونسے جو پوچہا گیا تو اکثرون نے مشاہدہ اوسکا بیان کیا اور
پہر آپتو عالم کہلاتے ہو سیاق کلام کو تو دیکہو دوسری آیہ تو کہتی
ہے کہ اگر وہ دیکہین کوئی نشانی تو ٹال دین اور کہین کہ یہ جادو ہے
قدیم پہر مین پوچہتا ہون کہ اکثر لوگ جو کہتے ہین کہ شق قمر سے روز
قیامت مراد ہے یہ کس دلیل سے کہتے ہین دوسری آیہ تو کہتی ہے

کہ اگر وہ دیکھیں پھر چاند تو شق ہوا ہے نہ تھا دیکھیں کس چیز کو خدا
نے کہا اور کفار نے تو دیکھا ہے نہ تھا پھر کیون کہا کہ انہون نے
ہماری آنکھون پر سحر کیا ہے ایسا ہی اگلون کی کتابون دیکھیے
مولوی آل حسن صاحب مرحوم و مغفور مصنف کتاب استفسار تحریر
فرماتے ہین **قولہ** کہ جسوقت علمار یہود و نصاریٰ نے مجتمع ہو کر یہ
مشورہ کیا کہ یہ اگر جادوگر ہے تو جادو آسمان پر نہین جاتا ہے
یہ ہمکو کوئی معجزہ آسمانی دکھاوین جسطرح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر مائدہ کا ایک خوان اوترتا تھا کہ اوسمین ایک مچھلی بھونی ہوئی
اور کچھ روٹیان ہوتی تھین اور اوسکے سر کے پاس نمک اور دم
کے پاس شہد ایک برتن مین رکھا ہوتا تھا اور تاثیر اوسمین
یہ ہوتی تھی کہ جس مرض کا بیمار اوسے کھاتا تھا اوسیوقت شفا پاتا
تھا اور ہزارون آدمی کھاتے تھے اور وہ کھانا پھر پورا ہوجاتا تھا
لہذا تم بھی اگر سچے پیغمبر ہو تو یہ معجزہ ہمکو دکھاؤ کہ چاند آسمان پر
دو ٹکڑے ہوجاوے تب ہمکو یقین ہوگا کہ تم سچے پیغمبر ہو اسپر
حضور اقدس نے تامل کیا پس اوسیوقت یہ حکم نازل ہوا اقتربت
الساعۃ وانشق القمر ترجمہ یعنی قریب ہوگئی وہ ساعت اور
پھٹ گیا چاند مراد یہ کہ تو تامل نکر ہمنے وہ ساعت جو کہ ہمارے

مشیت مین تہی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا وہ قریب کردی گئی ہو
تیسری آیہ بالکل ہمارے بیان کی صحت کرتی ہو وکذبوا واتبعوا اہوائہم
وکل امر مستقر ترجمہ اور جہٹلایا اور پیروی کی اپنی خواہشون کی اور
ہر امر قرار پکڑا ہوا ہے الخ ورنہ شق من اللہ تعالے یون
فرماتا کہ قل ان اللہ شق القمر یعنے تو کہہ کہ ای اللہ شق ہو جاوے
قمر ای سبحان اللہ آپکا ذہن کیا خوب لڑتا ہے تو آپ دیکہیے
قاعدہ تفسیر کا مقتضی ہمارے مطلب کو ہے نہ کہ آپکو مفید اور
بعد اسکے جو قیامت کا ذکر کیا تو اوسکی تمہید کے لیے اسکا ذکر
کیا ورنہ اسکے ذکر کی کچہ حاجت نہ تہی یعنے قیامت سے جتنے
لوگ جو منکر ہین تو انہے انکار کی وجہون مین بعضے یہ بہی کہتے
ہین کہ قیامت مستلزم ہے اجرام علویہ کی خرابی کی اور اجرام
علویہ کا خراب ہوجانا یعنے ٹوٹ پہوٹ جانا محال ہے پس قیامت
بہی محال ہے اسواسطے شروع سورہ مین شق قمر کا ذکر کیا یعنے
استدلال استبعاد عقلی ماخوذ ہوتا ہے بدیہات سے اور
جبکہ بداہتا عقل گواہی دیتی ہے کہ ٹوٹنا اجرام علویہ کا محال
نہین ہے تو نظر و فکر کی حاجت دربارہ اوسکے استحالہ و عدم
استحالہ کی کیا رہی پس معنے آیہ کے یہ ہین کہ دور آخر الزمانکا

پہونچا اور قیامت پاس آ لگی اور چاند بہی پہٹ چکا اب قیامت کے آنے مین ویسی شہاہت اشتباہ نہ کیا کرو اور یہ جو بعضے عیسائی مزاج کہتے ہین کہ بیضاوی والے یا اور مفسرین نے اس آیہ کو بمعنی سینشق القمر کے کہا ہے یعنے آگے چلکر چاند پہٹیگا سویہ فقط مغالطہ مثل آپکے کہا ہے یا یہ کہ لفظ ترجمہ عیان اسلام سے پایا ہے تو مغالطہ دینے کے لیے یہ تقریر چہانٹی ہے اسلیے کہ کسی مفسر معتمد علیہ نے جنکی کتابین مبداول وستند ہین اور جنکی جلالت شان کو وثاقت حال کمال شہرت سے ثابت ہے اپنا مذہب اور اپنی تحقیق اسطرح پر نہین لکہی ہے کہ انشق القمر بمعنے سینشق القمر کے ہے بلکہ جسنے لکہا ہے بلا ذکر نام قایل یون لکہا ہے کہ بعضے ایسا کہتے ہین تو اب نہین معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند ہمارے ہین اور پہر اونکے قول کو رد بہی کیا ہے اور بیضاوی والے نے بطور اپنی تفسیر کے دستور کے اوسے رد تو کیا مگر رد کی تقریر شد و مد سے نہین کی بخلاف اور مفسرون کے چنانچہ تفسیر کبیر مین ہے کہ یہ سخن یعنی انشق القمر کو بمعنی سینشق القمر کہنا او نہین لوگونکا قول ہے جنپر مسئلہ طبیعات ارسطو کے

غالب آ گئے تھے اور اسلام اونکا مثل آپکے اور سید احمد خان
صاحب جج بنارس کے براے نام تھا کسی صحابی یا عالم تابعی
جلیل القدر یا کسی مجتہد شیعہ اور سنی کا یہ قول نہین ہے اور
اصل حقیقت یہ ہے کہ اکناف عالم مین اسلام کے پہیلنے کی
سبب سے بہت لوگ ظاہر مین مسلمان اور باطن مین شیطان
مثل وقت ہذا معتقد تثلیث کے ہوئے تھے جیسا کہ اکثر اشخاص
ظاہر مین مسلمان باطن مین دشمن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دنیا طلب خوش آمد باب ابطال اسلام مین خاک پہانکتے ہین
اندے کنوئین جہانکتے ہین چنانچہ اوسوقت مین مجوسی لوگ تہے
جیسا کہ خود اونہین کے پیغمبر چہاردہم ساسان پنجتین نے خبر دی
ہے پس جبتک کسی عالم کا حقیقت حال بجمال وضوح معلوم نہو
اور اوسکی بات کے کئی شواہد اور متابعات ہم نہ پہونچین تب تک
اوسکی بات قابل پذیرائی کے نہین ہوسکتی دیکہو ڈاکٹر سٹیار صاحب
نے لب التواریخ کے دفتر اول کے ۴۳ باب کی چوتہی فصل
مین لکہا ہے قولہ لہ ابتدا ہی کی ان قابل شخصون کے سبب سے
جنہون نے قصد کیا کہ احکام دین مسیحی کو حکما کی حکمت سے
تطبیق دین اسوجہ سے مسیحی کلیسا نے بہت ضرر اوٹہایا

الخ لہذا میں کہتا ہوں کہ شاید بعض علماء اسلام بھی بلا میں پڑگئے ہوں وہ بھی وامی لتتبعن سنن من کان قبلکم سے حکماء پارس اور یونان کے پچھلے مذہب کے موافق جسکا رواج بہت ہوگیا تھا حتے الوسع آیات قرآنی واحادیث کے بہیر پھار کی تاویل سے لبس کسی اگلے شخص نے شق قمر کے مضمون کو خلاف مسئلہ حکمت مشہورہ یونانیوں اور گبروں کے دیکھا اور توجیہ کی اور انشقاق وانفطار جو قیامت کو ہونیوالا ہے اسکو مجہول تجویز کرکے کہنے لگے کہ یہ اشارہ ہے واہیہ کبریٰ اور مصیبت عظمیٰ کے واقع ہونیکا جیسا کہ عیسائی حضرت عیسائی اور بات کو کہ آسمان کے تارے جھڑ پڑینگے اور قوت فلکی ہلادی جائیگی بعضے جہتوں سے تاویل کرکے کہتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے ایک بڑی مصیبت ہے جسکا ظہور بعد واقع صلیب کے پچاس برس گذرنے پر طیطوس رومی کے ہاتھ سے اور شلیم پر ہوا بالجملہ ہر ایک مستور الحال کے کچھ کہنے سے قرآن وحدیث نبوی کے معنی نہیں بدلتے ہیں لہذا فی الحال اگر کسی نے اپنے فہم ناقص کے موافق مثل میاں محمد والدین پانی پتی لا انتہی اور مولوی محمد علی صاحب جبلپوری خفتہ سے دور ترجو کہ

نئے گڑہے ہین خدا کے یا اوسکے رسول کے کلام مین
تاویل بیجا کرنے سے اگر اہل مذاہب مین فتور آتا ہو تو چاہیئے کہ
رومن کاتہلک اور یہودیون کی باتون سے جو کہ انجیل کے معنی
اپنے طور پر بیہودے تاویل کیا کرتے ہین اہل دین عیسوی
بہی غارت غول ہوجاوے غرضکہ جس طرح سے معجزہ شق القمر کا
صادر ہونا اور ثبوت واقعی حضرت خاتم رسالت سے ثابت ہے
اوسطرح یہ معجزہ توقف شمس دو رجہ تک حضرت یوشع علیہ السلام
سے اور تاریک ہوجانا آفتاب کا حضرت عیسی کے صلیب کے
وقت بلکہ کوئی معجزہ کسی نبی کا معاذاللہ ثابت نہوگا اور یہ فقرہ آپکا
قولہ کہ مولوی عبد العزیز صاحب کے والد نے تفہیمات آلہیہ
مین لکہہ دیا ہے کہ عندنا لیس من المعجزات الخ یہ جب قابل تسلیم
ہوتا جو دوسرا قول اونکا ثبوت معجزہ شق القمر مین پایا نہ جاتا دوجگہہ
مولانا صاحب نے اسکی تصدیق بہی کی ہے اگر آپ چاہینگے
تو ہم ثابت کردین گے یہان ہم دورہ پر ہین کتب خانہ ہمراہ نہین
ہے اور مولانا رفیع الدین صاحب جو کہ اونہین کے صاحبزادہ
ہین اونکا رسالہ شق القمر تو ملاحظہ کیجیے انہون نے تو بہت شرح
وبسط کے ساتہہ اثبات شق القمر کردیا ہے اب فرمایئے یہہ

ہو سکتا ہے کہ جس بات کے باپ تصدیق کر جاوے اوسی بات کی بیٹا تکذیب کرے اور تاریخ فرشتہ مقالۂ یازدہم مین لکھا ہے قولہ کہ شہر دہار کہ متصل دریاے چنبل ہے صوبۂ مالوہ مین اب اسکو شاید دہار انگر ہی کہتے ہین وہانکا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹہا تہا ایکبارگی وسنے دیکہا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پہر ملگیا بس وسنے اپنے یہان کے پنڈتون سے جو پوچہا تو سبہون نے اپنی کتابین دیکہہ کے کہا کہ ہماری کتابون مین لکہا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اونکے ہاتہہ پر معجزہ شق القمر کا ظاہر ہوگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی انپا جسکا نام بابارتن تہا بہیجا اور یہ ایلچی اوسوقت پہونچا جبکہ معرکہ جنگ خندق در پیش تہا جسکی قبر اب موضع شیرپور ضلع مرادآباد کنارہ دریای گنگ کے موجود ہے اور جب یہ ایلچی واپس آیا تو وہ راجہ مسلمان ہوگیا اور قبر اوس راجہ کی ابتک شہر دہار کے باہر زیارتگاہ ہے اور مولانا رفیع الدین صاحب نے اوس راجہ کا نام راجہ بہوج لکہا ہے اور تاریخ مفصلی سے نقل کیا ہے تو اب آپ ہنوز بین آوین امت محمدیہ کو نہ بہکاوین مقولہ شعرا کے مصداق نہو جاوین کسیکا شعر ہے تقریر ایسی تہا تمی کہ مضمون کیا خراب

تھہرے کے پینے والیکو دیدی کڑی شراب + اور بہر ہین پوچھتا ہون کہ مثلاً اگر کسی کے تحقیق اول مین غلطی ہوئی اور آخر کو بعد دریافت واقعی کے صحت حاصل کی اور اقرار کیا اوسی امر کا جسکا پہلے انکار تھا تو اب اس سے نہی ثابت ہوگی کہ پہلے تحقیق غلط ہے قابل اعتبار کے نہین اور یہ کلمہ آپکا قولہ کہ حضرت ابن عباس سے اس باب مین جو حدیثین ہین اونپر جرح ہو چکی ہے کہ اوسوقت تک وہ پیدا نہوئے تھے اور حضرت انس کے حدیثون پر بھی قدح ہو چکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تھے الخ **اقول** مشفق من اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ بعد گذر جانے اسوقت وحالی کے آپکی نسبت بھی لوگ یہی کہین گے اور گمان کرین گے بعض تو کہین گے کہ اونکے کل اقوال پر جو کہ ابطال رسالت یا قرآن کے انہون نے اخبار تہذیب الاخلاق مین یا جہان کہین تحریر کرکے بپاس ملحدین بیدین طبع کرائی تہی اون سبکا جواب معقول از روی معقول ومنقول لغاتا وکیل پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جرح وقدح ہو چکی ہے اور بالفرض جو ہمکو نہ جانتے ہون گے وہ یہ گمان کرین گے کہ ڈپٹی سید مہدی علی صاحب علماء اسلام سے

تھی اونکا یہ اعتراض بیہودہ نہ ہوگا یا یہ فقط اسم فرضی ہے
اونکے وجود خارجی کا کچھ وجود نہیں ہے جس طرح سے سید
احمد خانصاحب آپکے دوست کا نسبت شیطان کے مقولہ
ہے دوسری یہ کہ جو آپنے فرمایا بنسبت حضرت ابن عباس
کے کہ وہ اسوقت تک پیدا نہ ہوئی تھی یہ کس قاعدہ سے آپنے
فرمایا اور کیونکر اور کس کتاب سے یہ بات آپنے اخذ کی ہے
اوس کتاب اور اوس راوی کا نام تحریر فرماسیئے تب اوسپر
غور کیجاویگے ورنہ نفی ثبوت بات کو عقلا کہتے ہین کہ شتر گوزہی
اور پہر مانا ہمنے کہ اگر آپکا گمان نسبت ان صحابہ رضوان اللہ کے
صحیح بہی سمجھا جاوے تو اور صحابہ جنکا اوسوقت اوس جلسۂ خاص
مین موجود ہونا بروایت معتبرین ثابت و متحقق ہے اوسکا
کیا جواب دیجیئیگا الزام کفر سے بریت لیجیئیگا دیکہو قاضی عیاض
محدث نے اپنی کتاب مین لکھا ہے قولہ کہ شق قمر کے
دیکھنے کی گواہی جناب علی مرتضی شیر خدا اور حذیفہ بن الیمان نے
بہی دی ہے الخ اب لیجیے یہ فقرہ آپکا قولہ باقی تھا یا الخ اسکا
جواب یہ ہے کہ آپکا جی جو کہڑے ہوکر موتنے کو چاہتا ہے
تو آپنے یہ مغالطہ بتایا ہے یا یہ بیان آپکا بطور زور ہی الخ

عالی وین لوگوں مشہور ہے سو اللہ کے فضل سے سرکار خاتمیت
بڑی ذی شعور ہے وہ کہتے ہین کہ اہل ہند جب خوش آمد پر آتی
ہین تو اینٹ کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین لہذا مشکات مین دیکھیے
امام احمد اور ترمذی و نسائی سے منقول ہے قولہ کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ جو کوئی تمسے کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کہڑے ہوکر کرتے تھے او سے
سچا نہ جاننا کہ آپنے ہمیشہ بیٹھ کے کیا ہے الخ اور پہر مشکات
مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قولہ کہ
حضرت نے مجھے ایکبار کہڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا
تو فرمایا کہ عمر کہڑے ہوکر پیشاب مت کیا کر پہر مینے کبھو کہڑے
ہوکر پیشاب نہین کیا الخ اور آپنے جو بال قائماً کی روایت
لکھا ہے سو وہ بھی اللہ کے فضل سے تمہارے یا کسی
مدعی ابطال رسالت کے مفید نہین ہو اسلئے کہ بیہقی اور حاکم
نے جو کہ بڑے محدث ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے قولہ کہ فعل آپسے اس وجہ سے سرزد ہوا تھا کہ وہ
رگ جسکو حکما ابض کہتے ہین اوسمین کچھ خلل تہا اور بیٹھا نہ جاتا
تہا تب یہ فعل آپسے سرزد ہوا تہا اگر آپ کتاب تحفۂ اثنا عشری

مصنفہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ محدث دہلوی ملاحظہ فرما کر تو یقین
ہے کہ یہ اعتراض نہ کرتے بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر نہ دہرتے
مگر بقول آپکے کہ ایسی ہی وجہون سے علم سے بیخبری ثابت ہوتی
ہے والاہان اگر یہی عذر متذکرہ بالا پیش کیجیے کہ حضرت ابو ہریرہ
بھی چار برس کے تھے تو پھر ہم بھی یہی سمجھینگے کہ آپ ابتک بھی نابالغ
ہین زیادہ و بس فقط

[illegible]

علی و بین الموکلہم مشہور ہے سو اللہ کے فضل سے سرکا کھلنا بھی
بڑی ذلیلی مشہور ہے وہ کہتے ہین کہ اہل ہند جب خوش آمدید آتی
ہین تو اینٹ کی خاطر سے ڈہا تے ہین لہذا مشکات مین بحکم
امام احمد اور ترمذی و نسائی سے منقول ہے قولہ کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ جو کوئی تمسے کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کہڑے ہو کر کرتے تھے اوسے
سچا نہ جاننا کہ آپنے ہمیشہ بیٹھ کے کیا ہے الخ اور بیچ مشکات
مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قولہ کہ
حضرت نے مجھے ایکبار کہڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا
تو فرمایا کہ عمر کہڑے ہو کر پیشاب مت کیا کر پہر مینے کبہو کہڑے
ہو کر پیشاب نہین کیا الخ اور آپنے جو بال فا ئتیا کی روایت
لکھا ہے سو وہ بھی اللہ کے فضل سے تمہارے یا کسی
مدعی الابطال رسالت کے مفید نہین ہو اسلیکہ بیہقی اور حاکم
نے جو کہ بڑے محدث ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے قولہ کہ فعل آپسے اس وجہ سے سرزد ہوا تہا کہ وہ
رگ جسکو حکما باعض کہتے ہین اوسمین کچھ خلل تہا اور بیٹھا نہ جاتا
تہا تب یہ فعل آپسے سرزد ہوا تہا اگر آپ کتاب تحفۂ اثنا عشری

مصنفہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ محدث دہلوی ملاحظہ فرمایئے تو یقین ہے کہ یہ اعتراض نہ کرتے بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر نہ دہرتے مگر بقول آپکے کہ ایسے ہی وجہوں سے علم سے بیخبری ثابت ہوتی ہے والا ہان اگر یہی عذر متذکرہ بالا پیش کیجیے کہ حضرت ابوہریرہ بہی چار برس کے تہے تو پہر ہم بہی یہی سمجہیں گے کہ آپ ابتک بہی نا بالغ ہین زیادہ و بس فقط

[illegible]

اس نامہ کے جواب مین ایک نامہ مولانا صاحب کا آیا اوسکا جواب لکھا گیا درج کتاب ہوتا ہے

ہو المستعان

نامۂ جوابی

جناب مولانا صاحب معدن جود و الکرم سید مہدی علی صاحب زاد لطفہ

بعد سلام ہدایت انجام کے عرض یہ ہے کہ قطعہ خط آپکا بجواب ہمارے نامہ رد مظالم کے آیا حال

مغموم ہوا آپنے تحریر فرمایا کہ یہ خط بطور رسید خط کے بہیجا جاتا ہے اور آپکے قیام کا پتہ نہیں معلوم جو جواب لکہا جاوے سو حال یہ ہے کہ پہلے جو خط انام سے کہ وہان مکان نیاز مند کا ہے بابت ابطال شہادت جناب امام حسین علیہ السلام ایک تقریر آپنے منشی نولکشور صاحب کے مطبع مین مقام لکہنو تاریخ ۷ جون ۱۸۷۸ء کے پرچہ مین چہپوایا تہا اوسکا جواب تاریخ ۳ فروری ۱۸۷۱ء کو تحریر کر کے اور ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کے بہیجا اور پہر دوسرا لفافہ نامہ علی الاطلاق بجواب اخبار تہذیب الاخلاق مطبوعہ علیگڈہ کے جواب مین آپکے نام لکہا مگر یہ لفافہ ثانی سید احمد خانصاحب بہادر کے نام سے تہا فقط اس لحاظ سے کہ وہ آپکے دوست ہین اوسکو ملاحظہ کر کے دیدین گے مرسل کیا تہا اور یہ خط آپکا فقط ایک نامہ کے رسید ظاہر کرتا ہے اسکی حال سے نیاز مند کو مطلع فرمایئے اور اب جو جواب میرے خطونکا تحریر فرمایئگا تو لفافہ پر لکہدیجیگا کہ لفافہ ہذا بمقام انار خاص محلہ بدہواڑی پاس لقمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر احمد الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر پہونچے لیس اس پتہ پر لاہور وجبلپور اور دور دور سے خط بنام نیاز مند آتے ہین جب دور لیسے فراغت کر کے مکان پر جاتا ہون تو جواب ہر ایک خط کا

لکھتا ہون اور آج تک ۲۲ کتب رد اسلام مین سوای اخبارات وغیرہ کے نیاز مند کے پاس آ چکے ہین کہ اونکا جواب بمصنفون کے خدمت سراپا ندامت مین جا چکا کہ قریب چالیس جز کے کتاب ہوگئی ہے جو کہ انشاء اللہ عنقریب طبع ہونیوالی ہے اور بجز آپکے اس خط کے کسی صاحب نے رسید نامہ سے سرفراز نہین کیا لہذا مین آپکا نہایت مشکور ہوا اور یقین ہوا کہ آپ ضرور جواب تحریر فرماوینگے یا معقول ہو جاوینگے سوا اسکے معقول معقول ہوتا ہے نامعقول معقول نہین ہوتا ہے اور اگر دونون پہلے خط نہ پہونچے ہون تو اطلاع دیجیے گا نقل اونکی داخل کتاب ہے پھر اور نقل کرکے بمہر و دستخط خود رجسٹری کراکے مرسل ہو جناب اس مین ایک وکیل اور امتی ہبت اور حکم یہہ کہ ہمارے کل امتیون کو اطلاع دو اسوجہ سے مکان پر رہنے کا اتفاق کم ہوتا ہے انشاء اللہ اگر آپکی طرف دورے کا اتفاق ہوگا تو آپ کی ملاقات ضرور حاصل کرونگا اس طرف ریل نہتی ادہر سے پہلے فراغت حاصل کی اب فقط بعد سرریل ہے ادسطرف کو دورہ ہوگا فقط مگر یہہ کہ جو خط نیاز مند کو لکھیے گا تو جتنی خط مین نہ لکھیے گا کہ پڑہنے مین وقت ہوتی ہے فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار مغیبہ

آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ بتاریخ
۱۲ جون ۱۸۷۳ء بمقام بانس بریلی روہیلکھنڈ سے روانہ ہوا انگشت

چسپان مہر

اسکے بعد جب بندہ دورے سے مکان پر آیا اور
کتب خانہ دیکھا تو یہ نامہ چہارم لکھا گیا درج کتاب
ہوتا ہے وہو ہذا

ہو المستعان

نامہ چہارم

لطفہ
زاد
جناب
مہدی علی
سید
مولوی

مولوینا معدن تعمیم الخیال ازکار ہائے دنیوی فارغ البال حسب
بعد ما وجب کے مدعا طراز ہوں نیاز من بفضلہ و کرمہ دورے سے
مکان پر آیا کتب خانہ دیکھا بھالا نئے مضمون کا لفافہ
آپکی شان میں نکالا عبارات تفہیمات الٰہیہ مصنفہ مولانا

شاہ مولوی ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ قولہ واما شق القمر فعندنا لیس من المعجزات بل ہو من علامات القیامۃ کما قال اللہ تعالی اقتربت الساعۃ وانشق القمر لکنہ اخبر عنہ قبل وقوعہ فیکون اخبرہ من ہذا السبیل ۔ ترجمہ اور لیکن شق قمر بس نزدیک ہمارے نہ تھا معجزات سے بلکہ علامات قیامت سے تھا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے قبل واقع ہونے اس بات کے پس ہوجاویگا معجزہ شق القمر اس وجہ سے انتہی **اقول** مطلب یہ کہ اغلب شق القمر معجزہ نہ تھا لیکن جب خبر دی آنحضرت نے قبل وقوع کے پس شق قمر معجزہ ہوجاویگا اور بڑی دلیل اس بات کی کہ شاہ صاحب منکر اس معجزہ باہرہ کے نہیں ہیں اور مطلب عبارت ہذا سے یہی ہے جو ہمنے بیان کیا یہ ہے کہ فتح الرحمن ترجمہ قرآن فارسی مولانا صاحب اور فوز الکبیر فی اصول التفسیر شاہ صاحب موصوف نے خوب شرح وبسط کی ساتھ اس معجزہ کے اثبات کا اقرار باللسان تصدیق بالقلب کردیا ہے اور لکھدیا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات آپنے شاید فضول پادری سنی اور ٹپایا ہے کہ اوس سے ترجمہ ہو کہ حیدرآباد دکن میں اس بات پر بڑا غل کیا تھا اور

شہرہ دیا تھا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس معجزہ سے انکار کیا
ہے چنانچہ اس بات مین علماء اسلام نے جھڑپن کردی ہین کہ
شاہ صاحب مرحوم و مغفور کا مطلب نہین ہے جو تم سمجھے ہو اور
رسالہ بھی اس باب مین چھپ گئے ہین اگر آپکو ہم نہ پہونچے ہون
تو ہم منگا دین جیسیکہ آپکے اوستاد صاحب کی نسبت کتاب
امداد الآفاق و امداد الاحتساب لاجواب درباب رد طعام اہل کتاب
کے جناب مولانا و مخدومنا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر
ڈپٹی کلکٹر کانپور دام اقبالہ نے چھپوایا ہے اجتماع ذخیرۂ دنیا
و آخرت فرمایا ہے علماء اسلام ذوی الاحترام مین سر برآوردہ ہو
ہین میان عزازیل کے اوڑادیے و مبہوت ہین اب قاعدۂ نحوی
ملاحظہ کیجیے دون کی نہ لیجیے کہ لاکن واسطے دفع شبہ ماقبل کے
آتا ہے لہذا عبارت کتب نحو کی بعینہ نقل کرتا ہون قولہ لاکن لاستدراک
ای لدفع التوہم الناشی من الکلام سابق مثل غاب زید لاکن بکرا حاضر
ترجمہ لاکن ثابت ہے واسطے استدراک کے معنے واسطے
دور کرنے وہم کے ایسا وہم جو پیدا ہوتا ہے کلام سابق سے
جیسیکہ مثال مذکورۂ بالا سے ظاہر ہے یہ بات کہ غائب
ہونے زید سے کلام سابق مین شبہ پڑا لاکن کے آنی نے

اوسکو دفع کیا اصحاب اہل فہم سے شرماتے تھوڑے سے
علم پر اتنی دور نہ جاتے نقل مشہور ہے چھوٹا منہ بڑی بات
تفسیر کرنیکو بڑے ذہن اور فہم کی ضرورت ہے جیسا کہ ہم پہلے
بھی لکھ چکے ہین کہ آپ بہرے سے عربی پڑہیے اگلی تحقیق پر خاک
ڈالیے سچ ہے افعی کو آستین ہین نہ پالیے اب دیکھو انشق کی تفسیر
ہین جس کسی نے مثل آپکے سینشق القمر کا گمان کیا ہے
اوسکا بھی یہ مطلب نہین ہے کہ قمر ابھی شق نہین ہوا آگے
چلکر ہوگا ایسے بڑے معجزہ کا تو چرچا گھر گھر ہوگیا تھا شک کی
گنجایش کہان تھی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیسے اور پیشین گوئیان
ہوتی تہین اور اونکے بیان کے لیے کبھی آیات خداوندی
نازل ہوتی تہین اور کبھی زبان فیض ترجمان نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کاشف راز مستور ہوجاتے تھے ایسے ہی یہان
بھی قبل وقوع انشقاق رفع اضطراب وتسکین جناب ختمی مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے سے اطلاع دیا اور آیہ
اقتربت الساعۃ وانشق القمر نازل کی گئی تاکہ دونون معجزہ علمی وعملی
مجتمع ہوجاوین اول اخبار بالغیب دلیل اعجاز ہو دوسرے
سانحہ عجیبہ انشقاق قمر کاشف غطای کفار حیلہ ساز ہو مگر بانیوجہ

کرانیوالی باتون مین جسکا یقین کامل ہو تا ہے اوسکے لیے صیغہ
استقبال کو چھوڑ کے بسا اوقات بصیغۂ ماضی تعبیر کر دیا انشق فرمایا ینشق
فرمایا کہ اوسکے ہونے مین کسیکو شک باقی رہے دیکھو کلام اللہ
مین سورۂ اعراف مین آیہ ونادی اصحاب الجنۃ واصحاب النار و
نادی اصحاب النار واصحاب الجنۃ بصیغۂ ماضی فرماتے ہین حالانکہ ابھی
جنت و دوزخ مین جانے اور باتین کرنے کرانے کی وجہ و قصہ کہین
دور پڑا ہے فقط اپنے محاورات سے تسکین خاطر منظور ہے
اور سونیوالے کو صبح کو جگاتے ہین تو کہتے ہین کہ دن نکل آیا اور
ابر کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ مینہ آیا علی ہذا القیاس سیکڑون
باتین اور نظیرین و مثالین ہماری تمہاری زبان پر جاری ہین
کچھ قاموس و صراح مین ڈھونڈھنے کی ضرورت نہین بالجملہ کفار
نابکار کو اوسپر قیامت کے وقوع مین انکار اوپر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین تکرار لہذا رفع شبہ کے لیے
ضرور پڑا کہ پہلی آیہ نازل فرماوین پھر سانحہ معہودہ دکھاوین تاکہ منکر
کفار کے لیے سرمایہ یقین ہو ورنہ پھر سیکو کہنے کی جگہہ تھی کہ اتفاقا
انفقاق قمر ہوا واقعہ عجیبہ دیکھہ کے لوگون کے بہکانے
کے لیے ایک آیہ گھڑلی اسلیے شاید بعض مفسرین نے انشق کے

تفسیر میں سنشق القمر فرمایا ہوا یعنی باعتبار وقت نزول یہ قصہ
مستقبل ہے واقعہ گذشتہ نہیں جو کوئی عقل کا اندھا
احتمالی گرہنی پیش کرے گا مگر آفرین ہے ایسے فہم والوں پر
جیسا آپ ہیں کہ مفسرین مذکورین کے ذمہ حسب مثل مشہور
سیلی بر باد گنہ لازم اولٹے الزام انکار کا لگایا اور در پردہ اپنا
کام بنایا الحاصل مولانا صاحب کا مطلب یہی ہے کہ اگر کوئی
کہے کہ انشقاق قمر تو ہونیوالا ہے تھا کچھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود پر مثل دیگر معجزات کے موقوف
نہ تھا بس آپنے جو قبل وقوع کے اطلاع دی اسلیے یہ معجزہ حضرت
کا ٹھہرا باعتبار وقوع مثل کسوف خسوف و تعاقب لیل و نہار
کے وطلوع و غروب اور گردش افلاکی منجملہ وقائع عالم تھا مولوی صاحب
کے کلام کے بیان کو ملاحظہ کیجیے اور رب العالم کے
کلام کو دیکھیے کہ اقترب پر انشق کا عطف کرنا وجود اسباب پر
شاہد ہے کہ اس واقعہ کو قیامت سے علاقہ نہیں تو اب یہ
بات ایسی ہے جیسے آنکھ کا پھٹ جانا سانس کا اکھڑ جانا
موت کا علاقہ ہوتا ہے پس چاند کا پھٹ جانا دلیل قیامت
کی ہی اسلیے فرمایا کہ قیامت پاس آگئی اور چاند پھٹ چکا الخ

اب مولانا رفیع الدین صاحب کی عبارت رسالہ شق القمر کی ملاحظہ
فرمائیے قولہ در تاریخ فرشتہ دیدہ ام نقل مے نمایند از کسانے
کہ راجہ را از راجہ ملیبار ملاقات واقع شد با جماعۂ از مسلمانان کہ
بزیارت قدم حضرت آدم علیہ السلام در سراندیب بجہاز سوار شدہ
در اثنای راہ بارادۂ نزول بر ساحل در شہر و مملکت او افتادہ بعد
دریافت اعتقادات ایشان از زبان ایشان قصۂ شق قمر شنیدہ واز
برہمنان خود در حوادثات آن سالہا تفحص کنانید و تصدیق آن
از روی کتب خود دریافت نمود و ہمین معنی موجب اسلام او گردید و
نیز در قصص با بارتن نام بخاطر ماندہ اما نام کتاب فراموش شدہ
ظاہرا تاریخ نفصلی ست کہ راجہ بھوج حاکم دکن وقت شب بر بستر
خواب این ماجرا دیدہ واز استیان و منجمان علی الصباح تفحص و تجسس
نمود او شایان از روی کہانت پیدا شدن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم در زمین عرب اظہار کردند آن راجہ با بارتن را با دو کس
دیگر برای ملاقات آنجناب و امتحان صدق ایشان فرستاد
وایشان در ایام غزوۂ خندق رسیدند پس دیدن این معجزۂ در آن زمان
اقلیم از تواریخ امم دیگر مذکور ست اما ترویج آن دران گروہ و اطلاع
بہر خاص و عام ہر آئینہ ضرور نیست و اما اہل فرنگ پس بسبب قلت

ارتفاع قمر در غایت عرض جنوبی و بعد اقلیم ایشان در ناحیهٔ شمالی ندیده
باشد محل تعجب نه بود و بعد ازین ثابت شد که حمل آیهٔ کریمه بزبان قیامت
وجهی ندارد چه اگر شق قمر محال ست در حال و در قیامت یکسانست و اگر
محال نیست پس حواله بران چه ضرور الخ **اقول** یہ تو مولانا صاحب
نے تحریر فرمایا ہے مگر ہمنے تحقیق اسکی بذات خود کیا تو دریافت
ہوا کہ بابا رتن کی قبر موضع شیرپور ضلع مرادآباد کنارہ دریای گنگ
کے موجود ہے اب آپکی قابلیت کا کچھ ذکر ہی ضرور ہے آپنے
ترجمہ اخبار تہذیب الاخلاق بنی نفاق مطبوعہ یکم جمادی الاول سنہ ۱۲۹۰ھ
مین لکھا ہے **قولہ** کہ جب مین عالم مثال سے لوٹا تو لوگون سے
یہ قصہ کہا تو وہ سب مجھسے ایک ایک بات اور لفظ کی حقیقت پوچھنے
لگے الی **قولہ** جسکا نتیجہ مسخ انسانیت ہے جو کہ ہم اپنی آنکھہ سے
دیکھتے ہین اور جسکا علاج اب ہم سوای دعا کے اور کچھ نہین پاتے
الخ **اقول** سو اسکا جواب یہ ہے کہ اوس عالم مثال کی تاویل مین
آپنے بالکل غلطی کی ہے لہذا بطور اطلاع آپکو لکھا جاتا ہے معاف
فرماینگا اگر کچھ ناگوار طبع اقدس ہو تو موجد اول پر جا بیٹھیگا دیکھو
پرچہ اخبار نور الانوار نمبر ۳ تاریخ ۲۶ جولائی روز شنبہ مطابق ۲ جمادی الاول
سنہ ۱۲۹۰ھ قدسی مطبوعہ کانپور مین راقم کشاف حقیقت لکھتے ہین

قولہ گرچہ تہذیب الاخلاق مین جناب سید محمود علی صاحب
کے عالم مثال تک کے سیر کی کیفیت دیکھنے مین آئی او جنکو شاید
اوسکے دیکھنے سے استعجاب ہوا ہو کہ جناب ممدوح کی رسائی
اوس عالم تک کیونکر ہوئی مگر مجھے کچہ اسکا تعجب نہین ہوا اسلیے
کہ جناب مولوی صاحب نے حقیقت مین اپنا عالم مثال تک پہونچنا
نہین لکہا ہے بلکہ یہ لکہا ہے کہ خیال نے مجھے عالم مثال
تک پہونچایا تو واقعی وہ عالم مثال نہ ہوا بلکہ اونکا عالم خیال ہوا
اور ایسے تخیلات سابق ہی لوگون کو ہوئی ہین یہ واردات جناب
موصوف پر کچہ نئی نہین ہوئی ایسا ایک جولاہہ کی کیفیت لکہی ہے
جو تاویل معقول ہر ایک فقرہ کی ہے لہذا چند فقرات از انجملہ
بطور نمونہ کے پیش کرتا ہون سمجہ لیجیے گا ہمیہ رنگا رنگی کا الزام
نہ دیجیے گا اول فقرہ قولہ یہ جو انہون نے لکہا ہے کہ مین نے
اوس عالم مین مغرب کی طرف ایک باغ ہرا بہرا دیکہا اور مشرق کی
طرف ایک باغ اوجڑا اور ویران اور آخر مین فرماتے ہین کہ جو
باغ مغرب مین دیکہا وہ علوم اور فنون جدیدہ کا باغ ہے اور جو
باغ مشرق مین دیکہا وہ ہمارے علوم قدیمہ کا باغ ہے الخ
اقول یہان پر مولوی صاحب کی رائی نے سخت غلطی کی ہے

جسکو وہ سمت مغرب کہتے ہین وہ درحقیقت جانب مشرق ہے
اور جسکو وہ سمت مشرق سمجھے وہ دراصل مغرب کی سمت ہے
اس صورت مین وہ آباد اور شاداب باغ ہمارے علوم قدیمہ
کی ہوئی اور مولانا سے اس غلطی ہونیکا سبب یہ ہوا کہ اونکے
ذہن مین رسا ہین جو علوم جدیدہ کی خوبی سما رہی ہے اور ہر وقت
اوسکے خیال مین رہتے ہین تو اچھی چیز دیکھتے ہین جانتے
ہین کہ یہ علوم جدید کی تشبیہ ہے لقولہ ہر کہ خسپید در میان
آن ہما بیند بخواب ہم تشنہ آب و خواجہ زرسگ استخوان بیند بخواب
اور علوم قدیمہ کی شادابی کی دلیل یہ ہے کہ بارہ سو برس گذرے
پر آپ ہی آپ ایسی عالم اوسکے موجود ہین کہ ملحدین و مرتدین اپنی
جگہہ جو چاہین کہین مگر اونکے جواب مین پھر زبان نہین کہول سکتے
اور سوا اسکے کہ سکوت کرین اور کچہ چارہ نہین دیکھتے ادہر
زبان کہولی اودہر جواب دندان شکن پایا کہ دانت کٹے ہوگئے
اپنا سا منہ لیکر رہگئے اور ذرا بلند پروازی کی بس شہاب ثاقب
نے پر جلا دیے اور علوم جدیدہ کے باغ کی شکستگی اور
ویرانی کی یہ علامت ہے کہ با وجود جد و جہد کے ایک بھی اعتراض
ایسا نہین ہو سکتا کہ جسکا جواب نہوا اور ادہر کے کسی اعتراض کا

جواب شافی نہین دیکہ سکتے اور یہ فقرہ جو ارشاد ہوا قولہ کہ جس
طرح اور حسن جمال مجرد نی چلایا چلا الخ اقول مین عرض کرتا ہون کہ خرد
نے نہ چلایا ہوگا بلکہ قرینہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مجرد نے
چلایا ہوگا جو ایسے گبہرائے کہ آنکھون کے تلے اندہیرا
آگیا اور مغرب و مشرق کی تمیز جاتی رہی چنانچہ یہ فقرہ مولانا کا اسکا
مصداق ہے قولہ کہ اپنے ہوش مین نہ رہا اور یہ جو فرماتے ہیز
قولہ کہ اوسکی صورت ہی ویسی ہی تہی جہان سے مین نکلا تہا مگر دروازہ
کہلا ہوا اور دیوار شکستہ الخ اقول یہ جملہ تو مولویصاحب کا
ایسا فصیح و بلیغ ہے کہ کچہ اوسکی التعریف ہی نہین ہوسکتی جہان سے
نکلے اوسکے حسن کو کس خوبی سے بیان کیا اور جہان گہسے
اوسکی گنگی کی کیا اچہی شرح کی ہیچ ہے خوش بیانی مولانا صاحب
پر ختم ہے والا اتنا اگر اور لکہہ دیتے کہ نیچے کہلا ہوا دروازہ تہا
اور اوپر پرانا گنبد تو پوری تعریف ہوجاتی اور پہر یہ جو مولانا نے
لکہا قولہ کہ چند خوبصورت نوجوان آئے اور نہر کے پانی پینے اور
اوسمین غوطہ لگانے سے اونکے سینگ نکل آئے ایک
دوسرے سے لڑنے لگے ایک نصف وحشی و نصف انسان
کے پاس گئی اور اوسکا حلیہ لکہہ کے لکہتے ہین کہ وہ کبوتر کیطرح

غٹر غوں کر رہا تھا الخ اقول اسکو پڑھکے مین حیرت مین آیا کہ ابھی
کیا سمجھوں اگر یہ سمجھتا ہوں کہ وہ نہر اور وہ جوان طلبہ و غیرہ غٹر غوں
بولنے والا عالم تھا تو چونکہ مولانا بھی علم قدیم ہی کی طالب ہین کسی
ولایت کے کالج مین نہین پڑھے اور اونکے اوستاد بھی علم قدیم
کے عالم ہین کوئی ماسٹر نہین ہین تو یہ قباحت پیدا ہوتی ہے
کہ مولانا کے سر پر بھی سینگو نکا نکلنا اور وحشیانہ لڑنا اور ناخنوں کا تیز
وحشی او نصف انسان اور خونخوار اور درندہ ہونا اور مسخ ہو جانا او
غٹر غوں کرنا ثابت ہوتا ہے اسی سوچ مین تھا کہ مولانا کی صورت
مثالی میرے سامنے آئی اور کہنے لگی کہ ہرگز تم ایسا خیال نکرو
مین کیا ایسا ناسمجھ ہوں اور ناخلف ہوں کہ اپنی اور اپنے اوستاد
کی مذمت کرتا اور کیا ایسا احسان فراموش ہوں کہ جس علم کی
بدولت آج میرے علم اور زبان مین یہ روانی ہوئی اوسکو برا کہتا
اور کیا ایسا عقل سے خالی ہوں کہ جس علم کا ایک حرف نہین
جانتا اوسکی ایسی تعریف کرتا کہ اپنا علم اوسکے آگے ہیچ و پوچ
ہو جاتا اور کیا میری اوستاد پہلے ولایت گئے تھے اور اپنی
زبان چھوڑ دی اور وہان کی زبان نہ آنے سے از بین بود رانده
وازان نشو مانده ہو کر غٹر غوں بولتے تھے اور سمت کی غلطی

جو تم سمجھے ہو صحیح سمجھے ہو یہ بہر علم جدید کی نہر اور وہ نوجوان مین ہون اور میرے ہم مشرب ہین کہ جب تک مین ادہر نہین آیا تہا بہلا چنگا انسان تہا جبسے اس نئے مشرب مین آیا اور اوس نہر مین غوطہ لگایا ہے سینگ نکل آئے ہین ناحق لوگون سے وحشیانہ لڑائی کرتا ہون ہر ایک کو برا بہلا کہتا ہون گو جوٹ سے سینگ ٹوٹ گئے ہین لیکن تو بہی لڑتا ہون مین نے کہا پہر آپنے نصف وحشی اور نصف انسان کسکو کہا ہے غربانی لگے اب صاف صاف کیا کہون ~ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران الخ غرضکہ اور سب تاویلات راقم کشاف حقیقت درحقیقت بجا ہین مین نے اسقدر پر اکتفا کیا پہر اوسی اخبار مین دوسرا مضمون آپنے یہی چہاپا ہے قولہ یعنے جوتا پہن کر نماز پڑہنا اسکو بہت سی حدیثون سے تطبیق دی ہے مگر پہر کچہ انصاف پر بہی آگئے ہو کہ بعضے فقہا نے لکہا ہے کہ جو نجاست ایسی ہو کہ جسکا جرم نہو مثل پیشاب و شراب کے اگر وہ جوتے مین لگ گئی تو نے دہوئے پاک ہے مگر اسپر یہ اعتراض بہی جڑ دیا ہے قولہ کہ یہ اونکی احتیاطی طہارت ہی بہر اسکی بعد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جب جوتے مین نجاست اس قسم کی لگجا

لیننے پیشاب وغیرہ اور ریت پر چلے اور پونچھ ڈالے تو جوتا پاک
ہے بعدہ آپنے یہی قباحت کو کام فرمایا ہے تقدم بالحفظ
جتایا ہے فاخلع نعلیک کی حوالی سے اگلے لوگوں نے ادب
تصور کیا ہے اور بہتوں نے بعض سے ایسا کیا ہے جواب
مین کہتا ہوں کہ اول تو ایسا اعتراض لاثار وشش اسلامیہ پر آپسا
لوگونکا محض نادانی سے مذلت اوٹھانی ہے اسواسطے کہ جب
یہ عقیدہ اہل اسلام کا ٹھہرا کہ حکم اخیر حکم اول کا ناسخ ہوا ہے تو اب
ہم کہہ سکتے ہین کہ ابتدا مین جب تک کہ فرش مسجد نبوی کا بگڑا ہوا
تھا کہ اوسپر ننگے پا کھڑے ہونے مین تکلیف ہوتی تھی اُسوقت
ایسا حکم حضور نے شاید دیا ہوگا حسب منشار آیہ کریمہ لایکلف اللہ
نفسا الا وسعہا نص قرآنی موجود ہے مگر بعدہ جبکہ سطح کی درستی ہوگئی
بسبب خلاف ادب جیسا کہ موجب آیہ کی نشاندہی سے کہ حضرت
موسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاخلع نعلیک
جوتا اوتارنیکا حکم دیا ہو کیا بعید ہے اوسپر طعن آپکی کہ یہ
احتیاطی طہارت ہے یہ کون عقلمندی ہے خودپسندی ہے
کسی نے سچ کہا ہے سے نے ہنر سے نشستہ این اہل ہنر در حزابہ
عقل انسان نسنہ خشک اکا کارخانہ دو دست + بہلا فرمایئے

کہ یہ تو احتیاطی خیالی طہارت ٹہری اور پولوس مقدس نے تو
بعد عروج مسیح علیہ السلام کے حواری سنکے عیسائیون مین
حکم عام سنا دیا کہ شریعت کی لکھیں جو کچھ کہ تہی وہ مسیح اپنے اوپر
تمام کر گئے اب کسی طرح کی پابندی شریعت سخت ہے جو جسکا جی
چاہے کہاسے کل حشرات الارض کو ہری ترکاری بنائے
تو اب اس خیالی طہارت خیالی عمارت پر آپنی رجوع کیا اور کوئی
نقص نہ نکالا کہ جس سے بقول آپکے علم کے دیوتا خوش ہوتے
علم و تہذیب کی ترقی ہوتی جو سنتا وہ آپکو سراہتا برخوردار بنا تا
آپکے مرشد کا قول ہالی ڈیر یعنے میرے پیارے مہدی رحمت
آتا یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک صاحب کو شعر گوئی کا شوق ہوا کسی نے
اونکے سامنے یہ شعر حافظ شیراز صاحب کا پڑہا اور تعریف کی لالہ صاحب
بہت جوش و خروش مین آنکر فرمانے لگے کہ پہر تو پڑہیے مین ابہی
اوسکے موافق کہہ دونگا وہ اپنی زبان اور اپنے زمانے کے
حافظ تہے بندہ اپنی زبان اور اپنے زمانہ کا حافظ ہے اونہون نے
پڑہا کہ شعر حافظ شیراز یہ ہے ؎ دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا
دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا + لالہ صاحب نے جہٹ سے
اوسے وزن پر یہ شعر موزون کیا ؎ دہوتی پہٹی پرانی گردیدہ

فاپارا + جو انکی چھپا تھا بس ہو گا آشکارا + میرے نزدیک آپ کا خیالات بھی اسی قبیل سے ہیں دوسرے یہ کہ ہم نے خوب تحقیق کیا ہے کہ ملک عرب نہایت جاذب رطوبات سے مثل ہند کے نہیں ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہاں خاکروب نہیں ہے پاخانہ تیسرے دن مٹی ہو جاتا ہے تو پھر ایسے ملک میں گمان نجاست کہاں ہو سکتا ہے اب اگر آپ کو یہ خیال گذرے کہ جوتا اوتارنے میں کوئی حدیث نہیں وارد ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ جب خدا ہی کے کلام میں فاخلع نعلیک نسبت موسی علیہ السلام موجود ہے تو اب اسمیں حدیث کی کون ضرورت رہی تیسری یہ کہ ابتدا میں بہت باتیں تھیں جو کہ اخیر میں موقوف ہو گئیں جیسے حرمت شراب اور سجدہ سمت بیت المقدس اور جواز نکاح ساتھ مشرکہ مسلمان کا اسی صاحب ہمارے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے اجتہاد میں تحقیق کر کے جو امر کہ حضور سے آخر میں ہوا ہے اوسکو لیا ہے اور دوسرے مجتہدوں نے اپنے اجتہاد میں پہلے امروں کو لیا تو یہ کچھ جائے اعتراض نہیں ہے نہ خیالی طہارت ہے بلکہ مستحکم عبارت ہے کہ کوئی یاجوج ماجوج اسمیں خلل انداز

نہین ہو سکتا مشفق من ہماری وکالت سے بقول شاعر ؎
ملک عدو مین دین کے ڈنکے بجا دیے ۔ ہوش وحواس
ملحدین کے اوڑا دیے ۔ آپنے سنا ہو گا کہ جناب عمدۃ العلما
زبدۃ الفضلا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کانپور
دام اللہ برکاتہ نے قلم اوٹھایا ہے آپکے پیرو مرشد استاد
صاحب کے تقریر کو کیا خوب رد فرمایا ہے اور ہر جمعہ کو مسجد جامع کانپور
مین کس خوبی و دہوم دہام سے وعظ فرماتے ہین کہ جس سے
صدائے آفرین بلند ہوتی ہے منافقان کج فہم کی تقریر رد تی ہر
بحر ندامت مین ڈوبتی ہے بس مناسب کہ آپ بھی اپنے
سلسلۂ قدیم پر آجائیے قدم مارئیے گمرہان طریقۂ ضلالت پر تبرا
پکارئیے آیندہ آپکو اختیار ہے بندہ لاچار ہے مصرعہ
بر رسولان بلاغ باشد وبس فقط ۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۴ - اگست ۱۸۶۳ء
کو انام سے رجسٹری ہوکر روانہ ہوا ٹکٹ چسپان ۵ ر

اسکے بعد یہ نامۂ خاص لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

نامۂ خاص

مشفقی مکرمی مولوی سید مہدی علیصاحب زاد لطفہ

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہون بڑے تعجب
کی بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے
کہ آج پرچہ نور الآفاق لدفع ظلمت اہل نفاق جو کہ
بجواب اخبار تہذیب الاخلاق باعانت اہل اسلام
تاریخ ۳۰ - اگست روز شنبہ مقام کانپور مین جاری
ہوا ہے ہرکارہ اسلام ذوی الاحترام نے

ہمارے پاس دور و پیر مقام آگرہ آباد ہو پہنچا اوسمین آپکی تحریر چہار جزو پر بجواب نامہ
منظہر الحق دیکھہ کے بڑا استعجاب آیا اول یہ کہ جس اعتراض کا جواب ہمکو رد پہنچکر
مین اوسکا آخذ آپنے پہر تحریر فرمایا مناسب تو یہ تہا کہ نئے جواب ہمکو دیتے لیکن
تب ایسا کیا ہوتا ہماری بات کو پیش کرنا محض نادانی ہے ندامت اوٹہانی ہے
بقول شخصے ؎ ثنای خود بخود گفتن نہ زیبد مرد دانا را ٭ چو زن پستان خود
بالد حظوظ النفس کے یابد ٭ اب آپ جو آپنے جواب سراسر خراب مین تحریر
فرماتے ہین **قولہ** تا ہین سے کہ آپ مجہے فاسد الاعتقاد جانتے
ہین اور تسلیم کیا کہ اور لوگ بہی ایسا ہی سمجہتے ہین مگر مجہے تو یقین ہے کہ
مین سچا پکا مسلمان ہون علی البصیرۃ اس پہ جس دن دلون کے بہید کہلینگے
جو کچہہ ہمارے تمہارے دل مین ہے سب کہل جائیگا الخ **اقول** اسکا جواب
یہ ہے کہ جب آپنے خود ہی فرما دیا کہ تا ہین تہے اور دوسرا کلمہ التسلیم کیا
ہی موجود ہے تو پہر وہ کون لفظ باقی رہے کہ جس سے آپکو اتحاد کا انکار ہوگا
العیاذ شرع ظاہر پرست ہے امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار رہی یہ بات
قولہ لیکن مجہے تو یقین ہے کہ مین سچا اور پکا مسلمان ہون جس دن دلون کے بہید
کہلینگے اوسدن ہمارے تمہارے دلون مین جو کچہہ ہے کہل جائیگا الخ **اقول**
گستاخی معاف کاش اپنے اسی قول پر عمل کیا ہوتا تو دنیا کی بدنامی سے
تو بچتے جو کچہہ فضیحتی ہوتی اوسیدن ہوتی لقدر بسیتی تقریر ردی مقابلہ مجیدہ برابر بجالا

آپکی بجز ندامت ہیں ڈوبتے تھے مگر آپکے دل کا بھید تو یہیں کھلگیا
میزان خرد اہل خرد مین خوب تل گیا اور لنگ ثابت یاکلون فی بطونہم النار
کا مضمون آپ پر عائد ہو گیا مصرعہ نہان کے ماند آن رازی کزو
سازند محفلہا + اور یہ فرمانا آپکا کہ مین تو سچا پکا مسلمان ہون الی قولہ
یہ کلمہ ہر ایک ملحد بھی کہہ سکتا ہے کہ مین پکا مسلمان ہون کوئی فرقہ والا
اپنے تئین ملحد نہین جانتا ہے ایسا ہی آپکا گمان کہ گائے کے
گوشت کھانے پر منحصر نہین ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑھی
مسلمان چمار ہوتے جو کہ مری گائے کہاتے ہین نہ بہشتی حور بھی ہین نہ
نہ عشرت ہی ہین وسوسہ شیطانی اسیکا نام ہے اسکا برا انجام ہے یہ
اسکے بعد یہ تحریر ہے قولہ کہ آپکا اسلام آپکو حورون کے بوس و
کنار کا فردو نگا جسکی تمنا مین بدن توڑتے اور پہلو سے رستے ہو تو ہم
ہمکو بھی امید ہے کہ ہمارا الحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیان
کھاتے اور طعنے سنتے ہین اور کافر و ملحد بنتے ہین اور جسکا شوق
ہین نہ موتیون کے مکان کی آرزو ہے نہ شہد اور دودہ کی نہرون کی
تمنا ہے نہ حوران بہشتی یا دوشیزہ کے وصال کا خیال ہے نہ یہی
ولدان پری پیکر کے آغوش مین لینے کی خواہش ہے یہ شعر بھی آپنے موزون
کیا ہے سنو لبسوزنیم جنت الیسوزنیم + با بیا و بیدہ آتش را و سہم نیم + اخر

[illegible] ۱۳۰۲

اقول شفیق من حوروں کی خواہش مردوں کو ہوتی ہے نامردوں سے کیا کام بقول اہل فارس ریش را با کون چہ کار کسیکا قول ہی اسکو یاد کر لیجیے ذخیرہ آخرت کو ہاتھ سے نہ دیجیے ؎ ناز پروردہ تنعم نبرد راہ بدوست ٭ عاشقی شیوۂ مردان جفاکش باشد ٭ اور یہ کلمہ آپکا **قولہ** کہ ہمارا الحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیاں کہا رہے ہین الخ **اقول** یہ محض بیحیائی ہے ایمان کی صفائی ہے اگر معاذ اللہ الحاد خدا تک پہونچاتا تو آپکے اگلے کاہکو ایمان لاتے نماز پڑھتے روزہ رکھتے حج و زکوت ادا کرتے ہان اگر یہ کہیے کہ ہمارے اسگلے غلطی پر تھے تو پھر آپکے برخورداری مین بٹہ لگتا ہے جو سنیگا وہ کہے گا کہ بیہودہ بکتا ہے جہنم جانیکی راہ تکتا ہے اب لیجیے یہ فقرات آپکے **قولہ** آپنے مدرستہ العلوم کی نسبت جو لکھا اوس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی بلاشبہ لکھنو کے اخبار الاخبار نے ہماری فریب دہی ثابت کر دی اگر وہ اخبار نے بھی ہمکو ملحد ٹھہرا دیا اور مدرستہ العلوم کا چندہ بند ہو گیا لیکن مجھے اندیشہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ سنکر مر نہ جاوین کہ قریب انسی ہزار کے چندہ ہو چکا ہے اور ابتدائی مدرسون کی تقرر کے لیے درخواستین چلی آتی ہین اور اب چند روز مین شاخین اون مدارس ابتدائی کی جو اسی مدرستہ العلوم کی ہین جا بجا قائم ہوا چاہتے ہین

ہان ایک بات کا مجھے افسوس ہے کہ مدرسۂ ایمانیہ کی سی تعلیم ان ایجادی مدارس مین نہوگی وہ عاقلانہ خیالات جو اوس تعلیم سے پیدا ہوتے ہین ان مدرسون کی تعلیم یافتہ آدمیون کو نہ ہونگے مین نے ابھی تھوڑے دن ہوئے مدرسۂ ایمانیہ کے اخبار الاخیار مین ایک بڑے مفتی و مجتہد علامی فہامی کا محققانہ قول دیکھا تھا کہ اخبار صحیحہ سے ثابت ہے کہ بوم یعنی اُلّو اول بستی مین رہتا تھا جبسے امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے اوسنے ویرانہ مین رہنا اختیار کیا ہے ونکو روزہ رکھتا ہے شام کو قوت لایموت پر افطار کرتا ہے رات بھر امام کے غم مین مرثیہ پڑہتا ہے نعوذ باللہ من ہذا الهفوات بس ایسی عالی دماغون کے دلوبنیر ہمارے مدرسۃ العلوم کی مقرر ہونیکا داغ کیون ہنو اسلیے کہ ایسے نازک خیال والے اوس تعلیم کی بعد کہان دکہائی دین گے اور ایسے الو کی حقیقت بتانیوالی کہان باقی رہین گے الخ اقول استغفو من اس آپکی بیان کی دو کہنڈ ہین مگر بالکل بیہودہ ہین ایک تو یہ کہ خیرخواہ مدرسۃ العلوم کا اخبار الاخیار اور آگرہ اخبار کے اجرا سے بند ہوگیا مگر قریب اسی ہزار کے جو کہ زبانی جمع ہے اوسکے سننے سے لوگ مرے جاوین اسکا جواب یہ ہے کہ یہ آپکا خیال خام ہے اسواسطیکہ اہل اسلام مین حسد حرام ہے متقدمین کا قول ہے سہ از حسد

بعد ارسال اس خط کے ایک خط سید صاحب کا اسکی جواب مین جو آیا اوسکا جواب لکھا گیا درج کتاب ہوتا ہے ۔

ہو المستعان

مع جواب سوال

حضرت من مولوی سید مہدی علی صاحب زاد لطفہ

آج کہ تاریخ ۱۵ ماہ مبارک رمضان شریف سنہ ۱۲۹۰ ہجری قدسی ہے بندہ وارد عظیم آباد پٹنہ سے مکان پر پہنچا تو قطعہ خط من جانب آپ کے اس مضمون کا پایا قولہ آپکے کئی خط آئے بجائے لکھنے کی آپنے ناحق تکلیف کی امید ہے کہ اب ایسے تحریرون سے مجھے معاف فرمائیے گا ورنہ میری طرف سے سوا

سکوت سے اور کچھ جواب نہوگا الخ اقول مشفق من این گل دیگر
شگفت ہین پوچھتا ہون کہ ابھی خط سابق آپکا جو دورہ پر مقام ملتان مین
ہین میرے نام آیا اوسمین تو یہ عذر آپنے پیش کیا تھا کہ آپکے
مکان کا پتہ نہین معلوم جو جواب لکھا جاوے لہذا باین وجہ
ہم امیدوار جواب تھے معلوم ہوا کہ آپ ہار جانیکو جواب فرماتے
ہین سبحان اللہ کیا خوب آپکو جواب آتا ہے کسی نے سچ کہا ہے
کہ حق تعالی اپنے گدہونکو غُتّہ کہلاتا ہے اور یہ فرمانا آپکا قولہ
کہ جواب مین سکوت اختیار کرونگا الخ اقول محض بیکار ہے اسواسطیکہ
اگر آپنے کبہو جواب دیا ہوتا تو البتہ قول آپکا بجا تھا ہمارے نزدیک
تحریرات اعتراضات روش اسلامیہ پر سکوت فرمایئے اور دیات
ساکتہ کہایئے آپنے سنا نہین کسی شخص کے آتشک نکلی تہی منہ
آگیا تہا تہوکا نہ جاتا تہا باپ سے کہا کہ مجھسے تہوکا نہین جاتا
باپ نے جواب دیا کہ کیا ہوا تجسے تہوکا نہین جاتا ایک عالم تمپر تہوکتا ہے
زیادہ چہ والسلام فقط
الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ مقام آگرہ خاص محلہ بارہ سواری کے
مکان سے روانہ ہوا تاریخ ۲۹ رمضان المبارک ۱۲۹۷ھ ٹکٹ جیب خاص سے لگا

خاتمۃ الطبع

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

چمن چمن گلدستہ نشاط نیاز نثار شبستان ہمیشہ بہار اوس نخچیان
گلشن ہنر کی ہوا اور گلشن گلشن یاسمین تحفہ گلزار اوس بہار سیراب کی خورشید
کی کسب فیض گلستان آرزو کی تائید نسیم عنایت اور مدد ہوا عنایت اوسکی
خندان و شگفتہ ہوئی اس مانند سرسبز و شاداب و تازہ میں غنچۂ سربستہ تمناکے
ہمیشہ نواز بہار رنگارنگ آرزوی مہمان ہوئی اوکی گوناگون کھلنے اور شگفتان
ہوئے ہیں شائقوں کو بشارت ہی تا جسدوں کو تازہ اشارت ہی کہ گلستان
نیچیاری گلزار ہمیشہ بہار کحل الجواہر عیدان ادراک قرۃ العین افلاک سربسر
تماشائیان ترویج عطا پھر اکے اول داغدار شریعت راسخ طریقت راجان
حقیقت راقالب معرفت را روان معدن جواہر زاہر مؤلفت قلزم
درر غرر اندرز نصیحت مالک حنفی مذہب مستان ذلت و مشرکان و منافقان
گلدستہ فرحت بخش طبع ہر جوان در رد دلائل و براہین نیچریان بدسگال
خبثہم و وهم تردید الابطال مصنفہ حمیدہ ہر فقیہ عصر مؤید بتائید خلاق
دو جہان محمد نعمان خان وکیل سرکار رامپور قرب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم جسکے دیکھنے کا ہر ایک کو شوق تھا اسلام کا ذوق تھا شائقین زلیخا کی مانند

اس عزیز یوسف کی چاہ میں غرقاب تہی حاسدین کے دلون مین ہزارہا بل جیکے پیچ وتاب تہے بعد مدت کے اس نازنین حجلہ نشین کی صورت آئینہ ظہور مین نظر آئی کہ بکوشش تمام وسعی مالا کلام مطبع چراغ ہدایت مین جناب مؤلف نے اپنے اہتمام سے طبع کرائی حاسد بدکیش کوتاہ اندیش کی نظر مین تو بیشک خار ہے مگر حق بین وانصاف پسند کی چشم مین فی الواقع گلشن جاوید بہار ہے ہی ہزارون نے اسکے مطالعہ سے ہدایت پائی کتنون کو محبت حضرت رسالت پناہ ہاتہ آئی مشتری کدہر ہین جلد تشریف لائین ہاتہون ہاتہ نقد جان دیکر خرید لیجائین حرز جان وتمیمہ بازو بنائین ورنہ پچہتائین گے دکان دکان ڈھونڈہتے پہرینگے کہان پائینگے آخر تلاش کرکے خالی ہاتہ پہر جائینگے۔

قطعات تاریخ طبع کتاب تردید الابطال

نعمان خان کہ خیر کا بانی ہے	وہ خاتم نبی کا وکیل ایمانی ہے
تالیف کتاب کی کہ جسکی تاریخ	تردید الابطال لاثانی ہے
	۱۲۹۰ھ

ولہ مدظلہ

ندا دی ہاتف غیبی نے مجھکو ملک سرہند سے	مٹا ہے مذہب نیچر ظہور دین احمد سے
	۱۲۹۰ھ

قطعۂ تاریخ طبع کتاب ہذا

دیکھو نام حق کو کیسا حق ہے نام — خوش ہین اس تالیف سے سب خاص و عام
یعنی لقمان خان ہوا میر او کیل — ہے یہ ارشاد رسول ذی الکرام
ازپئی تردید اعدائے رسول — کیا ہی اس تحریر مین ہے اہتمام
ہو گئے ہین گونگے بہرے سب عدو — ظاہر و باطن مین دیکھو بالتمام
دشمن حق ہین یہ سارے نیچری — لعنت اونپر روز و شب و صبح شام
ایسی کی تحریر یہ نادر کتاب — لاجواب و بےنظیر و خوش نظام
۶۱۸ ۸۱
یون لکھی تاریخ اسکے طبع کی — دیکھیے ایسی ہے ناشر کلام
۱۲ ۹۸

قطعۂ تاریخ طبع کتاب تردید الابطال

وکیل احمد مختار نے لکھی یہ کتاب — دیے ہین خوب ہی نادر لاجواب جواب
تھے جتنے پادری عیسائی نیچری ہنود — ہے انکے مذہب و ملت کی کردی مٹی خراب
چھپا جو مطبعہ دوم ہوا یہ دلکو خیال — کہ تو بھی مصرع تاریخ اسکا لکھ دے شتاب
تو نہین یہ ہاتف غیبی ز غیب سے دی صدا — مناظرہ مین لکھی یہ کتاب ہے نایاب
۱۸ ۱۱ ۶

تمت

اشتہار عام

واضح ہو کہ مین مصنف کتاب ہذا اس بات کا اشتہار
دیتا ہون کہ جو ہنود و مسلمان یا تاجر واسطے
تجارت یا حسن نفع دنیا یا آخرت کیواسطے اس
کتاب کو طبع کرائے اور فروخت کرے بجا ہے
کسی طرحکا دعوی حق تصنیف یا اور کسی طرح
ہرگز نہوگا بالکہ پالیسی جو کی اوسوقت موجود
ہوگا العام دیا جائیگا اور قیمت اس کتاب
کی دو روپیہ نسخے مقرر کی ہے پس جن
صاحبون کو خریداری اسکی منظور ہو بذریعہ خط
وکتابت راقم سے طلب فرمائین قیمت لف
بذریعہ خط روانہ کرین

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار سفیر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المقلب اللہم اغفر ذنوبہ

[illegible]